اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

بفضلِ رحمانی و امدادِ یزدانی کتابِ مستطاب

موسومہ بہ

سیرتِ غوثِ اعظم قدس سرہ العزیز

یعنی

محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی غوثِ صمدانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے

جامع اور مستند حالات

مؤلفہ: مولٰینا ابو البیان محمد داؤد فاروقی نقشبندی مجددی مرحوم،

ابن

حضرت مولانا نور احمد پسروری ثم امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

ناشر و طابع ثانی:-

مکتبہ سراجیہ خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان (پاکستان)

Marfat.com

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

بفضل رحمانی و امداد یزدانی کتاب مستطاب

موسومہ بہ

سیرتِ غوثِ اعظم قدس سرہ العزیز

یعنی

محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی غوثِ صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے

جامع اور مستند حالات

مؤلفہ: مولینا ابوالبیان محمد داؤد فاروقی نقشبندی مجددی

ابن

حضرت مولانا نور احمد پسروری ثم امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

ناشر و طابع

مکتبہ سراجیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان (پاکستان)

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

53451

نام کتاب ــــــــــ سیرت غوث اعظم قدس سرہ العزیز
مؤلف ــــــــــ حضرت مولانا ابوالبیان محمد داؤد فاروقی رح
صفحات ــــــــــ ۳۰۴
سائز ــــــــــ ۳۶ × ۲۳ / ۱۶
طابع و ناشر (پہلی بار) ــــــــــ دارالاشاعت الفیض امرتسر ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۶ء
طابع و ناشر پاکستان (پہلی بار) ــــــــــ محمد سعد سراجی مرشد بابا بانی مکتبہ سراجیہ
عکسی اشاعت جدید پاکستان ــــــــــ ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء
قیمت ــــــــــ ۲۱ روپے

تقسیم کنندگان

- مکتبہ سراجیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان
- حضرت مولانا مفتی حافظ محمد سعید صاحب سراجی مجددی مدظلہ شیخ الحدیث وصدر مدرس جامعہ قادریہ جامع مسجد رحیم یار خان۔
- راجہ برادرز بک سیلرز رحیم بازار ڈیرہ اسماعیل خان
- الفیصل بک پیلس ۶۹ آئی اینڈ ٹی سنٹر G-8/1 اسلام آباد
- کتب خانہ شان اسلام ۱۰ راحت مارکیٹ اردو بازار لاہور
- ضیاء القرآن پبلیکیشنز۔ گنج بخش روڈ لاہور
- صوفی میاں احمد صاحب معرفت قاری حافظ شاہ نواز صاحب خطیب مسجد سیداں والی، پاکستانی چوک۔ اچھرہ روڈ۔ اچھرہ لاہور۔

(زاہد بشیر پرنٹرز لاہور)

Marfat.com

عرضِ ناشر

پیشِ نظر کتاب۔ "سیرتِ غوثِ اعظم" مکتبہ سراجیہ کے سلسلہ اشاعت کی پانچویں اہم کڑی ہے۔ یہ مبارک کتاب اس برگزیدہ ہستی کے احوال و آثار کو محیط ہے جنکی روحانی عظمت کے حضور علم و عمل کی گردنیں خم ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس کتاب کے مؤلف و مرتب مولانا ابوالبیان محمد داؤد فاروقی نقشبندی مجددی علمی و تحقیقی دنیا میں جانی پہچانی شخصیت ہے۔ کتاب ہذا "سیرتِ غوث اعظمؒ و سیرتِ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ" ان کے بلند پایہ علمی و تحقیقی شاہکار ہیں۔

مولانا ابوالبیان موصوف کے والد بزرگوار مولانا نور احمد نقشبندی مجددی وہ عظیم ہستی ہیں جنہوں نے پہلے پہل تصوف و معرفت کی دو مشہور و معروف کتابوں "مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ" "و مکتوباتِ خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ" کو متعدد خطی و مطبوعہ نسخوں میں تقابل و توازن کر کے صحیح ترین شکل میں مرتب فرمایا اور ان ہر دو کتابوں پر جامع حواشی تحریر فرما کر اسی مقصد کے لئے قائم کئے ہوئے مطبع مجددی امرتسر سے طبع و نشر فرمایا۔ دنیائے علم و تحقیق و جہانِ تصوف و معرفت مولانا نور احمد صاحب کی اس بہترین علمی خدمت کی بدل و جاں معترف و مقر ہے

الغرض ع این خانہ ہمہ آفتاب ست

سیرتِ غوث اعظمؓ آج سے پچاس سال قبل امرتسر سے مولانا داؤد مرحوم اور ان کے پدرِ بزرگوار مولانا نور احمد پسروری ثم امرتسری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر نگرانی حلیۂ طباعت سے آراستہ ہوئی اور اب اس کے بعد دوسری مرتبہ مکتبہ سراجیہ کو اس دُرِ نایاب کی اشاعت و طباعت کی سعادت ارزانی ہوئی ہے۔ اور ہاں کیوں نہ ہو مکتبۂ سراجیہ کا تو قیام ہی روشن اور پاکیزہ ادب کے شیوع و فروغ کیلئے ہوا ہے۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ

المخلص: خاکسار محمد سعد سراجی مرشد بابا

جمادی الاخریٰ ۱۳۹۹ھ

فہرست

مضمون	صفحہ
عرض ناشر	۳
منقبت حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نظم	۱۱
دیباچہ	۱۳
نامۂ عقیدت	۱۶
افتتاحیہ	۱۷
کتب سیر	۱۹
افتتاح حالات	
آپ کا اسم، کنیت، لقب اور عرف	
آپ کا مولد اور تحقیق مولد آپ کا نسب	۲۳
آپ کا پدری اور مادری نسب نامہ	۲۴
خاندانی حالات	
آپ کے نانا کے حالات	۲۵
آپ کی پھوپھی اور آپ کے والد ماجد	۲۵
کے حالات	۲۶
آپ کی والدہ ماجدہ کے حالات	۲۷
بشارات ولادت	
حضرت شیخ خلیل بلخی کی بشارت اور حضرت شیخ ابو عبداللہ علی کا کشف	۲۸
حضرت شیخ ابوبکر الحواز کا فرمان اور حضرت شیخ ابوبکر بن ہوار بطائحی کا ارشاد	
حضرت شیخ منصور بطائحی کا فرمان	۲۹
حضرت شیخ ابو احمد عبداللہ کا کشف اور حضرت شیخ عقیل منبجی کی بشارت	
سید المشائخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا مکاشفہ اور حضرت شیخ امام	۳۰
حسن عسکری کا تفویض سجادہ	۳۱
تذکرہ ولادت	
اثنائے ولادت کے دو واقعات	۳۲
بعد ولادت کا واقعہ	۳۴
تعلیم و تربیت	
آپ کے والد ماجد کا انتقال، آپ کو آپ کے نانا سید عبداللہ صومعی کا اپنے کنار عاطفت میں لے لینا	۳۵
آغاز تعلیم اور سفر بغداد	۳۶
آپ کی والدۂ ماجدہ کی نصیحت	۳۷
آپ کی حق گوئی اور رہزنوں کی توبہ	۳۷، ۳۸
تحصیل علم شریعت	
قرآن مجید کا ازبر کرنا، علم فقہ اور اصول کی تحصیل	۳۸
علم فقہ، اصول، حدیث اور ادب کے اساتذہ	۳۸، ۳۹
تحصیل علوم اور تکالیف کا سامنا، ایوان کسریٰ میں مباحات کی تلاش	۴۰
ضبط جوع	۴۱
قحط سالی اور صبر و استقلال	۴۱
امداد غیبی	۴۳

Marfat.com

سوال سے اجتناب ۴۴
مصائب اور برداشت ۴۵
تکمیلِ علم ۴۶

علمِ طریقت

آثارِ ولایت ۴۷
حصولِ علمِ شریعت کی وجہ ۴۸
آپ کے معلمِ طریقت ۴۹
آپ کے مجاہدات و ریاضات، آپ کی پچیس سال عراق کے بیابانوں میں سیاحت ۵۰
آپکی شب بیداری اور نفس کشی ۵۲
آپ پر وجدانہ کیفیات کا نزول ۵۳
شیاطین کے ساتھ جنگ اور آپ کا غلبہ ۵۳
آپ کا شیطان کے مکر سے محفوظ رہنا ۵۶
آپ کا حضرت شیخ ابو سعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو کر خرقہ حاصل کرنا ۵۷
آپ کا شجرہ بیعت، ۵۸

وعظ اور تدریس و افتاء

رؤیائے صادقہ اور وعظ کی ابتداء ۵۹
ہجومِ خلق توسیع مدرسہ اور تدریس ۶۰
آپ کے اکابر تلامذہ ۶۱
آپ کی عالمگیر شہرت ۶۲
آپکے وعظ میں ملائکہ، جنات اور رجالِ غیب کا حاضر ہونا، اور آپکے وعظ میں حاضرینِ مجلس کی تعداد ۶۲/۶۳
کیفیت سامعین — شانِ وعظ ۶۴
آپ کا خطبہ وعظ ۶۵
آپکی تقریر قلمبند کرنے کیلئے ہر مجلس وعظ میں چار سو دواتوں کا ہونا ۷۰
مجلس وعظ میں آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ۷۰
آپکا فتویٰ دینا — مدت وعظ و تدریس و فتاویٰ ۷۱/۷۲
اثر وعظ، ہر وعظ میں یہود و نصاریٰ کا قبول اسلام اور بددین و بداعتقاد لوگوں کی توبہ
آپکے ہاتھ پر پانچ ہزار یہود و نصاریٰ کا قبول اسلام اور ایک لاکھ فساق و فجار کی توبہ ۷۲ ۷۳
آپ کا استغفار اور اعلائے کلمۃ الحق ۷۴
آپ کی ہیبت و عظمت ۷۴
آپ کا لقب محی الدین ہونے کی وجہ ۷۶
آپ کے منکرین، علامہ ابن جوزی کا رجوع ۷۸

ایک اہم بحث

حضور غوثیت مآب کا فرمان

قَدَمِیْ ہٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ

روایت اور رواۃ ۸۰
اس فرمان کے آگے علماء و مشائخ کا سر تسلیم خم کرنا ۸۰
اولیائے وقت اور رجال غیب کا آپ کو مبارک باد دینا، ۸۲
تاج غوثیت اور ابدال کا اعتراف ۸۳
کیا آپ کا یہ فرمان بامر الٰہی تھا ۸۴
پہلی دوسری، تیسری اور چوتھی روایت
پانچویں روایت ۸۴ ۸۵
اس قول کا صحیح مفہوم ۸۶
قدم کے معنے ۸۷

آپکے ازواج

آپ کا چار ازواج کرنا ۸۷

Marfat.com

آپ کے ازواج کی کرامات ۸۸

وصالِ پُرملال

تذکرہ وصال ۸۸

آپ کا بیمار ہونا اور حضرت عزرائیل علیہ السلام کا بشکل اعرابی آپ کے پاس ایک نورانی مکتوب لے کر آنا ۸۹

وفات کے وقت کے حیرت انگیز حالات اور وفات ۸۹-۹۰

لوگوں میں اضطراب اور آپ کی تکفین و تدفین اور تاریخ وفات ۹۰-۹۱

آپ کے وصایا اور چند آخری کلمات ۹۲

مقدمہ

کرامات اور خرق عادات

کرامات کا کتاب اللہ سے ثبوت ۹۶

کرامات کا احادیث سے ثبوت ۹۸

کرامات کا واقعات صحابہؓ سے ثبوت ۱۰۰

منکرین خوارق کا عقیدہ ۱۰۳

معجزہ کی تعریف، قدرت اور عادت میں فرق ۱۰۴

اقسام عادت، منکرین کی غلط فہمی ۱۰۵

معجزہ، کرامت اور استدراج میں فرق ۱۰۶

آپکی کرامات

آپ سے بکثرت کرامات ظاہر ہونے کے متعلق روایات ۱۰۷

بہجۃ الاسرار پر بعض ظاہر بینوں کا اعتراض اور ۱۰۸

اسکا جواب

احیاءِ دجاجہ اور اماتت واحیائے نسر ۱۰۹-۱۱۰

اماتت فار و اماتت عقرب

اماتت عصفور، سلب امراض، مریض استسقا ۱۱۱-۱۱۲

مریض بخار اور مفلوج و مجذوم مادرزاد نابینا ۱۱۲

مریض لڑکا، اخراج جن ۱۱۳

مریضۂ مرگی ۱۱۴

بیمار اونٹنی اور بیمار کبوتری ۱۱۵

کھجور کے دو خشک درخت گیہوں میں برکت ۱۱۵-۱۱۶

بارش کا تھم جانا اور طغیانی کا رکنا ۱۱۷

عصا کا نور ہونا، بے موسم سیب کا آنا ۱۱۷-۱۱۸

خبر موت ۱۱۸

آپ کا پانی پر چلنا ۱۱۹

نظر کشفی ۱۲۰

روحانی اثر ۱۲۱

مغیبات پر اطلاع دینا ۱۲۳

مخفی بات پر اطلاع ۱۲۴

حالات مخفیہ کا اظہار ۱۲۵

آئندہ واقعہ کی خبر ۱۲۶

لڑکا تولد ہونے کی بشارت ۱۲۶

روحانی قوت ۱۲۷

درازی عمر کی خبر، سلب علم ۱۲۸

چھت گرنے کی اطلاع ۱۲۹

بشارت علم، اثر توجہ ۱۳۰

سلب و اعطاء حال ۱۳۱

قضائے حاجات ۱۳۱

Marfat.com

زر نقد کا خون ہو جانا ۱۳۳
طی الارض ۱۳۴
مشاہدہ نور ۱۳۴
خواب پر اطلاع ۱۳۵
سانپ اور جن سے ہمکلامی ۱۳۵ - ۱۳۶
دور دراز فاصلہ سے مدد کرنا ۱۳۷
اظہار مافی الضمیر ۱۳۸
رجال غیب ۱۳۸
باطنی قوت، خیانت کا اظہار
تصدیق ولایت ۱۳۹ - ۱۴۰
حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا قبر سے نکلنا، آفتابہ کا روبقبلہ ہونا ۱۴۱ - ۱۴۲
مخفی بات پر اطلاع، اجابت دعا ۱۴۲ - ۱۴۳
غیب سے ایک بلی کا گرنا، سلب جذبات ارادہ ۱۴۴
آواز کا یکساں پہنچنا، غیب سے سبز پرندوں کا نمودار ہونا ۱۴۵
ایک پرندہ کا آپ کی آستین میں داخل ہونا، جیوش عجم کی مراجعت ۱۴۶
امانت طیر، پوشیدہ بات پر اطلاع، اظہار مافی الضمیر ۱۴۶
ایک منحرف کی توبہ ۱۴۷
گم شدہ اونٹوں کا دستیاب ہو جانا ۱۴۹
اظہار رؤیا، باطن بینی ۱۵۰
اثر دعا، آپ کی صداقت ۱۵۱
قال سے حال کی طرف رجوع ۱۵۳
خبر موت ۱۵۴
آپ کے جسم پر مکھی کا نہ بیٹھنا، عذاب قبر سے نجات، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ۱۵۴
ایک چور کا ولی ہو جانا، قبر سے جواب ۱۵۶ - ۱۵۷
سرہنگ کا غائب ہو جانا ۱۵۷

آپ کی عبادات

اتباع سنت، مجاہدہ اور شب بیداری ۱۶۰
آپ کا ہر وقت باوضو رہنا، آپ کا عجز و انکساری، آپ کی انکساری کے متعلق مکران کی ایک حکایت ۱۶۱

آپ کے عقائد

آپکا ماتریدیہ کی رائے کو علمائے اشعریہ کی رائے پر ترجیح دینا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبلؒ کے مذہب پر فتوے دینا۔ ۱۶۲

آپ کا لباس

علماء کا لباس زیب تن فرمانا، عفونت اور گندگی سے تنفر، ہر روز لباس کی تبدیلی
تبدیلی لباس اور نعلین کی وجہ ۱۶۲

آپ کی سواری

خچر اور اونٹ کی سواری کرنا ۱۶۳

آپ کی خوراک

آپ کی خوراک کا سادہ ہونا، اکثر ترک حیوانات فرمانا۔ دن رات میں ایک دفعہ ۱۶۳

Marfat.com

کھانا غلہ کا علیحدہ ہو یا جانا۔ ۱۶۳

آپ کا حلیہ

تفصیل حلیہ ۱۶۳

آپکے اخلاق حسنہ اور خصائل حمیدہ

آپ کا سکوت، آپ کی حق گوئی آپ کا
دنیا داروں سے اجتناب ۱۶۴
آپکا استغناء، مساکین پر شفقت، بزرگوں
کا احترام ۱۶۵
مریضوں کی عیادت، آپکا عجز وانکسار ۱۶۶

سخاوت وایثار

بارہ زر کی تقسیم ۱۶۸
اثنائے سفر حج میں ایک ضعیف آدمی کی
مدد فقراء کی مدد کے لئے ایک ملاح کو تیس
دینار دینے آپ کے کھانا کھلانے اور حسن ۱۶۸
خلق کے متعلق ایک روایت ۱۶۹

آپ کی تصانیف

غنیۃ الطالبین ۱۷۰
غنیۃ الطالبین کا حوالہ دیکر بعض غیر
مقلدین کا حضرات احناف کرام کو مرجیہ
کہنا، اور اسکا دنداں شکن جواب ۱۷۱
فتوح الغیب ۱۷۲
فتح ربانی ۱۷۲
قصیدہ غوثیہ ۱۷۳
بعض لوگوں کا قصیدہ کو آپکی طرف منسوب
نہ کرنا، اور اس کا تسلی بخش جواب ۱۷۴
قصیدہ غوثیہ اور اسکا ترجمہ اردو، فارسی
اشعار میں۔ ۱۷۶
چہل کاف ۱۸۱
شرح چہل کاف، ہر ایک شعر صحیح اعراب
ترکیب صرفی ونحوی، وزن عروضی، حل
لغات اور فارسی اردو شرح ترجمہ کیا گیا ہے ۱۸
دیوان حضرت غوث اعظمؒ ۱۸۸
مکتوبات حضرت محبوب سبحانی، کبریت احمر
اسبوع شریف، جلاء الخاطر فی الباطن
والظاہر، یواقیت الحکم اور دیوان حضرت
غوث اعظمؒ ۱۸۸

اصطلاحات صوفیہ

محبت ۱۸۸
توحید، تجرید، معرفت، ہمت، حقیقت ۱۸۸، ۱۸۹
ذکر، شوق، توکل، انابت توبہ ۱۸۹، ۱۹۰
دنیا، تصوف، تعزز، تکبر، شکر ۱۹۱
صبر، حسن خلق ۱۹۲
صدق، فنا، بقا، وفا، رضا، حجاب، وصل ۱۹۲، ۱۹۳
خوف رجاء و دعا ۱۹۳
حیاء، سکر، فقیر ۱۹۴
زہد و ورع ۱۹۵
مسامرۃ، محو واثبات، علم الیقین، عین الیقین ۱۹۶، ۱۹۷
حق الیقین، التفرقہ، جمع، وجد، تواجد
مراقبہ، رویا، محاضرہ، مشاہدہ، مکاشفہ
تلوین، تمکین، ذوق، شرب، ری، ۱۹۷، ۱۹۸
شہود، غیبت

Marfat.com

آپ کی ادعیہ

آپ کی وہ ادعیہ جو آپ مجالس وعظ میں پڑھا کرتے تھے۔ ۱۹۸

آپ کا طریقہ

آپ کے طریقہ کے متعلق شیخ ابو محمد علی بن یعقوبیؒ کا بیان ۲۰۰

شیخ عدی بن مسافرؒ کا بیان ۲۰۱

شیخ خلیل بن احمد صرصریؒ اور شیخ ابو سعید تیلویؒ کا بیان ۲۰۱، ۲۰۲

فقیہ صالح ابو محمد حسنؒ اور شیخ الاسلام علامہ شہاب الدین کا بیان ۲۰۲

مقاماتِ صوفیاء

تعداد مقامات صوفیاء

آپکی تعلیمات و ارشادات

تعلیم التوحید ۲۰۳

تعلیم الشریعت ۲۰۴

تعلیم المعارف تعلیم الطریقت ۲۰۵

تعلیم التصوف ۲۰۶

ولی کے بارہ خصائل، اہل مجاہدہ کے دس خصائل ۲۰۶، ۲۰۷

ترتیب اشغال ۲۰۸

عمل اور نیت، خطرات قلب ۲۰۸

اسم اعظم اللہ ہی ہے ۲۱۰

ضرورت علم ۲۱۱

ضرورت عمل ۲۱۲

سلوک قادریہ

اذکار جہریہ، ذکر اسم ذات ۲۱۳

ذکر نفی و اثبات ۲۱۴

اذکار خفیہ، دورۂ قادریہ ۲۱۵

پاس انفاس ۲۱۶

مراقبہ، طریقۂ مراقبہ، مراقبۂ حضور حق تعالےٰ ۲۱۶، ۲۱۷

طریق بیعت

اقسام مراقبۂ قرآنیہ، مراقبۂ فنا ۲۱۷، ۲۱۸

مراقبۂ نیستی، توحید افعالی ۲۱۸، ۲۱۹

کشف وقائع آئندہ، کشف ارواح

حصول امور مشکلہ، انشراح خاطر ۲۱۹

دفع امراض ۲۲۰

آپ کی اولاد

صاحبزادے اور صاحبزادیاں ۲۲۰

(۱) حضرت شیخ عبدالوہابؒ کے حالات ۲۲۱

(۲) حضرت شیخ حافظ عبدالرزاقؒ کے حالات ۲۲۳

(۳) حضرت شیخ ابوبکر عبدالعزیزؒ کے حالات ۲۲۶

(۴) حضرت شیخ عیسیٰؒ کے حالات ۲۲۷

(۵) حضرت شیخ عبدالجبارؒ (۶) حضرت شیخ یحییٰؒ کے حالات ۲۲۹

(۷) حضرت شیخ موسیٰؒ کے حالات ۲۳۰

(۸) حضرت شیخ ابراہیمؒ (۹) حضرت شیخ محمدؒ کے حالات ۲۳۰، ۲۳۱

(۱۰) حضرت شیخ عبداللہؒ کے حالات ۲۳۱

Marfat.com

مشاہیر خلفاء

تعداد مشاہیر خلفاء ۲۳۱

بعض اکابر مشائخ کا تذکرہ

اکابر مشائخ کی تعیین ۲۳۵

(۱) شیخ ابوبکر بن ہوارؒ کے حالات ۲۳۵

(۲) شیخ ابومحمد شنبکیؒ کے حالات ۲۳۹

(۳) شیخ عزاز بن مستودعی بطائحیؒ کے حالات ۲۴۲

(۴) شیخ منصور بطائحیؒ کے حالات ۲۴۴

(۵) تاج العارفین شیخ ابوالوفاؒ کے حالات ۲۴۷

(۶) شیخ حماد بن مسلم دباسؒ کے حالات ۲۵۱

(۷) شیخ ابویعقوب یوسف بن ایوب ہمدانیؒ کے حالات ۲۵۴

(۸) شیخ عقیل منبجیؒ کے حالات ۲۵۶

(۹) شیخ ابویعزی مغربیؒ کے حالات ۲۵۸

(۱۰) شیخ عدی بن مسافر امویؒ کے حالات ۲۶۱

(۱۱) شیخ علی بن الہیتیؒ کے حالات ۲۶۵

(۱۲) شیخ عبدالرحمن طفسونجیؒ کے حالات ۲۶۸

(۱۳) شیخ بقا بن بطوؒ کے حالات ۲۷۰

(۱۴) شیخ ابوسعد قیلوی کے حالات ۲۷۱

(۱۵) شیخ مطر الباذرانیؒ کے حالات ۲۷۲

(۱۶) شیخ ماجد الکردیؒ کے حالات ۲۷۴

(۱۷) شیخ جاگیر الکردیؒ کے حالات ۲۷۵

(۱۸) شیخ ابومحمد القاسم بن عبدالبصریؒ کے حالات ۲۷۶

(۱۹) شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق قرشیؒ کے حالات ۲۸۰

(۲۰) شیخ سوید سنجاریؒ کے حالات ۲۸۱

(۲۱) شیخ حیات بن قیس حرانیؒ کے حالات ۲۸۴

(۲۲) شیخ رسلان دمشقیؒ کے حالات ۲۸۵

(۲۳) شیخ شہاب الدین عمر السہروردیؒ کے حالات ۲۸۷

(۲۴) شیخ ابومحمد عبداللہ جبائیؒ کے حالات ۲۸۸

(۲۵) شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردیؒ کے حالات ۲۸۹

(۲۶) شیخ ابواسحٰق ابراہیم ملقب بلعزب کے حالات ۲۹۱

(۲۷) شیخ ابوالحسن علی بن ادریس یعقوبیؒ کے حالات ۲۹۲

(۲۸) شیخ قضیب البان موصلیؒ کے حالات ۲۹۳

(۲۹) شیخ مکارم بن ادریس النہر خالصیؒ کے حالات ۲۹۵

(۳۰) شیخ خلیفہ بن موسیٰ نہر ملکیؒ کے حالات ۲۹۶

فیضانِ غوثیہ

آپ کا ایک شعر اور اسکی شرح حضرت مجدد الف ثانی رح کے کلک جوہر سلک سے۔ ۲۹۷

مناقب

نغمۂ محبت، ترانۂ عقیدت ۲۹۹

منقبت

زمزمۂ شوق ۳۰۰

قطعۂ تاریخ ۳۰۱

تمت

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

منقبت

محبوبِ سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

(از بندۂ ابوالبیان محمد داؤد لبسروری مصنف سیرت)

بصد ادب چل اے قلم بنا کے فرق کو قدم — نہ دیر کر نہ رک نہ تھم کہ ان کی منقبت رقم
ملک بھی جن کے ہیں خدم جو ہیں ولیِ محترم — وہ عبدِ اکمل و اتم نبی کے ابنِ ابنِ عم
نکو صفات و خوش شیم جلیلِ قدر و محتشم

وہ مقتدائے عارفاں وہ پیشوائے انس و جاں — وہ رہنمائے گمرہاں وہ چارہ سازِ بے کساں
وہ سرگروہِ کاملاں وہ تاجدارِ عاشقاں — وہ راہِ حق کے راہداں وہ رازدانِ کن فکاں
وہ شاہبازِ لامکاں وہ صدرِ محفلِ قدم

وہ سیدِ نکو گہر بلند شان خجستہ فر — وہ قہرمانِ بحر و بر امینِ سرِ مستتر
وہ نکتہ سنجِ باخبر سپہرِ شرع کے قمر — وہ حق نیوش و حق نگر نہالِ صنع کے ثمر
وہ عارفِ بزرگتر وہ دین کے حاملِ علم

وہ افتخارِ اولیں وہ نازگاہِ آخریں — وہ رازِ قدس کے امیں وہ زیبِ مسندِ یقیں
جنابِ شیخ محیِ دیں امامِ حزبِ غالبیں — کلام ان کا دلنشیں جمالِ آیتِ مبیں
بہشت بن گئی زمیں جہاں جہاں رکھا قدم

مزارِ پاک ہے جہاں زمیں ہے رشکِ آسماں — وہ روضۂ روضۂ جناں ورودگاہِ قدسیاں
وفورِ نور سے وہاں ہے صبح شام سے عیاں — بحورِ فیض ہیں رواں ملائکہ ہیں پاسباں
ہے بے گماں وہ آستاں زمیں پہ آسماں حشم

Marfat.com

جو مرتبہ ہے آپ کا، وہ ہے عیان و برملا
نہیں ہے اسمیں مطلقاً کچھ احتجاب و اختفا
یہ خود حضور نے کہا، ہے صاف بہجہ میں لکھا
"ہے بے گماں قدم مرا، بہ رقبہ ہائے اولیاءؐ"
کسے ملا یہ اعتلا ہے کون ایسا محتشم

زہے وقار و منزلت، مقام و مرتبت
شعار لطف و عاطفت خصال جود و مکرمت
بیاں ہو کس طرح صفت یہ فہم ہو کیسے منقبت
سخن بلاغ و موعظت، کلام علم و معرفت
جو سینہ گنج معدلت، تو دل خزانۂ کرم

نکات دیں جتا گئے، رموزِ حق بتا گئے
رہِ ہدیٰ دکھا گئے۔ حجاب جہل اٹھا گئے
وہ معرفت سکھا گئے، عجب سبق پڑھا گئے
دوئی کو یوں مٹا گئے، کہ متحد بنا گئے[1]
جو ان سے فیض پا گئے وہ ہو گئے نکو شیم

یہ بو البیانِ بے نوا، ہے اک عقیدت انتما
گنہگار و پرخطا، امیدوارِ لطف کا
نگاہِ درد آشنا، اِدھر بھی کیجئے شہا
قبول ہو جو التجا، تو ہو ہر ایک عقدہ وا
جو التفات ہو ذرا، غلط ہوں دو جہاں کے غم

---

[1] یعنی حضور غوثیت مآب رحمۃ اللہ علیہ نے امت محمدیہ کے قلوب و صدور سے کینے، بغض، حسد، عناد، اور عداوتیں نکال کر ان میں اتحاد و اتفاق کی لہر دوڑا دی۔ ۱۲ منہ رح

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

سیرت امام ربانی کے طبع ہونے کے بعد جب اس کا غلغلہ ہندوستان کے گوشہ گوشہ اور چپہ چپہ میں گونج اٹھا، اور عوام وخواص میں اس کو قبولیت عامہ نصیب ہوئی تو میرے دل میں کسی اور پیشوائے طریقت کے حالات قلمبند کرنے کا اشتیاق مالا یطاق پیدا ہوا،

چنانچہ میں نے اَبدال واَغواث اور اَقطاب واَوتادِ عالم پر نظر دوڑائی، اچانک میری نظر اس بہادر وپاکباز جماعت میں سے محبوب سبحانی، قطب ربانی، غوث صمدانی حضرت شیخ سید **محی الدین عبد القادر جیلانی** رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی، فوراً قلب نے تسلیم کر لیا کہ فی الحقیقت اس سراپا روحانیت، اس مجسمۂ ولایت، اس قاسم عرفان اور اس قطب عالم کے مفصل جامع ومانع حالات اُردو زبان میں آج تک قلمبند نہیں ہوئے، اور ارباب عقیدت حلقہ بگوشان اور تشنگان ہدایت از حد متمنی، خواہشمند اور طلبگار ہیں، کہ اس پیارے ولی کی زندگی کے پاکیزہ حالات وواقعات، اس کے اخلاق وعادات، اس کی عبادات وریاضات اس کے شبانہ روز کے اعمال، اس کا زہد وتقویٰ، اس کا حلم وعفو، اس کا عزم وثبات، اس کا ایثار ولطف، اس کی عصمت وعفاف اور اس کی غیرت واستغناء وغیرہ معلوم کر کے

Marfat.com

اپنے آپ کو اُس کے نقش قدم پر چلائیں، اُس کے اُسوۂ حسنہ پر عامل ہوں، اور اُس کی ہدایات کو پیش نظر رکھکر منازل سلوک طے کریں۔

یہ خیال میرے دل میں راسخ ہوگیا، اور طبیعت نے مجبور کیا، کہ کیوں نہ ایسی پاک مقدس اور مطہر ہستی کی خدمت سرانجام دیکر سعادت ابدی حاصل کی جائے، کہ جس نے سید الانبیاء کی پھیلائی ہوئی شریعت کو زندہ اور روشن کرکے آپ کی نیابت کا پورا حق ادا کیا، جس نے اپنی کارگذاری کا عملی ثبوت دیکر اپنے ہادی، اپنے راہبر، اپنے آقا، اپنے سردار، اپنے امام اپنے بادشاہ، اپنے افسر، اپنے معلم، اپنے محبوب، اپنے محسن سیّدنا محمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی آنکھیں ٹھنڈی کیں، جس نے اپنی روحانی قوت، اپنی ہمت، اپنی شجاعت اپنی طاقت، اپنے زور، اپنے استقلال اور اپنے قلب کی نورانیت کو سراپردہ یثرب میں آرام فرمانے والے محبوب رب العالمین کے دین کی توسیع اور اشاعت میں صرف کردیا، جس نے راتیں اور دن بیداری میں گذار کر نخلستان محمدی کو سرسبز و شاداب کیا، جس نے اپنے ارشادات و فیوضات سے مخلوق کے قلوب کی ظلمتوں کو مبدّل بنور و ضیاء کرکے اپنے آپ کو سرور کونین کا خلف سعید ثابت کیا۔

اس خیال کے راسخ ہوتے ہی میں نے اللہ کا نام لے سب اُمور کو خیرباد کہ اِس بار کے اُٹھانے اور اس خدمت کو سرانجام دینے کا عزم مصمم کرلیا، چنانچہ اس مقصد کے بہم پہنچانے کے لئے میں نے مختلف ممالک اور امصار و دیار سے پچاس کے قریب عربی فارسی، اُردو نادر مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتب فراہم کیں، اور متواتر کئی ماہ کی مساعی اور کوششوں کے بعد الحمدللہ آج مسرت بھرے قلب سے اپنی جانکاہ محنت کا ثمرہ خود اپنے ہاتھوں ارباب عقیدت کی نذر کر رہا ہوں، اور ساتھ ہی یہ بھی چاہتا ہوں، کہ ارباب عقیدت کے علاوہ نئی روشنی کے مسلمانوں کے قلوب بھی اس آفتاب طریقت و شریعت کی نورانی شعاؤں سے منور و متجلی ہوں۔

آخر میں اتنا عرض کردینا ضروری سمجھتا ہوں، کہ اس کے لکھتے وقت میں نے اس امر کی نہایت کوشش کی ہے، کہ کوئی صحیح واقعہ بھی تھوڑے کے لئے نظرانداز نہ ہونے پائے تحقیق و تدقیق میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا، رطب و یابس، محالات مستبعدات

اور عوام الناس کے اضافوں سے کنارہ کشی کرتے ہوئے صرف صحیح صحیح واقعات ہی پیش کرنیکی کوشش کی ہے ،

اب میں ایزد متعال کی درگاہ میں دست بدعا ہوں، کہ وہ اپنے محبوب کے طفیل اس کتاب کو قبول فرمالے، اور اس کے مصنف، اس کے کاتب، اس کے اعوان و انصار اس کے سامعین و ناظرین کو روحانیت قادریہ سے بہرہ مند فرماکر اپنی محبت، اپنی طاعت اپنی عبادت، اپنے قرب، اپنے دیدار، اپنے الطاف، اپنی عنایات اور اپنے انعامات بے پایاں سے نوازے، آمین یارب العالمین ؎

کیا مانگیں تیرے در سے کہ داتا ہمیں کیا دے
یارب ہمیں پھر جیسے تھے ویسا ہی بنادے

عبدہ المذنب
ابوالبیان
امرتسر ۲۴ شعبان المعظم سنہ ۱۳۴۴ ھجری

Marfat.com

نامۂ عقیدت

ایک عشق و محبّت میں سرشار
پروانہ اشتیاق و بیتابی کے ساتھ
شمع غوثیّت کی لو
پر اپنے تن من کو نثار کرنے آیا ہے

؎
غوثِ اعظم بمنِ بے سروساماں مددے
قبلۂ دیں مددے، کعبۂ ایماں مددے

ابوالبنیا
شعبان المعظم ۱۳۴۴ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

افتتاحیہ

بہ بسم اللہ کنم آغاز مدح شاہ جیلانی
کہ بر قدش درست آید قبائے اعظم الشانی

عالمِ اسلامی میں اُمتِ محمدیہ کے اندر محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، عارفِ حقانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو جو علوِ مرتبت اور امتیازی شان حاصل ہے وہ مسلمانوں کے عقیدت مندانہ، تسلیم واعتراف کا دم بھرنے والے قلوب سے اظہرمن الشمس ہے۔

نقش ہے ہر اک نگینِ دل پہ اسم محی دیں
لوحِ جاں پر کیا منقش ہوگیا نام آپ کا

آپ نے اپنے اندر جذب وکشش کی جو مقناطیسی تاثیریں پیدا کی ہیں، ان کا تماشا اگر دیکھنا ہو، تو ان تن جلے عشاق اور سوختہ سامانوں کی محفل میں جاکر دیکھو، جو غوثِ اعظم کا نام ہی سُنکر بیتابانہ وجد میں آکر کپڑے پھاڑنے اور رقص میں آکر شور وغوغا کرنے لگ جاتے ہیں،

ہاں! ہاں!! نخلستانِ محمدی کے باغبانوں، روحانیت کا دم بھرنے والے ولیوں درجاتِ الٰہیہ سے نوازے ہوئے قطبوں اور دنیا بھر کے مشہور ابدالوں کو بغور د

Marfat.com

تعمق دیکھو، کہ اسی آستانہ پر سر جھکائے ہوئے ہیں، ؎

وَفِي الشَّرْقِ بَرْقٌ مِنْ مُحَيَّاهُ مِنْ نُوْرِهِ

وَفِي الْغَرْبِ مِنْ ذِكْرِي جَلَالَتِهِ رَعْدٌ

پھر ذرا اور آنکھ اٹھا کر دیکھو، کہ آسمانِ ولایت پر یہ مقدس وجود ابدال واقطاب اوتاد وانجاب اور اصفیاء واتقیاء کے ستاروں کے درمیان کس طرح شمسِ نصف النہار کی طرح شعاعیں مار رہا ہے، ؎

برجِ شرف کے آپ ہیں اک نیرِ کمال

درجِ کمال فضل کے اک گوہر جمال

خورشید آسمان ولایت میں بے زوال

گلزار دین پاک کے اک تازہ نونہال

اس پیکرِ حق کے اگر کارناموں کو دیکھنا ہو، تو تاریخ وسیر کی ضخیم کتابوں کو الٹ کر دیکھو، کہ سنہری جلی حروف سے لکھے ہوئے نظر آتے ہیں، پھر غور سے پڑھو، کہ کتنے بھٹکے ہوؤں کو آپ نے راہ بتلائی، کتنے شراب دنیا میں مخمور متوالوں کو آپ ہوش میں لائے، کتنے سوئے ہوؤں کو آپ نے جگایا، کتنے خواب غفلت کے بیخبروں کو بیدار کیا، کتنے جہلاء کو علماء اور کتنے علماء کو صاحبانِ عمل بنایا، کتنے بگڑے ہوئے قلوب کو سنوارا، کتنے بیمارانِ قلب کا علاج کیا، کتنے مردہ دلوں کو زندہ کیا، کتنے مخلوق پرستوں کو توحید پرستی سکھائی، کتنے درِ حق سے دور افتادوں کو دائرہ وحدت میں بٹھا کتنے نفس وشیطان کے محبوس قیدیوں کو ان کے خونخوار پنجوں سے چھڑایا، کتنے معالط کے ناپید سمندر میں ڈبکیاں کھانے والوں کو عرفان اور حقیقت کے جہاز پر سوار کر کے کنارے لگایا، کتنے زہر ہلاہل پینے والوں کو امرت کا گھونٹ پلایا، کتنے گمراہان حقیقت کو خضر راہ بن کر منزل مقصود تک پہنچایا، اور کتنے دنیا داروں کو دیندار بنایا، الغرض ؎

زندہ کر ڈالے ہزاروں مردہ دل اک آن میں

جلوہ گر جس دم ہوئے روئے جہاں پر محی دین

اگر اس بے مثل مستی کی مجالس کا کیف مشاہدہ کرنا ہو، تو کتابوں کے ورق کے

Marfat.com

ورق اُلٹ کر دیکھ لو، کہ کس شوق اور جذبہ کے ساتھ اس شمع پر کیا امراء اور کیا فقراء، کیا ضُعَفَاء اور کیا اَقْوِیا، کیا علماء اور کیا صُلَحَاء، کیا شعراء اور کیا فُصَحَاء، کیا مشائخ اور کیا مُریدین، کیا زاہدین و کیا عابدین، کیا وزراء اور کیا سلاطین، کیا اہل سیف و کیا اہل قلم، کیا دنیا دار و کیا دیندار سب کے سب کس طرح پروانوں کی طرح فدا ہوتے تھے، اور پھر آپ کی اک نظر کس طرح سب کو سیماب وار تڑپاتی تھی، اور پھر کتنے مے معرفت کے متوالوں اور شہدائے عشق کے جنازے اُٹھتے تھے،

الغرض اس شیدائے اسلام اور اس فدائے مذہب نے اپنی زندگی میں اللہ کی، اس کے رسول کی اور اس کے دین پاک کی وہ وہ خدمات سرانجام دیں، اور روحانیت کا وہ فیض جاری کیا، کہ آج تک تمام دنیا گواہ ہے، اور سینکڑوں تاریخی کتابیں شاہد ہیں، ؎

آسماں والوں میں شہرت تیری ہر خصلت کی ہے
اور زمین والوں میں عزت تیری ہر سیرت کی ہے

کتب سیر

آپ کے مذہبی کارناموں، آپ کی دینی خدمات، آپ کے روحانی فیوضات اور آپ کی زندگی کے مقدس حالات کے متعلق فارسی، اُردو، عربی، ترکی، پنجابی وغیرہ مختلف زبانوں میں بیشمار کتابیں معرض تحریر میں آچکی ہیں، اُن میں سے چند عربی کتب جو خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں، وہ درج ذیل کی جاتی ہیں،

نام کتاب	نام مصنف	سنہ وفات	حالات
(۱) بہجۃ الاسرار	نورالدین ابوالحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی	سنہ ۷۱۳ھ	یہ کتاب[۱] مصنف نے سنہ ۶۶۰ھ میں تحریر کی تھی، مصنف کو علم نحو، تفسیر اور قرأت میں خاص ملکہ

۱؎ کتاب کشف الظنون ملاحظہ ہو، ۱۲ منہ رح ۲؎ منسوب ... بہ ابیلہ رقم ۱۲ منہ رح

Marfat.com

نام کتاب	نام مصنف	سنہ وفات	حالات
			اور دسترس حاصل تھی، جامع[۵] ازہر قاہرہ میں قرأت کے اُستاد تھے یہ مصر کے ایک شہر شَطَنُوف میں پیدا ہوئے تھے، جو قاہرہ سے ایک دن کے فاصلہ پر ہے
(۲) قلائد الجواہر	شیخ محمد بن یحییٰ التادفی الحنبلی	سنہ ۹۶۳ھ	مصنف نے دیباچہ میں اس کتاب کی وجہ تصنیف یہ لکھی ہے، کہ کتاب التاریخ المعتبر فی اَنْبَاءِ مَنْ غَبَرَ جو قاضی القضاۃ مجیر الدین عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے، میری نظر سے گذری، میں نے اسمیں حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مختصر پاکر دیگر بہت سی کتب کی مدد سے یہ جامع کتاب لکھی،
(۳) مناقب الشیخ عبد القادر رح	قطب الدین موسیٰ بن محمد الیونینی الحنبلی	سنہ ۷۲۶ھ	مصنف نے اس کتاب کیوجہ تالیف یہ بتلائی ہے، کہ جب میں نے سبط ابن الجوزی کی کتاب مرأۃ الزمان فی تاریخ الاعیان کا اختصار کیا، تو اسمیں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ کے حالات بہت ہی مختصر پاکر گئی

[۵] حسن المحاضرہ اور بغیۃ الوعاۃ للسیوطی میں لکھا ہے، سنہ ۱۲۶

Marfat.com

نام کتاب	نام مصنف	سنہ وفات	حالات
			کتابوں سے اخذ کر کے یہ کتاب آپ کے مناقب میں لکھی ہے۔
(۴) انوار الناظر	ابو بکر عبد اللہ بن نصر بن حمزہ التمیمی البکری الصدیقی البغدادی	×	مصنف مفتی عراق تھے انہوں نے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے تحصیل علم کے بعد خرقہ حاصل کیا تھا ۱
(۵) اسنی المفاخر	امام عبد اللہ بن اسعد الیافعی الشافعی	سنہ ۷۶۸ھ	مصنف کو حضرات مشائخ عظام اور صوفیائے کرام کے حالات سے ایک خاص دلچسپی تھی، اور خود بھی بہت ہی بزرگ متقی، صالح اور متدین تھے،
(۶) خلاصۃ المفاخر	امام عبد اللہ بن اسعد الیافعی الشافعی	سنہ ۷۶۸ھ	یہ کتاب اسنی المفاخر کا عمدہ خلاصہ ہے،
(۷) درر الجواہر	سراج الدین ابو حفص عمر بن علی بن الملقن الشافعی،	سنہ ۸۰۴ھ	۳ اس کے مصنف فقہائے مصر میں سے تھے، ان کی بہت سی تصنیفات مشہور ہیں، مثلاً شرح بخاری، شرح عمدہ، شرح منہاج، شرح تنبیہ اشباہ ونظائر وغیرہ
(۸) روضۃ الناظر	مجد الدین ابو الطاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم الشیرازی	سنہ ۸۱۷ھ	مصنف لغت کے مشہور و معروف علماء میں سے ہیں، کتب لغت میں قاموس آپ ہی کی تصنیف ہے،

۱ کشف الظنون ملاحظہ ہو ۱۲ منہ رح -
۲ بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے، ۱۲ منہ رح ۳ دیکھیے کتاب حسن المحاضرہ پہلی جزو ۱۲ منہ رح

Marfat.com

نام کتاب	نام مصنف	سنہ وفات	حالات
(۹) الروض الزاہر	ابو العباس احمد بن محمد القسطلانی	سنہ ۹۲۳ھ	مواہب لدنیہ آپ ہی کی تصنیف ہے،
(۱۰) نزہتہ الخاطر الفاتر	ملا علی بن سلطان محمد القاری الحنفی المکی	سنہ ۱۰۱۴ھ	مصنف حنفی المذہب ہیں آپکی بہت سی تصانیف مشہور ہیں مشکوٰۃ کی سب سے بڑی شرح مرقات آپ ہی کے زور قلم کا نتیجہ ہے،

علاوہ ازیں اور بھی بہت سی کتابوں میں آپ کے حالات ملتے ہیں، مثلاً

(۱) زبدۃ الآثار (۲) مناقب غوثیہ (۳) اذکار الابرار (۴) اسرار المعانی (۵) ترغیب الناظر (۶) منازل الاصفیا (۷) لطائف القادریہ (۸) لطائف اللطیفہ (۹) مجمع الفضائل (۱۰) جواہر الاسرار (۱۱) مناز الاولیاء (۱۲) حقیقۃ الحقائق (۱۳) اخبار الاخیار (۱۴) تاریخ علامہ ذہبی (۱۵) اعجاز غوثیہ (۱۶) غوث الاعظم (۱۷) تحفہ قادریہ (۱۸) انیس القادریہ (۱۹) گلدستہ کرامات (۲۰) حیات الحیوٰۃ (۲۱) پیارا ولی وغیرہ مگر ان سب کا ماخذ صرف مذکورہ عربی کتب ہیں

مذکورہ عربی کتب میں سب سے قبل میدان تصنیف میں جو کتاب نکلی، وہ **انوار الناظر** تھی، اس کے بعد بہجۃ الاسرار لکھی گئی، کیونکہ[1] صاحب بہجۃ الاسرار نے تصنیف سے قبل اس کا مطالعہ کرنا تسلیم کیا ہے، بعد کے مصنفین کی تصانیف کا سب سے بڑا ماخذ یہی بہجۃ الاسرار معلوم ہوتی ہے،

---

[1] دیکھو بہجہ صفحہ ۱۰۹ ۱۲ منہ رحم

53451

Marfat.com

افتتاحِ حالات

اسم، کنیت، لقب اور عرف اِس مجسّمۂ روحانیت، اِس پیکرِ سُنّت اِس موید باللہ، اِس قاسم عرفان، اور اس آفتابِ ولایت کا نام نامی اور اسم گرامی **عبدالقادر** لقب **محی الدین** کنیت **ابو محمد** اور عرف **غوث اعظم** تھا،

مولد اس آفتاب کا طلوع ایک چھوٹے سے زرخیز قصبہ **گیلان**[1] میں ہوا، مگر اس کی منوّر شعاعیں چار دانگ عالم میں یک لخت پھیل گئیں، یہ شمیم گل بستان **گیلان** سے اُٹھی، مگر اس کی عطر فشانی اَقطاب و اَطراف میں مہک اُٹھی یہ ابرِ رحمت **گیلان** سے اُٹھا، مگر اس نے دنیا کے صدہا ریگستانوں کو سبزہ زار بنا دیا، یہ نور کی شعاع **گیلان** سے نمودار ہوئی، مگر اس کی ضَو پاشی نے صدہا سیاہ زنگ آلود قلوب کو آناً فاناً میں روشن کر دیا،

تحقیق مولد آپ کے گیلانی ہونے میں تو کسی کو کلام نہیں، البتہ اس موضع اور قصبہ میں اختلاف ہے، جہاں آپ تولّد ہوئے، شیخ **شطنوفی** اس کا نام **نیف**[2] بتلاتے ہیں، مگر امام یاقوت حموی نے **بُشتیر**[3] لکھا ہے ممکن ہے، کہ **نیف** اور **بُشتیر** ایک ہی مقام کے دو نام ہوں، یا ایک مقام میں آپ کا تولّد ہوا ہو، اور دوسرے میں آپ نے پرورش پائی ہو، بہر حال آپ کا گیلانی ہونا تو **قطعی اور یقینی** ہے،

نسب

علاوہ رُوحانی تعلق کے آپکو جسمانی حیثیت سے بھی حضور سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی آل میں داخل ہونے کا فخر حاصل ہے، وہ اس طرح کہ آپ کے والد ماجد **سید ابو صالح موسیٰ** کا سلسلۂ نسب حضرت امام حسن رضؓ سے اور آپ کی والدہ ماجدہ بی بی **ام الخیر امۃ الجبّار فاطمہ** کا سلسلۂ نسب حضرت امام حسین رضؓ سے ملتا ہے، اور گلستانِ شہادت کے یہ دونوں نونہال سرورِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے جگر گوشہ

---

[1] گیلان کو جیلان بھی کہتے ہیں، دونوں طرح جانتے ہیں بلکہ اگر دونوں ظاہر کے موافقت تو اس کا تیسرا نام کیل بھی بتلایا ہے ۱۲ منہ درج
[2] بہجۃ الاسرار ص۳۳ ۱۲ منہ درج [3] دائرۃ المعارف بستانی ۱۲ منہ درج

Marfat.com

نواسے اور آپ کی صاحبزادی سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے ہیں، اس سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی، کہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نسباً حسنی و حسینی سید ہیں، اللہ در من قال ؎

شاہ حسنؓ کے اک گل رعنا جناب ہیں
حضرت حسینؓ کے دُرِ زیبا جناب ہیں

آپ کے دونوں نسب نامے تفصیلاً ملاحظہ ہوں،

پدری نسب نامہ والد ماجد کی طرف سے آپ کا شجرہ نسب یوں ہے،

سیدنا محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی رح بن سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست[1] رح بن سید ابی عبد اللہ[2] رح بن سید یحییٰ الزاہد رح بن سید محمد رح بن سید داؤد رح بن سید موسیٰ ثانی رح بن سید عبد اللہ ثانی رح بن سید موسیٰ الجون[3] رح بن سید عبد اللہ المحض[4] رح بن سید حسن المثنیٰ[5] رح بن سیدنا امیر المومنین امام حسن رض بن سیدنا امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

مادری نسب نامہ والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ کا نسب نامہ یوں ہے

سیدتنا ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت سید عبد اللہ الصومعی الزاہد بن سید ابو جمال[6] رح بن سید محمد رح بن سید محمود رح بن سید ابو العطا عبد اللہ رح بن سید کمال الدین عیسیٰ رح بن سید ابو علاؤ الدین محمد الجواد رح بن سید علی الرضا رح بن سید موسیٰ الکاظم رح بن سیدنا امام جعفر صادق رض بن سیدنا امام باقر رض بن سیدنا امام زین العابدین رض بن سیدنا امیر المومنین امام حسین رض بن اسد اللہ الغالب امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

---

[1] حافظ ذہبی اور حافظ ابن رجب نے ابو صالح عبد اللہ بن جنگی دوست لکھا ہے، مگر یہ خلاف مواہب ہے، صحیح وہی ہے جو اوپر درج ہو چکا ہے، ۱۲ منہ [2] ... [3] جون حضرت موسیٰ کا لقب ہے، عربی میں اس کا اطلاق سفید و سیاہ دونوں پر ہوتا ہے، چونکہ حضرت موسیٰ گندم گوں تھے اسلئے آپ کا یہ لقب ہو گیا تھا، ۱۲ منہ [2] انکو سید عبد الجلیل بھی کہتے تھے، ۱۲ منہ [4] محض کے معنی خالص کے آتے ہیں، چونکہ سیدنا عبد اللہ ہر طرح کے عیب سے پاک تھا، اور اس کا نسب والد و والدہ دونوں کی طرف سے خالص تھا، اسلئے اس کا یہ لقب ہو گیا تھا ۱۲ منہ [5] یعنی حسن ثانی ۱۲ منہ

[6] ایک روایت میں ابو جمال الدین سید محمد بھی آیا ہے، اگر اس طرح صحیح ہے، تو پھر ابو جمال اور محمد دو شخص علیحدہ علیحدہ شمار نہیں ہونگے بلکہ ایک ۱۲ منہ

Marfat.com

خاندانی حالات

آپکے نانا

آپکے نانا سید عبد اللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ جیلان کے مشہور مشائخ اور رؤسا میں سے تھے، بڑے زاہد متقی، مجاب الدعوات، قائم اللیل، صائم النہار، صابر، شاکر، منکسر المزاج اور صاحب کرامات ولی تھے، ضعیف ونحیف اور مُسن ہونے کے باوجود کثیر النوافل اور دائم الذکر تھے، عجم کے مشہور مشائخ سے بھی فیوض وبرکات حاصل کئے ہوئے تھے،

آپ کی کرامات مشہور اور زبان زد خلائق تھیں، چنانچہ شیخ ابو عبد اللہ محمد قزوینی کا بیان ہے، کہ ایک دفعہ ہمارے بعض احباب تجارت کا مال لیکر ایک قافلہ کے ساتھ سمرقند کیطرف گئے، جب وہاں ایک صحرا میں پہنچے، تو بہت سے مسلح سواروں نے اُنہیں آگھیرا، حیرانی واستعجاب کے عالم میں اُنہوں نے بآواز بلند شیخ عبد اللہ صومعیؒ کو پکارا، معاً پکارتے ہی کیا دیکھتے ہیں، کہ شیخ عبد اللہؒ انکے درمیان کھڑے فرما رہے ہیں

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا اللّٰہُ تَفَرَّقِيْ یعنی ہمارا پروردگار پاک وبے عیب ہے،

یَا خَیْلُ عَنَّا اے سوارو! ہم سے دور ہو جاؤ،

اس کا سننا ہی تھا کہ گھوڑے اپنے سواروں کو پہاڑوں کی چوٹیوں، جنگلوں اور بیابانوں کی طرف لے بھاگے، اور پھر واپس نہ آسکے، وہ سب ان کی دست برد اور غارتگری سے بالکل محفوظ و مامون رہے، اس کے بعد اُنہوں نے شیخ صاحب کی جستجو کی، مگر کہیں نظر نہ آئے، اور نہ ہی پتہ لگا، کہ کدھر تشریف لے گئے ہیں،

جب یہ لوگ جیلان واپس آئے، تو انہوں نے لوگوں سے یہ ماجرا کہہ سُنایا لوگوں نے کہا، واللہ شیخ تو اس وقت یہاں موجود تھے،

الغرض اسی قسم کی ہزارہا کرامتیں آپ کی مشہور ہیں،

آپکی پھوپھی

آپ کی پھوپھی کا نام سیدہ عائشہ اور کنیت اُم محمد تھی، بڑی پارسا، نیکبخت اور صالحہ تھیں،

ایک دفعہ جیلان میں بارش نہ ہونے کیوجہ سے سخت قحط سالی واقع ہوئی لوگوں

لہ یہ شیخ علیہ الرحمۃ کی مثالی شکل تھی، اولیاء اللہ کے ابدان مثالیہ ہوتے ہیں جن سے وہ ایک ہی وقت میں سینکڑوں جگہ حاضر ہوتے ہیں
۱۲ منہ

Marfat.com

نے ہر چند دعائیں مانگیں، نماز استسقا بھی پڑھی، مگر بارش بالکل نہ ہوئی، آخر تنگ آ کر لوگوں نے آپکی پھوپھی صاحبہ سے دعائے استسقا کی درخواست کی، یہ سنکر آپ گھر کے صحن میں گئیں، اور زمین کو جھاڑو دیا، پھر بارگاہِ ایزدی میں یوں عرض کی، کہ اے میرے مولا! جھاڑو تو میں نے دیدیا ہے، چھڑکاؤ تو کردے، یہ کہنا ہی تھا، کہ آسمان سے موسلا دھار مینہ برسنا شروع ہوگیا، آنًا فانًا میں اتنا پانی جمع ہوگیا، کہ لوگ سیلاب باراں کو چیرتے بمشکل گھروں میں پہنچے،

آپ کی وفات بھی جیلان میں ہوئی،

آپکے والد ماجد

مشہور ہے، کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد سید ابو صالحؒ کو جنگ سے بہت اُنس تھا جبھی آپ کا لقب بھی جنگی دوست ہوگیا تھا،

جنگی دوست فارسی لفظ ہے، جس کے معنے جنگ سے اُنس رکھنے والا ہیں آپ اپنے زمانہ کے بلند مرتبہ متقی و پرہیزگار اور رموز و حقیقت سے واقفکار لوگوں میں سے تھے،

کہتے ہیں، کہ ریاضات و مجاہدات کے دوران میں ایک دفعہ آپ کو تیسرا فاقہ تھا، آپ دریا کے کنارہ پر بیٹھے تھے، کہ دریا میں ایک سیب بہتا ہوا آپکو دکھائی دیا، جسے آپ نے پکڑ کر تناول فرمالیا، بعد میں آپکے دل میں یہ خطرہ گذرا، کہ نہ معلوم یہ سیب کس کا ہے؟ اور میرے لئے اس کا کھالینا کیونکر حلال ہو سکتا ہے؟

یہ خیال پیدا ہوتے ہی آپ اپنا قصور معاف کرانے کے لئے مالک سیب کی جستجو میں دریا کے کنارے کنارے چلے،

غرض اس دریا کے کنارے کئی روز کے متواتر سفر کے بعد آپ کو آپ رواں کے قریب ایک نہایت عظیم الشان عمارت ملی، جس میں ایک بہت وسیع باغ تھا، اس باغ میں سیب کا ایک بہت بڑا درخت بھی نظر آیا، جس کی شاخیں میوے سے لدی ہوئی سطح آب پر پھیلی ہوئی تھیں، ان شاخوں سے پختہ سیب ٹوٹ ٹوٹ کر پانی میں گر رہے تھے،

آپ کو یقین ہوگیا، کہ جو سیب آپنے تناول فرمایا تھا، وہ اسی درخت کا ہے، چنانچہ

آپنے مالک باغ کے متعلق دریافت کیا، تحقیقات کے بعد معلوم ہوا، کہ اس باغ و محل کے مالک حضرت سید عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، آپ اُنکی خدمت میں حاضر ہوئے، اور سارا ماجرا عرض کر کے معافی کی درخواست کی

حضرت عبداللہؒ تاڑ گئے، کہ یہ شخص بندگان خدا میں سے ہے، فرمایا، بارہ برس ہماری خدمت میں رہو، تب وہ معاف ہوگا، آپنے بسر و چشم منظور فرمایا، بارہ سال کی مدت ختم ہوئی تو حضرت عبداللہ صومعیؒ نے فرمایا، کہ ایک خدمت اور ہے، اُسے بھی انجام دے لو، تب سیب معاف کروں گا، وہ یہ کہ میری ایک لڑکی ہے، جسمیں چار عیب ہیں، آنکھوں سے اندھی ہے، کانوں سے بہری ہے، ہاتھوں سے لُنجی ہے، اور پاؤں سے لنگڑی ہے، اُس عاجزہ کو نکاح میں قبول کرو، اور بعد نکاح دو سال اور ہماری خدمت میں رہو، تاکہ اس نکاح کا نتیجہ میں ایک فرزند کی صورت میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں، اسکے بعد جہاں جی چاہے، چلے جانا، آپ نے اسے بھی قبول فرمایا،

جب نکاح کے بعد صاحبزادی کا سامنا ہوا، تو کیا دیکھتے ہیں، کہ اس کے تمام اعضاء صحیح و سالم ہیں، اور اُس کے حُسن و جمال کے آگے چودھویں رات کا چاند بھی شرماتا ہے، آپنے اس کو خلاف حلیہ پاکر تمام شب اُس سے کنارہ کشی اختیار کی، دوسرے دن صبح کو حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ نے فراست سے سارا حال دریافت فرماکر ابو صالحؒ کو کہا، کہ میں نے اپنی لڑکی کی جو صفات تم سے بیان کی تھیں، وہ سب من و عن صحیح ہیں، نامحرم کے لئے اُس کی آنکھیں اندھی ہیں، غیر حق بات سُننے کے لئے اُسکے کان بہرے ہیں، مس نامحرم کے لئے اُس کے ہاتھ لُنجے ہیں، اور تمہارے حکم کے خلاف قدم اُٹھانے کیلئے اُسکے پاؤں لنگڑے ہیں،

اس توجیہ کو سُنکر حضرت ابی صالحؒ کے قلب میں اپنی بیوی کی بڑی قدر و منزلت ہوئی اور دونوں بخوشی رہنے سہنے لگے،

حضرت ابو صالحؒ ابتداء سے لیکر اوسط عمر تک بالکل لاولد رہے، آخر عمر میں آکر اولاد پیدا ہوئی،

آپ کی والدہ ماجدہ آپ کی والدہ ماجدہ کی کنیت اُمّ الخیر اور لقب اُمۃُ الجبّار اور نام فاطمہ تھا، سیدنا

Marfat.com

عبداللہ صومعی کی دختر تھیں، ساٹھ سال کی عمر میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی آپ کے بطن سے تولّد ہوئے،

بشارات ولادت

چمنستانِ اسلامی کی بُلبُلوں میں اس گُل کے کِھلنے کا قبل ہی سے شور و غوغا بپا ہوگیا ہوا تھا، اُفقِ عالم پر کرنیں چمکنے سے پہلے ہی اس آفتابِ ولایت کے طلوع ہونے کا شہرہ ہوگیا ہوا تھا، سینکڑوں بیمارانِ قلب اس روحانی طبیب اور اس مسیحا کی آمد کی خبر سُنکر اپنے بیقرار دلوں کو تسکین دے رہے تھے، لاکھوں پروانے اس شمع کے روشن ہونے کی اطلاع پاکر اس پر فدا ہونے اور مر مٹنے کے لئے تیار تھے،

اس مظہرِ روحانیت اور اس عارفِ اعظم کے ظہور کے متعلق جن جن اولیائے کرام نے جو جو بشارات دی تھیں، وہ درج ذیل کی جاتی ہیں،

حضرت خلیل بلخیؒ کی بشارت

سیدابن ادریسؒ کا بیان ہے، کہ حضرت شیخ خلیل بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کشف کی بنا پر سیدنا غوث اعظم کے ظہور سے قبل سالکین کو بشارت دی تھی، کہ ہجری پانچویں صدی کے آخر میں محی الدین لقب اللہ کا ایک برگزیدہ بندہ عراق میں ظاہر ہوگا، جو اپنے وقت کا غوث ہوگا، اوتاد و انجاب اور اولیاء و اقطاب کا صدر نشین ہوگا، مخلوق الٰہی اس کی اقتدا کریگی، اس کا تصرف حیات کی مانند وفات کے بعد بھی جاری رہے گا،

حضرت شیخ ابوعبداللہ علیؒ کا کشف

امام یعقوب ہمدانیؒ بیان کرتے ہیں، کہ میرے شیخ نے ایک دفعہ فرمایا، کہ مجھے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے چند سال پیشتر شیخ المشائخ ابوعبداللہ علیؒ نے فرمایا تھا، کہ عنقریب زمین عراق میں ایک

---

[1] ملاحظہ ہو کتاب بہجۃ الاسرار اذکار الابرار ۱۲ منہ رح [2] اسرار المعانی ۱۲ منہ رح

Marfat.com

بزرگ ظاہر ہونگے، ان کا نام عبدالقادر ہوگا، وہ تمام اولیاء اللہ کے سرتاج ہونگے،

حضرت شیخ ابو بکر حرّارؒ کا فرمان

شیخ ابو محمد بطائحیؒ کہتے ہیں، کہ حضرت غوث الثقلینؒ کی ولادت سے پہلے حضرت شیخ ابو بکر حرّار رحمۃ اللہ علیہ نے ماہ رمضان المبارک ۴۴۵ھ ہجری میں ایک مجلس کے درمیان فرمایا[1]، کہ لوگو! عنقریب عراق میں ایک ولی اللہ پیدا ہوگا، جس کا نام عبدالقادر اور لقب محی الدین ہوگا، وہ بامر الٰہی فرمائیگا، کہ

قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ یعنی میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے،

حضرت شیخ ابو بکر بن ہوار بطائحیؒ کا ارشاد

شیخ ابو محمد شنبکی کا بیان[2] ہے، کہ میں نے سیدنا شیخ ابو بکر[3] بن ہوار بطائحی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سُنا تھا، کہ عراق کے اوتاد آٹھ ہیں،

(۱) معروف کرخیؒ (۲) احمد بن حنبلؒ (۳) بشر حافیؒ (۴) منصور بن عمارؒ (۵) جنیدؒ (۶) سری (۷) سہل بن عبداللہ تستریؒ (۸) عبدالقادر جیلانیؒ

میں نے آپ سے دریافت کیا، کہ حضور! عبدالقادر جیلانی کون ہیں؟ آپ نے فرمایا! عجمی شریف ہیں، جن کا مسکن بغداد اور ظہور پانچویں صدی میں ہوگا، وہ اپنے زمانہ کے اقطاب کے سردار ہوں گے،

حضرت شیخ منصور[4] بطائحیؒ کا فرمان

شیخ منصور بطائحی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن بیٹھے بیٹھے اپنی مجلس میں فرمایا[5]، کہ عنقریب ایک شخص عبدالقادر نام ظاہر ہوگا، اس کا مرتبہ عارفین میں بلند ہوگا، اس کی وفات اس حال میں ہوگی، کہ وہ روئے زمین پر اللہ اور

---

[1] یہ روایت اذکار الابرار میں موجود ہے ۱۲ منہ [2] یہ واقعہ مصنف بہجۃ الاسرار نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے ۱۲ منہ

[3] شیخ ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ کردوں کے قبیلہ ہواریین میں سے تھے، بصرہ و واسط کے مابین علاقہ بطائح میں رہتے تھے، وہیں آپ کا مزار مبارک بھی ہے، ۱۲ منہ [4] آپ عراق کے اکابر مشائخ میں سے تھے صاحب کرامات تھے آپ کی بزرگی بچپن ہی سے مشہور تھی ۱۲ منہ [5] ملاحظہ ہو بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۲ منہ

Marfat.com

اس کے رسول کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوگا، اگر کوئی تم میں سے اسوقت تک زندہ رہے، تو حرمت کو ملحوظ رکھکر اس کی تعظیم کرنا،

حضرت شیخ ابو احمد عبداللہ رح کا کشف

شیخ ابو احمد عبداللہ بن احمد بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے ۴۶۸ھ ہجری میں کوہ حرد پر بیٹھے بیٹھے فرمایا[1]، کہ سرزمین عجم میں عنقریب ایک لڑکا پیدا ہوگا، جو کثرت کرامات کے سبب تمام عالم میں مشہور ہوگا، تمام اولیاءاللہ میں اس کو قبولیت عامہ و تامہ ہوگی، وہ کہیگا، کہ میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے،

حضرت شیخ عقیل منبجی رح کی بشارت

حضرت شیخ عقیل منبجی[2] رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے دریافت کیا، کہ اس وقت کا قطب کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا، کہ عنقریب عراق سے ایک عجمی جوان ظاہر ہوگا، جو بغداد میں لوگوں کو وعظ کریگا، وہ کہیگا، کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے، اولیاءاللہ اپنی گردنیں اس کے آگے جھکا دیں گے، اگر میں اس کے زمانہ میں ہوتا، تو اپنا سر اس کے آگے جھکا دیتا، جو اس کی کرامت کی تصدیق کرے گا، اس کو اللہ تعالیٰ نفع دیگا

سید المشائخ جنید بغدادی رح کا مکاشفہ

شیخ موسیٰ سہروردی رح مکاشفات اولیاء میں فرماتے ہیں، کہ ایک مرتبہ جمعہ کے روز حضرت سید المشائخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ حالت مکاشفہ میں تھے کہ آپ نے فرمایا[3]

قَدَمُهٗ عَلٰى رَقَبَتِیْ، قَدَمُهٗ عَلٰى رَقَبَتِیْ

یعنی ان کا قدم میری گردن پر، ان کا قدم میری گردن پر۔

---

[1] یہ واقعہ بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے، ملاحظہ ہو صفحہ ۱۲ منہ رح [2] آپ ملک شام کے مشائخ سے تھے تمام منبج میں جو حلب سے دس فرسنگ کے فاصلہ پر ہے، پچاس سال رہے، اور وہیں انتقال فرمایا، آپکو طیار بھی کہتے ہیں، کیونکہ جب آپنے منبج سے بلاد مشرق کو جانیکا ارادہ کیا، تو اسکے مینارہ پر چڑھکر لوگوں کو پکارا، وہ آپکی طرف آئے تو آپ ہوا میں اڑتے، آپکو غواص بھی کہتے ہیں، کیونکہ ایکدفعہ دریائے فرات کو آپنے اپنے سجادہ پر بیٹھکر عبور کیا تھا، دیکھئے بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۲۵ ۱۲ منہ رح

[3] ملاحظہ ہو "ترغیب الناظر" اور "منازل الاصفیا" ۱۲ منہ رح

پھر سر جھکا لیا، جب حالت استغراق سے فارغ ہوئے، تو خدام نے اس کی حقیقت دریافت کی، فرمایا، کہ حالت مکاشفہ میں مجھ پر ظاہر ہوا ہے، کہ پانچویں صدی کے آخر میں ایک بزرگ پیدا ہونگے، جنکا نام عبدالقادر اور لقب محی الدین ہوگا، انکا مولد گیلان ہوگا، اور مسکن بغداد، وہ بامر الٰہی کہیں گے، کہ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ۔

اس مکاشفہ پر مجھکو خیال ہوا، کہ کیوں نہ اُس عارف اعظم کا قدم میری گردن پر بھی ہو، چنانچہ اس خیال کے پیدا ہوتے ہی بے اختیار میری زبان سے یہ الفاظ نکل گئے کہ قَدَمُهٗ[1] عَلٰی رَقَبَتِیْ

تفویض سجادہ

حضرت شیخ ابو محمد لطّاحیؒ فرماتے ہیں، کہ حضرت امام حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ نے وفات کے وقت اپنا سجّادہ ایک معتمد بزرگ کے حوالے کرکے وصیت[2] فرمائی تھی، کہ ہجری پانچویں صدی کے آخر میں ایک بزرگ سید عبدالقادر نام پیدا ہونگے، یہ سجّادہ ان کے لئے ہے، ان کے ظہور تک ایک دوسرے سے منتقل ہوتا ہوا ان کے پاس پہنچنا چاہیئے،

چنانچہ وہ سجّادہ حضرت غوثیت مآب کے ظہور تک امانتاً منتقل ہوتا رہا، آخر ماہ شوال ۴۹۷ھ ہجری میں ایک عارف نے حضرت کی خدمت میں پیش کیا،

علاوہ ازیں اور بھی بہت سے اولیاء اللہ نے آپ کے ظہور کے متعلق بشارات دی تھیں، خوف طوالت سے انکو نظر انداز کیا جاتا ہے،

ولادت

کسی مست کے آنے کی آرزو ہے
کہ ساقی لیئے ساغر مشک و بُو ہے

آپ کی والدہ ماجدہ کی عمر ساٹھ برس کی تھی، کہ آپ پُشت پدر سے رحم مادر میں داخل ہوئے، اطبا کے نزدیک اس عمر میں اولاد کا ہونا محال اور غیر ممکن ہے، لیکن یہ بھی آپ کی کرامت تھی، کہ رب العزت جلّ مجدہ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے ناممکن کو ممکن کر دکھایا،

---

[1] یعنی ان کا قدم میری گردن پر ۱۲ منہ رح [2] مخزن القادریہ میں بھی یہ واقعہ لکھا ہے ۱۲ منہ رح

Marfat.com

آخر مدتِ حمل کی میعاد گذرنے کے بعد وہ مبارک مقدس اور مسعود دن بھی آگیا، جسکے لئے فضائے روحانی بے چین و بے قرار تھی، یہ وہی مولود تھا، جس کا خیر مقدم کرنے کے لئے عزم و ثبات، توکل و رضا، طاعت و عبادت، صبر و قناعت اور تواضع و انکساری پریشان و مضطرب تھی، اور انتظار میں بے اختیار پکار رہی تھی کہ ؎

وعدہ کیا تھا یار نے آنے کا دن ڈھلے
سورج خدا کے واسطے ہو جا تلے تلے

آج کی شب وہی شب جاں نواز تھی، جبکہ تمام روحانی دنیا میں سرسبزی و شادابی کا اعلان عام ہو گیا تھا، یہ ساعت وہی ساعت ہمایوں تھی، جبکہ سعادتوں، برکتوں، عبادتوں اور زہادتوں کا افتتاح ہو گیا تھا، یہ وقت وہی مبارک و مسعود وقت تھا جب کہ آتشکدہ کفر، و آذر کدہ کفر ہی سرد ہو کر رہ گئے تھے ؎

آنے والا ہے چمن میں اے صبا اک سرو ناز
ہر کلی مینا بنے ہر پھول پیمانہ رہے

تاریخ ولادت

یعنی سنہ ۴۷۱ ہجری[۱] یکم رمضان المبارک کو بوقت شب آپ حسنِ یوسف، اخلاقِ محمدی، صدقِ صدیق اکبرؓ، عدل عمرؓ، حلم عثمانؓ اور شجاعتِ حیدری کے ساتھ عالمِ قدس سے عالمِ امکان میں تشریف فرما ہوئے ؎

غوثِ دین بحرِ کرامت کے گہر پیدا ہوئے
واہ کیا چرخِ نبوت پر قمر پیدا ہوئے
ہیں ثنا خواں جن کے سارے وحش و طیر انس و جاں
کیا ہی ذیشاں یہ شہِ جن و بشر پیدا ہوئے
حسنِ یوسف، خلقِ احمد اور شجاعت حیدری
وصف تھے جتنے سو انہیں سر بسر پیدا ہوئے
تھے شہِ مرداں علی المرتضیٰ شیرِ خدا
غوث اعظم محی دین جن کے پسر پیدا ہوئے

---

[۱] بعض روایتوں میں سنہ ۴۷۰ ہجری بھی آیا ہے، واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ رح

Marfat.com

لوگوں نے آپ کی ولادت، عمر اور وفات کی بہت سی تاریخیں لکھی ہیں، مگر ایک شخص نے تو کمال ہی کر دیا ہے، آپ کی یہ تینوں تاریخیں ایک ہی شعر میں قلمبند کر دی ہیں
اس نے تاریخ ولادت **عاشق**، تاریخ وفات **معشوق الٰہی** اور تاریخ عمر **کامل** نکالی ہیں، چنانچہ شعر ملاحظہ ہو ؎

جنابِ غوثِ اعظم قطبِ عالم
کہ نورش تافت از مہ تا بماہی
سنینش کامل و عاشق تو لد
وفاتش داں زمعشوقِ الٰہی

ایک اور شاعر نے آپ کی تاریخِ ولادت وفات یوں لکھی ہے، ؎

شاہِ شاہاں شیخ عبدالقادر است
دلنشیں و دِلرُبا و دِلبراست
سیّد عالی نسب در اولیاء است
نورِ چشم مصطفٰے و مرتضٰے است
سالِ مولودش ز اوجِ کبریا
گفت ہاتف زیبِ تاجِ اولیاء
عقل سالِ نقلِ آں عالی شیم
صاحبِ فردوس اعلٰی زد رقم

ایک اور شاعر نے آپ کی تاریخ ولادت یوں کہی ہے ؎

بادشاہے کہ اولیاء اللہ
زیرِ پائش نہاد جملہ رقاب
زاں ولی مالک الرقاب آمد
سالِ تاریخ مولدش بہ حساب

واقعات اثنائے ولادت

آپ کی ولادت کے وقت بہت سے واقعات ظہور میں آئے،

Marfat.com

پہلا واقعہ[1] چنانچہ پہلا واقعہ ولادت کی شب کو پیش آیا، کہ آپ کے والد ماجد ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا، کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کرام و اولیائے عظام تشریف لائے ہیں، اور فرما رہے ہیں کہ

یَا اَبَا صَالِحٍ اَعْطَاکَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِبْنًا صَالِحًا وَھُوَ وَلَدِیْ وَمَحْبُوْبِیْ وَمَحْبُوْبُ اللّٰہِ تَعَالٰی سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی شَانُہٗ وَسَیَکُوْنُ لَہٗ شَانٌ عَالٍ فِی الْاَوْلِیَاءِ وَالْاَقْطَابِ	اے ابو صالح! تجھکو اللہ تعالےٰ نے فرزند صالح عطا فرمایا ہے، وہ بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے، میرا اور اللہ عزّ وجلّ کا محبوب ہے اولیاء و اقطاب میں اس کا مرتبہ عالی ہے۔

شہرہ کسی کے حسن کا نزدیک و دور تھا
روحِ رواں یہاں تو وہاں اشکِ حور تھا

دوسرا واقعہ[2] دوسرا واقعہ حقیقت میں حیرت انگیز ہے، وہ یہ کہ آپ کی ولادت کی شب تمام صوبہ گیلان میں ایک لڑکی بھی پیدا نہیں ہوئی، سب کے سب لڑکے ہی تولد ہوئے، جن کی تعداد ایک ہزار ایک سو کے قریب تھی،

پھر لطف یہ کہ جتنے لڑکے اس شب پیدا ہوئے، سب کے سب ولی کامل نکلے، یہ بھی آپ کی ولادت کی یمن و برکت تھی،

واقعات بعد ولادت

علاوہ ازیں ولادت کے بعد بھی بہت سے حیران کن، عجیب و غریب حیرت انگیز واقعات پیش آئے،

پہلا واقعہ[3] چنانچہ ولادت کے بعد سب سے پہلا واقعہ یہ پیش آیا، جیسا کہ آپ کی والدہ فرماتی ہیں، کہ جب میرے ہاں عبد القادر پیدا ہوئے تو رمضان المبارک شروع تھا، اس ماہ مقدس میں یہ میری چھاتی سے کبھی دن کے وقت دودھ نہیں پیتے تھے،

---

[1] ملاحظہ ہو کتاب "مناقب غوثیہ" اور "ترغیب المناظر" ۱۲ منہ [2] مناقب غوثیہ ۱۲ منہ ر
[3] بہجۃ الاسرار ص ۹۰، ۱۶۰ ... ترغیب المناظر ص۱۸۱ ملاحظہ ہو ۱۲ منہ ر

اتفاقاً ایک دفعہ بادل کے سبب ہلال رمضان میں شبہ پڑ گیا، قرب وجوار کے چند آدمیوں نے مجھ سے دریافت کیا، کہ سیدہ! کیا تم کو رویت ہلال کی کوئی صحیح اطلاع ملی ہے، میں نے کہا، کہ آج میرے عبد القادر نے دن کو دودھ نہیں پیا ہے، اس لئے میں سمجھتی ہوں، کہ آج رمضان شریف کی پہلی تاریخ ہے،

کچھ عرصہ کے بعد معتبر شہادتوں سے تصدیق ہو گئی، کہ ہلال رمضان نظر آ گیا، پھر تو یہ بات شہر کے اطراف واکناف میں مشہور ہو گئی، کہ سادات شرق میں ایک مبارک بچہ پیدا ہوا ہے، جو رمضان میں دن کو دودھ نہیں پیتا،

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شعر میں اس واقعہ کیطرف اشارہ کیا ہے ؎

بِدَایَۃُ اَمْرِیْ ذِکْرُہٗ مَلَاءَ الْفَضَا

وَصَوْمِیْ فِیْ مَھْدِیْ بِہٖ کَانَ

یعنی میرے ابتدائی حالات کے ذکر سے تمام عالم پُر ہے، اور میرا گہوارہ میں روزہ رکھنا مشہور ہے،

تعلیم وتربیت

ابھی آپ نے ہوش نہیں سنبھالا تھا، کہ اچانک آپکے والد ماجد اس دار فانی کو خیرباد کہکر دار ابدی کی جانب کوچ کر گئے، اور آپ سایہ عاطفت پدری سے بالکل محروم رہ گئے چونکہ اسوقت آپکے نانا حضرت سید عبد اللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ زندہ تھے، اس لئے انہوں نے آپ کو اپنے کنار عاطفت میں لے لیا،

آپ بچوں کے ساتھ بالکل نہ کھیلا کرتے تھے، چنانچہ فرماتے ہیں،[1] کہ جب میں بچوں کے ساتھ کھیلنے کا قصد کرتا، تو غیب سے ایک قائل کو یہ کہتے ہوئے سنتا اِلَیَّ یَا مُبَارَکْ اے خدا کے برکت دیئے ہوئے میری طرف آ، میں نے تجھے اپنے لئے پیدا کیا ہے، لہو ولعب کے لئے نہیں پیدا کیا، ؎

چند سوئے دگراں مے روی اے راحت جاں ۔ سوئے من آکہ ترا یار وفادار منم

میں یہ آواز سنکر ڈر جاتا، اور بھاگ کر اپنی ماں کی گود میں جا بیٹھتا

---

[1] اخبار الاخیار ۱۲ منہ

Marfat.com

آغاز تعلیم یہ تو صحیح طور پر معلوم نہیں، کہ آپ کی تعلیم کا آغاز کب سے ہوا، مگر اتنا ضرور پتہ چلتا ہے، کہ آپ دس برس کی عمر میں اپنے شہر کے مکتب کے اندر پڑھنے جایا کرتے تھے، کیونکہ جب آپ سے دریافت کیا گیا، کہ آپ کو اپنے ولی ہونے کا علم کب ہوا، تو آپؒ نے فرمایا، کہ جب میں دس برس کا تھا تو اپنے شہر کے مکتب میں پڑھنے جایا کرتا تھا، راستہ میں ملائکہ میرے پیچھے پیچھے چلتے دکھائی دیتے تھے، جب میں مدرسے پہنچتا، تو ان کو بار بار یہ کہتے ہوئے سنتا، کہ **اللہ کے ولی کو بیٹھنے کے لئے جگہ دو، اللہ کے ولی کو بیٹھنے کے لئے جگہ دو،**

سفر بغداد جب آپکی عمر اٹھارہ برس کی ہوئی، تو آپؒ نے تحصیل کے لئے بغداد کا عزم مصمم کیا، اس کی وجہ آپؒ نے خود یوں بیان فرمائی ہے، کہ

اوائل ریعان میں ایک دفعہ میں عرفہ کے دن شہر سے باہر نکلا، اتفاقاً راستہ میں کسی زمیندار کا بیل چلا جاتا تھا، میں اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا، بیل نے مڑ کر میری طرف دیکھا اور مجھے مخاطب کر کے کہنے لگا، کہ ؎

مَا لِهٰذَا خُلِقْتَ وَلَا بِهٰذَا اُمِرْتَ
(اے عبد القادر) تو اس واسطے پیدا نہیں کیا گیا، اور نہ ہی تجھے اس کا حکم دیا گیا ہے،

یہ سنکر میرے دل میں محبت الٰہی کے جذبہ اور ذوق و شوق نے جوش مارا، سیدھا گھر کو گیا، اور والدہ ماجدہ کی خدمت میں جاکر عرض کیا، کہ اگر اجازت ہو، تو تحصیل علوم شریعت و طریقت کیلئے بغداد جاؤں، اور بیل کا ماجرا بھی کہ سنایا،

محترمہ یہ سنکر اٹھیں، اور اسی دینار جو میرے والد بزرگوار کے ترکہ سے انہیں ملے تھے، میرے پاس لائیں، میں نے اس میں سے چالیس اپنے بھائی کے لئے چھوڑ دیئے، باقی چالیس ماں نے بغل کے نیچے میری گدڑی میں سی دیئے، پھر دعا فرمائی،

سہ بہجۃ الاسرار اور قلائد الجواہر ملاحظہ ہو، ۔ ۔ ۔ مصنف بہجۃ الاسرار نے لکھا ہے، کہ یہ سب واقعہ ابو عبد اللہ محمد بن ... نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا تھا، اور انہی نے آپ سے یہ روایت کی ہے ۱۲ منہ رح محمد کثرت کے ساتھ احادیث سے وحوش و طیور، چرند و پرند اور نباتات و جمادات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرنا ثابت ہے، یہ بات بھی اولیاء اللہ کی کرامات میں داخل ہے ۱۲ منہ عفی عنہ

پھر مجھ سے کہا، کہ اے عبد القادر! میں تمکو نصیحت کرتا ہوں، کہ ہمیشہ سچ بولنا، اور جھوٹ بات کبھی بھی منہ سے نہ نکالنا، اس کے بعد مجھے رخصت کرنیکے لئے باہر آئیں، اور ایک سرد سانس کھینچکر کہا، کہ بیٹا! میں تجھکو اپنے اللہ کے سپرد کرتی ہوں وہی تیرا حافظ و نگہبان ہے،

بسفر رفتنت مبارکباد بسلامت روی باز آئی

والدہ سے رخصت ہو کر میں بغداد جانے والے ایک قافلہ کے ساتھ ہولیا، جب ہمدان سے قافلہ آگے بڑھا، تو اچانک ساٹھ قزاق ہم پر ٹوٹ پڑے، اور قافلہ کے تمام مال و اسباب کو لوٹ لیا، مگر مجھ سے کسی نے تعرض کیا، تھوڑی دیر کے بعد ایک قزاق مجھے دیکھکر واپس لوٹا، اور کہنے لگا، کیوں تیرے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے سچ سچ کہدیا، کہ ہاں میرے پاس چالیس دینار ہیں، وہ اس بات کو ہنسی سمجھکر چلا گیا، پھر ایک دوسرے قزاق نے دریافت کیا، اس سے بھی میں نے سچ سچ کہدیا، وہ بھی تمسخر سمجھکر چلا گیا، جب وہ دونوں اپنے سردار کے پاس گئے، تو یہ سب ماجرا اسے کہہ سنایا اس نے کہا، کہ اچھا! اُسے میرے پاس پکڑ لاؤ، وہ دونوں بھاگے بھاگے آئے، اور مجھے اس کے پاس پکڑ کر لیگئے، کیا دیکھتا ہوں، کہ وہ ٹیلے پر بیٹھے آپس میں مال تقسیم کر رہے ہیں، آتے ہی اُس سردار نے مجھ سے پوچھا، کہ سچ بتلا، تیرے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا، چالیس دینار، اُس نے کہا، کہاں ہیں؟ میں نے کہا، بغل کے نیچے گدڑی میں سلے ہوئے ہیں، اُس نے گدڑی کو اُدھیڑ کر دیکھا، تو اس میں سے چالیس دینار برآمد ہوئے،

یہ دیکھکر سردار نے حیرانی و استعجاب سے کہا، کہ اے لڑکے! تم جانتے ہو، کہ ہم قزاق ہیں، جو مال ملتا ہے، اُسے لوٹ لیتے ہیں، پھر تم نے ہم لٹیروں کا خوف کر کے اس دیناروں کے بھید کو مخفی کیوں نہ رکھا؟ میں نے کہا، کہ میری والدہ نے چلتے وقت مجھے نصیحت کی تھی، کہ بیٹا! ہمیشہ سچ بولنا، کبھی جھوٹ کے پاس تک بھی نہ پھٹکنا، میں کیونکر والدہ کی نصیحت کو چھوڑ کر چالیس دیناروں کی خاطر جھوٹ بولتا،

یہ سنکر وہ سردار اسقدر متاثر ہوا، کہ اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو ٹپک پڑے، اور ایک حسرت بھرا سانس کھینچ کر کہا، کہ آہ! تم نے تو اپنی ماں کا عہد

Marfat.com

نہیں توڑا، اور مَیں اِتنے سالوں سے اپنے رب کا عہد توڑ رہا ہوں یہ کہکر وہ میرے قدموں پر گر پڑا، اور میرے ہاتھ پر توبہ کی، اس کے ساتھیوں نے یہ حالت دیکھکر کہا، کہ تو رہزنی میں ہمارا پیشرو تھا، اب توبہ میں بھی ہمارا پیشرو ہے،

ان سب نے میرے ہاتھ پر توبہ کی، اور قافلہ کا تمام مال واپس کر دیا، یہ پہلی دفعہ تھی کہ لوگوں نے میرے ہاتھ پر توبہ کی، کہتے ہیں، کہ قزاقوں کے سردار کا نام احمد بدوی تھا، بِلّٰہِ دَرُّ مَنْ قَالَ ؎

کر دیا تم نے وَلیُ فُساق اور فجار کو
نُور بخشا آپنے چشمِ اولی الابصار کو
جب برس جائے کہیں ابرِ سخاوت آپکا
سبز کر دیں سر بسر شکلِ گلستاں خار کو
سینکڑوں مجرم، ہوئے ہیں محرم درگاہِ حق
رام کر ڈالا ہزاروں زمرۂ کفار کو

علم شریعت

استفادہ

الغرض جب آپ چار سو میل سے زائد اور تکلیف دہ اور خطرناک سفر طے کر کے ۴۸۸ھ ہجری میں شہر بغداد میں پہنچے، تو علمائے کرام و ائمہ عظام سے استفادہ فرمانے لگے،

قرآنِ مجید تو آپنے پہلے ہی سے حفظ کر لیا ہوا تھا، اب اس کو روایت و درایت اور قرأت سے پڑھا،

علم فقہ اور اصول کے اساتذہ

پھر علم فقہ اور اصول کی طرف متوجہ ہوئے اور عرصہ دراز تک ابو الوفا علی بن عقیل حنبلی رح، ابو الخطاب محفوظ الکلوذانی الحنبلی، ابو الحسن محمد بن قاضی ابو یعلے رح، محمد بن

ؔ ملاحظہ ہو قلائد الجواہر اور بہجۃ الاسرار ۱۲ منہ رح

Marfat.com

حسین بن محمد فرا حنبلیؒ اور قاضی ابو سعید مبارک بن علی مخرمی[1] حنبلی رحمۃ اللہ علیہم سے پڑھتے رہے، مگر ان[2] کے بعض اصولی و فروعی مسائل میں مخالف تھے،

علم حدیث کے اساتذہ

علم حدیث تو آپ نے بہت سے مشائخ[3] سے پڑھا، ان میں سے چند ایک حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل کئے جاتے ہیں،

ابو غالب محمد بن حسن الباقلانی، ابو سعید محمد بن عبد الکریم بن خنیش، ابو الغنائم محمد بن علی بن میمون الفرسی، ابو بکر احمد بن المظفر، ابو محمد جعفر بن احمد بن الحسین القاری السراج، ابو القاسم علی بن احمد بن بنان الکرخی، ابو عثمان اسمٰعیل بن محمد الاصبہانی، ابو طالب عبد القادر بن محمد بن یوسف، ابو طاہر عبد الرحمٰن بن احمد، ابو البرکات ہبۃ اللہ بن المبارک، ابو العز محمد بن مختار الہاشمی، ابو نصر محمد، ابو غالب احمد، ابو عبد اللہ یحییٰ اولاد علی البناء، ابو الحسن بن المبارک المعروف بہ ابن الطیوری، ابو منصور عبد الرحمٰن القزاز، ابو البرکات طلحہ العاقولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

علم ادب کے استاد[4]

علم ادب آپ نے علامہ ابو زکریا یحییٰ بن علی التبریزی سے حاصل کیا،

علامہ تبریزی بڑے پایہ کے ادیب تھے، بغداد کے مدرسہ نظامیہ میں علم ادب کے مدرس اعلیٰ تھے، بہت[5] سی کتابوں کے مصنف تھے،

---

[1] مخرم بغداد کے ایک محلہ کا نام ہے، جو مخرم ابن یزید بن شریح کی طرف منسوب ہے ۱۲ منہ رح [2] جیسا کہ مصنف قلائد الجواہر نے لکھا ہے، ۱۲ منہ رح [3] قلائد الجواہر ۱۲ منہ رح، [4] قلائد الجواہر اور بہجۃ الاسرار ملاحظہ ہو، [5] مثلاً شرح القصائد العشر تفسیر القرآن والاعراب، شرح اللمع، الکافی فی علمی العروض والقوافی، شرح دیوان حماسہ، شرح دیوان متنبی، شرح دیوان ابی تمام، شرح الدریدیہ، شرح المفضلیات، تہذیب الاصلاح وغیرہ آپ ہی کی تصانیف ہیں، ۱۲ منہ رح

Marfat.com

تحصیل علوم اور تکالیف کا سامنا

مباحات کی تلاش

تحصیل علوم میں آپ کو قسم قسم کی تکالیف و مصائب طرح طرح کی آفات و بلیات اور گوناگوں صعوبتوں اور کلفتوں کا سامنا کرنا پڑا، والدہ نے چالیس دینار جو دیئے تھے، وہ تو غالباً راستہ میں ہی صرف ہو گئے تھے، بغداد پہنچتے ہی فقر و فاقہ نے آن دبایا،

چنانچہ آپ فرماتے ہیں[1]، کہ پہلے پہل جب میں بغداد گیا، تو وہاں بیس روز تک مجھے نہ تو کوئی کھانے کی چیز ملی، اور نہ ہی کوئی مباح شے ہاتھ لگی، آخر تنگ آکر میں ایوان[2] کسریٰ کے ویرانے کیطرف نکلا، تاکہ کوئی مباح چیز دستیاب ہو، مگر جب وہاں پہنچا، تو اپنی طرح ستر اولیا، کو پیٹ کیلئے مباحات کی تلاش میں پھرتے پایا، میں نے دل میں خیال کیا، کہ ان میں مزاحم ہونا بالکل خلاف مروت ہے، اس لئے میں بغداد کی طرف لوٹ آیا،

راستہ میں مجھے اپنے وطن کا ایک شخص ملا، جس کو میں اچھی طرح پہچانتا نہ تھا، اُس نے مجھے سونے کا ایک ٹکڑا دیا، اور کہا کہ یہ تیری والدہ نے تیرے واسطے بھیجا ہے، میں اُسے لیکر فوراً ویرانے کیطرف واپس گیا، اسمیں سے تھوڑا سا اپنے واسطے رکھکر باقی سب اُن ستر ولیوں میں جو میری طرح قوت لا یموت تلاش کر رہے تھے، تقسیم کر دیا. انہوں نے مجھ سے پوچھا، یہ کہاں سے لائے ہو؟ میں نے کہا، میری والدہ نے یہ میرے لئے بھیجا ہے، میں نے یہ نامناسب سمجھا، کہ میں اپنے اس حصہ سے آپ لوگوں کو محروم رکھوں،

پھر میں بغداد لوٹ آیا، اور باقی پارۂ زر سے کھانا خریدا. اور فقراء کو آواز دی، چنانچہ ہم سب نے ملکر کھایا،

---

[1] ملاحظہ ہو بہجۃ الاسرار مطبوعہ مصر ص۱۰۳ و قلائد الجواہر ۱۲ منہ رح

[2] یہ وہی ایوان ہے، جس کے چودہ کنگرے حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کے روز متزلزل ہوکر گر پڑے تھے ۱۲ منہ رح

Marfat.com

ضبطِ جوع

شیخ عبداللہ سلمیؒ کا بیان ہے، کہ میں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سُنا ہے، وہ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ مجھے کئی روز تک کھانا نہ ملا، اتفاق سے میں محلّہ قطیعہ شرقیہ میں چلا گیا، وہاں ایک شخص نے ایک ملفوف کاغذ میرے ہاتھ میں دیا، میں اسے لیکر ایک بقال کی دکان پر آیا، اور اس کے عوض میدہ کی روٹی اور خبیص[1] لیکر اپنی اُس سنسان مسجد میں گیا، جہاں میں تنہا بیٹھکر اپنے اسباق کو دہرایا کرتا تھا، اُس کھانے کو میں نے اپنے سامنے رکھ لیا، اور سوچنے لگا، کہ کھاؤں یا نہ کھاؤں، اتنے میں ایک ملفوف کاغذ پر میری نظر پڑی، جو دیوار کے سایہ میں پڑا ہوا تھا، میں نے اس کاغذ کو اُٹھا لیا، کیا دیکھتا ہوں، کہ اس میں لکھا ہوا ہے، کہ اللہ تعالےٰ نے کتب سابقہ میں سے کسی ایک کتاب میں فرمایا ہے، کہ "**خدا کے شیروں کو لذّات و خواہشات سے کیا سروکار، خواہشات اور لذات تو صرف ضعیف اور کمزور لوگوں کے لئے ہیں، تاکہ وہ ان کے ذریعہ سے طاعت و عبادت الٰہی پر قادر ہوں**"، یہ پڑھتے ہی میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے، جسم پر لرزہ طاری ہوگیا، خشیت الٰہی سے ہر ہر عضو تھر تھر کانپنے لگ گیا، فوراً رومال اُٹھا، روٹی کو وہیں چھوڑ، الگ ہوکر مسجد کے ایک گوشہ میں دو رکعت نماز ادا کی، اور وہاں سے چلا آیا۔

قحط سالی اور صبر و استقلال

اسی طرح ابوبکر تیمی کا بیان[2] ہے، کہ میں نے حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے سُنا ہے، وہ فرماتے تھے: کہ ایک دفعہ بغداد میں قحط پڑا، جس کی وجہ سے مجھے نہایت تنگدستی اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا، کئی روز تک میں نے کھانا مطلق نہیں کھایا، بلکہ گری پڑی چیز تلاش کر کے کھا لیتا تھا، اور اسی پر گذران کرتا تھا۔

ایک روز بھوک کی شدّت اور بیتابی کیوجہ سے میں دریائے دجلہ کیطرف دوڑتا ہوا گیا، تاکہ کاہو کے پتے یا سبزی وغیرہ جو کچھ ملے، کھاؤں، مگر جہاں جاتا، وہاں پہلے

---

[1] خبیص ایک قسم کے حلوا کا نام ہے۔ منتخب میں اس کی تعریف یوں لکھی ہے: طعامیکہ از روغن و خرما سازند ۱۲ منہ رحم

[2] یہ قلائد الجواہر صفحہ ۹ پر لکھا ہے ۱۲ منہ رحم

ہی لوگ موجود ہوتے، اگر کوئی چیز ملتی بھی، تو اس پر فقراء کا ہجوم ہوتا، میں اُن سے مزاحمت کرنا پسند نہ کرتا، آخر میں شہر میں لوٹ آیا، مگر یہاں بھی مجھے کوئی گری پڑی چیز دستیاب نہ ہوئی،

غرض بھوک سے بے چین گلی کوچوں میں قوتِ لایموت کیلئے مارا مارا پھرتا رہا، آخر پھرتے پھرتے سوق الرّیحانیتینؔ کی مسجد کے قریب پہنچا، تو اس وقت بھوک سے بالکل بیتاب ہو گیا، دماغ چکرانے لگ گیا، حواس گم اور اوسان خطا ہو گئے، بے ہوشی طاری ہو گئی، آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا، اسی پریشانی کے عالم میں دوڑ کر مسجد کے گوشہ میں جا بیٹھا،

اسی اثناء میں ایک عجمی جوان مسجد میں نان اور بھنا ہوا گوشت لیکر آیا، اور کھانے لگا، غلبۂ بھوک کی وجہ سے میری یہ کیفیت تھی، کہ جب وہ کھانے کیلئے لقمہ اُٹھاتا، تو بے اختیار میں اپنا منہ کھول دیتا، حتیٰ کہ میں نے اپنے نفس کو اس نازیبا حرکت پر ملامت کی، اور کہا، کہ اے نفس! بھروسا اور توکل بھی آخر کوئی شے ہے، اتنی بے صبری کے کیا معنے؟

اتنے میں اچانک اُس عجمی جوان کی مجھ پر نظر پڑی، مجھے دیکھتے ہی اس نے کہا بھائی آیئے، بسم اللہ کیجئے، میں نے انکار کیا، لیکن اس کے بے حد اصرار نے مجھے کھانے پر مجبور کر دیا، ابھی میں نے تھوڑا سا ہی کھایا تھا، کہ وہ مجھ سے میرے حالات دریافت کرنے لگا، کہ آپ کون اور کہاں کے باشندے ہیں، اور کیا شغلہ رکھتے ہیں، میں نے کہا، کہ میں جیلان کا رہنے والا ہوں، علم فقہ پڑھتا ہوں، یہ سنکر اُس نے مسرت آمیز لہجہ میں کہا، کہ الحمد للہ میں بھی جیلان کا رہنے والا ہوں، اس کے بعد اُس نے کہا، اچھا کیا آپ ایک جیلانی نوجوان عبدالقادر نام کو جانتے ہیں، میں نے کہا، وہ تو میں ہی ہوں، پھر وہ گھبرایا، اس کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا، اور ٹپ ٹپ اُس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے، اور بے چینی و اضطراب میں کہنے لگا، کہ بھائی! خدا کی قسم میں کئی روز سے تمہیں تلاش کر رہا ہوں، جب میں بغداد میں پہنچا، تو اس وقت میرے پاس اپنا ذاتی خرچ بھی موجود تھا، مگر جب میں نے تمہاری تلاش اور جستجو کی، تو کسی سے تمہارا سراغ نہ لگا، پتہ

لہ بغداد کی ایک مشہور منڈی ہے ۱۲ منہ رح

Marfat.com

نہ چلا، یہاں تک کہ میرا نفقہ ختم ہوگیا، ختم ہونیکے بعد متواتر تین دن میں اِس حالت میں رہا کہ آپ کی امانت کے سوا میرے پاس کھانا خریدنے کے لئے اور کچھ نہ تھا،

جب میں نے دیکھا، کہ مجھے تیسرا فاقہ گذرنے کو ہے، اور شارع علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے پے درپے فاقہ ہونے کی حالت میں تیسرے روز مُردار کھانے تک کی اجازت دیدی ہے، اس لئے میں آج تمہاری امانت سے ایک وقت کے کھانے کے دام نکال کر یہ کھانا خرید لایا ہوں، اب آپ خوشی سے یہ کھانا تناول کیجئے، یہ آپ ہی کا کھانا ہے اور میں آپ کا مہمان ہوں، گو پہلے بظاہر یہ میرا تھا، لیکن اب آپ اس کے مالک ہیں،

میں نے حیرانی واستعجاب سے پوچھا، یہ کیا معاملہ ہے؟ اُس نے جواب دیا، کہ آپکی والدہ نے آپ کے لئے میرے ہاتھ آٹھ دینار بھیجے تھے، جن میں سے بوجہ شدت فاقہ میں نے یہ کھانا خرید لیا ہے، یہ میں نے آپ کی امانت میں ایک زبردست خیانت کی ہے، جس کے ارتکاب پر میں آپ سے معافی کا خواستگار ہوں، اُس کا یہ جواب سنکر میں نے اُسے تسلی، تسکین اور اطمینان دلایا، پھر ہم دونوں سے جو کچھ کھانا بچا تھا، وہ بھی اور کچھ دینار بھی اُسے دیکر رخصت کر دیا،

اللہ اکبر کیسا صبر وتحمل تھا، کتنی نفس کشی تھی، کسقدر استغنا اور بے پروائی تھی، کہ مل گیا، تو کھالیا، نہ ملا تو کوئی گلہ اور شکوہ نہیں ؎

مل گیا جو، اُسے انعام خدا جانتے تھے
نہ بُرا جانتے تھے اور نہ بھلا جانتے تھے
حاجتیں لے کے کسی دَر پہ گئے تھے نہ کبھو
نہ زمیں بوس کی عادت تھی نہ تسلیم کی خُو

امداد غیبی

اسی طرح شیخ ابو محمد عبد اللہ جبائی[1] کا بیان[2] ہے، کہ مجھ سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، کہ ایک دن میں

---

[1] شیخ عبد اللہ جبائی صاحب کرامات ولی اور اپنے زمانہ کے اکابر مشائخ سے تھے، ملک شام میں پیدا ہوئے تھے آپ کا والد نصرانی تھا، جو آپ کے زمانہ طفولیت ہی میں مر گیا تھا، گیارہ سال کی عمر میں آپ حلقہ اسلام میں داخل ہوئے اور ۵۴۰ھ میں بغداد میں تحصیل علم کیلئے آئے، اور عمر کا بہت سا حصہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں گذارا حضرت علیہ الرحمۃ کے انتقال کے بعد اصفہان چلے گئے اور وہیں ۶۰۵ھ میں انتقال فرمایا ۱۲ منہ ح ملاحظہ ہو قلائد الجواہر [2] یہ واقعہ قلائد الجواہر مطبوعہ مصر کے صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے ۱۲ منہ ح

Marfat.com

صحرا میں ایک جگہ بیٹھا فقہ کا سبق یاد کر رہا تھا، اور افلاس و غربت، فاقہ و تنگدستی کے ہاتھ سے نالاں تھا، کہ ناگاہ ہاتفِ غیبی نے آواز دی، کہ اے عبد القادر! جا قوت لایموت کے لئے قرض لے لے تاکہ تحصیلِ علوم میں تجھے دقت پیش نہ آئے، میں نے جواب میں کہا کہ میں کس منہ سے قرض لوں، میں تو ایک مفلس اور فاقہ کش آدمی ہوں، میرے پاس تو ایک حبہ تک نہیں، کس طرح ادا کرونگا، ہاتف غیبی نے کہا مطمئن رہو، ادا کرنا ہمارا ذمہ ہے،

یہ سنکر میں ایک نانبائی کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ تو مجھے اس شرط پر ہر روز بطور قرض ڈیڑھ روٹی دیدیا کر، کہ اگر مجھے کہیں سے کچھ دستیاب ہوگیا، تو تجھے ادا کر دونگا، اور اگر میں مرگیا تو مجھے معاف کر دینا، نانبائی نے جب یہ الفاظ سنے، تو بے اختیار رو پڑا، اور کہنے لگا، کہ حضرت میں نے آپکو اجازت دی، جو آپ کا جی چاہے، مجھ سے لے جایا کریں، چنانچہ میں اس سے ہر روز ڈیڑھ روٹی لے آیا کرتا تھا،

جب مجھے روزانہ روٹی لاتے ایک مدت گذر گئی، تو ایک دن مجھے یہ معاملہ بہت ناگوار گذرا، کہ کھانے تو جاتا ہوں، مگر ابھی تک ادا کچھ بھی نہ کر سکا، اتنا خیال آنا تھا کہ ناگاہ ایک ہاتف نے آواز دی کہ اے عبد القادر! فلاں دکان پر جا، اور جو کچھ وہاں نظر پڑے، اٹھا کر اس سبزی فروش کو دیدے، جب میں اس دکان پر آیا، تو وہاں ایک پارہ زر پڑا دیکھا، میں نے اٹھا کر سبزی فروش کو دیدیا،

سوال سے اجتناب

شیخ ابو محمد عبد اللہ جبائیؒ کا بیان ہے، کہ مجھ سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا، کہ اہل بغداد کی ایک جماعت علم فقہ میں مشغول تھی، جب غلہ کے دن آتے، تو یہ لوگ یعقوبا نام ایک گاؤں میں اناج مانگنے چلے جاتے، اور وہاں سے کچھ غلہ وصول کر لاتے،

ایک دفعہ انہوں نے مجھ سے کہا، کہ آؤ، تم بھی ہمارے ساتھ چلو، چونکہ میں اس وقت کم سن تھا، اس لئے میں بھی ان کے ہمراہ ہولیا، اس وقت یعقوبا میں ایک نہایت ہی متقی پرہیزگار اور معمر شخص تھا، جسے شریف یعقوبی کے نام سے پکارتے

تھے، میں اُس کی زیارت کے لئے گیا، اُس نے مجھے اثنائے گفتگو میں کہا کہ طالبانِ حق کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے،

پھر اُس نے خصوصیت کے ساتھ مجھے سوال کرنے سے منع کیا، پھر اس کے بعد نہ میں کسی جگہ گیا، اور نہ ہی میں نے کسی سے سوال کیا،

مصائب اور برداشت

علاوہ ازیں شیخ ابو عبداللہ نجار کا بیان ہے، کہ مجھ سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، کہ مجھ پر بڑی بڑی ناقابل برداشت سختیاں گذرا کرتی تھیں، اگر وہ سختیاں پہاڑ پر گذرتیں، تو پہاڑ بھی پھٹ جاتا، ؎

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّهَا

صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

جب مصائب تکالیف، سختیاں اور صعوبتیں چاروں طرف سے مجھے احاطہ کر لیتیں، تو میں تنگ آکر زمین پر لیٹ جاتا، اور بار بار یہ آیۃ کریمہ پڑھتا،

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا، اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا — بیشک تنگی کے ساتھ آسانی ہے بیشک تنگی کے ساتھ آسانی ہے،

پھر میں زمین سے سر اُٹھاتا، تو میری سب کی سب کلفتیں دور ہو جاتیں،

اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا ہے، کہ جب میں طالب علمی کے زمانہ میں مشائخ و اساتذہ سے علم فقہ پڑھا کرتا تھا، تو سبق پڑھ کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا، اور بغداد میں نہ رہا کرتا تھا، صرف جنگلوں، بیابانوں کے ویران اور خراب مقامات میں، دن ہو یا رات، آندھی ہو یا جھکڑ، موسلا دھار مینہ ہو یا اولوں کی بارش، اپنی زندگی بسر کیا کرتا تھا، اُس وقت میں سر پر ایک چھوٹا سا عمامہ باندھتا، اور صوف کا جُبّہ پہنا کرتا تھا، برہنہ پا کانٹوں اور پتھریلی زمینوں پر گھومتا رہتا تھا، کاہو ساگ، اور دیگر ترکاریوں کی کونپلیں جو مجھے دریائے دجلہ کے کنارے مل جایا کرتی تھیں، کھا لیا کرتا تھا، الغرض کوئی مصیبت مجھ پر ایسی نہ گذرتی تھی جس کو میں نبھا نہ دیتا تھا،

لہ کذا فی قلائد الجواہر ۱۲ منہ رح

تکمیلِ علم باوجود اِن جانکاہ مصائب اور تکالیف کے حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے علاوہ دیگر علوم کے علمِ قرأت، علمِ تفسیر، علمِ حدیث، علمِ فقہ، علمِ کلام، علمِ لغت، علمِ ادب، علمِ نحو، علمِ عروض، علمِ مناظرہ، علمِ تاریخ، علمِ انساب، علمِ فراست وغیرہ علوم میں خصوصیت کے ساتھ وہ شہرت اور ناموری حاصل کی، کہ علمائے بغداد کیا بلکہ علمائے زمانہ سے سبقت لے گئے،

ان علوم کی سند تکمیل آپؒ نے ماہ ذی الحجہ ۴۹۶ھ ہجری میں حاصل کی،

علمِ طریقت

آثارِ ولایت بچپن ہی سے آپ کی پیشانی سے آثار تقدس و بزرگی، علامات اتقاء و پرہیزگاری نمایاں اور انوار معرفت و ولایت تاباں تھے جو بڑے زور سے اس امر کی شہادت دیتے تھے، کہ یہ **ہلال عنقریب اقطاب عالم پر بدر ہوکر چمکے گا،**

چنانچہ آپ اپنے عین عالم شباب کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں، کہ جب میں پہلی دفعہ حج بیت اللہ کو گیا، اس وقت میں عین عالم شباب میں تھا، جب میں منارہ ام القرون[1] کے قریب پہنچا، تو یہاں پر شیخ عدی بن مسافرؒ سے میری ملاقات ہوئی، آپ بھی اس وقت عین عالم شباب میں تھے، آپ نے مجھ سے پوچھا، کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا، مکہ معظمہ جا رہا ہوں، پھر آپ نے پوچھا، کیا میرا اور آپ کا ساتھ ہو سکتا ہے، میں نے کہا، کیوں نہیں، ہزار مرتبہ،

غرض ہم دونوں چل پڑے، اثنائے راہ میں ہمیں ایک برقعہ پوش نحیف البدن نوعمر حبشیہ لڑکی ملی، یہ لڑکی میرے بالمقابل کھڑی ہوگئی، اور میرے چہرہ کی طرف تیز نگاہ سے دیکھ کر کہنے لگی، کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا، گیں۔

لہ ملاحظہ ہو، انکار الابرار ۱۲ منہ ح سے یہ منارہ مکہ معظمہ کے راستہ میں واقع ہے، سلطان جلال الدولہ ملک شاہ بن الب ارسلان (متوفی ۴۸۵ھ) ایک سال بطور سالیت حاجیوں کے ساتھ نکلا، واپس آتے ہوئے اُس نے شکار کے واسطے ایک حلقہ بنایا، اور بہت سے جانور شکار کئے، پھر ان کے سینگوں اور کھروں سے ایک منارہ بنایا، جو منارۃ القرون (یعنی سینگوں کا منارہ) کے نام سے مشہور ہوا، امام یاقوت حموی لکھتے ہیں، کہ یہ منارہ اب تک

Marfat.com

بغداد کا رہنے والا ہوں، پھر کہنے لگی، کہ آپ نے آج مجھے بہت تھکایا ہے، میں نے کہا، وہ کس طرح؟ بولی ابھی میں بلاد حبشہ میں تھی، مجھے اس وقت مشاہدہ ہوا، کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل پر تجلی کی، اور آپ پر اپنا وہ فضل و کرم عطا کیا جو زمانہ حال میں کسی پر نہیں کیا، اس لئے بے اختیار ہو کر میرے دل نے چاہا، کہ میں آپ سے ملاقات کروں، پھر اس نے کہا، کہ میرا ارادہ ہے، کہ آج دن بھر میں آپ دونوں صاحبوں کے ہمراہ رہوں، اور آپ ہی کے ساتھ روزہ افطار کروں، میں نے کہا سر آنکھوں پر،

اس کے بعد وہ وادی کے ایک طرف چلنے لگی، اور ہم دونوں دوسری طرف جب مغرب کا وقت آیا، اور افطار کا وقت ہو چکا، تو آسمان سے ہماری طرف ایک طباق اُترا، جس میں روٹیاں، سرکہ اور کچھ ترکاری تھی، یہ دیکھکر اس حبشیہ نے کہا،

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَکْرَمَنِیْ وَاَکْرَمَ	اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے، کہ اس نے میری
ضَیْفِیْ اِنَّهٗ لِذٰلِكَ اَهْلٌ	اور میرے مہمانوں کی عزت کی، کیونکہ ہر
فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ یَنْزِلُ عَلَیَّ رَغِیْفَانِ	رات میرے لئے دو روٹیاں اُترا کرتی
وَاللَّیْلَةَ سِتَّةٌ اِکْرَامًا لِاَضْیَافِیْ	تھیں، آج چھ اُتریں۔

پھر ہم تینوں نے دو دو روٹیاں کھائیں، اس کے بعد پانی کے کوزے اترے، ان میں سے ہم نے پانی پیا، یہ پانی حلاوت اور لذت میں دنیا کے پانی سے مشابہ نہ تھا،

پھر وہ حبشیہ ہم سے رخصت ہو کر چلی گئی اور ہم مسافت طے کرنے کے بعد مکہ معظمہ پہنچ گئے،

ایک روز ہم طواف کر رہے تھے، کہ اللہ تعالیٰ نے افاضۂ انوار سے شیخ عدی پر احسان کیا، شیخ عدیؒ پر غشی طاری ہو گئی، اور وہ ایسے بے ہوش ہوئے، کہ دیکھنے والا خیال کرتا تھا، کہ ان کا انتقال ہو گیا، اس وقت پھر میں نے اس لڑکی کو ان کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ موجود ہے کذافی معجم البلدان ۲ منہ رح ؎ آپ طائفہ عدویہ کے شیخ ہیں دمشق کے مغرب میں قریہ بیت نار کے اندر تولد ہوئے۔ بغداد میں حضرت غوثیت مآب، شیخ حماد دباس اور شیخ عقیل منجی وغیرہ اولیاء اللہ کی صحبت سے مشرف ہوئے، اور پھر کوہ ہکار میں گوشہ نشین ہو گئے، اور وہیں نوّے سال کی عمر میں ۵۵۸ھ ہجری میں وصال فرمایا، دیکھو قلائد ص ۱۰۲ و بہجہ صفحہ ۱۵۱ ۱۲ منہ رح

سرہانے کھڑے دیکھا، یہ اُن کو اُلٹ پلٹ کر کہنے لگی، کہ "تمہیں وہی زندہ کریگا، جس نے تمہیں مار ڈالا ہے، پاک ہے وہ ذات کہ حادث اشیاء اس کے جلالی نور کی تجلی کے آگے بجز اس کے برقرار رکھنے کے قائم نہیں رہ سکتیں، اور کائنات اس کی صفات کے ظہور کے آگے بجز اس کی تائید کے برقرار نہیں رہ سکتی، بلکہ اس کے جلال کے انوار اور اس کی تقدیس کی شعاؤں نے عقلمندوں کی آنکھیں چندھیا دی ہیں"،

پھر اللہ تعالےٰ نے اس کے بعد مجھ پر الطاف وکرم کی نظر کی، اور باطن میں میں نے دیکھا، کہ مجھے کوئی کہہ رہا ہے، کہ اے عبدالقادر! ظاہری تجرید چھوڑ دے اور تفرید توحید اور تجرید تفرید اختیار کر، ہم عنقریب تجھے اپنی نشانیوں سے عجائبات دکھائیں گے، تو اپنی مراد کو ہماری مراد سے خلط ملط نہ کر، تاکہ تو ہمارے سامنے ثابت قدم رہے، تو وجود میں ہمارے سوا کسی کا تصرف نہ ہونے دے، تاکہ تو ہمیشہ ہمارے مشاہدہ میں رہے، اور لوگوں کو نفع پہنچانے کیلئے ایک جگہ بیٹھ جا کیونکہ ہمارے بہت سے بندے ہیں، جن کو ہم تیری برکت سے اپنا مقرب بنائیں گے،

اُس وقت اُس حبشیہ نے مجھ سے کہا، کہ اے جوان میں نہیں جانتی، کہ آج تیرا کیا رتبہ ہے، تجھ پر ایک نورانی خیمہ لگا ہوا ہے، اور آسمان تک فرشتوں نے تجھے گھیرا ہوا ہے، اور اولیاء اللہ کی نگاہیں اپنے اپنے مقاموں پر تیری طرف لگی ہوئی ہیں اور متمنی ہیں، کہ تجھ سے انکو فیوض و برکات پہنچیں،

یہ کہکر وہ چلی گئی، پھر میں نے اس کو نہیں دیکھا،

یہ واقعات بتلاتے ہیں، کہ اوائل ریعان ہی سے آپ علم طریقت میں قدم رکھتے تھے اب علم شریعت سے فارغ ہونے کے بعد آپ باقاعدہ علم طریقت کی طرف ہمہ تن مشغول ہو گئے،

حصول علم شریعت کی وجہ

علم شریعت بھی آپ نے صرف اس لئے نہیں حاصل کیا تھا، کہ یہ ہر ایک مسلمان پر فرض ہے، بلکہ اس لئے بھی کہ یہ نفوس مرضیہ کیلئے شفائے کلی ہے، اتقاء اور پرہیز گاری کا سیدھا اور مستقیم راستہ ہے، تقویٰ وطہارت کی ایک قوی حجت اور واضح دلیل ہے، صلحاء اور نیک لوگوں کا مایۂ فخر و ناز ہے، علم طریقت کے عروج اور ترقی کا باعث اور

Marfat.com

سبب ہے،

معلّم طریقت

علم طریقت آپ نے زیادہ تر حضرت ابوالخیر حمّاد بن مسلم دبّاس[1] سے حاصل کیا،

شیخ عبداللہ جبائی کا بیان ہے، کہ مجھ سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، کہ ایک دفعہ بغداد میں کثرتِ فتنہ و فساد کیوجہ سے میں نے قصد کیا، کہ میں یہاں سے چلا جاؤں، چنانچہ قرآن شریف بغل میں دبا، میں باب حلبہ کیطرف چلا، تاکہ جنگل کیطرف نکل جاؤں، اچانک ہاتف غیبی نے مجھے آواز دی، کہ کہاں جاتے ہو، اور زور سے ایک دھکا دیا، جس سے میں گر پڑا، پھر اُس نے کہا، لوٹ جاؤ تمہارے ذریعہ سے خلق کو نفع پہنچیگا، میں نے کہا، مجھے خلق سے کیا سروکار، میں تو اپنے دین کی حفاظت کرنے کیلئے جاتا ہوں، اس نے کہا، نہیں تم یہیں رہو، تمہارا دین سلامت رہے گا،

اس کے بعد مجھ پر چند ایسے حالات وارد ہوئے، جن میں کچھ التباس تھا، میں نے اُن کے لئے خدائے تعالیٰ سے آرزو کی، اے مولا! مجھے کوئی ایسا بندہ ملا دے جو ازالہ التباس کر دے،

جب دوسرا دن ہوا، تو میں مظفریہ میں سے گذرا، ایک شخص نے دروازہ کھولکر مجھ سے کہا، کہ کیوں عبدالقادر تم نے خدائے تعالےٰ سے کل کیا مانگا تھا، یہ سُن کر میں خاموش رہا، اور کچھ نہ بول سکا، پھر اس شخص نے سخت غضبناک ہو کر اس زور سے دروازہ بند کیا، کہ اطراف دروازہ سے گرد و غبار اُڑ کر میرے چہرہ پر پڑی، میں پریشانی کے عالم میں واپس آیا، جب کچھ دُور نکل گیا، تو مجھے رات کا سوال یاد آگیا اور خیال گذرا، کہ ضرور بالضرور یہ شخص عالحین یا اولیاء اللہ سے ہے، اس لئے میں اُس دروازہ کو ڈھونڈنے کے لئے لوٹا، مگر باوجود تلاش کے نہ پایا، مجھے سخت قلق ہوا،

---

[1] حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ بغداد کے جلیل القدر مشائخ سے تھے، علوم و حقائق میں علمائے راسخین میں سے بڑا عالم تھے، مریدوں کی تعلیم و تربیت میں ان سے بڑھکر بغداد میں کوئی شیخ نہ تھا، بغداد کے اکثر مشائخ و صوفیا انہی کے فیض یافتہ تھے، آپ ملک شام میں دمشق سے ایک میل کے فاصلہ پر رحبہ نام گاؤں میں پیدا ہوئے تھے، بغداد کے محلہ مظفریہ
[illegible]

پھر مدت کے بعد میں نے انہیں پہچانا، اور انکی خدمت میں آمد و رفت کرتا رہا، ان سے اپنے اشکال حل کرائے، علم طریقت حاصل کیا،
یہ بزرگ شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ تھے،

مجاہدات و ریاضات

طریقت میں قدم رکھتے ہی جب آپ کو مجاہدہ اور ریاضت کی طرف بے حد رغبت پیدا ہوئی، تو مراتب قرب و خلوت نشینی میں آپ اتنے بڑھے، کہ آپ نے آبادی کو چھوڑ کر بیابانوں میں معموروں کو چھوڑ کر ویرانوں میں رہنا شروع کر دیا،

پچیس سال تک عراق کے بیابانوں میں سیاحت

شیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر حریمی کا بیان[1] ہے، کہ مجھ سے ایک دفعہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا، کہ میں پچیس سال تک تن تنہا عراق کے بیابانوں، ویرانوں اور خراب مقامات میں پھرتا رہا، نہ میں لوگوں کو جانتا تھا، اور نہ ہی لوگ مجھے پہچانتے تھے، البتہ اُسوقت میرے پاس رجال الغیب اور جن آیا کرتے تھے جنکو میں علم طریقت اور وصول الی اللہ کی تعلیم دیا کرتا تھا،

جب میں پہلے پہل عراق میں داخل ہوا، تو حضرت خضر علیہ السلام نے میرا ساتھ دیا، مگر میں اُن کو پہچان نہیں سکتا تھا، سب سے قبل آپ نے مجھ سے عہد لیا کہ میں ہرگز آپکی مخالفت نہ کرونگا، اس کے بعد مجھ سے فرمایا، کہ میرے آنے تک یہیں ٹھیرو، میں حسب وعدہ تین سال تک متواتر اُسی جگہ بیٹھا رہا، جہاں آپ مجھے ٹھیرنے کا حکم دے گئے تھے.

اس عرصہ میں دنیا اور اُس کی خواہشات مختلف شکلوں میں مجھ پر وارد ہوتی تھیں، مگر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۰) ایں رہا کرتے تھے، انگور و خرما کا شیرہ فروخت کیا کرتے تھے، اسی واسطے آپکو دباس کہتے ہیں، آپ کے شیرہ پر مکھی نہ بیٹھا کرتی تھی، ۵۲۵ ہجری میں آپ کا انتقال ہوا، اور مقبرہ شونیزیہ میں دفن ہوئے

ملاحظہ ہو بہجہ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۴۴ ۱۲ منہ رح

[1] ملاحظہ ہو بہجہ مطبوعہ مصر صفحہ ۵۵ و قلائد ۱۲ منہ رح

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے مجھے اُن کی طرف التفات کرنے سے بچا لیتا تھا، شیاطین مختلف بھیانک ڈراؤنی شکلوں اور صورتوں میں میرے پاس آتے، اور مجھ سے لڑتے تھے، مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اُن پر غالب رکھتا تھا، میرا نفس متشکل ہو کر اپنی خواہش کے لئے کبھی تو مجھ سے عاجزی کرتا، اور کبھی میرے ساتھ لڑائی کرتا، مگر ایزد متعال نے مجھے اُس پر غلبہ دیتا،

ابتدا میں میرا نفس اگر مجاہدہ کا کوئی طریقہ اختیار کرتا، تو اُس پر ہمیشہ قائم رہتا، مدت دراز تک میں شہروں کے بنجر، ویران، غیر آباد اور خراب مقامات میں پھرتا، اور نفس کو طرح طرح کی ریاضتوں مجاہدوں اور مشقتوں میں ڈالتا رہتا، چنانچہ ایک سال سبزی یا گری پڑی چیز کھاتا، اور پانی نہ پیتا، اور ایک سال پانی پیتا، اور سبزی یا گری پڑی کوئی چیز نہ کھاتا، اور ایک سال نہ کھاتا نہ پیتا، اور نہ سوتا،

ایک رات شدت سردی کی وجہ سے میں ایوان کسریٰ میں جا سویا، وہاں مجھے احتلام ہو گیا، میں اُسی وقت اُٹھا، اور دریائے دجلہ کے کنارے پر جا کر غسل کیا، پھر سو گیا، پھر احتلام ہو گیا، پھر غسل کیا، اسی طرح چالیس بار احتلام ہوا، اور چالیس مرتبہ میں نے غسل کیا، پھر میں نیند آ جانے کے خوف سے ایوان کے اوپر چڑھ گیا،

برسوں تک میں بغداد کے محلہ کرخ کے ویران و غیر آباد مکانوں میں بھی رہا ہوں اس اثناء میں سوائے کوندل[لہ] کے میں کچھ نہ کھاتا تھا، ہر سال کے شروع میں ایک شخص مجھے صوف کا جبہ لا کر دیتا، جسے میں پہن لیتا،

میں نے ایک ہزار تک علوم و فنون محض اس لئے حاصل کئے، کہ دنیا کے جھگڑوں اور مخمصوں سے نجات حاصل کروں، اور حقیقی راحت میسر ہو، لوگ مجھے مجنون بتاتے، میں جنگلوں اور بیابانوں میں نکل جاتا، برہنہ جسم کانٹوں پر لوٹتا، شور و غوغا کرتا، تمام بدن سے خون جاری ہو جاتا، لوگ مجھے شفاخانے میں لے جاتے، مگر میری حالت اور بھی ابتر ہو جاتی، الخ

[لہ] کوندل ایک بوٹی کا نام ہے، جو پانی میں بکثرت اُگتی ہے، یہ پیاز کے پتوں کی طرح گول مگر اُن سے بڑی اور ٹھوس ہوتی ہے، اسے عربی میں بردی اور فارسی میں لخ کہتے ہیں، منتخب میں اس کی تعریف یوں لکھی ہے، کہ بردی بالفتح گیاہیست کہ از شاخ و برگ آں بوریا بافند، و آنرا بفارسی لخ گویند الخ یہ ملک مالوہ اور مصر میں بکثرت ہوتی ہے چونکہ اسکے نچلے حصے میں کسی قدر مٹھاس ہوتی ہے، اس لئے دیہات کے بچے اسے گنے کی طرح چوستے ہیں ۱۲ منہ رح

مریضِ عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

یہانتک کہ مجھ میں اور مردہ میں کوئی تمیز نہ رہتی، لوگ کفن لے آتے، اور غسال کو بلوا کر مجھے نہلانے کے لئے تختہ پر رکھدیتے، مگر معاً میری حالت درست ہوجاتی

شب بیداری | شیخ ابوالعباس احمد بن یحیٰی بغدادی معروف بہ ابن الدبیقی رح کا بیان[1] ہے، کہ میں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے سُنا آپ فرماتے تھے، کہ میں چالیس سال عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتا رہا، اور پندرہ سال ساری ساری رات ایک پاؤں پر کھڑے ہوکر صبح تک فی شب ایک قرآن شریف ختم کرتا رہا،

چنانچہ ایک رات میں ایک سیڑھی پر چڑھ رہا تھا، کہ میرے نفس نے کہا، کاش! تو ایک گھڑی سو جائے، پھر تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد اُٹھکر عبادت کرے، جونہی یہ خطرہ میرے دل میں آیا، میں وہیں ٹھیر گیا، اور ایک پاؤں پر کھڑا ہوگیا، اور قرآن شریف شروع کیا، یہاں تک کہ اسی حالت میں ختم کردیا،

نفس کشی | شیخ ابوالعباس ہی کا بیان ہے، کہ میں نے آپ سے سُنا آپ فرماتے تھے، کہ میں بُرج عجمی[2] میں گیارہ برس رہا، میں نے اس میں خدا سے عہد کیا، کہ جب تک میرے منہ میں لقمہ دیکر مجھے کھانا نہ کھلایا جائیگا، اس وقت تک میں کھانا نہ کھاؤنگا، اور جب تک مجھے پانی نہ پلایا جائیگا، تب تک نہ پیوں گا، چنانچہ متواتر چالیس روز تک نہ میں نے کچھ کھایا نہ پیا، اس کے بعد ایک شخص کھانا لایا، اور میرے آگے رکھکر چلا گیا، بھوک کی شدت سے میرا نفس کھانے ہی کو تھا، کہ میں نے کہا، واللہ! میں ہرگز اس عہد کو نہ توڑونگا، یہ خیال کرتے ہی میں نے اپنے باطن سے ایک چلّانے والے کی آواز سُنی، کہ ہائے بھوک! ہائے بھوک!! میں نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی،

اسی اثناء میں شیخ ابوسعید مخرمی رحمۃ اللہ علیہ مجھپر گذرے، انہوں نے جو چلّانے کی آواز سُنی، تو میرے پاس آکر کہا، کہ عبدالقادر! یہ کیا ہے؟ میں نے کہا؟ یہ نفس

---

[1] ملاحظہ ہو بہجہ مطبوعہ مصر صفحہ ۸۶ ۱۲ منہ رح [2] اس برج کا نام حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے طویل قیام کی وجہ سے برج عجمی ہوگیا تھا، ملاحظہ ہو بہجہ صفحہ ۵۹ ۱۲ منہ رح

کا قلق و اضطراب ہے، روح تو اپنے مولے کے خیال میں مشغول حالت سکون و قرار میں ہے، آپ مجھے اپنے گھر لے گئے، اور کھانا کھلانے لگے، یہاں تک کہ میں خوب سیر ہو گیا،

ایک خاص حالت

شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود کہتے ہیں[1]، کہ میں نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سُنا، آپ نے فرمایا، کہ ابتدائے سیاحت میں مجھ پر بہت سے احوال طاری ہوتے تھے، میں اُن میں اپنے وجود سے غائب ہو جاتا، اور اکثر اوقات بے ہوشی کے عالم میں دوڑا کرتا تھا، جب وہ حالت مجھ سے اُٹھ جاتی، تو میں اپنے آپکو ایک دُور دَراز مقام میں پاتا،

چنانچہ ایک دفعہ بغداد کے ویرانے میں یہی حالت مجھ پر طاری ہوئی، میں قریبًا ایک گھنٹہ بے ہوشی کے عالم میں پھرتا رہا، پھر وہ حالت مجھ سے دُور ہو گئی، کیا دیکھتا ہوں، کہ میں بغداد سے بارہ دن کی مسافت پر بلادِ شُستر میں کھڑا ہوں، میں اپنی اسی حالت پر غور کر رہا تھا، کہ ایک عورت نے مجھ سے کہا، کہ تم شیخ عبد القادر ہو کر اپنی اس حالت پر تعجب کر رہے رہو،

وجدانہ کیفیت

اسی طرح شیخ ابو محمد عبد اللہ جبائی کہتے ہیں، کہ مجھ سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، کہ ایک رات مجھ پر ایک خاص وجدانہ کیفیت طاری ہوئی، اُسوقت بیساختہ میں نے زور کے ساتھ ایک چیخ ماری، جس سے ڈکیتی لوگ گھبرا اُٹھے، اُنہوں نے جانا، کہ شاید پولیس آن پہنچی، یہ لوگ نکلے، اور میرے پاس آئے، مجھے زمین پر بے ہوش پڑا دیکھکر کہنے لگے، کہ یہ تو عبد القادر مجنون ہے، اس بھلے آدمی نے ہمیں ڈرا دیا،

شیاطین کے ساتھ جنگ اور حیرت انگیز غلبہ

شیخ عثمان صیرفی کا بیان ہے[2]، کہ میں نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سُنا، آپ نے فرمایا، کہ

---

[1] بہجہ و قلائد ۱۲ منہ رح ۔ [2] بہجہ اور قلائد ۱۲ منہ رح

میں رات دن بنجر، ویران اور خراب مقامات میں رہا کرتا تھا، بغداد کی طرف بالکل نہیں آتا تھا، شیاطین میرے پاس مسلّح ہو کر ہیبت ناک صورتوں میں صف بصف آتے، مجھپر آگ پھینکتے، اور مجھ سے لڑا کرتے تھے، مگر میں اپنے دل وہ ہمت، استقلال، شجاعت، اولوالعزمی اور ثابت قدمی پاتا، جو بیان سے باہر ہے اور ہاتف غیبی کو یہ کہتے ہوئے سُنتا، کہ اے عبد القادر! اُٹھو، میدان میں نکل کر ان کا مقابلہ کرو، ہم تمہاری مدد کرینگے، اور تم کو ثابت قدم رکھیں گے،

پھر جب میں اُنکے مقابلہ کے لئے اُٹھتا، تو وہ سب کے سب رفو چکر ہو جاتے گاہے گاہے ان میں سے صرف ایک شیطان کھڑا رہتا، اور مجھے طرح طرح سے ڈرا کر کہتا، کہ یہاں سے چلے جاؤ، میں جرأت کر کے اُس کے منہ پر ایک طمانچہ مارتا تو وہ اُلٹے پاؤں بھاگ جاتا، پھر میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھتا تو وہ جلکر خاک بھسم ہو جاتا،

ایک دفعہ میرے پاس ایک بدشکل بھونڈی صورت، کریہ منظر، بدبودار شخص آیا، اور کہنے لگا، کہ میں ابلیس ہوں، مجھے اور میرے گروہ کو آپ نے عاجز کر دیا ہے، اس لئے میں آپ کی خدمت میں رہنا چاہتا ہوں، میں نے کہا، جا یہاں سے دُور ہو جا، مجھے تجھ پر اطمینان نہیں ہے، میرا یہ کہنا تھا، کہ غیب سے کسی نے اس زور سے ایک ہاتھ اس کے دماغ پر مارا، کہ یہ زمین میں دھنس گیا۔ اس کے بعد یہ میرے پاس پھر دوبارہ آیا، اور آگ کے شعلوں سے میرے ساتھ لڑنے لگا، اچانک سبزہ[1] گھوڑے پر سوار ایک شخص نے آن کر مجھے ایک تلوار دی، جس کے دیکھتے ہی ابلیس اُلٹے پاؤں بھاگ گیا،

تیسری دفعہ میں نے اس کو پھر دیکھا، اُس وقت یہ مجھ سے دُور بیٹھا گریہ وزاری میں مشغول، سر پر خاک ڈال رہا تھا، اور حسرت بھرا سانس لیکر کہہ رہا تھا کہ اے عبد القادر! اب میں تجھ سے بالکل مایوس و نا اُمید ہو چکا ہوں، میں نے کہا، اے ملعون! دُور ہو جا، میں ہمیشہ تجھ سے ڈرتا ہوں، تیرے یہ الفاظ بھی تیری

---

[1] گھوڑوں کی ایک ایسی ہی قسم ہے، جس کو سبزہ کہتے ہیں، اس قسم کے گھوڑے سفید رنگ مگر کسی قدر سبزی مائل یا سیاہی مائل ہوتے ہیں، یہاں یہی مراد ہے، ۱۲ منہ رح۔

Marfat.com

شیطنت اور مکاری پر دلالت کرتے ہیں، پھر اُس نے میرے گرداگرد بہت سے جال بچھا دیئے ، میں نے کہا، یہ کیا ہے ؟ اُس نے کہا، کہ یہ دنیاوی وساوس کے وہ جال ہیں، جن سے ہم تم جیسے لوگوں کا شکار کیا کرتے ہیں، تب میں نے ایک سال تک اُن کے بارہ میں توجہ کی ، یہاں تک کہ وہ سب کے سب ٹوٹ گئے ،

پھر اُس نے بہت سے اسباب مجھ پر ظاہر کئے ، جو چاروں طرف سے مجھے احاطہ کئے ہوئے تھے ، میں نے پوچھا، کہ یہ اسباب کیسے ہیں ؟ اُس نے جواب دیا کہ یہ خلق کے اسباب ہیں، جو تم سے ملے ہوئے ہیں ، میں سال بھر تک ان کی طرف متوجہ رہا ، یہاں تک کہ یہ اسباب مجھ سے بالکل منقطع ہو گئے ،

اس کے بعد مجھ پر میرے باطن کا انکشاف کیا گیا ، تو میں نے اپنے قلب کو بہت سے علائق سے ملوث دیکھا ، میں نے دریافت کیا ، کہ یہ علائق کیا ہیں ؟ تو مجھے بتلایا گیا ، کہ یہ تمہارے ارادے اور اختیارات ہیں ، پھر ایک سال تک میں انکی طرف توجہ کرتا رہا ، یہاں تک کہ وہ سب علائق منقطع ہو کر میرے دل کو اُن سے خلاصی ہوئی ،

اس کے بعد مجھ پر میرا نفس ظاہر کیا گیا ، میں نے دیکھا ، کہ ابھی اس کے امراض باقی ہیں ، اس کی خواہشات زندہ ہیں ، اس کا شیطان سرکش ہے ، میں نے سال بھر تک اس کی طرف توجہ کی ، یہاں تک کہ نفس کے کُل امراض جڑ سے جاتے رہے ، اس کی خواہشات مردہ ہو گئیں ، اس کا شیطان مسلمان ہو گیا ، اور تمام امر اللہ کے لئے ہو گئے ، میں اپنی ہستی سے جدا ہو گیا ، مگر پھر بھی اپنے مقصود کو نہیں پہنچا ،

پھر میں **توکل** کے دروازہ پر آیا ، تا کہ مقصد حاصل ہو ، عقدہ حل ہو ، مطلب پورا ہو ، لیکن کیا دیکھتا ہوں ، کہ توکل کے دروازہ پر بہت بڑا ہجوم ہے ، میں اس ہجوم کو پھاڑ کر نکل گیا ،

پھر میں **شکر** کے دروازہ پر آیا ، مجھے اس دروازے پر بھی ایک بڑا ہجوم ملا ، میں اس کو بھی پھاڑ کر اندر چلا گیا ،

Marfat.com

اس کے بعد میں غنا کے دروازہ پر آیا، یہاں بھی بہت بڑا ہجوم ملا، جسے میں چیرتا پھاڑتا ہوا اندر چلا گیا،

پھر میں مشاہدہ کے دروازہ پر آیا، یہاں بھی ہجوم کو پھاڑ کر اندر داخل ہوگیا

پھر میں فقر کے دروازہ پر آیا، تو اس کو میں نے خالی پایا، میں اس میں داخل ہوا، جب اندر گیا، تو کیا دیکھتا ہوں، کہ جن جن چیزوں کو میں نے ترک کیا تھا، وہ سب کی سب یہاں موجود ہیں، یہاں مجھے ایک بہت بڑے روحانی خزانہ کی فتوحات میسر ہوئی، روحانی عزت، حقیقی غنا اور سچی آزادی ملی، یہاں آکر میں نے اپنی زیست کو مٹا دیا، اپنے اوصاف کو چھوڑ دیا، جس سے میری ہستی میں ایک دوسری حالت پیدا ہوگئی،

آپ کا شیطان کے مکر سے محفوظ رہنا

آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نصر موسےٰ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان[1] ہے، کہ میں نے اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، وہ فرماتے تھے، کہ ایک دفعہ میں دورانِ سیاحت میں کسی ایسے جنگل کی طرف نکلا، جہاں آب و دانہ کا نام و نشان تک نہ تھا، مجھے کئی روز تک پانی نہ ملا، جس سے پیاس کا از حد غلبہ ہوا، اچانک میرے سر پر ایک بدلی کا ٹکڑا آیا، اس سے کچھ بوندیں مجھ پر پڑیں میں ان سے سیراب ہوگیا،

پھر میں نے ایک نور دیکھا، جس سے آسمان کا کنارہ روشن ہوگیا، اس میں سے ایک صورت نمودار ہوئی، جس نے مجھے یوں پکارا، اے عبد القادر! میں تیرا پروردگار ہوں، میں نے تیرے واسطے حرام چیزیں حلال کر دی ہیں، میں نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر اُسے دھتکارا تو اُس کی روشنی معدوم ہوگئی، اور وہ صورت دھوئیں کے شبیہ دکھائی دینے لگی، پھر اُس صورت سے یہ آواز سنی کہ اے عبد القادر! تم نے بحکم الٰہی اپنے علم سے میرے مکر سے نجات پائی، ورنہ میں اپنے اس مکر سے ستر صاحب طریقت

---

[1] ملاحظہ ہو بہجہ صفحہ ۱۲۰ ۱۲ منہ رح۔

Marfat.com

ولیوں کو گمراہ کر چکا ہوں، میں نے کہا، بیشک میرے مولا کا فضل و کرم میرے شامل حال ہے،

شیخ ابو نصر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، کہ آپ سے دریافت کیا گیا، کہ آپ نے کس طرح جان لیا، کہ وہ شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا۔ کہ اُس کے اس قول سے، کہ اے عبد القادر! میں نے تیرے واسطے حرام چیزیں حلال کر دیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ فحش باتوں کا کسی کو بھی حکم نہیں دیتا،

بیعت

الغرض جب آپ نے عبادات، ریاضات اور مجاہدات شاقہ کے بعد پورا پورا تزکیہ نفس حاصل کر لیا، تو حضرت شیخ ابو سعید مبارک مخرمی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی، اور اُن کے حلقۂ ارادت میں داخل ہو گئے،

تفویض خرقہ

شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلایا، حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، کہ جو لقمہ اُن کے ہاتھ سے میرے شکم میں جاتا تھا، وہ میرے باطن میں ایک نور بھر دیتا تھا،

پھر اُنہوں نے آپ کو خرقۂ ولایت عطا کیا، اور فرمایا، کہ اے عبد القادر! یہ وہ خرقہ ہے، جو جناب رسول خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا تھا، اور اُن سے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو ملا تھا، اور اُن سے دست بدست مجھ تک پہنچا ہے،

اس خرقہ کے پہنتے ہی حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ پر اور بھی برکات و تجلیات الٰہیہ نے ظہور کیا،

شیخ ابو سعیدؒ موصوف الصدر لکھتے ہیں[1]، کہ ایک دوسرے سے تبرک حاصل کرنیکے لئے میں نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کو اور انہوں نے مجھ کو خرقہ پہنایا،

---

[1] ملاحظہ ہو قلائد الجواہر ۱۲ منہ رح

Marfat.com

شیوخ طریقت

یعنی

شجرہ بیعت

سیدنا محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ طریقت حضرت ابو سعید مبارک مخزمیؒ اور اُنکے شیخ ابو الحسن علی بن محمدؒ قرشیؒ، اُنکے شیخ ابو الفرج طرطوسیؒ اُنکے ابو الفضل عبد الواحد تمیمیؒ، اُنکے شیخ ابو بکر شبلیؒ، اُنکے شیخ ابو القاسم جنید بغدادیؒ، اُنکے شیخ سری سقطیؒ، اُنکے شیخ معروف کرخیؒ، اُنکے شیخ داؤد طائی رح اُنکے شیخ حبیب عجمیؒ، اُنکے شیخ حسن بصریؒ، اُنکے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ اور اُنکے حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسّلام

وعظ

اور

تدریس و افتاء

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے، طبعًا مخلوق متوحش، ویرانہ پسند، اختلاط سے دل برداشتہ، زاویہ خمول وگوشہ گمنامی کے مشتاق اور اپنی عاشقانہ ومستانہ وار متوکلانہ گذران کے شیدا تھے، مگر چونکہ قطبیت کا تاج آپکے سر پر رکھا گیا تھا، کہ بھٹکے ہوؤں کو راہ بتلائیں، مُبتلائے معصیت مُردہ دلوں کو طاعتِ حق جل وعلا کی حیات بخشیں، بیمارانِ قلب کا علاج کریں، پابندِ اسیر ہوس وطمع لوگوں کو ربانی، رحمانی اور اللہ والا بناکر اپنے مولا کے سامنے پیش کریں، اور اپنے ارشادات وفیوضات سے مختلف الطبائع اشخاص کے قلوب کی ظلمتوں کو نور سے مبدل کردیں اس لئے آپ کو مخلوق میں رہنے کی سخت ترین صعوبت میں مبتلا کیا گیا۔ اور تقدیر کے ہاتھوں نے سراپردہ خمول سے باہر

Marfat.com

نکالکر ارشاد و تربیت خلق کے لئے بغداد کے محلہ باب الازج کے مدرسہ[1] میں لا بٹھایا،

اس وقت بغداد میں خلفائے عباسیہ کا دور دورہ تھا، اہل زمانہ دنیا طلبی میں منہمک، امراء حکومت میں بدمست اور نشۂ امارت میں سرشار تھے، معتزلہ اور مبتدعین کا رنگ جما تھا، طالب دنیا علماء نے اپنی اور دوسروں کی مٹی خراب کر رکھی تھی، جاہل صوفیوں نے طریقت کو شریعت سے علیحدہ اور آزاد ٹھیرا رکھا تھا،

چنانچہ اس سے متاثر ہو کر آپ نے علاوہ تدریس و افتاء کے وعظ و نصیحت، اعلائے کلمۃ الحق، اصلاح خلق، اشاعت اسلام اور تجدید دین کا بیڑا اُٹھایا،

رویائے صادقہ اور وعظ کی ابتداء

ابھی اس کا عزم کیا ہی تھا، کہ ۱۶ ار شوال ۵۲۱ھ ہجری سہ شنبہ کے روز آپ نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب[2] میں دیکھا، حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، **اے عبدالقادر! تم اللہ کی مخلوق کو گمراہی سے بچانے کے لئے وعظ و نصیحت اور پند و موعظت کیوں نہیں کرتے؟** آپ نے عرض کیا، کہ حضور! میں ایک عجمی شخص ہوں، فصحائے عرب کے سامنے کس طرح زبان کھولوں، سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اپنا منہ کھولو، آپ نے منہ کھولا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سات بار لعاب دہن آپ کے منہ میں ڈالا، اور فرمایا، جاؤ! تم وعظ و نصیحت کرو، اور حکمت و موعظۂ حسنہ سے لوگوں کو اپنے رب کیطرف بلاؤ،

چنانچہ ظہر کی نماز پڑھکر آپ بیٹھے، تو خلقت آپ کے گرداگرد جمع ہوگئی، آپ کچھ مرعوب سے ہوگئے، اس اثناء میں آپ نے شیر خدا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مجلس میں اپنے آگے کھڑا دیکھا، حضرت علیؓ نے فرمایا، اے عبدالقادر! وعظ

---

[1] یہ مدرسہ حضرت شیخ ابو سعید مخرمی نے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو تفویض کیا تھا، جیسا کہ قلائد الجواہر میں لکھا ہے، ۱۲ منہ رح

[2] ملاحظہ ہو بہجۃ مطبوعہ مصر ص ۲۶ و قلائد و ترغیب المناظر ۱۲ منہ ص ۳ مراۃ بغداد ہے ۱۲ منہ رح

کیوں نہیں کرتے، آپ نے کہا، ابا جان! میں گھبرا گیا ہوں، حضرت علیؓ نے فرمایا، اپنا منہ کھولو، آپ نے کھولا، حضرت علیؓ نے چھ مرتبہ اپنا لعاب دہن آپ کے منہ میں ڈالا، آپ نے عرض کیا، پورے سات مرتبہ کیوں نہیں ڈالتے؟ شیر خدا نے فرمایا رسول خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کے پاس ادب کی وجہ سے ایسا نہیں کرتا

اس کے بعد حضرت علیؓ آپ سے پوشیدہ ہو گئے، اور پھر آپ کا غواص فکر دل کے دریا میں غوطے لگا لگا کر حقائق و معارف کے موتی نکالنے اور ساحل سینہ پر لا لا کر ڈالنے لگا، اور ترجمان زبان کا دلال اُن پر بولی دینے لگا، لوگ آکر طاعت و عبادت کی گرانمایہ اور بے بہا قیمتیں گذران کر اُنہیں خریدتے، خدا کے گھروں کو ذکر الٰہی سے آباد کرتے اور بزبان حال یہ شعر پڑھتے، ؎

عَلٰی مِثْلِ لَیْلٰی یَقْتُلُ الْمَرْءُ نَفْسَہٗ[1]
وَیَحْلُوْ لَہٗ مُرُّ الْمَنَایَا وَالْعَذْبُ

ہجوم خلق

تھوڑے عرصہ بعد اطراف و اکناف بغداد میں آپ کی بہت شہرت ہو گئی، آپ کی مجلس وعظ میں اس کثرت سے لوگ آنے لگے، کہ مدرسہ کی جگہ اُن کے لئے کافی نہ ہوتی، اور تنگی کی وجہ سے لوگ مدرسہ کے باہر سڑک پر بیٹھ جاتے،

توسیع مدرسہ

ہجوم کی کثرت کی وجہ سے امرائے شہر نے قرب و جوار کے مکانات کو شامل کر کے مدرسہ کو وسیع کر دیا، الغرض ۵۲۸ھ ہجری میں یہ مدرسہ ایک عالیشان عمارت کی صورت میں بنکر تیار ہو گیا،

تدریس

آپ نے نہایت جد و جہد کے ساتھ وعظ و تدریس اور افتاء کا کام شروع کر دیا، دُور دراز ممالک کے لوگ آپ سے علوم شریعت و طریقت کے حصول کے لئے جوق در جوق آنے شروع ہو گئے، تھوڑے ہی عرصہ میں علماء و صلحا کی ایک بڑی جماعت آپ کے پاس تیار ہو گئی، آپ سے علوم حاصل کر کے بہت سے اپنے اپنے شہروں کو واپس چلے گئے، اور تمام

---

[1] (ترجمہ) یعنی لیلیٰ جیسے معشوق پر انسان اپنی جان قربان کر دیتا ہے، اور اس کی ساری تلخیاں حلاوت سے بدلکر شیریں ہو جاتی ہیں - ۱۲ منہ رح

Marfat.com

عراق میں آپ کے مرید اور تلامذہ کثیر تعداد میں پھیل گئے،

آپکے اکابر تلامذہ

یوں تو آپ کے لاتعدّد و بیشمار تلامذہ تھے جنھوں نے آپ سے باقاعدہ علومِ شریعت و طریقت کی تحصیل کی تھی، لیکن یہاں صرف اُن چند مشاہیر کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں، جنکو علم و فضل کیوجہ سے قبولیّت عامہ نصیب ہوئی، اور عوام الناس کو اُن سے دینی فوائد پہنچے۔[1]

(۱) محمد بن احمد بن بختیار رح (۲) ابو محمد عبداللہ بن ابوالحسین الجبائی رح (۳) فرزند عباس المصری رح (۴) عبدالمنعم بن علی الحرّانی رح (۵) ابراہیم الحداد الیمنی رح (۶) عبداللہ الاسد الیمنی (۷) عطیف بن زیاد الیمنی رح (۸) عمر بن احمد الیمن الہجری رح (۹) مدافع بن احمد رح (۱۰) ابراہیم بن البشارۃ العدلی رح (۱۱) عمر بن مسعود البزاز رح (۱۲) شاہ میر محمد الجیلانی رح (۱۳) عبداللہ بطائحی نزیل بعلبک رح (۱۴) مکّی بن ابو عثمان السعدی رح (۱۵) ابنائے عبدالرحمٰن وصلح ابو عثمان السعدی رح (۱۶) عبداللہ بن الحسین بن العکبری رح (۱۷) ابوالقاسم بن ابوبکر احمد رح (۱۸) احمد رح (۱۹) عتیق بن ابوالقاسم رح (۲۰) عبدالعزیز بن ابونصر الجنائدی رح (۲۱) محمد بن ابوالمکارم الجحۃ الیعقوبی رح (۲۲) عبدالملک بن دیّال رح (۲۳) ابو احمد الفضیلہ (۲۴) عبدالرحمٰن بن نجم الخزرجی (۲۵) یحییٰ التکریتی رح (۲۶) ہلال بن امیہ العدلی رح (۲۷) یوسف بن مظفر العاقولی رح (۲۸) احمد بن اسمٰعیل حمزہ رح (۲۹) عبداللہ بن المنصوری سدذنہ الصبر یقینی رح (۳۰) عثمان الیاسری رح (۳۱) محمد الواعظ الجیانی رح (۳۲) تاج الدین بن بطہ رح (۳۳) عمر بن المدائنی رح (۳۴) عبدالرحمٰن بن نقا رح (۳۵) محمد النخال رح (۳۶) عبدالعزیز بن کلنت رح (۳۷) عبدالکریم بن محمد المصیری رح (۳۸) عبداللہ بن محمد بن الولید (۳۹) عبدالمحسن بن دُوَیرہ رح (۴۰) محمد بن ابوالحسین رح (۴۱) دُلف الحمیری رح (۴۲) احمد بن الیدنی رح (۴۳) محمد بن احمد المؤذن رح (۴۴) یوسف ہبۃ اللہ الدمشقی رح

---

[1] قلائد الجواہر میں ان کے اسمائے گرامی درج ہیں ۱۲ منہ رح

Marfat.com

(۴۵) احمد بن مطیعؒ (۴۶) علی بن النفیس المامونیؒ (۴۷) محمد بن اللیث الضریرؒ (۴۸) شریف احمد بن منصورؒ (۴۹) علی بن ابوبکر بن ادریسؒ (۵۰) محمد بن نصرہؒ (۵۱) عبداللطیف محمد الحرانیؒ وغیرہم رحمہ اللہ تعالیٰ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ہ

آپکی عالمگیر شہرت

کچھ عرصہ بعد آپ کی شہرت وسیع اور عالمگیر ہوگئی آپ کی عظمت و محبوبیت مخلوق کے قلوب میں رچ گئی، دُور دَراز سے کٹھن اور جانکاہ منزلیں طے کرکے لوگ آپ سے فیوض و برکات حاصل کرنے، اور آپ کی مجلس وعظ میں شامل ہونے کے لئے آتے ہ

گرم ہے مصر کا بازار تیرے کوچے میں
آتے جاتے ہیں خریدار تیرے کوچے میں

لوگوں کے ہجوم کثیر کی وجہ سے باوجود توسیع عمارت کے مدرسہ میں گنجائش نہ رہی، لہٰذا آپ کی مجلس وعظ کیلئے شہر کے باہر عیدگاہ مقرر ہوئی،

حاضرین مجلس

کہتے ہیںؔ کہ حاضرین مجلس کی تعداد بالعموم ستر ہزار سے زائد ہوا کرتی تھی، جن میں اکابر مشائخ عراق، علمائے کرام و سفیان عظام کے علاوہ ملائکہ جنؔ اور رجال غیب وغیرہ بکثرت حاضر ہوا کرتے تھے

اکابر مشائخ اور علماء کے متعلق شیخ ابویعلیٰ بیان کرتے ہیں، کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں اکثر بیٹھا کرتا تھا، علمائے کرام اور مشائخ عظام میں حضرات ذیل بالعموم موجود ہوا کرتے تھے،

(۱) شیخ فقیہہ ابوالفتحؒ (۲) شیخ ابو محمد محمودؒ (۳) امام ابوحفص عمرؒ (۴) شیخ ابو محمد الحسن الفارسیؒ (۵) شیخ عبداللہ بن احمد الخشابؒ (۶) امام ابوعمرو عثمان الملقب بشافعی زمانہؒ (۷) شیخ بن الکیزانیؒ (۸) شیخ فقیہہ رسلان عبداللہ بن شعبانؒ (۹) شیخ محمد بن قائد الاوانی (۱۰) شیخ عبداللہ بن

لہ ملاحظہ ہو بہجۃ الاسرار صفحہ ۹۲ ... جیسا کہ شیخ ابو سعد قیلوی کی روایت سے ... صاحب خوارق و کرامات شیخ ہیں ظاہر ہے آپنے مجلس وعظ میں خود اپنی ان آنکھوں سے جنات، ملائکہ، ارواح انبیاء، رجال الغیب اور حضرت ... علیہ السلام کو دیکھا ہے۔ ملاحظہ ہو ...

سنان الردینیؒ (۱۱) شیخ حسن بن عبداللہ رافع الانصاریؒ (۱۲) شیخ طلحہؒ (۱۳) شیخ احمد بن سعدؒ (۱۳) شیخ محمد بن ازہر الصیرفیؒ (۱۴) شیخ یحییٰ بن البرکہ محفوظ الدیبقیؒ (۱۵) شیخ علی بن احمد بن وہب الدرجیؒ (۱۶) قاضی القضاۃ عبدالملک بن عیسیٰؒ (۱۷) شیخ عثمانؒ (۱۸) شیخ عبدالرحمٰن بن عثمانؒ (۱۹) شیخ عبداللہ بن نصر بن حمزہ البکریؒ (۲۰) شیخ عبدالجبار بن ابوالفضل القفصیؒ (۲۱) شیخ علی بن ابوطاہر الانصاریؒ (۲۲) شیخ عبدالغنی بن عبدالواحد المقدس الحافظؒ (۲۳) امام موفق الدین عبداللہ بن احمد بن قدامۃ المقدسی الحنبلیؒ (۲۴) شیخ ابراہیم بن عبدالواحد المقدسی الحنبلیؒ

رجال الغیب

آپ کی مجلس وعظ میں دُور دراز مقامات سے رجال الغیب بکثرت آیا کرتے تھے۔

چنانچہ حافظ ابوزرعہ ظاہر بن محمد بن ظاہر المقدس الداری کا بیان ہے، کہ میں ایک وقت حضرت غوثیت مآب کی مجلس وعظ میں حاضر تھا، اُس وقت آپ فرمارہے تھے، کہ میرا کلام رجال غیب سے ہوتا ہے جو کوہ قاف کے درہ سے میری مجلس میں آتے ہیں، اور جن کے قدم ہوا میں اور دل حضرت القدس میں ہوتے ہیں، اپنے پروردگار کا انہیں اسقدر اشتیاق ہوتا ہے، کہ آتش شوق سے انکی ٹوپیاں انکے سروں پر جل جاتی ہیں، آپ کے صاحبزادہ شیخ عبدالرزاقؒ بھی اسی مجلس میں موجود تھے، آپنے آسمان کی طرف سر اُٹھا کر دیکھا، اور تھوڑی دیر تک دیکھتے رہے، اتنے میں آپ کے سر پر ٹوپی جلنے لگی، آپنے وہ ٹوپی پھاڑ ڈالی، اسی اثنا میں آپنے تخت سے اُتر کر اُسے بجھا دیا، اور فرمایا کہ عبدالرزاق تمہارے قلب میں بھی وہ آگ شعلہ زن ہے۔

حافظ ابوزرعہ بیان کرتے ہیں، کہ بعد میں مَیں نے آپ کے صاحبزادہ شیخ عبدالرزاقؒ سے اس وقت کا حال دریافت کیا، تو آپنے بیان کیا، کہ میں نے جب اوپر نظر اُٹھا کر دیکھا، تو مجھے ہوا میں رجال غیب کی صفیں کی صفیں نظر آئیں، تمام اُفق اُن سے بھرا ہوا تھا، یہ لوگ سر جھکائے نہایت خاموشی سے آپ کا کلام سُن رہے تھے، بعض ان میں سے چیخ چیخ اُٹھتے، اور بعض ہوا میں دوڑنے لگتے بعض

Marfat.com

زمین پر گر جاتے، اور بعض لرزتے رہتے، میں نے غور سے دیکھا، تو انکے لباس میں آگ لگی ہوئی تھی،

کیفیت سامعین

آپ کا وعظ جو ربانی فتوحات، یزدانی الہامات اور سبحانی ارشادات و ہدایات کا بحرِ ذخار ہوتا تھا، جسوقت جوش میں آتا، تو سامعین کیا امراء اور کیا فقراء، کیا علماء اور کیا صلحاء کیا فصحاء اور کیا جہلاء، کیا ضعفا، اور کیا اقویا، کیا مشائخ اور کیا مریدین، کیا عوام اور کیا خواص سب کے سب بیتاب ہو جاتے، جب حکمت و دانش کے ابرِ نیسان کی موسلا دھار بارش برسنی شروع ہوتی، تو کسی پر وجد طاری ہوتا، اور کسی پر گریہ وبکا، کوئی محوِ حیرت واستغراقی کیفیت میں ششدر بیٹھا رہ جاتا، اور کوئی مضطرب وبے اختیار ہوکر کپڑے پھاڑتا اور چیختا چلاتا کسی کے قلب پر ایسی ناقابل ضبط چوٹ لگتی جس سے اس کا جگر شق ہو جاتا، اور وہ شمشیرِ محبت کا گھائل ہوکر شہادت لقاءُ محبوب کا شربت پی لیتا، اور موت کی نیند سو جاتا۔

وعظ کے ختم ہونے پر جب حاضرین منتشر ہوتے، تو پتہ چلتا، کہ آج اتنے شہدائے عشق اور رہ معرفت کے متوالوں کے جنازے[لہ] اٹھانے کی نوبت آئی ہے، ؎

مردہ، کوئی کشتہ کوئی بسمل کوئی زخمی
کوچہ بھی نمونہ ہے ترا روزِ جزا کا

شانِ وعظ

آپ کے وعظ کی شان حکیمانہ اور جلال کا رنگ لیے ہوئے تھی، آپ بلا رو رعایت کھرے اور صاف الفاظ میں نصیحت فرمایا کرتے تھے، اعلائے کلمۃ الحق میں بے باک تھے، حُر الضمیر اور آزاد گو تھے، خاص مرید کو کبھی آپ خطاب فرماتے، تو "یا غلام" کے عنوان سے پکارتے، مجمع کو مخاطب بناتے، تو "یا قوم" کہکر وعظ فرمایا کرتے تھے، وعظ کے وقت آپ کے منہ سے موتی جھڑتے تھے، آپ کا کلام رشتۂ دُر یا سلکِ گوہر تھا، جو مسلسل دریا

لہ بیناءً حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ حضرت شیخ ابو عبداللہ عبدالوہاب کی روایت سے ظاہر ہے کہ آپکی ہر مجلس میں دو چار آدمی ضرور مر جایا کرتے تھے (دیکھو بہجۃ الاسرار صفحہ ۹۵) ۱۲ منہ رح

کی طرح رواں چلا جاتا تھا، آپ کے کلام میں ذرا سرعت تھی،

جب آپ کرسی پر رونق افروز ہوتے، تو آپ کی ہیبت سے کوئی شخص نہ لعاب دہن پھینکتا، نہ ناک صاف کرتا، نہ کلام کرتا، اور نہ اٹھکر وسط مجلس میں جاتا

یہ آپ کی کرامت تھی، کہ آپکی مجلس میں دور و نزدیک بیٹھنے والے آپ کی آواز یکساں سنتے تھے، نیز آپ اہل مجلس کے خطرات قلبی کے موافق کلام فرماتے تھے،

چنانچہ علامہ ابوالحسن سعد الخیر انصاری اندلسی کا بیان[ف] ہے، کہ میں ۵۲۹ھ ہجری میں سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوا، میں اخیر کی صفوں میں تھا، آپ زُہد پر تقریر فرمارہے تھے، میں نے دل میں کہا، کہ کاش آپ **معرفت** پر تقریر فرمادیں، پس آپ نے زہد کو چھوڑ کر معرفت پر وہ تقریر فرمائی، جو میں نے کبھی نہیں سنی تھی، پھر میرے دل میں آیا، کاش آپ **شوق** پر تقریر فرمادیں، پس آپ نے معرفت کو چھوڑ کر شوق پر وہ تقریر فرمائی، جو کبھی میرے سُننے میں نہیں آئی تھی، پھر میرے دل میں خیال آیا، کاش آپ **علم فنا و بقا** پر تقریر فرمادیں، پس آپ نے شوق کو چھوڑ کر فنا و بقا پر وہ تقریر کی، جو میرے کانوں نے آجتک نہیں سُنی تھی، پھر میرے جی میں آیا، کہ کاش آپ **علم غیب و حضور** پر تقریر فرمادیں، پس آپ نے فنا و بقا کو چھوڑ کر علم غیب و حضور میں ایسی تقریر کی جو میں نے کبھی نہیں سُنی تھی، پھر آپ نے فرمایا، ابوالحسن یہ تجھے کافی ہے، یہ سنکر مجھ سے آپے میں نہ رہا گیا، میں نے اپنے کپڑے چاک کر ڈالے، ایک وجدانہ کیفیت مجھپر طاری ہوگئی، اور میں نے چیخنا چلّانا اور دھاڑیں مارنا شروع کردیا،

آپکا خطبۂ وعظ

آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں، کہ میرے والد ماجد وعظ سے قبل خطبہ یوں شروع کیا کرتے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اس کے بعد آپ خاموش ہوجاتے، پھر فرماتے، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ،

ف ملاحظہ ہو بہجۃ ص ۹۲ و ۱ ملفوظ ۲

پھر آپ خاموش ہو جاتے، پھر فرماتے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پھر آپ خاموش ہو جاتے پھر فرماتے،

عَدَدَ خَلْقِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ
وَرِضَا نَفْسِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ
وَمُنْتَہٰی عِلْمِہٖ وَجَمِیْعِ مَا شَاءَ
وَخَلَقَ وَذَرَاءَ وَبَرَاءَ عَالِمِ
الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ
الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ، وَاَشْہَدُ اَنْ
لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَہٗ
الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ
وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَلَا
نِدَّ لَہٗ وَلَا شَرِیْکَ لَہٗ وَلَا
وَزِیْرَ وَلَا عَوْنَ وَظَھِیْرًا
اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ الْفَرْدُ الصَّمَدُ
الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ، وَ
لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ
لَیْسَ بِجِسْمٍ فَیَسْمَنُ وَلَا جَوْھَرٍ
فَیُحَسُّ وَلَا عَرَضٍ فَیَکُوْنُ
مُنْتَقِصًا عَنَالِکَ: لَا وَزِیْرَ
لَہٗ وَلَا مُشَارِکَ جَلَّ اَنْ
یَّشْبَہَ بِمَا صَنَعَہٗ اَوْ یُضَافُ
لِمَا اخْتَرَعَہٗ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ
وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَاَشْھَدُ

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ہیں، اس
کی تمام مخلوقات، اُس کے عرش، اُسکے
کلمات، اُس کے منتہائے علم سب کے برابر
اور جسقدر کہ وہ اپنے لئے پسند کرے، وہ
ظاہر و باطن غرض تمام چیزوں کا جاننے والا
ہے، نہایت مہربان اور رحیم ہے، ہر چیز کا
مالک اور پاک و بے عیب ہے، سب سے
غالب اور سب سے زیادہ حکمت والا ہے
میں شہادت دیتا ہوں، کہ اُس کے سوا
کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، ملک بھی اُسی
کا ہے، اور تمام تعریفیں بھی اُسی کو زیبا ہیں
وہی سب کو زندہ کرتا ہے، اور وہی مارتا ہے
اور وہ خود تا ابد الآباد زندہ رہیگا، اُسے کبھی
بھی موت نہیں، ہر طرح کی بھلائی اُسی کے
قبضۂ قدرت میں ہے، اور وہ ہر بات پر
قادر ہے، نہ اُسکا کوئی ہمسر ہے، اور نہ ہی
کوئی شریک، نہ اس کا کوئی وزیر ہے اور نہ ہی
کوئی معاون و مددگار، ایک اکیلا تن تنہا
اور پاک و بے نیاز ہے، نہ وہ کسی سے
اور نہ کوئی اُس سے پیدا ہوا، کوئی اُسکی
برابری کا نہیں، نہ وہ جسم ہے، کہ کم و بیش
ہو سکے، اور نہ جوہر ہے، کہ جس میں آوے
اور نہ وہ عرض ہے، کہ نقصان قبول کر

Marfat.com

أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَ
حَبِيْبُهٗ وَخَلِيْلُهٗ وَصَفِيُّهٗ
وَنَجِيُّهٗ وَخِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ
اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ
لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○ اَللّٰهُمَّ
ارْضَ عَنِ الرَّفِيْعِ الْعِمَادِ الطَّوِيْلِ
النِّجَادِ الْمُؤَيَّدِ بِالتَّحْقِيْقِ الْمُكَنّٰى
بِالْعَتِيْقِ الْخَلِيْفَةِ الشَّفِيْقِ
الْمُسْتَخْرَجِ مِنْ اَطْهَرِ اَصْلٍ
عَرِيْقٍ الَّذِيْ اِسْمُهٗ بِاِسْمِهٖ
مَقْرُوْنٌ وَجِسْمُهٗ مَعَ جِسْمِهٖ
مَدْفُوْنٌ الْاِمَامُ اَبِيْ بَكْرِنِ
الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
وَعَنِ الْقَصِيْرِ الْاَمَلِ الْكَثِيْرِ
الْعَمَلِ الَّذِيْ لَا خَامَرَهٗ وَجَلٌ
وَّلَا عَارَضَهٗ زَلَلٌ وَّلَا دَاخَلَهٗ
مَلَلٌ الْمُؤَيَّدِ بِالصَّوَابِ
الْمُلْهَمِ الْفَصْلَ الْخِطَابِ
حَنِيْفِيِّ الْمِحْرَابِ الَّذِيْ وَافَقَ
حُكْمُهٗ نَصَّ الْكِتَابِ الْاِمَامِ
اَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْ مُجَهِّزِ
جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَعَاشِرِ الْعَشَرَةِ

سکے، وہ اس بات سے بھی بالاتر ہے،
کہ اُس کی بنائی ہوئی چیزوں سے اُسے
تشبیہ یا اُس کے اختراعات میں سے
کسی کے ساتھ بھی اُسے نسبت دیجائے
بلکہ اُس جیسی کوئی بھی شئے نہیں، وہ سب
کی سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے میں اس
امر کی بھی شہادت دیتا ہوں، کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اُس کے بندے اُسکے رسول،
اُسکے حبیب، اُسکے خلیل اور اُسکی کل
مخلوقات میں بہترین خلائق ہیں، اُسنے
آپکو (دنیا میں) ہدایت کامل اور دین حق
دیکر بھیجا تاکہ تمام ادیان پر اُس کو غالب
کر دے، گو مشرکین اس بات کو پسند نہ
کریں، اے اللہ تو راضی ہو، اور اپنی رحمتیں
نازل کر، اُنپر جو کہ اُونچے گھرانے کے اور
بڑے پرتلوں والے تھے، حق جنکا موید
تھا، جنکی کنیت عتیق تھی، جو کہ خلیفہ مہربان
تھے، جنکی اصل بہت پاک تھی، جنکا نام
سرورِ کائنات کے نام پاک کے ساتھ مقرون
اور جنکا جسم حضور کے جسم اطہر کے ہم پہلو
مدفون ہے یعنی امام عادل امیر المومنین
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر
اور اُنپر جو کوتاہ حرص اور کثیر العمل تھے
جنہیں کہ نہ کسی کا خوف لاحق ہوتا تھا نہ لغزش
اُن سے سرزد ہوتی، اور نہ راہِ حق میں وہ

Marfat.com

مَنْ شَيَّدَ الْاِيْمَانَ وَرَتَّلَ
الْقُرْاٰنَ وَشَتَّتَ الْفُرْسَانَ
وَضَعْضَعَ الطُّغْيَانَ مُزَيِّنِ
الْمِحْرَابِ بِاِمَامَتِهٖ وَالْقُرْاٰنِ
بِتِلَاوَتِهٖ اَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ
وَاَكْرَمِ السُّعَدَاءِ الْمُسْتَحْيِيْ مِنْهُ
مَلٰئِكَةُ الرَّحْمٰنِ ذِي النُّوْرَيْنِ
اَبِيْ عَمْرٍو عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنِ الْبَطَلِ
الْبُهْلُوْلِ وَزَوْجِ الْبَتُوْلِ
وَابْنِ عَمِّ الرَّسُوْلِ وَسَيْفِ
اللّٰهِ الْمَسْلُوْلِ قَالِعِ الْبَابِ
وَهَازِمِ الْاَحْزَابِ اِمَامِ الدِّيْنِ
وَعَالِمِهٖ وَقَاضِي الشَّرْعِ
وَحَاكِمِهٖ وَالْمُتَصَدِّقِ فِي
الصَّلٰوةِ بِخَاتَمِهٖ مُفْدِيْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهٖ وَمُظْهِرِ
الْعَجَائِبِ الْاِمَامِ اَبِي الْحَسَنَيْنِ
عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَنِ السِّبْطَيْنِ
الشَّهِيْدَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
وَعَنِ الْعَمَّيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ الْحَمْزَةِ
وَالْعَبَّاسِ وَعَنِ الْاَنْصَارِ وَ
الْمُهَاجِرِيْنَ وَعَنِ التَّابِعِيْنَ
لَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ
يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ

کسی طرح تھک سکتے تھے، حق جنکی تائید
پر تھا، جنہیں فیصلے وتصفیہ کرنا الہام ہو چکا
تھا، جو راہ حق پر تھے، وہ کہ جنکا حکم کئی مرتبہ
وحی اور آیات قرآنی کے موافق اُترا یعنی
امام عادل امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ پر اور اُن پر جو کہ اسلامی لشکر
کی تیاریوں میں نہایت سرگرم تھے، جو کہ
عشرہ مبشرہ سے تھے، جنہوں نے کہ ایمان
کی جڑ کو مضبوط کر دیا، جنہوں نے لشکر
پھیلا کر کفار کی سرکشی مٹا دی، جنہوں نے
کہ سجدوں کی محرابوں کو اپنی امامت سے
اور کلام ربّانی کو اس کی تلاوت سے
مزیّن کیا، جو کہ افضل الشہداء اور اکرم السعداء
ہیں، جنکی شرم وحیا کا یہ حال تھا، کہ اُنسے
فرشتے بھی حیا کرتے تھے، جنکا لقب ذوالنورین
تھا یعنی امیر المومنین حضرت ابو عمر و عثمان بن
عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اور اُنپر جو کہ شیر خدا
زوج بتول اور حضور سرور دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کے چچیرے بھائی تھے، جو کہ گویا
باری تعالےٰ کی نکلی ہوئی تلوار تھے، جنہوں
نے دروازہ خیبر کو اکھاڑ پھینکا تھا، جو دشمن
کے لشکروں کو شکست فاش دیا کرتے
تھے، جو کہ دین کے امام وعالم اور نماز کا
پورا حق ادا کرنیوالے شرع کے قاضی و
حاکم تھے، جو کہ اپنی روح پُرفتوح کو حضور

Marfat.com

الامَامَ وَالاُمَّةَ وَالرَّعِيَّ وَالرَّعِيَّةَ
وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ فِي الْخَيْرَاتِ
وَادْفَعْ شَرَّ بَعْضِهِمْ عَنْ بَعْضٍ
اَللّٰهُمَّ وَاَنْتَ الْعَالِمُ بِسَرَائِرِنَا
فَاَصْلِحْهَا وَاَنْتَ الْعَالِمُ
بِعُيُوْبِنَا فَاسْتُرْهَا وَاَنْتَ الْعَالِمُ
بِحَوَائِجِنَا فَاقْضِهَا لَا تَرَانَا
حَيْثُ نَهَيْتَنَا وَلَا تَفْقِدْنَا
حَيْثُ اَمَرْتَنَا وَاَعِزَّنَا بِالطَّاعَةِ
وَلَا تُذِلَّنَا بِالْمَعْصِيَةِ وَاشْغَلْنَا
بِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَاقْطَعْ
عَنَّا كُلَّ قَاطِعٍ يَقْطَعُنَا عَنْكَ
وَاَلْهِمْنَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَ
حُسْنَ عِبَادَتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاءْ
لَمْ يَكُنْ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
اَللّٰهُمَّ لَا تُحْيِنَا فِيْ غَفْلَةٍ
وَلَا تَاْخُذْنَا عَلٰى غِرَّةٍ رَبَّنَا
لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ
اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ
عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ
عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا
وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا
بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا کرتے
تھے، یعنی مظہر العجائب امام عادل امیر المومنین
حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ اور حضور سرور
کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نواسے
سبطین الشہیدین الامام الحسن والحسین
اور آپ کے عم بزرگ حضرت حمزہ اور
حضرت عباس اور کل مہاجرین وانصار پر
اور اُن پر بھی جو کہ قیامت تک اُن کی پیروی
کرتے رہیں، اے پروردگار! امام اور
اُمت، حاکم اور محکوم دونوں کو صلاحیت
نصیب کر، اُن کے دلوں میں ایکدوسرے
کی محبت ڈال، اُنہیں نیکی کی توفیق دے
اور ایکدوسرے کے شر سے اُنہیں محفوظ رکھ
اے مولا! تو ہمارے مخفی رازوں سے
مطلع ہے، تو اُنکی اصلاح کر، تجھے ہمارے
گناہوں کی خبر ہے، تو اُنہیں معاف کر،
تو ہمارے عیبوں سے آگاہ ہے، اُنہیں
چھپا، تو ہماری ضروری باتوں کو جانتا ہے
اُنکو پورا کر، جن باتوں سے تو نے ہمیں منع
کیا اُنکے کرنے کا ہمیں موقعہ نہ دے، اور
ہمیں توفیق دے، کہ ہم تیرے احکام کے
پابند رہیں، ہمیں اپنی طاعت وعبادت کی
عزت نصیب کر، اور گناہوں کی ذلت
میں ہمیں نہ ڈال، اپنے ماسوا سے
ہمیں اپنی طرف کھینچ لے، جو تجھ سے

Marfat.com

وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰـنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْـقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ ہمیں دور کرے، اُسے ہم سے دور کردے ہمیں اپنے ذکر کرنے کا طریقہ سکھلا اور صبر وشکر کی توفیق دے، اور اطاعت اور عبادت کرنے میں ہمیں خلوص ویقین نصیب کر، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، جوکچھ کہ وہ چاہتا ہے، وہی ہوتا ہے، اور جو نہیں چاہتا، وہ نہیں ہوتا، کسی کو کچھ طاقت وقوت نہیں، مگر اُسی کی اعانت سے جو کہ عظمت وبزرگی والا ہے، اے پروردگار ہماری زندگی غفلت کی زندگی نہ کر، اور نہ ہمارے دھوکا میں پڑ جانے سے تو ہم سے مواخذہ کر، اے پروردگار ہم بھول جائیں یا قصداً ہم سے کوئی خطا ہو جائے، تو ہم سے تو درگذر فرما، اور ہم پر اتنا بوجھ نہ ڈال، جتنا کہ تو نے اگلی اُمتوں پر ڈالا تھا، اے مولا! جس بات کی ہمیں طاقت نہ ہو، اس میں تو ہمیں مجبور نہ کر، ہم سے تو نرمی فرما اور ہمارے گناہوں کو تو بخشدے، اور اپنا فضل وکرم ہمارے شامل حال رکھ، تو ہی ہمارا مالک وحقیقی مددگار ہے، تو ہی کافروں پر بھی ہماری مدد کر،

تقریر لکھنے کیلئے ہر مجلس میں چارسو دواتیں ہونا

آپ کی مجلس وعظ میں دو شخص بغیر الحان کے بلند آواز سے قرآن شریف پڑھا کرتے تھے، اور شریف ابوالفتح ہاشمیؒ بھی آپ کی مجلس کے قاری تھے،

مجلس میں آپ کی تقریر قلمبند کرنے کے لئے چارسو[1] دواتیں ہوا کرتی تھیں اکثر آپ اپنی مجلس میں تخت پر سے اُٹھکر لوگوں کے سروں پر کئی قدم ہوا میں چلکر جاتے، اور پھر اپنے تخت پر واپس آجاتے،

مجلس وعظ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

ایک[2] روز حضور غوثیت مآبؒ کی مجلس میں دس ہزار کے قریب آدمی جمع تھے، شیخ علی بن ابی نصر الہیتیؒ بھی آپ کے سامنے بیٹھے تھے، کہ یکایک اُنکو نیند آگئی حضرت

---

[1] دیکھو بہجہ صفحہ ۹۵ ۱۲ منہ رح [2] بہجہ مطبوعہ مصر صفحہ ۲۶ ۱۲ منہ رح

Marfat.com

غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو فرمایا، کہ خاموش ہو جاؤ، یہ فرمانا ہی تھا کہ لوگ ایسے خاموش ہوئے، کہ سوائے سانسوں کے اور کوئی آواز سنائی نہ دیتی تھی، پھر حضور غوثیت مآب منبر سے اُترے، اور شیخ علی بن ابی نصر کے روبرو ادب سے کھڑے ہو گئے، اور بغور اُن کی طرف دیکھنے لگے، کچھ دیر کے بعد شیخ علیؒ جاگ اُٹھے، حضرت غوث پاکؒ نے اُن سے دریافت کیا، کہ کیا آپ نے اب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے؟ شیخ نے جواب دیا، ہاں! آپ نے فرمایا، میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کے لئے ہی کھڑا ہوا تھا، پھر حضرت غوث پاکؒ نے پوچھا، کہ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو کوئی وصیت بھی فرمائی، شیخ علی نے جواب دیا، کہ آپ کی خدمت اقدس میں رہنے کی،

آپکا فتوے دینا

شیخ عبد الرزاقؒ شیخ عبد الوہابؒ اور ابو القاسم عمر بزاز کا بیانؒ ہے، کہ عراق کے سوا دیگر بلاد سے بھی حضور غوثیت مآبؒ کے پاس فتوے آیا کرتے تھے، ہم نے نہیں دیکھا، کہ کوئی استفتاء آپ کے پاس ایک رات رہا ہو تا کہ آپ اسکا مطالعہ فرمائیں، یا اُس میں غور و فکر کریں، بلکہ استفتاء کو پڑھتے ہی اُسی وقت اُس کے ذیل میں جواب تحریر فرما دیا کرتے تھے،

آپ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر فتوے دیا کرتے تھے، آپکے فتاوی علمائے عراق پر پیش کئے جاتے تھے، وہ اُن کی صحت پر اتنا تعجب نہ کرتے تھے، جتنا کہ آپ کے جواب کی سرعت پر،

امام ابو یعلی نجم الدین کہتے ہیں، کہ اپنے وقت میں حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ عراق کے اندر فتاوے میں مرجع الخلائق تھے،

امام موفق الدین بن قدامہؒ بیان کرتے ہیں، کہ ہم ۵۶۱ھ ہجری میں بغداد کے

لہ دیکھو بہجہ صفحہ ۱۱۱ ۱۲ منہ رح

اندر آئے، اُس وقت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ علم و عمل اور حال و افتاء میں سب سے بڑھے ہوئے تھے، طالب علموں کو آپ کی موجودگی میں کسی دوسرے کی حاجت نہ تھی، کیونکہ آپ جامع علم و فضل تھے،

آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک مرتبہ بلاد عجم سے ایک فتویٰ آپ کے پاس آیا، اس سے قبل یہ فتوے علمائے عراق پر پیش ہو چکا تھا، مگر کسی نے بھی اس کا شافی جواب نہیں دیا تھا،

اس کی صورت یہ تھی، کہ حضرات علماء اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے طلاق ثلاثہ کے ساتھ اس بات کی قسم کھائی، کہ وہ ایک ایسی عبادت کرے گا، جس میں وہ یہ عبادت کرتے وقت تمام لوگوں سے منفرد ہوگا، پس وہ شخص کونسی عبادت کرے، بینوا توجروا،

جب آپ کی خدمت میں یہ استفتاء پیش ہوا، تو آپنے فوراً اس پر تحریر فرما دیا، کہ وہ شخص مکہ معظمہ میں چلا جائے، مطاف اس کے لئے خالی کرا دیا جائے اور وہ ایک ہفتہ اکیلا طواف کرے، چنانچہ یہ جواب ملتے ہی مستفتی اُسی روز مکہ معظمہ روانہ ہو گیا،

مدت وعظ و تدریس و افتاء

آپ کے صاحبزادہ حضرت ابو عبداللہ عبدالوہاب فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار ہفتہ میں تین مرتبہ وعظ فرمایا کرتے تھے، جمعہ کی صبح اور سہ شنبہ کی شام کو مدرسہ میں اور یکشنبہ کی صبح کو خانقاہ میں،

آپنے کل چالیس سال لوگوں کو وعظ فرمایا، جس کی ابتداء ۵۲۱ھ ہجری اور انتہا ۵۶۱ھ ہجری ہے، اور تینتیس ۳۳ سال ۵۲۸ھ ہجری سے لیکر ۵۶۱ھ ہجری تک آپنے درس و تدریس اور افتاء کا کام سر انجام دیا،

اثر وعظ

شیخ عمر کیماتی فرماتے ہیں، کہ آپکی کوئی مجلس ایسی نہ ہوتی تھی، کہ جس میں یہود و نصاریٰ اسلام قبول نہ کرتے ہوں، یا قطاع الطریق، رہزن، چور، قاتل، فاسق، فاجر، ملحد، زندیق، بیدین اور بد اعتقاد لوگ آپ کے ہاتھ پر تائب نہ ہوتے ہوں،

Marfat.com

ایکدفعہ ایک راہب جسکا نام سنان تھا، آپکی مجلس میں آیا، اور آپکے دست مبارک پر اسلام سے مشرف ہوا، اُس نے عام مجمع میں کھڑے ہو کر بیان کیا، کہ میں یمن کا رہنے والا شخص ہوں، میرے دل میں اسلام کا شوق پیدا ہوا، میں نے مصمم ارادہ کر لیا، کہ جو شخص اہل یمن میں سب سے زیادہ متقی، پرہیزگار، متدین متشرع اور افضل ہوگا، میں اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کرونگا، میں اسی فکر میں تھا، کہ مجھے نیند آ گئی، میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو خواب میں دیکھا، آپ نے فرمایا، اے **سنان! تم بغداد جاؤ، اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرو، کیونکہ وہ اس وقت روئے زمین کے تمام لوگوں سے افضل ہے،**

شیخ موصوف بیان کرتے ہیں، کہ اسی طرح ایک دفعہ مجلس وعظ میں **تیرہ** عیسائی آپ کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہوئے، ان عیسائیوں نے بیان کیا، کہ ہم لوگ نصارٰے عرب ہیں، ہم مسلمان ہونا چاہتے تھے، مگر متردّد تھے، کہ کس کے ہاتھ پر ایمان لائیں، اسی اثناء میں ہاتف نے پکار کر کہا، کہ **تم لوگ بغداد میں جاؤ، اور شیخ عبدالقادر جیلانی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرو،** کیونکہ اس وقت جسقدر ایمان تمہارے دلوں میں ان کی برکت سے بھرا جائیگا، اسقدر ایمان تمہارے قلوب میں بھرا جانا اور کسی جگہ ممکن نہیں،

پانچہزار یہود و نصاریٰ کا قبول اسلام اور ایک لاکھ فساق و فجار کی توبہ

شیخ عبداللہ جبائیؒ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر پانچہزار سے زائد یہود و نصارٰی نے اسلام قبول کیا، اور ایک لاکھ سے زائد فساق و فجار، قطاع الطریق اور بد اعتقاد لوگ تائب ہوئے [1]

سینکڑوں مجرم ہوئے ہیں محرم درگاہ حق
رام کر ڈالا ہزاروں زمرۂ کفار کو

---

[1] بہجہ صفحہ ۹۶ ۱۲ منہ رح

آپکا استغنا اور اعلائے کلمۃ الحق

آپ اعلائے کلمۃ الحق میں بے باک تھے، امیر ہو یا غریب بادشاہ ہو یا فقیر، سب کو نصیحت کی بات بلاخوف وخطر صاف اور کھری سنا دیتے تھے امراء کے آگے دست سوال دراز کرنے، انکو حاجت روائی کیلئے کہتے، انکی چوکھٹ پر جبین التجا خم کرنے اور انکی آستان بوسی کو عین معصیت اور گناہ سمجھتے تھے چنانچہ ابو عبداللہ محمد بن خضر اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں، کہ میرا والد تیرہ سال تک حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا، انکا بیان ہے، کہ اس عرصہ میں میں نے دیکھا، کہ نہ تو آپ کا رینٹھ نکلا، اور نہ ہی کبھی بلغم، نہ کبھی آپ کے جسم پر مکھی بیٹھی، اور نہ ہی کبھی آپ امراء و روساء کی تعظیم کے لئے اٹھے، نہ کبھی آپ سلاطین کے دروازوں پر گئے، اور نہ ہی کبھی ان کے فرش فروش پر بیٹھے، بلکہ ان باتوں کو آپ اپنے لئے عذاب اور بلائے ناگہانی سمجھتے تھے، بسا اوقات امراء و رؤساء اور وزراء و سلاطین آپ کے در دولت پر آتے، اور آپ بیٹھے ہوتے، تو اٹھ جاتے، اور اپنے گھر میں داخل ہو جاتے، جب یہ لوگ بیٹھ جاتے، تو اس کے بعد آپ اندر سے تشریف لاتے، یہ آپ اس لئے کرتے، تاکہ آپ کو انکی تعظیم کیلئے کھڑا نہ ہونا پڑے جب آپ ان لوگوں کے پاس آتے، تو ان سے سخت کلامی سے پیش آتے، انکو پند و موعظت کرتے، وہ لوگ آپ کے ہاتھ چومتے، اور نہایت تواضع اور عجز و انکساری سے آپکے سامنے زانوئے ادب طے کر کے بیٹھ جاتے،

اگر آپ خلیفہ کو نامہ وغیرہ لکھتے، تو اُسے مندرجہ ذیل الفاظ میں تحریر کیا کرتے کہ عبدالقادر تمہیں اس بات کا حکم دیتا ہے، یا تم پر اس کا حکم نافذ اور اُس کی اطاعت واجب ہے، وہ تمہارا پیشوا اور تم پر حجت ہے۔

جب خلیفہ کے پاس یہ نامہ پہنچتا، تو وہ اُسے چومتا اور آنکھوں سے لگاتا، اور کہتا، کہ بیشک شیخ بالکل صحیح درست بجا اور سچ فرماتے ہیں،

آپکی ہیبت

ابراہیم الداری نے بیان کیا ہے، کہ آپ جمعہ کے روز جامع مسجد کو تشریف لیجاتے، تو لوگ سڑکوں پر آپ سے دعا کرلتے، یا آپکی برکت سے دعا مانگنے کیلئے کھڑے رہتے، جب آپ گذرتے، تو لوگ آپکی ہیبت سے

Marfat.com

کانپنے لگتے،

ایک روز جامع مسجد میں آپکو چھینک آئی، لوگوں نے آپکی چھینک کا جواب دیتے ہوئے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَیَرْحَمُکَ کہا، تو لوگوں کی آواز سے تمام مسجد گونج اُٹھی، حتیٰ کہ مسجد میں جس جگہ خلیفہ **المُستَنجِد بِاللّٰہ** بیٹھا کرتا تھا، وہاں تک اس کی آواز پہنچی، خلیفہ نے حیرانی و استعجاب سے پوچھا کہ یہ کیسی آواز ہے؟ لوگوں نے کہا، کہ حضور غوثیت مآب کو چھینک آئی ہے، یہ سنکر خلیفہ پر خوف طاری ہوگیا،

آپکا احترام

حضور غوثیت مآب رحمۃ اللہ علیہ کے احترام کا اندازہ ذیل کی چند مثالوں سے لگایا جاسکتا ہے،

(۱) حضرت شیخ علی بن ابی نصر الہیتی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان[۱] ہے، کہ میں ایک دفعہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کیلئے بغداد گیا، وہاں میں نے آپکو اپنے مدرسہ کی چھت پر **صلوٰۃ الضحیٰ** پڑھتے پایا، اچانک خلا میں جو میں نے نظر اُٹھا کر دیکھا، تو مجھے رجال غیب کی چالیس صفیں دکھائی دیں، جن میں سے ہر ایک صف میں قریباً ستر ستر شخص تھے، ہر ایک شخص کھڑا تھا، میں نے اُن سے کہا، کہ تم بیٹھتے کیوں نہیں؟ انہوں نے کہا، کہ **جب تک قطب وقت نماز سے فارغ ہوکر ہمیں اجازت نہ دیں گے، ہم ہرگز نہ بیٹھیں گے،** کیونکہ وہ ہمارے سردار ہیں، اُنکا قدم ہماری گردنوں پر ہے،

جب آپ نے سلام پھیرا، تو سب نے بڑھکر آپ کو سلام کیا، اور آپکے ہاتھوں کو بوسہ دیا

(۲) شیخ علی بن[۲] ابی نصر الہیتی رحمۃ اللہ علیہ اپنے اصحاب کبار کے ساتھ **زریران** سے حضور غوثیت مآبؒ کی زیارت کو آیا کرتے تھے، جب وہ **بغداد** کے قریب پہنچتے تو اپنے اصحاب سے فرماتے، کہ دریائے دجلہ میں غسل کرلو، اور بعض دفعہ خود بھی اُن کے ساتھ غسل کرتے، پھر اُن سے فرماتے، کہ اپنے دلوں کو صاف کرو، اور خطرات کو روکو، کیونکہ ہم **سلطان** کی خدمت میں حاضر ہونے کو ہیں،

جب آپ **بغداد** میں داخل ہوتے، تو لوگ آپ سے ملتے، اور آپکی طرف بھاگ کر آتے، مگر آپ اُن سے فرماتے، کہ شیخ عبد القادر کیطرف بھاگو، جب آپ حضور غوثیت

۱؎ بہجہ ص ۱۹ ۱۲ منہ رح ۲؎ بہجہ ص ۵۵ ۱۲ منہ رح

Marfat.com

مآبؒ کے مدرسہ کے دروازہ پر پہنچتے، تو اپنا پاپوش اُتار دیتے، اور توقف فرماتے، جب حضورؒ آپ کو پکارتے، تو آپ خدمت میں حاضر ہوتے،

(۳) حضرت شیخ ابو حفص عمر بن شیخ عبد الرحمٰن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ بیانؒ کرتے ہیں، کہ میرے والد بزرگوار ایک دفعہ جمعہ کیدن گھر سے نکلے تاکہ خچرؒ پر سوار ہو کر نماز جمعہ کیلئے جائیں، آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا، پھر نکال لیا، اور کچھ دیر زمین پر کھڑے رہے، پھر سوار ہو کر جامع مسجد کو تشریف لیگئے،

جب نماز ہو چکی، تو میں نے آپ سے اس کا سبب دریافت کیا، آپنے فرمایا، کہ اُس وقت بغداد میں حضور غوثیت مآب چاہتے تھے، کہ خچر پر سوار ہو کر جامع مسجد کو جائیں میں نے بمقتضائے ادب نہ چاہا، آپ سے پہلے سوار ہو جاؤں کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپکو اہل زمانہ پر مقدّم کیا ہے،

(۴) شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی رحمۃ اللہ علیہ بیانؒ کرتے ہیں، کہ شیخ بقا بن بطوؒ، شیخ علی بن ابی نصر الہیتیؒ اور شیخ ابو سعد قیلویؒ، حضور غوثیت مآب رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں جب آتے، تو اس کے دروازہ میں جھاڑو دیتے، اور چھڑکاؤ کیا کرتے تھے، اور شیخ علیہ الرحمۃ کے پاس بغیر اجازت نہ جایا کرتے تھے، جب حاضر خدمت ہوتے، تو شیخ علیہ الرحمۃ فرماتے، کہ بیٹھ جاؤ، وہ عرض کرتے کیا ہمارے لئے امان ہے؟ شیخ فرماتے، کہ ہاں تمہارے لئے امان ہے، پس وہ ادب سے بیٹھ جاتے

اسی طرح شیخ ابو عمروؒ مذکور بیان کرتے ہیں، کہ میں نے اکثر مشائخ عراق کو دیکھا، کہ جب وہ حضور غوث پاکؒ کے مدرسہ یا خانقاہ کے پاس پہنچتے، تو آستانہ مبارک کو بوسہ دیتے،

آپکا لقب محی الدین ہونے کی وجہ

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا، کہ حضورؒ کا لقب محی الدین کس طرح ہوا، اس کے جواب میں حضرت نے اپنا ایک مکاشفہ بیان کیا، کہ ایک روز میں سیر و سیاحت کیلئے بغداد سے باہر گیا ہوا تھا، جب واپس آیا، تو کیا دیکھتا

ے بہجۃ صفحہ ۱۵۸ و ۱۲ منہ رحم

Marfat.com

ہوں، کہ راستہ میں ایک شخص بیمار، زندگی سے لاچار، خستہ وخراب حال میرے سامنے آکھڑا ہوا، اور ضعف وناطاقتی کے سبب زمین پر گر پڑا، اور عرض کرنے لگا، کہ اے میرے سردار! میری دستگیری کر، اور میرے حال پر رحم فرما، اپنے دم مسیحانفس سے مجھ پر پھونک، تاکہ میری حالت درست ہو جائے، میں نے اُس پر دم کیا، دم کرنا ہی تھا، کہ وہ پھول کی مانند تر وتازہ ہوگیا، اُس کی لاغری کافور ہوگئی، اور جسم میں فربہی اور توانائی آگئی،

اس کے بعد اُس نے مجھ سے کہا، کہ اے عبدالقادر! مجھ کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا، "نہیں" وہ بولا، میں تیرے نانا حضرت محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہوں، ضعف کیوجہ سے میرا یہ حال ہوگیا ہے اب مجھے اللہ تعالیٰ نے تیرے ہاتھ سے زندہ کیا ہے، تو محی الدین ہے، تو مردہ دین کو زندہ کرنے اور اس میں نئی زندگی ڈالنے والا ہے، تو دین کا مجدد اعظم اور اسلام کا مصلح اکبر ہے،

میں اس شخص کو وہیں چھوڑ کر بغداد شریف کی جامع مسجد کی طرف روانہ ہوا، راستہ میں ایک شخص برہنہ پا بھاگتا ہوا میرے پاس آیا، اور بآواز بلند بولا، سیدی محی الدین بعد ازاں میں مسجد میں آیا، اور دوگانہ ادا کیا، میرا سلام پھیرنا ہی تھا، کہ خلقت مجھ پر ہجوم کر کے ٹوٹ پڑی، اور کانوں کو گنگ کر دینے والی فلک پاش آوازسے محی الدین محی الدین پکارنے لگی، اس سے قبل مجھے کسی نے اس لقب سے نہیں پکارا تھا،

حقیقت بھی یہی ہے، کہ حضور غوثیت مآب نے دین اسلام اور رسول پاک کی وہ محیر العقول خدمات سرانجام دیں، جنکو دیکھکر آج حلقہ بگوشانِ اسلام محو حیرت اور انگشت بدنداں ہیں،

آپکی تجدید دین، آپکی صحبت کا اثر، ارشاد وتربیت، اشاعت اسلام، احیائے دین اور تعلیم وتلقین وغیرہ زبردست کارناموں سے یہ بات شمس نصف النہار کیطرح واضح ہوتی ہے، کہ آپ کا یہ کشف بالکل صحیح اور مکاشفہ آئینہ تھا،

Marfat.com

آپکے منکرین

آپکے ہم عصر علماو مشائخ کی جماعت میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ملتا، جو مدت العمر آپکے فضائل سے منکر رہا ہو، ہاں علماء کی جماعت میں سے بعض ایسے تھے جنہوں نے ابتداء میں آپکی مخالفت کی، معاندت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا، لیکن بعد میں تائب ہو کر اُنہوں نے آپ سے معافی مانگی، اور آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہو گئے،

علامہ ابن جوزی کا رجوع

امام ابوالفرج عبدالرحمٰن معروف بہ ابن جوزی حدیث و تفسیر میں امام زمانہ تھے جمال الحفاظ آپکا لقب تھا، علم حدیث، علم تاریخ اور علم ادب میں آپکی تصنیفات بکثرت ہیں، چنانچہ موضوعات، تلبیس ابلیس، منتظم فی تاریخ الامم، تلقیح فہوم الاثرۃ فی التاریخ والسیرۃ اور لفظ المنافع وغیرہ بہت سی کتب آپ ہی کی تصنیف ہیں

آپ کی تصنیفات کے متعلق علامہ ابن خلکان کا قول ہے، کہ ابن جوزی کی تصنیفات احاطہ و اندازہ خیال سے باہر ہیں

بعض مورخین کا قول ہے، کہ ابن جوزی نے انتقال کیوقت وصیت فرمائی تھی، کہ میں نے جن قلموں سے حدیث لکھی ہے، اُن کا تراشہ میرے حجرے میں ہے مرنے کے بعد مجھکو نہلائیں، تو غسل کیلئے اُس تراشہ سے پانی گرم کریں چنانچہ آپکی وصیت پر عمل کیا گیا، پانی گرم ہو کر کچھ تراشہ بچ رہا،

علامہ ابن جوزی ۵۱۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے، اور ۵۹۷ھ ہجری میں بغداد کے اندر آپنے انتقال فرمایا، اور باب الحرف میں مدفون ہوئے،

علامہ موصوف حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر تھے، اہل ظاہر کو چونکہ بوجہ نافہمی یا غلط فہمی کے اہل باطن کے ساتھ بالعموم کاوش رہتی ہے، اسلئے علامہ ابن جوزیؒ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اسرار کو خلاف ظاہر شریعت جان کر اُنکا رد کرتے اور طعن و تشنیع میں بڑے زور سے حصہ لیتے تھے، بسا اوقات تو آپ کے حق میں سخت و سست اور دل شکن الفاظ بھی کہہ جایا کرتے

Marfat.com

تھے،

علامہ ابن جوزیؒ کی مخالفت نہ صرف حضور غوثیت مآبؒ تک ہی محدود تھی بلکہ دیگر مشائخ وصوفیہ کی نسبت بھی وہ اکثر سختی اور درشتی سے کام لیا کرتے تھے،

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ جو باعتبار فلسفۂ تصوّف دنیا کی تمام شائستہ قوموں میں یکتا مانے گئے ہیں، اُن کی تردید بھی ابن جوزی نے کئی جگہ کھلے دل سے کی ہے، اور جنکا جواب کئی اہل معارف نے اپنی تصنیفات میں دیا ہے، جن میں سے ایک کتاب "قواعد الطریقۃ فی الجمع بین الشریعۃ والحقیقۃ" سید احمد زونی کی تصنیفات سے ہے،

حضرت شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کے اکثر مسائل کا ذکر اپنے رسالہ مرج البحرین میں کیا ہے، علاوہ ازیں عبداللہ یافعی نے بھی ان باتوں کا جواب اپنی تالیفات میں دیا ہے،

الغرض علامہ ابن جوزی عرصہ تک حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ سے منحرف رہے۔ لیکن آخر میں انکو معلوم ہوگیا، کہ وہ غلطی پر ہیں، اپنے انکار سے تائب ہوئے اور حضور غوثیت مآب کے ظاہری و باطنی فضائل وکمالات کا اقرار کیا

چنانچہ شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مشکوٰۃ کے فارسی ترجمہ میں فرماتے ہیں، کہ حرم شریف میں ایک رسالہ میری نظر سے گذرا، جس میں لکھا تھا، کہ بعض علماء ومشائخ عصر ابن جوزی کو حضور غوثیت مآب کی خدمت میں لے گئے" اور طلب عفو کی، آپ نے معاف کر دیا،

علامہ ابن جوزی کے رجوع کا واقعہ قلائد الجواہر اور بہجۃ الاسرار میں یوں مذکور ہے کہ ایک دفعہ حافظ ابو العباس احمدؒ علامہ ابن جوزی کے ہمراہ حضور غوثیت مآبؒ کی مجلس میں حاضر ہوئے، اسوقت آپ ترجمہ پڑھانے میں مشغول تھے، قاری نے ایک آیت پڑھی، اور آپ نے اُس کے وجوہات بیان فرمانے شروع کئے، گیارہ وجوہات تک حافظ ابو العباس ہر وجہ پر ابن جوزی سے دریافت کرتے گئے، کہ کیا یہ وجہ آپ کو معلوم ہے؟ اور آپ اثبات میں جواب دیتے گئے،

اس کے بعد آپ نے پوری چالیس وجہیں بیان فرمائیں، اور ہر ایک وجہ کو

Marfat.com

اُس کے قائل کیطرف منسوب کرتے گئے، اور حافظ ابو العباس کے پوچھنے پر ابن جوزی اخیر تک ہر وجہ پر نفی میں جواب دیتے رہے، کہ مجھے اسکا علم نہیں، آخر حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وسعت علم پر نہایت متعجب ہو کر بے اختیار کہنے لگے، کہ ہم قال کو چھوڑ کر حال کیطرف رجوع کرتے ہیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اس کے بعد آپنے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے، یہ دیکھکر مجلس میں ایک اضطراب پیدا ہو گیا

ایک اہم بحث

حضور غوثیت مآب کا فرمان

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

روایت اور رُواۃ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذکورہ فرمان کثرت کے ساتھ آپ کے معصر اکابر مشائخ سے مروی ہے، چنانچہ شیخ محمود بن احمد الکردی الحمیدی الجیلانی البغدادی نے ۶۲۰ ہجری میں بغداد کے اندر، شیخ محمد بن علی السبکی نے ۶۲۱ ہجری میں اور فقیہہ ابو محمد الحسن البغدادی نے قاہرہ کے اندر، شیخ ابو محمد عبداللہ البغدادی اور شیخ ابو بکر عبداللہ بن نصر التیمی البکری نے ۶۶۴ ہجری میں اور حافظ ابو العز عبد المغیث بن حرب البغدادی الحنبلی نے ۵۳۰ ہجری میں بغداد کے اندر بیان کیا، کہ ایک دفعہ ہم آپکی ایک مجلس وعظ میں جو محلہ حلبہ کے اندر آپکے مہمان خانہ میں منعقد ہوئی تھی، حاضر تھے، اس مجلس میں حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے دوران وعظ میں فرمایا تھا[1]

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے

مشائخ کا سر تسلیم خم کرنا یہ سنکر شیخ علی بن ابی نصر الہیتی رحمۃ اللہ علیہ اٹھے، اور منبر کے پاس جاکر آپ کا قدم اپنی گردن پر رکھ لیا، اس کے بعد تمام حاضرین نے آگے بڑھکر اپنی گردنیں خم کر دیں،

---

[1] بہجۃ مطبوعہ مصر ص ۹ ۱۲ منہ

اس مجلس میں عراق کے قریباً تمام مشائخ موجود تھے، جن میں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں،[1]

(۱) شیخ علی بن ابی نصر الہیتیؒ (۲) شیخ بقا بن بطوؒ (۳) شیخ ابو سعد قیلویؒ (۴) شیخ موسیٰ بن ماہینؒ، شیخ ابو النجیب عبد القاہر سہروردی (۶) شیخ ابو الکرمؒ (۷) شیخ ابو العباس احمد بن علی جوسقی صرصری (۸) شیخ ماجد الکردیؒ (۹) شیخ ابو حکیم بن نہروانیؒ (۱۰) شیخ عثمان القرشیؒ (۱۱) شیخ مکارم الاکبرؒ (۱۲) شیخ مطر الباذرانیؒ (۱۳) شیخ جاگیرؒ (۱۴) شیخ خلیفہ بن موسیٰ الاکبرؒ (۱۵) شیخ صدقہ بن محمد البغدادیؒ (۱۶) شیخ یحییٰ المرتعشؒ (۱۷) شیخ ضیاء الدین ابراہیم الجونیؒ (۱۸) شیخ ابو عبد اللہ محمد القزوینیؒ (۱۹) شیخ ابو عمرو عثمان البطائحیؒ (۲۰) شیخ قضیب البان موصلیؒ (۲۱) شیخ ابو العباس احمد الیمانیؒ (۲۲) شیخ ابو العباس احمد القزوینیؒ (۲۳) شیخ داؤدؒ[2] (۲۴) شیخ ابو عبد اللہ محمد الخاصؒ (۲۵) شیخ عثمان[3] بن احمد العراقی الشوکیؒ (۲۶) شیخ سلطان المزینؒ (۲۷) شیخ ابو بکر الشیبانیؒ (۲۸) شیخ ابو العباس احمد بن الاستاذؒ (۲۹) شیخ ابو محمد احمد بن عیسیٰ معروف بالکوسجیؒ (۳۰) شیخ مبارک بن علی الجیلیؒ (۳۱) شیخ ابو البرکات ابن معدان عراقیؒ (۳۲) شیخ عبد القادر بن حسن البغدادیؒ (۳۳) شیخ ابو السعود احمد بن ابی بکر خریمی عطارؒ (۳۴) شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابی المعالیؒ (۳۵) شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود بزازؒ (۳۶) شیخ شہاب الدین عمر السہروردیؒ (۳۷) شیخ محمود بن عثمان نعالؒ (۳۸) شیخ ابو حفص عمر بن ابی نصر الغزالیؒ (۳۹) شیخ ابو محمد حسن الفارسیؒ (۴۰) شیخ ابو محمد علی بن ادریس الیعقوبیؒ (۴۱) شیخ ابو حفص عمر الکیمانیؒ (۴۲) شیخ ابو بکر المزینؒ (۴۳) شیخ جمیل

---

[1] ان سب حضرات کے اسمائے گرام بہجۃ الاسرار و قلائد الجواہر میں مذکور ہیں ۱۲ منہ رح

[2] یہ شیخ ابو العباس احمد القزوینی کے شاگرد تھے، یہ نماز پنجگانہ مکہ معظمہ میں پڑھا کرتے تھے، ملاحظہ ہو قلائد ۱۲ منہ رح

[3] بیان کیا جاتا ہے کہ یہ رجال الغیب میں سے تھے، ملاحظہ ہو قلائد ۱۲ منہ رح

Marfat.com

صاحب الخطوۃ والزعقہ رح (۴۴) شیخ عثمان الصریفینی رح (۴۵) شیخ ابوالحسن الجوسقی رح (۴۶) شیخ ابو محمد الحریمی رح (۴۷) قاضی ابو یعلیٰ الفرا وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

ان سب حضرات مشائخ کرام نے بھی اس وقت اپنی اپنی گردنیں جھکا دی تھیں حاضر الوقت مشائخ کے علاوہ دیگر اولیائے کرام نے بھی اپنی اپنی جگہ اسی وقت گردنیں جھکا دی تھیں، چنانچہ شیخ احمد بن رفاعی رح نے اپنے زاویہ واقع ام عبیدہ میں شیخ عبد الرحمن طفسونجی نے طفسونج میں، شیخ محمد بن موسیٰ بن عبد اللہ بصری بصرہ میں، شیخ حیات بن قیس حرانی نے حران[1] میں، شیخ سوید سنجاری نے سنجار[2] میں، شیخ الملان دمشقی نے دمشق میں، شیخ ابو مدین نے مغرب میں، شیخ عبد الرحیم قناوی نے قنا میں، اور شیخ عدی بن مسافر نے بالس میں اُسی تاریخ کو اُسی وقت روحانی قوت اور مکاشفات سے معلوم کر کے اپنی اپنی گردنیں خم کر دی تھیں،

غرض تین سو تیرہ اولیاء اللہ نے دنیا کے مختلف مقامات میں حضور غوثیت مآب کے اس ارشاد پر ۔۔۔ جھکائیں، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے، حرمین شریفین میں سترہ[۱۷] نے، عراق میں ساٹھ[۶۰] نے، عجم میں چالیس[۴۰] نے، شام میں تیس[۳۰] نے، مصر میں بیس[۲۰] نے، مغرب میں ستائیس[۲۷] نے، یمن میں تئیس[۲۳] نے، حبشہ میں گیارہ[۱۱] نے، سد یاجوج ماجوج میں سات[۷] نے، کوہ قاف میں سینتالیس[۴۷] نے وادی سراندیپ میں سات[۷] نے، اور جزائر بحر محیط میں چوبیس[۲۴] نے

اولیائے وقت اور رجال الغیب کا آپ کو مبارک باد دینا

شیخ لؤلؤ الارمنی بیان کرتے ہیں، کہ جب حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ فرمایا، تو اس وقت ایک بہت بڑی جماعت ہوا میں اڑتی ہوئی نظر آئی، یہ جماعت آپ کی طرف آ رہی تھی، حضرت خضر علیہ السلام

---

[1] جیسا کہ بہجہ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۰۷ پر لکھا ہے، ۱۲ منہ رح [2] حران موصل و شام کے راستہ رقہ سے جو دریائے فرات پر واقع ہے، تین دن کی مسافت پر ہے، جیسا کہ معجم البلدان میں لکھا ہے، ۱۲ منہ رح [3] سنجار ایک مشہور شہر ہے، جو موصل سے تین دن کی راہ پر ہے، کذا فی معجم البلدان ۱۲ منہ رح [4] دیکھو بہجہ صفحہ ۱۰ ۱۲ منہ رح

نے انکو آپ کی خدمت میں حاضر ہونیکا حکم دیا تھا، جب آپ یہ فرما چکے، تو تمام اولیائے کرام نے آپکو مبارک باد دی، اس کے بعد اولیائے کرام کی طرف سے آپ کو یہ خطاب سنایا،

يَا مَلِكَ الزَّمَانِ وَيَا إِمَامَ الْمَكَانِ يَا قَائِمًا بِأَمْرِ الرَّحْمٰنِ وَيَا وَارِثَ كِتَابِ اللّٰهِ وَنَائِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَا مَنِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ مَائِدَتُهٗ يَا مَنْ أَهْلُ وَقْتِهٖ كُلُّهُمْ عَائِلَتُهٗ يَا مَنْ يُنْزِلُ الْقَطْرَ بِدَعْوَتِهٖ وَيَدُرُّ الضَّرْعُ بِبَرَكَتِهٖ وَلَا يَحْضُرُوْنَ عِنْدَهٗ إِلَّا مُنَكِّسَةً رُؤُوْسُهُمْ وَتَقِفُ الْغَيْبَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَرْبَعِيْنَ صَفًّا كُلُّ صَفٍّ سَبْعُوْنَ رَجُلًا وَكُتِبَ فِيْ كَفِّهٖ إِنَّهٗ أَخَذَ مِنَ اللّٰهِ مَوْثِقًا أَنْ لَا يَمْكُرَ بِهٖ وَكَانَتِ الْمَلٰئِكَةُ تَمْشِيْ حَوَالَيْهِ وَعُمْرُهٗ عَشَرَ سِنِيْنَ وَتُبَشِّرُهٗ بِالْوِلَايَةِ

اے بادشاہ، اے امام وقت، اے قائم بامر الٰہی، اے وارث کتاب اللہ و سنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اے وہ شخص کہ آسمان و زمین گویا اسکا دستر خوان ہے، اور تمام اہل زمانہ اس کے اہل و عیال، اے وہ شخص جس کی دعا سے پانی برستا ہے، جس کی برکت سے تھنوں میں دودھ اُترتا ہے، جس کے روبرو اولیاء سر جھکائے ہوئے ہیں، جس کے پاس رجال الغیب کی چالیس صفیں کھڑی ہیں جن کی ہر ایک صف میں ستر ستر مرد ہیں، جس کی ہتھیلی میں لکھا ہوا ہے، کہ میں نے خدا تعالےٰ سے عہد لیا ہے، کہ وہ میرے ساتھ مکر نہ کریگا، اور جس کی دس سالہ عمر میں ملائکہ اسکے اِرد گرد پھرتے تھے، اور اسکی ولایت کی خبر دیتے تھے،

تاج غوثیت اور ابدال کا اعتراف

شیخ مطر کا بیان ہے، کہ مجھ سے شیخ محمد الخاص اور شیخ احمد العریفی کے روبرو شیخ مکارم نے فرمایا کہ میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں، کہ جس روز حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ فرمایا تھا، اُس روز روئے زمین کے تمام اولیاء نے معاینہ کیا، کہ قطبیت کا عَلَم آپکے سامنے گاڑا گیا، اور غوثیت کا تاج جو شریعت و حقیقت کے نقش د

Marfat.com

نگار سے مربن تھا، آپ نے سر پر رکھا لیا ہے،

یہ دیکھکر دسوں ابدالوں نے آپکے فرمان کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیئے تھے شیخ مطرؒ کہتے ہیں، کہ میں نے شیخ مکارمؒ سے پوچھا، کہ وہ دس ابدال کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا، کہ وہ دس ابدال یہ ہیں :-

(۱) شیخ بقابن بطوؒ (۲) شیخ ابوسعید القیلویؒ (۳) شیخ علی بن ہیتی، (۴) شیخ عدی بن مسافرؒ (۵) شیخ موسیٰ الزدلیؒ (۶) شیخ احمد بن رفاعیؒ (۷) شیخ عبدالرحمٰن الطفسونجیؒ (۸) شیخ ابو محمد عبدالبصریؒ (۹) شیخ حیات بن قیس الحرانیؒ (۱۰) شیخ ابو مدین المغربیؒ

کیا آپکا یہ فرمان بامر الٰہی تھا؟

حضور غوثیت مآب کے اس فرمان کے متعلق آپ کے بہت سے ہمعصر اکابر مشائخ سے بکثرت روایات منقول ہیں، کہ آپ کا یہ فرمان بامر الٰہی تھا،

پہلی روایت

چنانچہ شیخ عدی بن ابی البرکات صخر بن صخر بن مسافر بیانؒ کرتے ہیں، کہ میں نے اپنے عم بزرگ شیخ عدی بن مسافرؒ سے پوچھا، کہ کیا آپ کو معلوم ہے، کہ اس سے قبل حضرت غوث الاعظم کے سوا کسی اور نے بھی یوں کہا ہے، کہ "میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے" آپنے فرمایا نہیں، میں نے پوچھا، اس کے معنے کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا، اس سے محض مقام فردیت مراد ہے، میں نے کہا، کیا ہر زمانہ میں فرد ہوتا ہے؟ آپنے فرمایا ہاں، مگر بجز حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اور کسی فرد کو اس کے کہنے کا حکم نہیں ہوا، پھر میں نے عرض کیا، کیا آپ اس کے کہنے پر مامور ہوئے تھے؟ آپ نے فرمایا، بے شک آپ کو امر ہوا تھا، اور امر ہی کیوجہ سے اولیاء اللہ نے گردنیں خم کر دی تھیں، دیکھو! ملائکہ نے بھی حضرت آدم علیہ السلام کو تب ہی سجدہ کیا تھا، جبکہ باریتعالےٰ نے اُنہیں حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا،

بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۲ و ۱۳

دوسری روایت اسی طرح شیخ ابراہیم الاعزب بن الشیخ ابی الحسن علی الرفاعی البطائحی رح بیان کرتے ہیں، کہ میرے والد ماجد نے میرے ماموں سیدی شیخ احمد الرفاعی سے پوچھا، کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کہا ہے، تو کیا آپ اس کے کہنے پر مامور ہوئے تھے؟ آپ نے فرمایا، بیشک وہ اس کے کہنے پر مامور تھے

تیسری روایت شیخ الاسلام شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی علیہ الرحمۃ سے آپ کے اس قول قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کے معنے پوچھے گئے[1]، تو شیخ موصوف نے فرمایا، کہ اس سے آپ کی کرامات کا بکثرت ظاہر ہونا مراد ہے، کہ جن کا بجز ناحق پسند شخص کے اور کوئی انکار نہیں کرسکتا،

چوتھی روایت اسی طرح شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا، کہ کیا حضور غوثیت مآب نے یہ بات بامر الٰہی کہی تھی، کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے؟ تو آپ نے فرمایا، کیوں نہیں، بیشک انہوں نے بحکم الٰہی کہی تھی،

پانچویں روایت حضرت شیخ ابواسحٰق ابراہیم بن شیخ عارف ابوالحسن رفاعی بطائحی مشہور بہ اعزب[2] بیان کرتے ہیں، کہ میرے والد نے شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا، کہ کیا حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات کہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے، بحکم الٰہی کہی تھی، انہوں نے کہا بیشک آپ نے بامر الٰہی کہی تھی،

اسی طرح شیخ علی بن الہیتی رح اور شیخ حیات بن قیس حرانی رح سے روایات مروی ہیں، جو بڑے زور سے اس امر پر دال ہیں، کہ آپ کا یہ فرمان بامر الٰہی تھا،

اس قول کا صحیح مفہوم

مذکورہ روایات کے بعد یہ بات تو بالکل پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے، کہ حضرت غوث

---

[1] ملاحظہ ہو، قلائد ۱۲ منہ رح [2] جس کی بیوی نہ ہو یا لوگوں سے بہت دور رہتا ہو، جیسا کہ صراح میں لکھا ہے ۱۲ منہ رح

Marfat.com

اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ بامرالٰہی فرمایا تھا، کیونکہ جلیل القدر عارفانِ حقیقت اور عظیم المنزلت اکابر مشائخ اسکو تسلیم کرتے ہیں،

اب بحث طلب امر یہ ہے، کہ آپ کے اس ارشاد کے صحیح معنے کیا ہیں؟

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر حلقہ بگوشان آپ کے حق میں بہت غلو کرتے اور محبت میں افراط سے کام لیتے ہیں، یہ لوگ اولیائے متقدمین ومتاخرین کو اس حکم میں داخل کرتے ہیں، جو خلاف صواب ہے،

بلکہ یہ حکم صرف اولیائے وقت کے ساتھ مخصوص ہے، اولیائے متقدمین کے حق میں کیسے جائز ہوسکتا ہے، جن میں صحابہ کرام اور خلفائے اربعہ بھی شامل ہیں جنکی فضیلت احادیث سے تمام اولیاء اللہ پر ثابت ہے، اور اولیائے متاخرین میں بھی کیسے جائز ہوسکتا ہے، جنمیں حضرت مہدی علیہ السلام بھی شامل ہیں، جنکے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دیکر اُمت کو اُنکے وجود کی خوشخبری دی ہے، اور اُن کے حقمیں خلیفۃ اللہ فرمایا ہے، اور ایسے ہی عیسیٰ علیہ السلام جو اولو العزم نبی ہیں،

یہ صرف میرا ہی خیال نہیں، بلکہ بڑے بڑے علماء اور صوفیاء نے بھی اس حکم کو صرف اولیائے وقت کے ساتھ مخصوص کیا ہے،

چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رح نے شرح فتوح الغیب فارسی کے دیباچہ میں لکھا ہے، کہ یہ حکم صرف اولیائے وقت کے ساتھ مخصوص ہے،

حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں، کہ

باید دانست کہ ایں حکم مخصوص	جاننا چاہیئے، کہ یہ حکم صرف اُسی وقت
باولیائے آں وقت است	کے اولیاء کے ساتھ مخصوص ہے
اولیائے ماتقدم وماتاخر ازیں	اولیائے متقدمین ومتاخرین اس
حکم خارج اند،	حکم سے خارج ہیں،

لہ بعض نے یہ بھی لکھا ہے، کہ یہ سُکری حالت کے کلمات تھے، چنانچہ عوارف المعارف میں شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رح جو حضرت غوث اعظم رح کے ہمعصروں اور مصاحبوں میں سے تھے، لکھتے ہیں، کہ یہ حالت سکریہ کے کلمات تھے، واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ رح

Marfat.com

قَدَمُ کے معنے

اب رہ گئے "قدم" کے معنے، سو اس کے متعلق شیخ محمد بن یحییٰ التادفی الحنبلی مصنف قلائد الجواہر اپنی کتاب میں لکھتے ہیں، کہ "قدم کے یہاں پر حقیقی معنے مراد نہیں، بلکہ مجازی مراد ہیں، چنانچہ شانِ ادب بھی اسی امر کی مقتضی ہے"،

قدم سے مجازاً طریقہ بھی مراد ہوتا ہے، جیسا کہ کہا جاتا ہے،

فُلَانٌ عَلٰی قَدَمٍ حَمِیْدٍ اَیْ طَرِیْقَۃٍ حَمِیْدَۃٍ — یعنی فلاں شخص قدم حمید پر ہے، یعنی طریقہ حمید پر ہے،

اب آپ کے اس قول قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کے معنے واضح ہو گئے، کہ آپ کا طریقہ، آپ کے فتوحات اپنے وقت کے تمام اولیاء کے طریقوں اور فتوحات سے اعلیٰ وارفع اور انتہائے کمال کو پہنچا ہوا ہے،

شیخ الاسلام عز الدین بن عبد السلامؒ نے بھی آپ کے اس قول کو اولیائے وقت کے ساتھ مخصوص کر کے اسکا یہی معنے لکھا ہے، وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

آپکے ازواج

حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب عوارف المعارف کے گیارھویں باب میں فرماتے ہیں، کہ حضور غوثیت مآب سے کسی نے دریافت کیا کہ حضرت! آپنے نکاح کیوں کیا؟ تو آپنے فرمایا، کہ بیشک میں نکاح نہیں کرتا تھا لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ تم نکاح کرو،

نیز آپ سے منقول ہے، کہ آپنے فرمایا، کہ مدت سے میں نکاح کرنیکا ارادہ رکھتا تھا، مگر اس وجہ سے مجھے نکاح کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی، کہ میرے اوقات میں کدورت پیدا ہو جائے گی، عرصہ تک میں اپنے اس ارادہ سے باز رہا، مگر کہاں تک؟

کُلُّ اَمْرٍ مَرْھُوْنٌ بِاَوْقَاتِھَا — ہر کام کا ایک وقت مقرر ہو چکا ہے

Marfat.com

جب یہ وقت آیا، تو خدا تعالےٰ نے مجھے چار ازواج عنایت کیں، جن میں سے ہر ایک مجھ سے کامل محبت رکھتی تھی،

آپ کی بیبیاں بھی آپ کے روحانی فیوضات وکمالات سے فیض یاب تھیں چنانچہ آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالجبّار رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ کے متعلق بیان[1] کرتے ہیں، کہ جب میری والدہ کسی اندھیرے مکان میں جاتی تھیں، تو وہاں شمع کی طرح سے روشنی ہو جاتی تھی، ایک دفعہ ایسے موقعہ پر میرے والد ماجد بھی آئے جب اس روشنی پر آپ کی نظر پڑی، تو وہ روشنی معدوم ہو گئی، آپ نے اُن سے فرمایا، کہ یہ روشنی شیطان کی تھی، اس لئے میں نے اُسے معدوم کر دیا، اور اب میں اسے روشنی رحمانی سے تبدیل کئے دیتا ہوں،

اس کے بعد جب میری والدہ ماجدہ کسی اندھیرے مکان میں جاتی تھیں، تو وہ روشنی چاند کی روشنی کی طرح معلوم ہوتی تھی،

وصال پُر ملال

الغرض حضور غوثیت مآب نے اپنی عمر کے ابتدائی سترہ سال تو اپنے مولد ومسکن میں گذارے، نو سال بغداد شریف کے اندر علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل و تکمیل میں سر توڑ محنت کی پچیس سال عراق کے جنگلوں، بیابانوں اور ویران مقامات میں ریاضاتِ کاملہ اور مجاہدات شاقہ سے منازلِ سلوک طے کئے، اور پھر آپ چالیس سال تک ارشاد و تلقین، اعلائے کلمۃ الحق، اور اصلاح خلق میں مصروف رہ کر گمراہانِ بادیہ ضلالت کو ہدایت و حکمت کی راہ پر لائے،

جب آپکی عمر اکانوے برس کے قریب ہوئی، تو محبت ذات الٰہی نے کشش فرمائی۔

یہ بھی عجیب اتفاق ہے، کہ آفتاب غوثیت اُسی دن غروب ہوا، جس دن آفتاب نبوت غروب ہوا تھا، سوموار کا دن حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

---

[1] قلائد الجواہر ملاحظہ ہو ۱۴ سنہ ۷

وصال پُر ملال کا دن تھا، اسی دن آپ نے گیارہ[1] ماہ ربیع الثانی ۵۶۱ھ ہجری کے اندر ۹۱ سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا،

مشہور ہے، کہ وفات سے پیشتر ہی حضور غوثیت مآب کو اپنے ارتحال کا پتہ لگ گیا تھا، چنانچہ جب آپ نے اپنے گھر والوں کو خبر دی، تو سنتے ہی سب کے رونگٹے کھڑے ہو گئے، اجسام پر لرزہ طاری ہو گیا، ماہی بے آب کی طرح سب کے سب خاک پر لوٹنے آہ و نالہ اور گریہ وزاری کرنے لگ گئے،

الغرض آپ کی طبیعت علیل ہو گئی، اور آغاز ماہ ربیع الآخر میں مرض نے طول کھینچا، آخر گیارہ ربیع الثانی کو وہ وقت قریب آپہنچا، جبکہ حضرت کی روح مبارک عالم بالا کو پرواز کرنے کو تیار ہوئی،

دوشنبہ گیارہ ربیع الآخر کو حضرت عزرائیل علیہ السلام بشکل اعرابی آپکی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ کو ایک نورانی مکتوب دکھلایا، جس میں لکھا تھا،

يَصِلُ هٰذَا الْمَكْتُوْبُ مِنَ الْمُحِبِّ إِلَى الْمَحْبُوْبِ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ	یہ خط محب کی طرف سے محبوب کو پہنچے، ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ضروری ہے،

وصال سے پیشتر حضرت نے تازہ غسل کیا، اور نماز عشا ادا کی، اور دیر تک سربسجود رہے، تمام گھر والوں اور ارادتمندوں کے لئے دعا مانگی، اور کئی مرتبہ پڑھا،

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ تَجَاوَزْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	اے خدا! امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشدے، اے اللہ! امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کر، اے مولا! اُمت محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے درگذر کر،

جب سجدہ سے سر اُٹھایا، تو غیب سے ایک ندا آئی،

---

[1] بعض نے آپکی تاریخ وفات ۹-۱۲-۱۷-۲۰ ربیع الثانی بھی لکھی ہے اگر یہ خلاف صواب ہے کیونکہ تواتر کے ساتھ گیارہ ربیع الثانی ثابت ہے اور دوسرے بلاد اسلامیہ وغیر اسلامیہ میں آپ کے معتقدت مندان اسی تاریخ کو سالانہ عرس شریف کا ختم دلاتے ہیں، واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ رح

Marfat.com

يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۔ اے نفس مطمئنہ، اپنے پروردگار کی طرف
ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً ۔ لوٹ چل، تو اُس سے راضی ہے، اور وہ
مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ ۔ تجھ سے راضی ہے، پس میرے بندوں میں
عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۔ شامل ہو جا، اور میری جنت میں داخل ہو جا

یہ سنکر حضور غوثیت مآب بستر پر دراز ہو گئے، اور سکرات الموت کے وقت یہ کلمات زبان مبارک سے نکالے،

اِسْتَعَنْتُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ میں مدد لیتا ہوں، اُس رب العزت سے
الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَلَا يَخْشٰى ۔ جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، جو
سُبْحَانَ مَنْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ ۔ زندہ ہے، نہ اُسے موت ہے، اور نہ خوف
وَقَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ لَا اِلٰهَ ۔ پاک ہے، وہ جو قدرت سے باعزت ہے
اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ جو بندوں پر موت طاری کرنے میں قاہر ہے

نہیں ہے، کوئی معبود مگر اللہ تعالےٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں)،

یہ کہتے ہی روح مبارک نے اعلیٰ علیین کی طرف توجہ فرمائی، دفعتہً آنکھوں کی پتلی چڑھ گئی، ناک کا بانسا پھر گیا، پیشانی پر موت کا ٹھنڈا پسینہ آگیا، اور رخساروں پر نور کی شعاعیں پھیل گئیں، ؎

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را
ہر زماں از غیب جانے دیگر است

آہ! وہ شمع جس پر لاکھوں پروانے فدا ہو رہے اور اپنے تن من کو نثار کر رہے تھے، آناً فاناً گل ہو گئی، وہ چراغ جس کی روشنی سے غریب مسلمانوں کا اندھیرا گھر منور تھا، یک لخت بجھ گیا، وہ ماہتاب جس کی ضوپاشی گم گشتگانِ راہ کو خضرِ راہ کا کام دیتی تھی، فوراً بدلی کے نیچے آکر چھپ گیا، وہ آفتاب جس کی منور شعاؤں اور روشن کرنوں نے اقطاب عالم کو چمکا رکھا تھا، دیکھتے دیکھتے غروب ہو گیا، آہ!

Marfat.com

صد آہ !! ؎

چھپ گیا رُوئے جہاں سے ماہتابِ قادری
یعنی جنّت کو سدھارے وہ جنابِ قادری
رُوئے عالم پر اندھیری چھا گئی، رات آ گئی
جب گیا مغرب میں روشن آفتابِ قادری
چشمِ پُرنم سے ہزاروں بہ پڑے دریائے اشک
جوش زن دل پر ہوا، جب اضطرابِ قادری

اس سانحہ عظیمہ اور اس حادثہ کبریٰ کی اطلاع دفعتہً باہر پہنچی، اور ہوا کی طرح بغداد کے گلی کوچوں میں گشت لگا گئی، خورد وکلاں سنکر گھبرا گئے، کلیجے اُچھلنے لگے، ہاتھ کانپنے لگے نظروں کے سامنے اندھیرا چھا گیا، اضطراب و بے کلی کی کوئی حد باقی نہ رہی،

لوگ جوق در جوق سراسیمہ و پریشان، روتے پیٹتے، چیختے چلاتے بھاگے ہوئے آستانہ مبارک پر پہنچے تھوڑے ہی عرصہ میں ہزار ہا مخلوق خدا جمع ہو گئی،

تکفین و تدفین

وفات کے بعد اُسی وقت خدّام نے حضرت کو غسل دیا، اور لحد بھی کھودی گئی۔ قبر کنی کے بعد ماہتاب اسلام کو زیر زمین قبر شریف میں اُتار گیا، اور لحد پر نو کچّی اینٹیں پا نکر اس کا منہ بند کر دیا گیا، اس کے بعد مٹی بھر دی گئی، جس میں تمام یاران طریقت اور حلقہ بگوشان شریک ہوئے،

تدفین کے بعد مختلف امصار و دیار سے ہزار ہا لوگ جو آپکی زیارت کیلئے آئے، وفات کی خبر سنکر حسرت و یاس کے ساتھ یہ شعر بزبان حال پکارتے بے نیل و مرام لوٹ گئے، ؎

دُور سے آئے تھے ساقی سُنکے میخانے کو، ہم
بس ترستے ہی چلے افسوس پیمانے کو ہم

Marfat.com

بغداد جدید میں حضرت کا روضہ مبارک تاحال موجود ہے، جس کی زیارت سے ہزارہا مخلوقِ خدا فیض اُٹھا رہی ہے

تاریخِ وفات

حضرت کی تاریخ وفات تو مختلف شعراء نے قلمبند کی ہے اگر خوف طوالت سے ایک دو پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے، ایک فارسی شاعر یوں لکھتا ہے ؎

سلطانِ عصر شاہِ زماں قطب اولیاءؒ
کامد وفات روز قیامت علامتے
تاریخ سال وقت وفاتش چو خواستم
گفتا سروش غیب وفاتش قیامتے ۵۶۲

ایک عربی شاعر نے تو کمال ہی کر دیا ہے، ایک ہی بیت میں آپ کی تاریخ ولادت و تاریخ وفات اور مقدار عمر کمال فصاحت سے قلمبند کر دی ہے وھو ہٰذا ؎

اِنَّ بَازَ اللّٰہِ سُلْطَانُ الرِّجَالِ
جَاءَ فِیْ عِشْقٍ وَّمَاتَ فِیْ کَمَالِ

(ترجمہ) بیشک اللہ کا باز مردوں کا سلطان ہے، وہ عشق میں آیا، اور اُس نے کمال میں وفات پائی،

اس بیت میں کلمہ **عشق** کے اعداد چار سو ستر ہیں، جو آپ کی تاریخ ولادت ہے، اور کلمہ **کمال** کے عدد اکانوے ہیں، جو عمر شریف کی مقدار ہے، اور کلمہ عشق کو کلمہ کمال کے ساتھ ملانے سے ~~سو~~ اکسٹھ اعداد نکلتے ہیں، جو آپکی تاریخ وفات ہے،

وصایا

اور

چند آخری کلمات

حضور غوثیت مآب نے دورانِ مرض میں اپنے صاحبزادوں کو بہت سی

...تیں فرمائی تھیں، جو فی الحقیقت سنہری حروف کے ساتھ لکھنے کے قابل مسلمانوں کے لئے حرزِ جاں اور حکمت کے جواہرات ہیں،

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان وصایا کا یہاں ذکر کیا جائے،

آپ کے بڑے صاحبزادہ حضرت شیخ عبدالوہاب نے دورانِ علالت میں آپ سے عرض کیا، کہ اے میرے قبلہ گاہ! اے میرے آقا!! مجھے کوئی ایسی وصیت فرمائیے جس پر میں آپ کے وصال کے بعد عمل پیرا رہوں، تو آپ نے فرمایا،

عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ وَطَاعَتِهٖ وَلَا تَخَفْ اَحَدًا وَلَا تَرْجُهٗ وَكِلِ الْحَوَائِجَ كُلَّهَا اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاطْلُبْهَا مِنْهُ وَلَا تَثِقْ بِاَحَدٍ سِوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَعْتَمِدْ اِلَّا عَلَيْهِ سُبْحَانَهٗ اَلتَّوْحِيْدُ، اَلتَّوْحِيْدُ، اَلتَّوْحِيْدُ وَجِمَاعُ الْكُلِّ التَّوْحِيْدُ

اللہ کا تقویٰ اور اُس کی اطاعت کو لازم کرلے، نہ کسی سے خوف رکھ، اور نہ طمع، ساری حاجتیں حق تعالیٰ کے حوالہ کر، اور اُسی سے مانگ، حق تعالیٰ کے سوا نہ کسی پر بھروسہ رکھ اور نہ اعتماد، توحید، توحید، توحید، سب چیزوں کا مجموعہ توحید ہے،

اس کے بعد آپ نے فرمایا، کہ

اِذَا صَحَّ الْقَلْبُ مَعَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَخْلُوْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ شَيْءٌ، اَنَا لُبٌّ لَا قِشْرٌ

جب قلب حق تعالیٰ کے ساتھ درست ہو جاتا ہے، تو نہ کوئی شے اُس سے خالی رہتی ہے، اور نہ کوئی چیز اُس سے باہر نکلتی ہے، میں سراسر مغز ہوں پوست نہیں ہوں

نیز صاحبزادوں سے آپ نے فرمایا،

اَبْعِدُوْا مِنْ حَوْلِيْ فَاَنَا مَعَكُمْ بِالظَّاهِرِ وَمَعَ غَيْرِكُمْ بِالْبَاطِنِ، بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَلَا تَقِيْسُوْنِيْ عَلٰى اَحَدٍ

میرے ارد گرد سے دور ہٹ جاؤ، کہ میں بظاہر تمہارے ساتھ ہوں، اور باطن میں کسی اور کے ساتھ ہوں، میرے اور تمہارے بلکہ ساری مخلوق کے درمیان اتنا بُعد ہے، جتنا آسمان و زمین میں البتہ

Marfat.com

وَلَا تَقِيْسُوْا اَحَدًا عَلَيَّ ،

نہ مجھکو کسی پر قیاس کرو، اور نہ کسی کو مجھپر

نیز آپ نے فرمایا، کہ

قَدْ حَضَرَ عِنْدِیْ غَیْرُکُمْ
فَاَوْسِعُوْا لَھُمْ وَتَاَدَّبُوْا مَعَھُمْ
ھٰھُنَا رَحْمَةٌ عَظِیْمَةٌ وَلَا
وَلَا تُضَیِّقُوْا عَلَیْھِمُ الْمَکَانَ

میرے پاس تمہارے سوا (فرشتے) آتے
ہیں، لہٰذا جگہ خالی کردو، اور اُن کیساتھ
باادب رہو، یہاں (ملائکہ اور ارواح انبیاءٗ
کا) بڑا انبوہ ہے، اُنپر جگہ تنگ نہ کرو،

آپ کے ایک صاحبزادہ سے مروی ہے، کہ وفات سے قبل کامل ایک دن اور رات اکثر دفعہ آپ یہ فرماتے رہے،

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ
وَبَرَکَاتُہٗ غَفَرَ اللهُ لِیْ وَلَکُمْ وَ
وَتَابَ اللهُ عَلَیَّ وَعَلَیْکُمْ بِسْمِ
اللهِ غَیْرُ مُوَدِّعِیْنَ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، اللہ
مجھے بھی نجشے، اور تمہیں بھی اور مجھپر
بھی توجہ فرمائے، اور تمپر بھی، بسم اللہ
(تشریف لائیے، خدا کرے، ہر وقت
رہو، اور) رخصت نہ کئے جاؤ،

وفات سے کچھ وقت پیشتر آپ نے فرمایا کہ

اَنَا لَا اُبَالِیْ بِشَیْءٍ، لَا بِمَلَكٍ
وَلَا بِمَلَكِ الْمَوْتِ یَا مَلَكَ
الْمَوْتِ تَنَحَّ، لَنَا مَنْ یَتَوَلَّانَا
سِوَاكَ

میں کسی شئے کی بھی پرواہ نہیں کرتا، نہ
فرشتہ کی نہ ملک الموت کی، اے ملک
الموت تم ہٹ جاؤ، ہمارے اور تمہارے
سوا، اور ہی کوئی ہے، جو (قبض روح کا)
متکفل ہوگا،

آپ کے کسی صاحبزادہ نے آپ سے آپ کی طبیعت کا حال پوچھا، تو آپ نے فرمایا، کہ

لَا یَسْئَلُنِیْ اَحَدٌ عَنْ شَیْءٍ اَنَا
ھُوَ ذَا اَتَقَلَّبُ فِیْ عِلْمِ اللهِ عَزَّ
وَجَلَّ

مجھ سے کوئی کچھ نہ پوچھے، میں وہی ہوں
کہ علم خداوندی میں کروٹیں لے رہا
ہوں،

آپ کے صاحبزادگان عبد الرزاق اور موسیٰ روایت کرتے ہیں، کہ وفات سے قبل

آپ بار بار ہاتھ اُٹھاتے، اور یہ کلمات فرماتے،

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ	وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، توبہ
وَبَرَكَاتُهُ تُوْبُوْا وَادْخُلُوْا فِي	کرو، اور صف میں داخل ہو جاؤ، میں
الصَّفِّ هُوَذَا اٰجِيُّ اِلَيْكُمْ	تمہارے پاس آتا ہوں،

آپ کے صاحبزادہ شیخ عبدالجبارؒ نے دریافت کیا، کہ حضور کے بدن کا کوئی عضو درد کرتا ہے؟ فرمایا، دل کے سوا میرے سب اعضاء مجھے ستاتے ہیں، دل کو مطلقاً کوئی درد نہیں، وہ اپنے مولےٰ کے ساتھ صحیح اور ثابت ہے،

اس کے بعد آپ کے عالمِ جاودانی کو رخصت ہونے کا وقت آگیا، اور آپنے وہ کلمات پڑھے، جو اوپر معرضِ تحریر میں آچکے ہیں، یعنی

اِسْتَعَنْتُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَيُّ	میں مدد لیتا ہوں، اُس رب العزت سے
الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَلَا يَخْشٰى	جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، جو
سُبْحَانَ مَنْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ	زندہ ہے، نہ اُسے موت ہے، اور نہ
وَقَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ لَا اِلٰهَ	خوف، پاک ہے، وہ جو قدرت سے با
اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ	عزت ہے، بندوں پر موت طاری کرنے

میں قاہر ہے، نہیں ہے کوئی معبود، مگر اللہ تعالیٰ اور محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ اس کے رسول ہیں

آپ صاحبزادہ شیخ موسیٰؒ بیان کرتے ہیں، کہ جب آپنے تَعَزَّزَ کا لفظ کہا، تو آپکی زبان اُس کو ٹھیک طور پر ادا نہ کر سکی، پس آپ بار بار اُس کو دہرا تے رہے یہاں تک کہ آپنے بآواز بلند اس کو صحیح طور پر ادا کر دیا، اس کے بعد تین بار اللہ اللہ فرمایا، پھر آپ کی آواز پست ہوگئی، اور زبان مبارک تالو سے چمٹ گئی معاً روح مبارک قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی، رضی اللہ عنہ وارضاہ وجمع بیننا وبینہ فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر،

Marfat.com

مقدمہ

کرامات وخرق عادات

کرامات اولیاء اللہ کے اثبات میں ایک مقدمہ "سیرت امام ربانی" میں لکھ چکا ہوں، یہاں بھی چند ایک باتیں لکھنا ضروری خیال کرتا ہوں،

اولیاء اللہ سے کرامات کا ظاہر ہونا، کتاب اللہ، احادیث صحیحہ، واقعات صحابہ اور اجماع اہل سنت والجماعت سے ثابت ہے،

کتاب اللہ سے ثبوت

قرآن شریف کی بہت سی آیات سے کرامات اولیاء کے برحق ہونے کا ثبوت ملتا ہے انمیں سے چند ایک اجمالاً درج ذیل کی جاتی ہیں،

(۱) سورہ آل عمران میں باری تعالےٰ ارشاد فرماتے ہیں، کہ

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ	یعنی جب کبھی حضرت زکریا علیہ السلام
وَجَدَ عِندَهَا رِزْقًا قَالَ	حضرت مریمؑ کے پاس عمدہ مکان میں تشریف
يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا قَالَتْ	لاتے، تو ان کے پاس کھانے پینے کی چیزیں
هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ	پاتے، اور یوں فرماتے، کہ اے مریمؑ! یہ

چیزیں تمہارے واسطے کہاں سے آئیں، وہ کہتیں، کہ اللہ تعالےٰ کے پاس سے،

اہل تفسیر لکھتے ہیں، کہ حضرت مریم کے پاس گرمیوں کے میوے جاڑے میں، اور جاڑے کے گرمیوں میں دیکھے جاتے تھے، اور حضرت مریم نبی نہ تھیں، لہٰذا یہ آیت کرامات اولیاء اللہ کے منکرین پر قوی حجت ہے۔

(۲) دوسری جگہ سورۃ النمل میں حق سبحانہ تعالےٰ نے آصف کی کرامت کی خبر دی ہے، وہ اس طرح کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جب اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی، کہ بلقیس کے تخت کو اس کے آدمیوں کے آنے سے قبل لا حاضر کیا جائے، اور مشیت ایزدی اس امر کی مقتضی ہوئی، کہ آصف کی عظمت و بزرگی اور

Marfat.com

شرافت وکرامت لوگوں پر ظاہر کرے، تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اہل دربار کو مخاطب کر کے کہا، کہ

اَیُّکُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ	تم میں کوئی ایسا ہے، جو اس (بلقیس) کا
اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ	تخت قبل اس کے کہ وہ لوگ میرے

پاس مطیع ہو کر آ دیں، حاضر کرد

تو ایک قوی ہیکل جن نے جواباً عرض کیا، کہ

اَنَا اٰتِیْکَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ	میں اُسکو آپکی خدمت میں قبل اس کے کہ
مِنْ مَّقَامِکَ	آپ اپنے اجلاس سے اُٹھیں، حاضر کردونگا

حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا، کہ میں اس سے بھی جلدی چاہتا ہوں، اس پر آصف نے کہا، کہ

اَنَا اٰتِیْکَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ	میں اس کو آپ کے پاس آپکے چشم زدن
اِلَیْکَ طَرْفُکَ	سے قبل لا سکتا ہوں،

اس بات سے نہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کچھ انکار کیا، اور نہ ہی آصف نے اس کو محال سمجھا، لہٰذا یہ آصف کی کرامت تھی، معجزہ تو ہو نہیں سکتا، کیونکہ آصف پیغمبر نہ تھا، یہ بھی منکرین کرامت پر حجت ہے،

(۳) تیسری جگہ سورۃ الکہف میں اصحاب کہف کا قصہ، کتے کا اُن سے باتیں کرنا اُن کا تین سو نو برس تک غار میں سوتے رہنا، اور دائیں بائیں کروٹیں بدلنا وغیرہ بڑے زور سے مذکور ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے، کہ

وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَذَاتَ	اور ہم اُن کو کبھی داہنی طرف اور کبھی بائیں
الشِّمَالِ وَکَلْبُهُمْ بَاسِطٌ	طرف کروٹ دیدیتے تھے، اور اُن کا کتا
ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ	دہلیز پر اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا

اس کے اگلے رکوع میں ہے

وَلَبِثُوْا فِیْ کَهْفِهِمْ ثَلٰثَ	اور وہ لوگ غار میں تین سو نو برس تک
مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا	رہے،

یہ سب باتیں کرامات ہیں، اور منکرین پر حجت ہیں،

Marfat.com

احادیث سے ثبوت

علاوہ ازیں احادیث سے تو بہت کثرت کے ساتھ ثبوت ملتا ہے، چنانچہ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں،

(۱) حدیث میں یوں آیا ہے، کہ ایک روز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! پہلے لوگوں کے عجائبات میں سے کچھ بیان فرمایئے، آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ تین آدمی جا رہے تھے، کہ اثنائے راہ میں انہیں بارش نے آگھیرا، بارش سے بچنے کی غرض سے وہ پہاڑ کے اندر ایک غار میں جا چھپے، اتنے میں ایک بڑا بھاری پتھر پہاڑ سے غار کے آگے گرا، جس سے غار کا منہ بالکل بند ہو گیا، انہوں نے پریشان ہو کر ایک دوسرے کو کہا، کہ بھائی اپنے اپنے ان اعمال کا جو ریا سے بالکل پاک اور مبرا ہوں، وسیلہ پکڑ کر خدائے تعالیٰ سے التجا کرو، کہ وہ اس پتھر کو غار کے منہ سے ہٹا دے،

چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا، کہ اے اللہ! میرے ماں اور باپ دونوں بہت بوڑھے اور ضعیف تھے، اور میرے ننھے ننھے بچے بھی تھے، میں بکریاں چرایا کرتا تھا، تاکہ ان کا دودھ انہیں پلایا کروں، دن بھر بکریاں چرانے کے بعد میں شام کو ان کے پاس جاتا، دودھ دوہتا، پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا، پھر اپنے بچوں کو دیتا، اتفاقاً ایک دن میں بکریوں کو چرانے کے لئے دور نے گیا، جب گھر واپس آیا، تو شام ہو چکی تھی، میرے والدین سو رہے تھے، میں حسب معمول دودھ دوہ کر ایک برتن میں ان کے پاس لایا، اور ان کے سر کے پاس کھڑا رہا، میں نے انکو بیدار کرنا پسند نہ کیا۔ باوجود اس امر کے کہ بچے میرے پاس کھڑے بھوک کے مارے روتے اور چلاتے تھے، لیکن میں نے اس بات کو بھی برا جانا، کہ انسے پہلے اپنی اولاد کو دودھ پلاؤں میں اسی حالت میں کھڑا رہا، یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پس اے مولا! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے صرف تیری رضا کا طالب ہو کر کیا تھا، تو اس غار کے منہ سے پتھر کو اس قدر ہٹا دے، کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں، اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ دعا قبول فرمائی اور پتھر کو اس قدر ہٹا دیا، کہ آسمان انہیں دکھائی دینے لگ گیا،

Marfat.com

اس کے بعد دوسرے شخص نے کہا، اے مولا! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی میں اُس کی محبت میں از حد مبتلا تھا، میں نے اس کے ساتھ صحبت کرنے کی خواہش کی، اور کسی شخص کو اُسے بلانے کی غرض سے بھیجا، لڑکی نے اس امر سے انکار کیا اور کہلا بھیجا، کہ اسے کہدو، کہ پہلے سو دینار لائے، چنانچہ میں نے کسب و کار کرکے سو دینار جمع کئے، اور وہ اس کے پاس لے گیا، پس جب میں نیت فاسدہ سے اُس کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھا، تو اُس نے کہا، کہ اے خدا کے بندے اللہ سے ڈر، اور میری مُہر امانت کو نہ کھول، چنانچہ میں ان الفاظ سے متأثر ہو کر اُٹھ کھڑا ہوا، اے رب العٰلمین! اگر تو جانتا ہے، کہ یہ کام میں نے صرف تیری رضامندی کے حاصل کرنے کیلئے کیا تھا، تو اس غار کے منہ کو اور کشادہ فرمادے، چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ایسا ہی کیا،

اس کے بعد تیسرے نے کہا، کہ الہٰی میں نے ایک مزدور کو چاولوں کی ایک معیّن مقدار دینے کا وعدہ کرکے مزدوری پر لگایا تھا، جب وہ مزدور اپنا کام ختم کر چکا، تو اُس نے کہا، کہ مجھے میرا حق دیدو، میں نے اُس کا حق اُسے پیش کیا، مگر وہ چھوڑ کر چلا گیا، میں ہمیشہ ان چاولوں سے زراعت کرتا رہا، چنانچہ میں نے ان چاولوں کی آمدنی سے بیل خریدے، بعد انکے چرانے کے لئے آدمی بھی حاصل کئے، ایک مدّت بعد وہ شخص میرے پاس آیا، اور کہنے لگا، خدا سے ڈر، اور مجھ پر ظلم نہ کر، مجھے میرا حق دیدے، میں نے کہا، جا وہ بیل اور ان کے چرانے والے ہیں، انہیں لے لے، یہ سب تیرا حق ہے، مزدور نے کہا، کہ خدا سے خوف کر، اور مجھ سے ہنسی نہ کر، میں نے جواب دیا، کہ میں ہرگز تمسخر نہیں کرتا، یہ سب بیل اور اُن کے چرانے والے تیرے ہی ہیں، چنانچہ وہ انہیں لیکر چلا گیا، پس اے خدا! اگر تیرے علم میں مَیں نے یہ کام تیری خوشنودی کا طالب ہو کر خالص تیرے ہی لئے کیا تھا، تو تو غار کے منہ کا باقی حصہ بھی کھولدے، چنانچہ اُس کی التجا کو بارگاہ خداوندی نے شرف قبولیت بخشا، اور غار کا منہ کُھل گیا، اور انہوں نے اس ناگہانی مصیبت سے نجات پائی، یہ واقعہ بھی خرق عادات اور کرامت تھا، کیونکہ وہ تینوں آدمی نبی نہ تھے۔

(۲) دوسری حدیث جریج راہب کی ہے، جس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں، آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، کہ بنی اسرائیل میں

Marfat.com

ایک راہب (درویش) تھا، جسکا نام جریج تھا، یہ شخص نہایت ہی متقی، پرہیزگار اور عابد تھا، اس کی ماں پردہ نشیں تھی، وہ ایکدن اپنے فرزند کے دیکھنے کو آئی، چونکہ اُس وقت وہ نماز میں مشغول تھا، اس لئے اُس نے اپنے حجرہ کا دروازہ نہ کھولا، وہ لوٹ گئی دوسرے اور تیسرے دن بھی آئی، اور بے نیل و مرام واپس گئی، آخر ماں نے تنگدل ہوکر کہا، کہ خدایا میرے بیٹے کو رسوا کر، اور میرے حق کے سبب اُس کو پکڑ، اُس زمانہ میں ایک بدخو عورت تھی، اُس نے کہا، کہ میں جریج کو گمراہ کردونگی، چنانچہ اسی غرض اُس کے حجرہ میں گئی، جریج نے ادھر توجہ نہ کی، پھر راستہ میں اُس نے ایک چرواہے کے ساتھ صحبت کی، اور حاملہ ہوگئی، جب شہر میں آئی، اور کہنے لگی، کہ یہ جریج کا حمل ہے، جب اُس نے بچہ جنا، لوگوں نے جریج کے عبادتخانہ کا قصد کیا، اور اُس کو پکڑ کر بادشاہ کے پاس لائے، جریج نے کہا، اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ بچہ نے کہا میری ماں نے تم پر افتراء کیا ہے، میرا باپ تو چرواہا ہے،

یہ حدیث بھی منکرین کرامت پر قوی حجت ہے،

واقعات صحابہ رض سے ثبوت

اسکے علاوہ واقعات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بڑے زور سے اس امر پر دال ہیں، کہ اولیاء اللہ سے کرامات کا ظہور برحق ہے، چنانچہ چند ایک ملاحظہ ہوں،

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادہ حضرت عبداللہ رض کو ارشاد فرمایا تھا، کہ بیٹا! اگر کسی دن عرب میں اختلاف پڑ جائے، تو پھر تم اُس غار میں چلے جانا، جس میں مَیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے تھے، اور وہیں رہنا، بیشک تم کو صبح و شام وہیں رزق آیا کریگا،

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول سے کہ تم کو صبح و شام وہیں رزق آیا کریگا، کرامات اولیاء اللہ کے برحق ہونیکا ثبوت ملتا ہے،

(۲) دوسرے امام مستغفری نے اپنی سند سے حضرت جابر بن عبداللہ رض سے روایت کی ہے، کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم کیا تھا، کہ جب میں

لہ کتب دلائل النبوۃ میں امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ نے ان سب واقعات کو نقل کیا ہے ۱۲ منہ رح

Marfat.com

مر جاؤں، تو مجھکو اُس دروازہ کے سامنے لانا جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف ہے، پھر اُس کو کھٹکھٹانا، اگر وہ تمہارے لئے کھولدیا گیا، تو مجھکو وہاں دفن کرنا (ورنہ نہیں) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں، کہ ہم لوگ گئے، اور جاکر دروازہ کھٹکھٹایا، ہم نے کہا، یہ ابوبکرؓ ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن ہونا چاہتے ہیں، معًا یہ کہتے ہی دروازہ خود بخود کھل گیا، ہمیں معلوم نہیں، کہ کسنے دروازہ کھولا، پھر ہم سے کسی نے یہ بھی کہا، کہ انکی عظمت و بزرگی کیوجہ سے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن کردو، یہ آواز تو بیشک ہم نے سُنی، مگر اندر کوئی شخص دکھائی نہ دیا،

(۳) اسی طرح حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ ایک دفعہ امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ میں خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ناگہاں زور سے چلا اُٹھے یاسارية الجبل! الجبل!! اے ساریہ پہاڑ کی طرف دیکھو پہاڑ کی طرف دیکھو، جو لوگ مسجد میں جمع تھے، اور خطبہ سُن رہے تھے، متحیر ہوگئے، لیکن ساریہ نے جو صدہا کوس کے فاصلہ پر دشمنوں سے معرکۂ دار و گیر میں مشغول تھے، اس نعرہ عمری کو سُنا، چونک کر پیچھے کی طرف مڑے، اور پہاڑ پر نظر دوڑائی، جدھر سے دشمنوں کا ایک گروہ نکل پڑا تھا، اور حملہ کرنے ہی کو تھا، اگر ساریہ نے یہ آواز سن کر اپنے لشکر کے نصف حصّہ کو اُدھر متوجہ نہ کردیا ہوتا، تو یقینی یہ نتیجہ ہوتا، کہ سب لوگ اُس میدان میں شہید ہوجاتے، اور ایک بھی جانبر نہ ہوسکتا،

یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باطنی نظر تھی، کہ صدہا کوس کا واقعہ دیکھ لیا، ایک روحانی قوت تھی، کہ اپنی آواز وہاں تک پہنچادی،

(۴) اسی طرح امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ کے اسناد سے ایک روایت یوں ہے، کہ جب مصر فتح ہوگیا، تو اُس کے باشندے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے عنہ کی خدمت میں آئے، اور عرض کیا، کہ اے ہمارے امیر! اس دریائے نیل کی ایک عادت ہے، جب تک وہ پوری نہ ہو، یہ جاری نہیں ہوتا، آپنے پوچھا، وہ کیا ہے، کہنے لگے، کہ جب اس مہینہ کی تیرہ تاریخ ہوتی ہے، تو ہم ایک کنواری لڑکی کی تلاش کرتے ہیں، اُس کے والدین کو راضی کرکے اُس کو عمدہ عمدہ لباس اور زیورات

پہناتے ہیں، پھر اس کو نیل میں ڈالدیتے ہیں۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے فرمایا کہ اسلام ہرگز ایسے کاموں کو جائز نہیں رکھتا، بلکہ اسلام تو ان تمام بری رسوم کے مٹانے کیلئے آیا ہے، پھر تین ماہ گذرنے کے بعد نیل کا پانی بالکل بند ہوگیا، لوگ تنگی کیوجہ سے جلاوطنی کے لئے تیار ہو گئے، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ معاملہ دیکھا، تو امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس واقعہ کی اطلاع دی، حضرت فاروق اعظمؓ نے انکو جواب میں لکھا، کہ تم نے بہت اچھا کیا، بیشک اسلام پہلی رسوم کو مٹا دیتا ہے۔ اور ایک پرچہ لکھکر خط میں ڈالدیا، اور ان کو لکھا، کہ میں نے تمکو ایک پرچہ لکھکر بھیجا ہے، اس کو دریائے نیل میں ڈالدینا،

جب وہ خط حضرت عمرو بن العاصؓ کو ملا، تو انہوں نے وہ پرچہ نکالا، اور کھولکر دیکھا، تو اس میں یہ مضمون تھا، کہ یہ خط خدا کے بندے عمرؓ امیر المومنین کی طرف سے دریائے نیل کی طرف ہے، اما بعد اگر تو اپنی مرضی سے جاری ہوا کرتا ہے، تو بیشک مت جاری ہو، اور اگر تجھکو خدائے واحد القہار ہی جاری کرتا ہے، تو ہم خدائے واحد القہار سے درخواست کرتے ہیں، کہ وہ تجھے جاری کردے۔

پھر وہ پرچہ دریائے نیل میں ڈالدیا۔ لوگوں نے جلاوطنی کی تیاری کرلی تھی، اور نکلنے لگے تھے، کیونکہ ان کی تمام ضرورتیں اسی دریا پر موقوف تھیں، لیکن جب صبح ہوئی، تو اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک ہی رات میں سولہ ہاتھ تک گہرا جاری کردیا اور اس بری رسم کو وہاں سے ابدالآباد کیلئے یک قلم مٹادیا،

(۵) اسی امام کی ایک اور روایت اس کے اپنے اسناد سے یوں ہے، کہ ایکدفعہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک شخص سے رجبہ کے بارہ میں ایک بات دریافت کی، تو اس نے دروغگوئی سے کام لیکر سراسر جھوٹ بتلایا۔ آپنے فرمایا، کہ تم نے مجھ سے جھوٹ کہا ہے، اس نے انکار کیا، تب آپنے فرمایا، کہ میں خدا سے دعا مانگوں گا، کہ اگر تو جھوٹا ہے، تو تجھے اندھا کردے، اس نے کہا، ہاں، آپ دعاء مانگیں، پھر حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے اس پر بددعا کی، تب وہ اندھا

Marfat.com

ہوگیا،

(۶) اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، کہ جب جنگ اُحد کی تیاری ہوئی، تو میرے والد نے ایک شب مجھکو بلا کر کہا، کہ میں آج اپنا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن مشتاقان کی فہرست میں دیکھ رہا ہوں، جو سب سے پہلے جام شہادت نوش کریں گے۔ بیٹا! میں سمجھتا ہوں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تم سے زیادہ مجھے اور کوئی عزیز نہیں ہے، مجھپر بہت سا قرضہ ہے، تم اُس کو جلدی ادا کر دینا، اور اپنی بہنوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا،

حضرت جابر فرماتے ہیں، کہ صبح ہوتے ہی سب سے قبل آپنے جام شہادت نوش فرمایا،

(۷) اسی طرح حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، کہ ایک شب حضرت اُسید بن حضیرؓ اور حضرت عباد بن بشر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی ضروری امر کے متعلق دیر تک گفتگو کرتے رہے، حتیٰ کہ رات کا ایک بہت بڑا حصہ گذر گیا، جب وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ وسلم کی خدمت سے رخصت ہوکر باہر آئے، تو کیا دیکھتے ہیں، کہ چاروں طرف رات کی تاریکی چھائی ہوئی ہے، اندونوں کے پاس ایک ایک لاٹھی تھی، اُن میں سے ایک کی لاٹھی روشن ہوگئی، وہ دونوں اسکی روشنی میں چلنے لگے، جب وہ دونوں اپنے اپنے گھروں کو جانے کے لئے ایکدوسرے سے جدا ہوئے، تو دوسری لاٹھی بھی روشن ہوگئی، حتیٰ کہ اپنے گھروں کو پہنچ گئے۔

اسی طرح صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین اور مشائخ طریقت سے اس قدر کرامات وخرق عادات کا ظہور ہوا ہے، جو تحریر و تقریر میں نہیں آسکتا،

کتاب اللہ، احادیث نبوی، واقعات صحابہؓ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ معجزات، کرامات خارق عادات امور الٰہیہ میں سے ہیں،

منکرینِ خوارق

اب میں تصویر کا دوسرا رُخ پلٹتا ہوں، منکرین خوارق، معجزات وکرامات کو خلاف قانون قدرت قرار دیتے ہوئے ان کا معرض وقوع میں آنا نہ صرف

Marfat.com

دشوار بلکہ محال خیال کرتے ہیں،

قبل اس کے کہ اس وجہ کے صحت وسقم پر اظہار خیالات کروں، میں مناسب سمجھتا ہوں، کہ معجزہ کی تعریف گوش گذار کر دوں،

معجزہ کی تعریف

معجزہ کی تعریف میں علماء کے الفاظ اور انکی تعبیریں گو نہ متفاوت ہیں، مگر میرے خیال میں مفاد سب کا ایک ہے، عام طور پر معجزہ کی تعریف یوں کی جاتی ہے، کہ **معجزہ وہ خارق عادت امر ہے، جو مدعی نبوت کے ہاتھ پر تحدی کے ساتھ اس کی تائید میں ظاہر ہو**، اس کے علاوہ اور جو تعریفیں ہیں، وہ اسی کا چربہ ہیں،

بہرحال کسی بات کے معجزہ ہونے کے لئے یہ ضروری ہے، کہ

(۱) مدعی نبوت کے ہاتھ پر اس کا ظہور ہو،

(۲) خلاف عادت ہو

(۳) اور تحدی کے طور پر ہو

چونکہ عام طور پر لوگ عادت اور قدرت میں فرق نہیں کیا کرتے، اس لئے اس فرق پر متنبہ کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے،

قدرت اور عادت میں فرق

جو لوگ خدا کی ہستی کے قائل ہیں، وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں، کہ خدا قادر مطلق ہے، تو جسطرح وہ اس بات پر قادر ہے، کہ ایک سبب کے واسطہ سے ایک چیز پیدا کر دے، اسی طرح اس میں اس کی بھی قدرت ہے، کہ بدوں کسی سبب کے اُسے موجود کر دے، ورنہ اگر وہ اس کے پیدا کرنے میں سبب کا محتاج ہے، اور بدوں اس سبب کے پیدا کرنے سے عاجز ہے، تو وہ قادر مطلق نہیں ہے، جیسے خدا ابر سے پانی برسایا کرتا ہے، مگر وہ اس بات پر بھی قادر ہے، کہ بدوں ابر کے پانی برسا دے، اگر کوئی خدا کو قادر مطلق کہتے ہوئے بدوں ابر کے پانی برسانے سے اس کو عاجز کہے، تو درحقیقت وہ اس کو قادر مطلق نہیں مانتا، پس لامحالہ خدا کو قادر مطلق کہنے والے کے لئے ضروری ہوگا، کہ وہ یہ بھی مانے، کہ توسط سبب کے

Marfat.com

بغیر بھی وہ اشیاء کو پیدا کر سکتا ہے ،

اب سنو! کہ خدا کا اسباب کے توسط سے یا بدون توسط اسباب کے کسی شے کی ایجاد پر قادر ہونا اُس کی **قدرت** ہے ، اور اسباب کے توسط ہی سے پیدا کرنا اُس کی **عادت** ہے ،

اس کی مثال یوں سمجھو ، جیسے ایک شخص پان کھا سکتا ہے ، یہ اُسکی قدرت ہے ، مگر نہیں کھاتا ، یہ اُس کی عادت ہے ، کھانا اور نہ کھانا دونوں اُس کے اختیار وقدرت میں ہیں ، مگر نہ کھانا اُس کی عادت ہے ، اب یہ سنکر کہ وہ پان کھاتا ہے ، کوئی عاقل یہ نہیں کہہ سکتا ، چونکہ یہ کام اُس کی قدرت سے باہر ہے ، اس لئے غلط ہے ،

الغرض ہر عادت مقدور ہے ، مگر ہر مقدور کا عادت ہونا ضروری نہیں ،

اقسام عادت

اب عادت کی بھی دو قسمیں ہیں ، ایک عام ہوتی ہے ، اور دوسری خاص ، جیسے ایک شخص اور تو کسی وقت پان نہیں کھاتا ، (یہ اُس کی عام عادت اور مستمر ہے) مگر کھانا کھانے کے بعد کھا لیا کرتا ہے (یہ اس کی خاص عادت ہے) عادات عامہ سے تقریباً ہر خاص وعام واقف ہوتا ہے ، مگر عادات خاصہ سے صرف **خواص** اور حاضر باش لوگ ہی واقف ہوتے ہیں ،

منکرین کی غلط فہمی

اب جو لوگ **معجزہ** کو خلاف قانونِ قدرت کہہ کر اُسکا انکار کر دیتے ہیں ، وہ اس اُصولی غلطی میں مبتلا ہیں ، اور قدرت وعادت کے معنے نہ سمجھنے کی وجہ سے وہ معجزہ کا انکار کرتے ہیں ، معجزہ خلاف قدرت نہیں ہوتا ، بلکہ خلاف عادت ہوا کرتا ہے ، اور جو امور خلاف عادت ہوں ، وہ بھی تحت القدرت داخل ہیں ، خلافِ قانونِ قدرت نہیں ، جیسا کہ اوپر ثابت ہو چکا ہے ،

پس اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آتشکدہ نمرود گلزار بن گیا ، اور آگ نے آپ کو نہیں جلایا ، تو یہ ایک خلاف عادت امر ہے ، یہ کہکر اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا ، کہ یہ قانونِ قدرت کے خلاف ہے ، کیونکہ اس طرح خداوند تعالیٰ قادر مطلق نہیں رہتا ،

Marfat.com

میرے خیال میں جہاں اللہ تعالیٰ کی عام عادت یہ ہے کہ اسباب سے مسببات پیدا کرتا ہے، وہاں اُس کی خاص عادت یہ بھی ہے، کہ جب اُسے اپنے مقربین کی تصدیق کرانی ہوتی ہے، تو ان کے ہاتھوں پر خلاف معمول وہ علامات اور نشانات ظاہر کرتا ہے، جن سے لوگ یہ یقین کرلیں، کہ بلا شک وشبہ یہ اُس کے مقربین ہیں،

یہ حقیقت ایک مثال سے بخوبی سمجھ آجائے، کہ اگر کوئی شخص ایک جلیل القدر بادشاہ کی سلطنت کے کسی حصہ میں جاکر اُس کی رعایا کو جمع کرکے یہ کہے، کہ میرے پاس اس جلیل القدر بادشاہ کے کچھ پیغام ہیں، مجھ کو اُس نے اس خدمت پر مامور فرمایا ہے، کہ میں تمہارے پاس اُس کے وہ پیغامات پہنچادوں، میرے سچے ہونے کی دلیل یہ ہے، کہ میں اگر بادشاہ سے یہ چاہوں، کہ اُس نے اپنی سلطنت میں جو نظام فرما رکھا ہے، اُس کے کسی صیغہ کے انتظام کو میری درخواست پر بدل دے تو بلاشبہ بادشاہ اپنی خاص عنایت کے باعث ایسا ہی کریگا، اور بادشاہ کے اسطرح کرنے سے رعایا پر اُس کی صداقت روز روشن کی طرح ظاہر ہوجائے گی،

اب آخر میں میں اتنا بتلا دینا ضروری سمجھتا ہوں، کہ معجزہ، کرامت اور استدراج میں کیا فرق ہے؟

معجزہ، کرامت اور استدراج میں فرق

علامہ امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں، کہ جب کسی انسان کے ہاتھ پر کوئی خرق عادت فعل ظاہر ہو، تو وہ دو حال سے خالی نہ ہوگا، یا تو اُس کے ساتھ دعوے بھی ہوگا، یا دعوے نہ ہوگا، اگر دعوے ہوگا، تو اس کی کئی قسمیں ہیں، یا تو اُس میں (۱) خدائی کا دعوے ہوگا (۲) یا نبوت کا (۳) یا ولایت کا (۴) یا جادو وغیرہ کا، یہ چار قسم ہوئے،

قسم اوّل خدائی دعوے ہے، سو اس قسم کے مدعی کے ہاتھ پر بدعا خارق عادات کا بغیر کسی معارضہ کے ظاہر ہونا جائز ہے، جیسے نقل کیا گیا ہے، کہ فرعون خدائی کا مدعی تھا، اس کے ہاتھ پر خرق عادات کا ظہور ہوتا تھا، اور ایسے ہی دجال کے ہاتھ پر خوارق

کا ظاہر ہونا احادیث سے ثابت ہے، چنانچہ ایسے مدعی کا دعوٰے اور اُس کی خلقت ہی بتلاتی ہے، کہ یہ سراسر جھوٹا، کاذب اور دد رنگو ہے، لہٰذا اس کے ہاتھ پر خرق عادات کے ظہور سے اُس کی صداقت کا وہم تک بھی نہیں ہوتا،

قسم دوم نبوت کا دعوٰے ہے، اور یہ بھی دو قسم پر منقسم ہے، کیونکہ یہ مدّعی یا تو سچا ہے، یا جھوٹا، اگر سچا ہے، تو اُس کے ہاتھ پر خرق عادات کا ظہور ضروری ہے لیکن جو مدعی جھوٹا ہے، اس کے ہاتھ پر خوارق کا ظہور جائز نہیں، اور ظہور کی تقدیر پر اُس کا معارضہ ضروری ہے،

تیسری قسم یہ ہے، کہ ولی سے خرق عادت ظاہر ہو، اگر ولی سچا ہے تو اُس سے خرقِ عادت کا ظہور بالکل برحق ہے،

چوتھی قسم یہ ہے، مدعی جادو کے ہاتھ پر خرق عادت ظاہر ہو، سو یہ بھی جائز ہے، مگر معتزلہ اس میں مخالف ہیں،

قسم اول کے اقسام ختم ہوئے، اب دوسری قسم کے اقسام سُن لیجئے، دوسری قسم یہ ہے، کہ کسی انسان کے ہاتھ پر بدوں کسی دعوے کے خرق عادت ظاہر ہو، پھر یہ انسان یا تو خدائے تعالے کے نزدیک صالح اور نیک بخت ہوگا، یا فاسق و فاجر، **پہلی صورت** تو وہی کرامت اولیاء ہے، جس کے جواز پر ہمارے علماء متفق ہیں، **دوسری صورت** یعنی فاسق و فاجر کے ہاتھ پر خرقِ عادت ظاہر ہونا اسی کا نام **استدراج** ہے،

اب ان طویل ابحاث کے بعد میں اصل مقصود کی طرف رجوع کر کے حضور غوثیت مآب کے ایام حیات میں جو جو خرقِ عادات ظہور میں آئے، اُن کو قلمبند کرتا ہوں، وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللہ

آپکی کرامات

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات لاتعدّ و بیشمار ہیں، چنانچہ شیخ

Marfat.com

علی بن ابی نصر الہیتی نے ۵۶۲ھ ہجری میں فرمایا[1] کہ میں نے اپنے اہل زمانہ میں سے کسی کو حضور غوثیت مآب سے بڑھکر صاحب کرامات نہیں دیکھا، جس وقت کوئی شخص آپ کی کرامت دیکھنا چاہتا، دیکھ لیتا، اور کرامت کبھی آپ سے ظاہر ہوتی تھی، اور کبھی آپ میں ظاہر ہوتی تھی؛

شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی کا قول[2] ہے، کہ سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامتیں سلک مروارید کی شل تھیں، جس میں یکے بعد دیگرے لگاتار موتی ہوں، اگر ہم میں سے ہر روز کوئی شخص کئی کرامتیں دیکھنی چاہتا، تو دیکھ لیتا،

شیخ الاسلام عز الدین بن عبد السلام نے بیان[3] کیا ہے، کہ جسقدر تواتر کے ساتھ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات منقول ہیں، اور کسی ولی کی نہیں،

امام نووی بستان العارفین میں تحریر[4] فرماتے ہیں، کہ کسی ولی کی کرامتیں بنقل ثقات اس کثرت سے ہم تک نہیں پہنچیں جس کثرت کے ساتھ کہ سیدنا حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی کرامات پہنچی ہیں،

آپ کی اکثر کرامات بہجۃ الاسرار میں مذکور ہیں، اور حقیقت میں بہجۃ الاسرار ہی ایک ایسی کتاب ہے، جس میں آپ کے مفصل جامع و مانع حالات ملتے ہیں،

بعض لوگوں نے بہجۃ الاسرار پر یہ اعتراض کیا ہے، کہ اس میں غلط باتیں درج ہیں، اور حضور غوثیت مآب رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت ایسے مبالغے کئے گئے ہیں، جو شایان بارگاہ ربوبیت ہیں، اس کا جواب علامہ کاتب چلپی نے یوں دیا ہے، کہ

أَقُوْلُ مَا الْمُبَالَغَاتُ الَّتِیْ عُزِیَتْ	میں کہتا ہوں، ایسے مبالغات کون سے ہیں
اِلَیْهِ مِمَّا لَا یَجُوْزُ عَلٰی مِثْلِهٖ	جو آپکی طرف منسوب کر دیئے گئے ہیں، اور
وَقَدْ تَتَبَّعْتُهَا فَلَمْ اَجِدْ فِیْهَا	انکا اطلاق آپ پر جائز نہیں، میں نے ہرچند
نَقْلًا اِلَّا وَلَهٗ فِیْهِ مُتَابِعُوْنَ	جستجو کی، مگر مجھے ان میں کوئی نقل ایسی
وَغَالِبُ مَا اَوْرَدَهٗ فِیْهَا نَقَلَهٗ	نہیں ملی، جس میں دوسروں نے اصحاب

[1] و [2] ملاحظہ ہو بہجہ ص ۲۵ ۱۲ منہ رح۔ [3] فوات الوفیات، جز ثانی ص ۲ ۱۲ منہ رح
[4] ملاحظہ ہو، قلائد الجواہر مطبوعہ مصر ص ۱۳۰ ۱۲ منہ رح۔

Marfat.com

اليافعي في اسنى المفاخر و
في نشر المحاسن و روض
الرياحين و شمس الدين الزكي
الحلبي ايضًا في كتاب الاشراف
واعظم شيء نقل عنه انه احيى
الموتى كاحيائه الدجاجة و
لعمري ان هذه القصة
نقلها تاج الدين السبكي و
ونقل ايضًا عن ابن الرفاعي
وغيره واني لغبي جاهل حاسد
ضيع عمره في فهم ما في
السطور وتنعم بذلك عن
تزكية النفس و اقبالها
على الله سبحانه وتعالى ان
يفهم ما يعطي الله سبحانه
وتعالى اوليائه من التصرف
في الدنيا والاخرة وبهذا
قال الجنيد التصديق
بطريقنا ولاية انتهى

(كشف الظنون عن اسامي الكتب والفنون)
(جزو اول صـ ۲۰۳)

بہجۃ الاسرار کی) متابعت نہ کی ہو، ان حالات کا اکثر حصہ جس کو صاحب بہجۃ الاسرار نے ذکر کیا ہے، وہی ہے، جسے امام یافعی نے اسنی المفاخر، نشر المحاسن اور روض الریاحین میں اور شمس الدین الزکی الحلبی نے بھی کتاب الاشراف میں نقل کیا ہے، اور بڑی سے بڑی شے جو آپ سے منقول ہے، وہ یہ ہے، کہ آپ نے مردوں مثلاً مرغی کو زندہ کر دیا، مجھے اپنی حیات کی قسم کہ اس قصہ کو علامہ امام تاج الدین سبکیؒ نے نقل کیا ہے، اور یہ ابن الرفاعی وغیرہ سے بھی منقول ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے اولیاء کو دنیا اور آخرت میں جو تصرف عطا فرمایا ہے، اُسے وہ غبی، جاہل، حاسد کیونکر سمجھ سکتا ہے، جس نے اپنی عمر مضامین کتب کے سمجھنے میں ضائع کی، اور تزکیۂ نفس اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف توجہ کو چھوڑ کر اسی پر قناعت کی اور یہ سمجھنے کی کوشش نہ کی، کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں اپنے اولیاء کو تصرف سے کیا کچھ عطا فرمایا ہے، اس لئے سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے، کہ ہمارے طریقہ کی تصدیق ولایت ہے،

(۱) اِحیاءِ دَجاجۃ

اکابر مشائخ کی ایک جماعت سے پانچ طرق[1] سے مروی ہے، کہ ایک دفعہ حضور غوثیت مآب رحمۃ اللہ

---

[1] فتاویٰ حدیثیہ لابن حجر مکی صـ ۲۲ و حیوۃ الحیوان جزو اول صـ ۲۸۷ ۱۲ منہ

Marfat.com

علیہ کی خدمت میں ایک عورت اپنے لڑکے کو لیکر آئی، اور عرض کرنے لگی، کہ میں دیکھتی ہوں، کہ یہ لڑکا آپ سے بہت ہی عقیدت و محبت رکھتا ہے، اس لئے میں اپنے حق سے دست بردار ہوکر اسے محض لوجہ اللہ آپ کو دیتی ہوں، آپ اسے اپنی غلامی میں قبول کیجئے، آپ نے قبول فرمایا، اور اُسے چند اذکار و اشغال قادریہ تلقین فرما کر ریاضات و مجاہدات کے لئے حکم دیا،

ایک روز لڑکے کی ماں جو اُسنے ملنے آئی، تو بھوک اور بیداری کے سبب اُسے دُبلا پتلا اور زرد رو پایا، اور جَو کی روٹی کھاتے دیکھا، وہ مامتا کی ماری آپ کی خدمت میں آئی، اور آپ کے سامنے ایک برتن دیکھا، جس میں سے آپ نیم پختہ مرغی کا گوشت کھا چکے تھے، اور صرف ہڈیاں باقی رہ گئی تھیں، یہ دیکھکر وہ کہنے لگی، آپ تو مرغی کے سالن سے روٹی کھاتے ہیں، اور میرے لڑکے کو جَو کی روٹی کھلاتے، یہ سنکر آپ نے اپنا ہاتھ مبارک اُن ہڈیوں پر رکھا، اور یوں فرمایا،

قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِیْ	کھڑی ہو جاؤ، اُس اللہ کے حکم سے جو
یُحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ	بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے،

مع‍اً مرغی اُٹھ کھڑی ہوئی، اور بولنے لگی،

پھر آپ نے اُس عورت سے فرمایا، کہ تیرا لڑکا جب اس قابل ہوجائیگا، تو اُسوقت اُسے اختیار ہے، جو چاہے، سو کھائے،

(۲) اِماتت و اِحیاءِ نسر

قدوۃ الشیوخ محمد بن قائد الاوانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک روز آپ وعظ فرمارہے تھے، اور ہوا سخت چل رہی تھی، کہ ایک چیل چیختی، چلّاتی اُڑتی ہوئی آپ کی مجلس پر سے گذری، جس سے حاضرینِ مجلس کی توجہ پراگندہ ہوگئی، آپ نے فرمایا، اے ہوا! اس چیل کا سر اڑا دے، یہ فرمانا تھا، کہ چیل کا دھڑ ایک طرف اور سر دوسری طرف گر پڑا، یہ دیکھکر آپ تخت پر سے اُترے، اور چیل کو ایک ہاتھ میں لیکر دوسرا ہاتھ اس پر پھیرا، اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا، وہ اللہ کے حکم سے زندہ ہوکر اڑ گئی، اور لوگ دیکھتے رہ گئے،

لہ بہجۃ ص ۶۵ ۱۲ منہ رح   لہ حیوۃ الحیوان جزء اول صفحہ ۱۲ ۱۲ منہ رح

Marfat.com

(۳) امانتِ فار

شیخ معمر جرادہ بیانؒ کرتے ہیں، کہ میں ایک وقت آپ کی خدمت میں حاضر تھا اُس وقت آپ بیٹھے ہوئے کچھ لکھ رہے تھے، کہ اتنے میں چھت پر سے دو تین دفعہ کچھ مٹی گری، آپ اُسے جھاڑتے گئے۔ جب چوتھی دفعہ گری، تو آپنے اوپر سر اُٹھا کر دیکھا، کہ ایک چوہا مٹی کھود کر گرا رہا ہے، آپنے اُس سے فرمایا، کہ تو اپنا سر اُڑا دے، آپ کا یہ فرمانا تھا، کہ اُس چوہے کا سر ایک طرف اور دھڑ دوسری طرف جا پڑا، اس کے بعد آپ اپنا لکھنا چھوڑ کر نہایت آبدیدہ ہوئے، میں نے عرض کیا، حضرت! آپ اس وقت کیوں آبدیدہ ہیں، آپنے فرمایا، میں ڈرتا ہوں، کہ مبادٰی کسی مسلمان سے مجھے ایذا پہنچے، تو اس کا بھی یہی حال ہو، جو حال کہ اس چوہے کا ہوا،

(۴) امانتِ عقرب

آپ کے رکابدار ابو العباس احمد بن محمد بن احمد القرشی البغدادی بیانؒ کرتے ہیں، کہ ایک روز آپ سواری پر جامع منصوری تشریف لے گئے، جب آپ وہاں سے واپس آئے، تو آپنے اپنی چادر اُتاری، اور اپنی پیشانی پر سے ایک بچھو نکال کر زمین پر ڈالا، جب یہ بچھو بھاگنے لگا، تو آپنے اُس سے فرمایا، کہ

مُوْتِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ — بامرِ الٰہی تُو مر جا

آپ کا یہ فرمانا تھا، کہ وہ اسی وقت دم بخود ہو گیا، پھر آپنے مجھ سے فرمایا، کہ اس نے مجھے جامع منصوری سے یہاں تک ساٹھ دفعہ کاٹا تھا۔

(۵) امانتِ عصفور

شیخ عمر بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ بیانؒ کرتے ہیں، کہ ایک روز آپ وضو کر رہے تھے۔ کہ اسی اثنا میں ایک چڑیا نے آپ پر بیٹ کی، یہ چڑیا اسی وقت گر کر مر گئی، جب آپ وضو کر چکے تو آپنے کپڑے کا اُتنا حصہ دھویا، اور اُتار کر مجھے دیا، کہ اسے فروخت کر کے اس کی قیمت خیرات کر دو، یہ اس کا بدلہ ہے۔

(۶) سلبِ امراض

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن خضر حسینی موصلی بیانؒ کرتے ہیں، کہ میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ

لہ ملاحظہ ہو قلائد الجواہر ۱۲ منہ رح ۔ لہ قلائد الجواہر ۱۲ منہ رح

لہ کذا فی القلائد ۱۲ منہ رح ۔ لہ کذا فی بہجۃ و قلائد ۱۲ منہ رح

Marfat.com

اللہ علیہ کی خدمت میں قریباً تیرہ سال تک رہا، اس عرصہ میں میں نے آپ کے بہت سے تو ارق دیکھے، منجملہ اُن کے ایک یہ واقعہ ہے، کہ جس مریض سے اطبّاء عاجز آجاتے، وہ آپ کی خدمت لایا جاتا، آپ اُس کے حق میں دعا فرماتے، اور اپنا دست مبارک اُس پر پھیرتے، وہ اُسی وقت آپ کے سامنے تندرست اُٹھ کھڑا ہوتا

(۷) مریض استسقاء

ایک وقت کا ذکر[۱] ہے، کہ خلیفہ المستنجد باللہ کے اعزہ میں سے ایک استسقاء کا مریض آپ کے پاس لایا گیا، اُس کا شکم مرض استسقاء کی وجہ سے بہت ہی پھولا ہوا تھا، آپ نے اس کے شکم پر اپنا دست مبارک پھیر دیا، اللہ کے حکم سے اس کا شکم بالکل ہموار ہو گیا، گویا اس کو کوئی بیماری ہی نہ تھی،

(۸) مریض بخار

ایک دفعہ[۲] ابو المعالی احمد البغدادی الحنبلیؒ آپ کی خدمت میں آئے، اور عرض کی، کہ میرے فرزند محمد کو سوا سال سے بخار آتا ہے، اور کسی طرح رفع نہیں ہوتا، بلکہ زیادہ ہوتا جاتا ہے، آپنے فرمایا کہ تم اس کے کان میں جا کر کہدو، کہ اے بخار تجھے عبد القادر کہتا ہے، کہ میرے لڑکے کو چھوڑ کر (قریہ) حلّہ میں چلا جا،

آپنے ایسا ہی کیا، معاً بخار رفوچکر ہو گیا، اور اہل حلّہ بخار میں مبتلا ہو گئے،

(۹) مفلوج و مجذوم مادر زاد نابینا

شیخ ابو الحسن علی قرشیؒ کا بیان[۳] ہے، کہ ایکدفعہ میں اور شیخ علی بن ابی نصر الہیتی حضور غوثیت مآب کی خدمت میں حاضر تھے، کہ ابو غالب فضل اللہ بن اسمٰعیل بغدادی تاجر حاضر ہوا، اور یوں عرض کرنے لگا، کہ حضور دعوت قبول کرنا مسنون ہے، میں آپکی دعوت کرتا ہوں، آپ غریب خانہ پر تشریف لے چلیں، آپنے کچھ عرصہ سر جھکائے رکھا، پھر اُٹھایا، اور فرمایا، کہ ہاں قبول ہے، اس کے بعد آپ خچر پر سوار ہو کر ابو غالب کے مکان پر پہنچے، وہاں آگے ہی بغداد کے علماء و مشائخ جمع تھے، ابو غالب نے ایک دسترخوان بچھایا، جسپر قسم قسم لے میٹھے

---

[۱] یہ واقعہ بہجہ صفحہ ۶۵ میں مذکور ہے ۱۲ منہ ر ح [۲] ملاحظہ ہو بہجہ صفحہ ۶۵ ۱۲ منہ ر ح
[۳] دیکھو بہجہ صفحہ ۶۳ ۱۲ منہ ر ح

ترش اور نمکین کھانے چنے گئے، پھر دو شخصوں نے ایک بڑے سر بمہر مٹکے کو لا کر دستر خوان کے اخیر میں رکھدیا،

حضور غوثیت مآب سر جھکائے بیٹھے تھے، آپکی عظمت و ہیبت اور رعب و دبدبہ کیوجہ سے حاضرین پر خاموشی و سکوت کا عالم طاری تھا، اتنے میں آپنے شیخ علیؒ کو اشارہ کیا، کہ اس مٹکہ کو اٹھا کر میرے پاس لاؤ، انہوں نے اٹھا کر آپ کے سامنے رکھدیا، آپنے انکو حکم دیا، کہ اسے کھولدو، انہوں نے جونہی کھولا، تو کیا دیکھتے ہیں کہ اسمیں ابو غالب کا ایک مفلوج اور مجذوم مادر زاد نابینا لڑکا ہے، آپنے اس لڑکے سے فرمایا، کہ تو اللہ کے حکم سے تندرست ہو کر اٹھ کھڑا ہو، مگا لڑکا بینا اور تندرست ہو کر دوڑنے لگا، یہ دیکھکر حاضرین چار سو حیرت میں پڑگئے، چاروں طرف ایک غلغلہ اور شور برپا ہوگیا، آپ حاضرین کی بے خبری میں وہاں سے کھانا کھائے بغیر نکل آئے

(۱۰) مریض لڑکا

اسی طرح ایک[1] دفعہ آپ کی مجلس میں روافض کی ایک جماعت دو سر بمہر بیئے ہوئے ٹوکرے لائی، اور آپ سے آکر پوچھا، کہ ان ٹوکروں میں کیا ہے؟ پس آپ کرسی پر سے اترے اور ان میں سے ایک پر اپنا ہاتھ رکھکر فرمایا، کہ اس میں ایک بیمار لڑکا ہے، پھر اپنے صاحبزادہ عبد الرزاقؒ سے فرمایا، اسے کھولو، جب کھولا گیا، تو کیا دیکھتے ہیں، کہ اس میں فی الحقیقت ایک بیمار لڑکا ہے، آپنے اس لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، کہ اٹھ کھڑا ہو، وہ اٹھکر تندرست ہو کر دوڑنے لگا، پھر آپنے دوسرے ٹوکرے پر ہاتھ رکھکر فرمایا، کہ اس میں ایک تندرست لڑکا ہے، اور اپنے صاحبزادہ کو حکم دیا، کہ اسے کھولو، جب انہوں نے کھولا، تو اس میں ایک تندرست لڑکا پایا، وہ اٹھکر چلنے لگا، آپنے اس کی پیشانی پکڑ کر فرمایا، کہ بیٹھ جا، وہ وہیں بیٹھ گیا،

یہ دیکھکر روافض نے آپ کے دست مبارک پر توبہ کی،

(۱۱) اخراج جن

ابو سعد عبد اللہ بن احمد بن علی بن محمد بغدادی ازجی کا بیان[2] ہے، کہ میری ایک باکرہ لڑکی فاطمہ نام ایک دفعہ میرے گھر کی چھت پر چڑھی، اور اسے کوئی چیز اٹھا کرلے گئی، اس وقت

---

[1] بہجہ صفحہ ۶۳ ا رسنہ ر ح [2] بہجہ صفحہ ۷۰ ا رسنہ ر ح

Marfat.com

اس لڑکی کی عمر سولہ سال کی تھی، میں حضور غوثیت مآب کی خدمت میں آیا، اور آپ سے یہ ساری سرگذشت کہ سنائی، آپ نے فرمایا، کہ آج رات کرخ کے ویرانے میں پانچویں ٹیلے کے پاس بیٹھ جانا، اور اپنے گرد زمین پر دائرہ کھینچ لینا، اور دائرہ کھینچتے وقت یوں کہنا، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی نِیَّةِ عَبْدِ الْقَادِرِ آغاز شب میں جنات کے گروہ مختلف اشکال میں تیرے پاس سے گذریں گے، تو انہیں دیکھکر خوف نہ کھانا، جب صبح ہوگی، تو اُن کا بادشاہ ایک جماعت کی معیت میں تجھ پر گذرے گا، اور تیری حاجت دریافت کریگا، اس وقت تبلا دینا، کہ عبدالقادر نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے اور میری حاجت یہ ہے، پس میں چلا گیا، اور آپ کے حکم کی تعمیل کی، آپ کے ارشاد کے مطابق مہیب، خوفناک اور ڈراؤنی صورتیں مجھ پر سے گذرنے لگیں، مگر کوئی دائرہ کے قریب نہ آسکا، جنات گروہ در گروہ گذرتے گئے، یہاں تک کہ ان کا بادشاہ ایک گھوڑے پر سوار آیا، اُس کے آگے کئی جماعتیں تھیں، وہ دائرے کے مقابل ٹھیر گیا، اور مجھ سے پوچھنے لگا، کہ اے بندۂ خدا تیری کیا حاجت ہے؟ میں نے کہا، حضور غوثیت مآب نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے، یہ سنکر وہ گھوڑے سے اُترا، اور زمین کو بوسہ دیکر دائرہ سے باہر بیٹھ گیا، اس کے ہمراہی بھی بیٹھ گئے، میں نے اپنی لڑکی کا قصہ کہ سنایا، اُس نے اپنے ساتھیوں سے کہا، کہ جس نے یہ کام کیا ہے، اُس کو میرے پاس لاؤ، کچھ دیر بعد ایک سرکش جن لایا گیا، جس کے ہمراہ وہ لڑکی تھی، اور بادشاہ کو بتلایا گیا، کہ یہ ملک چین کے سرکش جنوں میں سے ہے، بادشاہ نے اس سے لڑکی کے اُٹھا لیجانے کی وجہ دریافت کی، اور اس نازیبا حرکت کا سبب پوچھا، اس نے کہا، کہ میرے عشق نے مجھے مجبور کیا تھا، بادشاہ نے اُس کی گردن اُڑا دینے کا حکم دیا، اور لڑکی میرے حوالے کردی،

(۱۲) مریضۂ مرگی

اسی طرح کا ایک اور قصہ[1] ہے، کہ ایک شخص آپکی خدمت میں آیا، اور عرض کرنے لگا، کہ میں اصفہان کا باشندہ ہوں، میری ایک عورت ہے، وہ اکثر مرض مرگی میں مبتلا رہتی ہے تعویذ گنڈے والے اُس سے عاجز آگئے ہیں، آپنے فرمایا، کہ یہ وادی سرندیپ کے خانس نام ایک سرکش

---

[1] دیکھو بہجۃ صفحہ ۱۲ امنہ رح

Marfat.com

جن کی شرارت ہے، جب تیری عورت کو مرگی آئے، تو اس کے کان میں کہد بنا، کہ عبدالقادر جو بغداد میں رہتا ہے، تجھے کہتا ہے، کہ پھر نہ آنا، اگر پھر آئیگا، تو ہلاک ہو جائیگا، وہ شخص چلا گیا، اور دس سال تک نہ آیا، پھر آیا، تو اس سے دریافت کیا گیا، اس نے کہا، کہ میں نے شیخ کے قول پر عمل کیا تھا، آجتک اُسے پھر مرگی نہیں ہوئی،

(۱۳) بیمار اونٹنی

ایک[1] روز شیخ ابوحفص عمر بن صالح حدادی اپنی اونٹنی لیکر حاضر خدمت اقدس ہوئے، اور عرض کی، کہ میں حج کو جانا چاہتا ہوں، اور یہ اونٹنی چلنے سے قاصر ہے، اس کے سوا اور میرے پاس ہے نہیں یہ سنکر آپنے اپنا پاؤں مبارک اس اونٹنی پر مارا اور اپنا دست مبارک اسکی پیشانی پر رکھا، شیخ ابوحفص کا بیان ہے، کہ پہلے وہ اونٹنی سب اونٹنیوں سے پیچھے رہا کرتی تھی، پھر چلنے میں سب سے سبقت لے جاتی،

(۱۴) بیمار کبوتری

ایک[2] دن حضور غوثیت مآب شیخ ابوالحسن علی بن احمد بن وہب الازجی کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے، آپنے وہاں ایک کبوتری اور ایک قمری دیکھی، شیخ ابوالحسن نے عرض کیا، کہ حضور! یہ کبوتری چھ ماہ سے انڈے نہیں دیتی، اور یہ قمری نو ماہ سے نہیں بولتی، آپ نے کبوتری سے مخاطب ہو کر فرمایا، کہ اے کبوتری! اپنے مالک کو فائدہ پہنچا، اور قمری سے کہا، کہ تو اپنے خالق کی تسبیح کر، بس آپ کا یہ فرمانا تھا، کہ قمری بولنے لگ گئی، حتیٰ کہ اہالیانِ بغداد بسا اوقات اس کی آواز سننے کے لئے جمع ہوا کرتے اور کبوتری نے بھی انڈے دیئے، اور بچے نکالے، اور تا دم مرگ ایسا ہی کرتی رہی،

(۱۵) کھجور کے دو خشک درخت

شیخ ابوالمظفر اسمٰعیلؒ کا بیان[3] ہے، کہ شیخ علی بن ابی نصر الہیتی جب کبھی علیل ہو جاتے، تو اکثر میرے باغ میں آجاتے، جہاں کئی روز ان کی تیمارداری کی جاتی، ایک دفعہ آپ بیمار ہو کر میرے باغ میں آئے، حضور غوثیت مآب آپ کی عیادت کے لئے وہاں تشریف لائے، اس باغ میں کھجور کے دو درخت تھے، جو بالکل خشک ہو گئے تھے، اور چار سال سے پھل نہ دیتے تھے، میں نے انکے

---

[1] بہجہ صفحہ ۱۲، رمنہ رح [2] یہ واقعہ بہجہ صفحہ پر مذکور ہے، ۱۲ منہ رح [3] ملاحظہ ہو بہجہ

Marfat.com

کاٹنے کا ارادہ کر رکھا تھا، حضور غوثیت مآب اُٹھے، اور اُن میں سے ایک کے نیچے آپ نے وضو فرمایا، اور دوسرے کے نیچے دو رکعت نماز ادا کی، وہ دونوں درخت ایک ہفتہ کے اندر بارآور اور مُثمر ہو گئے، حالانکہ وہ کھجوروں کے بارآور ہونے کا وقت نہ تھا،

پھر میں نے اپنے باغ کی کچھ کھجوریں حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیں، آپ نے اُن میں سے کچھ تناول فرمائیں، اور فرمایا، کہ ایزد متعال، تیری زمین، تیرے درہم، تیرے صاع[1] اور تیرے مواشی میں برکت دے اُس سال سے میری زمین کی آمدنی میں دن بدن اضافہ ہوتا گیا، دراہم کی یہ حالت تھی، کہ جس تجارتی کام میں میں نے ایک درہم خرچ کیا، وہاں سے کئی حاصل کئے، گیہوں کی یہ کیفیت تھی، کہ جب میں کسی مکان میں گیہوں کی سو بوریاں رکھتا، اس میں سے اگر پچاس خیرات کر دیتا، اور باقی کھا لیتا، تو بھی سو بوریاں بحال پاتا، میرے مواشی اتنے بچے جنتے، کہ میں شمار نہ کر سکتا،

(۱۶) گیہوں میں برکت

شیخ ابو العباس احمد رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے رکابدار تھے، ذکر کرتے ہیں، کہ ایک دفعہ بغداد میں قحط پڑا، میں نے آپ سے فاقہ کشی اور کثرت عیال کا شکوہ کیا، آپ نے ایک دیبہ[2] گیہوں نکال کر دیئے، اور فرمایا، کہ اسے کوارہ[3] میں ڈال کر منہ بند کر دینا، اور اس کے پہلو میں ایک سوراخ کر کے اُس میں سے اناج نکال کر پیس لیا کرنا، شیخ ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، کہ ہم نے اس سے پانچ سال تک کھایا، پھر میری اہلیہ نے جو اُسے کھولا، تو اُتنے ہی گیہوں پائے، جو سات دن میں ختم ہو گئے، میں نے یہ ماجرا آپ سے ذکر کیا، آپ نے فرمایا، کہ اگر تم اُسے ویسا ہی رہنے دیتے، تو گیہوں عمر بھر ختم نہ ہوتے،

---

[1] صاع ایک پیمانہ ہوتا ہے، جو ہمارے ساڑھے تین سیر کے برابر ہوتا ہے ۱۲ منہ رح

[2] دیکھو بہجۃ صفحہ ۹۶ ۱۲ منہ رح [3] دیبہ بائیس یا چوبیس مد کے برابر ہوتا ہے، جو ہمارے ہاں کے بیس یا اکیس سیر ہوتے ہیں ۱۲ منہ رح [4] کوارہ ایک ظرف گلی ہوتا ہے، جس میں گیہوں وغیرہ اناج بطور ذخیرہ رکھتے ہیں، دیہاتوں میں قریباً ہر ایک شخص کے گھر ہوتا ہے، ہمارے ملک میں اسکو کوٹھڑ کہتے ہیں

۱۲ منہ رح

(۱۷) بارش کا تھم جانا

شیخ عمر کیمانی اور عدی بن مسافر سے منقول[1] ہے، کہ ایک دفعہ حضور غوثیت مآب وعظ فرما رہے تھے، کہ یکایک بارش شروع ہو گئی، اہل مجلس پراگندہ اور منتشر ہونے شروع ہو گئے، آپ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھا کر کہا، کہ "میں **توجمع کرتا ہوں، اور تو پراگندہ کرتا ہے**، معاً مجلس پر بارش بند ہو گئی، اور مدرسہ کے باہر بدستور ہوتی رہی،

(۱۸) طغیانی کا رُکنا

اسی طرح ایک دفعہ[2] دریائے دجلہ طغیانی پر آیا، اہالیانِ بغداد گھبرا اُٹھے، انہیں خوف دامنگیر ہوا، کہ کہیں بغداد غرق نہ ہو جائے، لہٰذا سب نے آن کر حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں فریاد کی، آپ نے اپنا عصا لیا، دجلہ کے کنارہ پر تشریف لائے، اور اپنا عصا دجلہ کی اصلی حد پر گاڑ کر فرمایا، کہ "بس یہیں تک رہو"، معاً پانی اُتر کر اپنی اصلی حد تک پہنچ گیا،

(۱۹) عصا کا نور ہونا

شیخ ابو عبد الملک ذیال بیان[3] کرتے ہیں، کہ ۵۶۰ھ ہجری کا واقعہ ہے، کہ میں ایک دن حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں کھڑا تھا، کہ آپ اپنے دولت خانہ سے عصا لئے ہوئے باہر تشریف لائے، مجھے اُس وقت یہ خیال ہوا، کہ کاش آپ اپنے عصائے مبارک سے مجھے کوئی کرامت دکھاتے، ابھی میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا ہی تھا، کہ آپ نے میری طرف مسکرا کر دیکھا، اور اپنا عصا زمین میں گاڑ دیا، زمین پر گاڑتے ہی وہ روشن ہو کر چمکنے لگا، اور بدستور ایک گھنٹہ تک اسیطرح چمکتا رہا، اُس کی منور شعاؤں سے اطراف و اکناف چمک اُٹھے، اس کی روشنی آسمان کی طرف چڑھتی رہی، پھر جب ایک گھنٹہ کے بعد آپ نے اُسے اُٹھا لیا، تو جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا، اس کے بعد مجھ سے فرمایا، کہ ذیال! تم یہی چاہتے تھے،

---

[1] دیکھو بہجہ صفحہ ۵۲، ۱۲ منہ رح [2] دیکھو بہجہ صفحہ ۵۲ و قلائد ۱۲ منہ رح

[3] ملاحظہ ہو بہجہ صفحہ ۴۶، ۱۲ منہ رح

Marfat.com

(۲۰) بے موسم سیب کا آنا

شیخ ابو العباس خضر بن عبداللہ بن یحیےٰ حسینی موصلی[1] ذکر کرتے ہیں کہ ایک روز میں نے امام مستنجد باللہ ابو المظفر[2] یوسف عباسی کو حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دیکھا، اس نے آپ سے عرض کیا، کہ حضور! طمانینت قلبی کے لئے میں آپ کی کوئی کرامت دیکھنا چاہتا ہوں، آپ نے دریافت کیا، کہ تو کیا چاہتا ہے، ابو المظفر نے عرض کیا، کہ غیب سے ایک سیب، آپ نے ہوا میں ہاتھ پھیلایا، کیا دیکھتے ہیں، کہ آپ کے دست مبارک میں دو سیب ہیں، حالانکہ عراق میں اس وقت سیب کا موسم نہ تھا،

آپ نے ایک سیب ابو المظفر کو دیا، اور دوسرا خود رکھا، جب دونوں سیب پھاڑے گئے، تو آپ کا تو سفید خوشبودار اور معطر نکلا، مگر ابو المظفر کے سیب میں کیڑا نکلا، اس نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی، آپ نے فرمایا، کہ تیرے سیب کو ظالم کا ہاتھ لگا ہے، جس کی وجہ سے اس میں کیڑا پیدا ہو گیا ہے، اور میرے سیب کو کسی ولی اللہ کا ہاتھ لگا ہے، اس لئے یہ عمدہ نکلا، اور اس کی خوشبو مہک گئی،

(۲۱) خبر موت

احمد بن المبارک المرفعانی بیان[3] کرتے ہیں، کہ منجملہ ان طلباء کے جو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے علم فقہ پڑھتے تھے، ایک عجمی شخص تھا، اس کا نام ابی تھا، یہ شخص نہایت غبی اور کند ذہن تھا، باوجود محنت اور وقت کے ساتھ سمجھانے کے یہ شخص کوئی بات بھی نہیں سمجھ سکتا تھا، ایک روز یہ شخص آپ سے پڑھ رہا تھا، کہ آپکی ملاقات کے لئے ابن سمحل آئے، انہیں آپ کو اس شخص کے ساتھ بہت محنت کرتے ہوئے دیکھکر نہایت تعجب ہوا، جب وہ شخص اپنے سبق سے فارغ ہو کر چلا گیا، تو انہوں نے آپ سے کہا، کہ مجھے آپ کو اس شخص کے ساتھ اسقدر محنت کرتے ہوئے دیکھکر نہایت تعجب ہے، آپ تو اس کے ساتھ حد درجہ مشقت اٹھاتے ہیں، آپ نے فرمایا، کہ اس کے ساتھ میری محنت و مشقت کے دن ایک ہفتہ سے کم رہگئے ہیں، ہفتہ پورا نہ ہونے پائیگا، کہ یہ بیچارہ اس جہان کو خیرباد کہکر دار ابدی کی

---

[1] بہجہ صـ۶۱ ۱۲ منہ رح [2] ابو المظفر خلفائے عباسیہ کے تھا ۵۵۵ھ میں مسند خلافت پر بیٹھا، اور ۵۶۶ھ میں داعی اجل کو لبیک کہکر دار ابدی کی جانب کوچ کر گیا ۱۲ منہ رح [3] ملاحظہ ہو قلائد الجواہر ۱۲ منہ رح

Marfat.com

جانب کوچ کر جائیگا،

ابن سنحل کہتے ہیں، کہ میں اس بات سے نہایت متعجب ہوا، اور ہفتہ کے دن شمار کرنے لگا، یہاں تک کہ ہفتہ کے آخری دن وہ شخص داعی اجل کو لبیک کہہ گیا،

(۲۲) آپکا پانی پر چلنا

سہیل بن عبداللہ تُستری کا بیان ہے، کہ ایک مرتبہ آپ اہل بغداد کی نظر سے عرصہ تک غائب رہے، لوگ آپ کی تلاش میں نکلے، اچانک ایک شخص نے لوگوں کو اطلاع دی، کہ میں نے آپ کو دجلہ کی طرف جاتے دیکھا ہے، یہ سن کر سب کے سب دجلہ کیطرف گئے، جب دریا پر پہنچے، تو کیا دیکھتے ہیں، کہ آپ پانی پر سے لوگوں کی طرف چلے آرہے ہیں، اور مچھلیاں بکثرت آن آنکر آپ کو سلام اور دست بوسی کرتی جاتی ہیں، اُس وقت نماز ظہر کا وقت ہو گیا تھا، اسی اثنا میں ایک بڑی بھاری جائے نماز دکھائی دی، جو تخت سلیمانی کی طرح ہوا میں معلق ہو کر بچھ گئی، یہ جائے نماز سبز رنگ کی تھی، اس کے اوپر دو سطریں لکھی ہوئی تھیں، پہلی سطر میں اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور دوسری میں سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ لکھا ہوا تھا،

سہیل بن عبداللہ تستری بیان کرتے ہیں، کہ جب یہ جائے نماز بچھ چکی، تو ہم نے دیکھا، کہ بہت لوگ آئے، اور جائے نماز کے برابر کھڑے ہو گئے ان لوگوں کے چہروں سے بہادری اور شجاعت عیاں تھی، یہ لوگ سب کے سب سرنگوں تھے، اور ان کی آنکھوں سے سیلاب اشک جاری تھے، ان کی خاموشی اور ان کے سکوت سے ایسے معلوم ہوتا تھا، کہ گویا قدرت نے انکو خاموش ہی پیدا کیا ہے، جب تکبیر کہی گئی، تو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے، اس وقت آپ کے چہرہ سے عظمت اور ہیبت ٹپک رہی تھی، غرض اس جماعت نے اور اہالیانِ بغداد نے جو آپکی جستجو میں وہاں پہنچے ہوئے تھے، آپ کے پیچھے ظہر کی نماز ادا کی، نماز کے وقت سب پر ایک وجدانہ کیفیت طاری تھی، گاہے گاہے آپ کے لبوں سے سبز رنگ کا

Marfat.com

نور نکلکر آسمان کیطرف جاتا تھا، نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپنے یہ دعا پڑھی

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ	اے مولا! میں تیری درگاہ میں تیرے حبیب
حَبِیْبِکَ وَخَیْرَتِکَ مِنْ	اور بہترین خلائق حضرت محمد مصطفےٰ صلی
خَلْقِکَ اَنْ لَا تَقْبِضُ	اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ بناکر دعا مانگتا ہوں
رُوْحَ مُرِیْدِیْ اَوْ مُرِیْدِیْ	کہ تو میرے مریدوں کو اور میرے مریدوں
لَاذَا اِلٰی اِلَّا عَلٰی تَوْبَۃٍ	کے مریدوں کی کہ جو میری طرف منسوب

ہوں، روح قبض نہ کر، مگر توبہ پر،

سہیل بن عبداللہ تستری بیان کرتے ہیں، کہ ہم نے آپکی دعا پر ملائکہ کے ایک بڑے گروہ کو آمین کہتے سنا، جب آپ دعا ختم کر چکے، تو پھر ہم نے یہ ندا سنی،

اُبْشِرُوْا فَاِنِّیْ قَدِ اسْتَجَبْتُ لَکَ	تم خوش ہو جاؤ، میں نے تمہاری دعا قبول کرلی،

(۲۳) نظر کشفی

شیخ ابوالتقی محمد بن ازہر صیرفینی بیان[1] کرتے ہیں، کہ میں ایک سال تک اللہ تعالےٰ سے یہ دعا مانگتا رہا، کہ وہ مجھے رجال الغیب میں سے کسی بزرگ کی زیارت نصیب کرے، اچانک میں نے ایک شب خواب میں دیکھا، کہ میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوں، اور ایک بزرگ بھی وہاں موجود ہیں، مجھے خیال ہوا، کہ یہ بزرگ رجال الغیب سے ہیں، اس کے بعد میں بیدار ہوگیا، بیدار ہونے کے بعد میں نے چاہا، کہ حالت بیداری میں ان کی زیارت کروں، چنانچہ میں اس امید پر حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کی زیارت کرنے آیا، جب مزار شریف پر پہنچا، تو کیا دیکھتا ہوں، کہ وہی بزرگ وہاں موجود ہیں جن کی میں نے گذشتہ شب خواب میں زیارت کی تھی، میں نے چاہا، کہ مزار شریف کی زیارت سے جلد فارغ ہو کر اس بزرگ کی قدم بوسی کا شرف حاصل کروں، مگر وہ مجھ سے پہلے فارغ ہو کر واپس ہوگئے، میں بھی سب کچھ چھوڑ کر اُن کے پیچھے پیچھے ہولیا، یہاں تک کہ وہ دجلہ پر آئے، ان کے آتے ہی دجلہ کے دونوں کنارے اس قدر قریب ہوگئے، کہ وہ اپنا ایک قدم اس کنارہ پر اور دوسرا اُس

---

[1] یہ واقعہ قلائد الجواہر میں مذکور ہے ۱۲ ار منہ ر ح

Marfat.com

کنارہ پر رکھکر دجلہ سے پار ہو گئے ہیں نے، اُسوقت اُنہیں قسم دلائی، کہ وہ ذرا ٹھیر کر مجھ سے کچھ ہم سخن ہوں، چنانچہ وہ ٹھیر کر میری طرف متوجہ ہوئے ہیں نے اُن سے دریافت کیا، کہ آپ کا مذہب کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا، حَنِیۡفًا مُّسۡلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ اس سے میں سمجھا، کہ شاید یہ بزرگ حنفی المذہب ہیں

اس کے بعد میں واپس ہونے لگا، تو مجھے خیال ہوا، کہ میں اب حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے بھی یہ واقعہ بیان کروں، مگر خیال پیدا ہوتے ہی سیدھا میں آپ کے عَتَبَۂ عالیہ پر گیا، جب آپ کے دولت خانہ کے دروازہ پر پہنچا، تو آپنے اندر سے ہی پکار کر مجھ سے فرمایا، کہ محمد بن ازہر! اس وقت مشرق سے مغرب تک تمام روئے زمین پر ان کے سوا حنفی المذہب ولی اللہ اور کوئی نہیں ہے،

(۲۴) روحانی اثر

آپ کے خادم ابو الرضیٰ بیان کرتے ہیں، کہ ایک روز آپ ایثار کے متعلق کچھ بیان فرمارہے تھے کہ اسنتے میں آپنے اوپر کی طرف نگاہ کی پھر خاموش ہو گئے، پھر آپنے فرمایا کہ میں تم سے زیادہ نہیں، صرف سو دینار کے لئے کہتا ہوں، بہت سے لوگ آپ کے پاس سو سو دینار لیکر آئے، آپنے صرف ایک شخص سے لے لئے اور باقی لوگ واپس آ گئے، لوگوں کو تعجب ہوا کہ آپنے یہ سو دینار کس واسطے طلب فرمائے ہیں؟

ابو الرضیٰ بیان کرتے ہیں، کہ اس کے بعد آپنے مجھے بلا کر فرمایا، کہ تم یہ مقبرہ شونیزیہ پر لے جاؤ، وہاں ایک ضعیف العمر شخص بربط[1] بجاتا ہوگا، اُسے یہ سو دینار دیکر میرے پاس لے آؤ،

میں حسب ارشاد مقبرہ شونیزیہ پر گیا، وہاں پر ایک بوڑھا شخص بربط[2] بجا رہا تھا، میں نے السلام علیکم کہکر سو دینار اُسے دیدیئے، وہ یہ دیکھکر بے ساختہ زور سے چلایا، اور بیہوش ہو کر گر گیا، جب وہ ہوش میں آیا، تو میں نے اُسے کہا کہ حضور غوثیت مآب تمہیں بلا رہے ہیں، یہ شخص بربط اپنے کندھے پر رکھکر میرے

---

[1] قلائد ۱۲ منہ رح [2] بربط ستار یا سارنگی کو کہتے ہیں، ۱۲ منہ رح

ساتھ ہولیا، جب ہم آپ کی خدمت میں پہنچے، تو آپ نے اُسے اپنے نزدیک منبر پر بلوا کر فرمایا، کہ تم اپنے قصہ کو بالتفصیل بیان کرو، اُس نے کہا، کہ حضرت! میں اپنی صغرسنی میں بہت عمدہ گانا بجاتا تھا، لوگ بھی کمال اشتیاق سے میرے گانے کو سنا کرتے تھے، جب میں بڑا ہوگیا، تو لوگوں کا میری طرف التفات بہت کم ہوگیا، اس لئے میں اپنے دل میں عہد کرکے شہر سے بالکل باہر نکل گیا، کہ اب آئندہ سے میں مُردوں کے سوا اور کسی کو اپنا گانا نہ سناؤنگا، میں اس اثناء میں قبرستانوں میں پھرتا رہا، اچانک ایک دن ایک قبر میں سے ایک شخص نے اپنا سر نکالکر مجھ سے کہا، کہ تم مردوں کو اپنا گانا کہاں تک سناؤ گے، اب تم خدا کے ہو جاؤ، اور اُسے اپنا گانا سناؤ، اس کے بعد مجھے کچھ نیند سی آگئی، پھر میں نے اٹھکر مندرجہ ذیل اشعار پڑھے،

یَارَبِّ مَالِیْ عُدَّۃٌ یَوْمَ اللِّقَا
اِلَّا رَجَا قَلْبِیْ وَنُطْقَ لِسَانِیْ

الٰہی قیامت کیدن کے لئے میرے پاس کوئی سامان نہیں، بجز اس کے کہ دل سے امید مغفرت اور زبان سے تیری حمد وثنا کرتا ہوں

غَدًا اَمَّكَ الرَّاجُوْنَ يَبْغُوْنَ الْمُنٰى
وَاخَيْبَتَا اِنْ عُدْتُ بِالْحِرْمَانِ

کل امید رکھنے والے تیری درگاہ میں فائز المرام ہوں گے، اگر میں محروم رہ جاؤں، تو میری بدقسمتی پر سخت افسوس ہے،

اِنْ كَانَ لَا يَرْجُوْكَ اِلَّا مُحْسِنٌ
فَبِمَنْ يَلُوْذُ وَيَسْتَجِيْرُ الْجَانِيْ

اگر صرف نیک لوگ ہی تیری خواہش کیا کرتے، تو گناہگار لوگ کس کے پاس جاکر پناہ لیتے،

شَيْبِيْ شَفِيْعٌ يَوْمَ عَرْضِيْ وَاللِّقَا
فَعَسَاكَ تُنْقِذُنِيْ مِنَ النِّيْرَانِ

میرا بڑھاپا قیامت کے دن تیری درگاہ میں میرا شفیع بنیگا، امید ہے، کہ

Marfat.com

تو مجھے اُس پر نظر کر کے دوزخ سے بچالیگا،

میں کھڑا ہوا یہی اشعار پڑھ رہا تھا، کہ اتنے میں آپ کے خادم نے آکر مجھے یہ دینار دیئے، اب میں گانے بجانے سے تائب ہو کر خدا کی طرف رجوع کرتا ہوں، پھر اُس شخص نے اپنا بُربُط توڑ ڈالا، اور گانے بجانے سے تائب ہوگیا،

اس کے تائب ہونے پر باقی چالیس آدمیوں نے بھی جن کے دینار حضور غوثیت مآبؓ نے واپس کر دیئے تھے، اپنے اپنے سو سو دینار اسی کو دیدیئے، یہ واقعہ دیکھکر پانچ شخص جان بحق تسلیم ہوئے،

(۲۵) مغیبات پر اطلاع

شیخ المشائخ زین العلماء بدیع الدین ابو القاسم کا بیان[ل] ہے،

کہ ایکدفعہ ابو عمرو عثمان بن اسمٰعیل رحؒ نے مجھے بغداد میں مسند امام احمد بن حنبل کا نسخہ خریدنے کیلئے بھیجا جب میں بغداد میں آیا، تو میں نے لوگوں کو حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر پر فریفتہ پایا، میں نے دل میں کہا، کہ اگر فی الحقیقت یہ شخص ایسا ہی ہے، جیسا کہ کہا جاتا ہے، تو ضرور یہ مجھے میرے دل کی بات بتا دیگا،

پھر میں نے اپنے دل میں سوچا، کہ میں چاہتا ہوں، کہ جب میں شیخ محی الدینؒ کے پاس جاؤں، اور اُنسے سلام کہوں، تو وہ میرے سلام کا جواب نہ دیں، بلکہ مجھ سے منہ پھیر لیں، اور اپنے خادم سے کہیں، کہ اس آنیوالے شخص کی پیشانی کے داغ کے برابر چھوہارے کا ایک ٹکڑا اور شہد جو وزن میں پورے دو دانگ ہو، لے آؤ، جب خادم یہ دونوں اشیاء شیخ کے پاس لے آئے، تو پیشتر اس کے کہ میں اُن سے سوال کروں، وہ اپنی کلاہ مجھے پہنا دیں، اور میرے سلام کا جواب دیں، یہی جی میں ٹھان کر میں فوراً اٹھا، اور شیخ کے مدرسہ میں آیا، میں نے اُنکو محراب میں بیٹھے پایا، انہوں نے میری طرف ایک نظر دیکھا، جس سے میں سمجھ گیا، کہ انہوں نے میرے مافی الضمیر کو دریافت کرلیا ہے، میں نے اُن سے سلام کیا، انہوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا، بلکہ مجھ سے اپنا منہ پھیر لیا، اور اپنے خادم سے کہا، کہ

ل دیکھو بہجہ صفحہ ۶۹ ۱۲ منہ رح

Marfat.com

اس آئیو الے شخص کی پیشانی کے داغ کے برابر چھوہارے کا ٹکڑا اور پورے دو دانگ شہد لے آو، واللہ شیخ نے وہی الفاظ دہرائے، جو میرے دل میں تھے جب خادم دونوں چیزیں لے آیا، تو شیخ نے اپنی کلاہ مجھے پہنادی اور میرے سلام کا جواب دیا، اور مجھ سے فرمایا، کہ کیا تو یہی چاہتا تھا، یہ دیکھکر میں نے آپکی خدمت میں قیام کیا، اور آپ سے علم پڑھا، اور حدیثیں سنیں،

(۲۶) مخفی بات پر اطلاع

ابو الفرح ابن الہامی بیان کرتے ہیں، کہ میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے اکثر ایسی باتیں سنا کرتا تھا، جن کا معرضِ وقوع میں آنا مجھے محال، ناممکن اور بعید از قیاس معلوم ہوتا، اس لئے میں ان باتوں کی تردید کیا کرتا تھا، مگر ساتھ ہی میں آپ سے ملنے کا شائق بھی رہتا تھا، ایک دن کا ذکر ہے، کہ مجھے باب الازج[۱] جانے کی ضرورت لاحق ہوئی جب میں وہاں سے واپس ہوا، تو آپ ہی کے مدرسہ کے قریب سے میرا گذر ہوا، اُس وقت آپ کی مسجد میں نماز عصر کی تکبیر کہی جا رہی تھی، اس لئے مجھے بھی خیال ہوا کہ میں بھی عصر کی نماز پڑھتا ہوا آپ کو سلام کرتا چلوں، چنانچہ میں آپ کی مسجد میں گیا، جماعت کھڑی تھی، جاکر شامل ہوگیا، جماعت میں شامل ہوتے وقت مجھے یہ نہ معلوم تھا، کہ میں بے وضو ہوں،

جب آپ نماز پڑھکر دعا سے فارغ ہوئے، تو آپنے میری طرف التفات کر کے فرمایا، کہ فرزند من! اگر تم میرے پاس اپنا کام لیکر آتے، تو میں تمہارا کام پورا کردیتا، مگر تمہیں نسیان بہت غالب ہے، تم نے اس وقت بھولے سے بے وضو نماز پڑھ لی ہے،

آپ کے یہ فرمانے سے میں حیران وانگشت بدندان رہ گیا، کہ آپ کو میرا مخفی حال کیونکر معلوم ہوگیا، میں نے اُسی وقت آپ کی صحبت اختیار کی،

(۲۷) حالات مخفیہ کا اظہار

شیخ زین الدین ابو الحسن علی بن ابی طاہر بن نجا بن غنائم الانصاری

لہ قلائد ۱۲ ارسنہ رح ۔ [۱] بغداد کے ایک محلہ کا نام ہے ۱۲ منہ رح

الفقیہ الحنبلی الواعظ نزیل مصر بیان[1] کرتے ہیں، کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے، کہ میں اور میرا ایک رفیق ہم دونوں حج کر کے بغداد آئے، ہمارے پاس اُس وقت سوائے ایک چھُری کے اور کچھ نہ تھا، ہم نے اُسے فروخت کر کے چاول خرید کئے، اور پکا کر کھائے، مگر اس سے نہ تو ہم سیر ہوئے، اور نہ ہی ہمیں لطف حاصل ہوا،

اس کے بعد ہم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں آئے، آپ نے اپنا کلام قطع کر کے فرمایا، کہ حجاز سے چند فقراء و مساکین آئے ہیں ان کے پاس بجز ایک چھُری کے اور کچھ نہ تھا، اس کو انہوں نے فروخت کر کے چاول لیکر پکائے، اور کھائے، مگر اُس سے نہ تو وہ سیر ہوئے، اور نہ اُس میں اُنہیں کچھ مزا آیا،

ہمیں یہ سنکر نہایت تعجب ہوا، اس کے بعد آپنے دستر خوان بچھوایا، میں نے اپنے رفیق سے آہستہ سے پوچھا کہ تمہیں کس چیز کی خواہش ہے، اُس نے کہا، کہ کشک[2] کی، میں نے اپنے دل میں کہا، کہ مجھے تو شہد کی اشتہا ہے، آپ نے اپنے خادم سے فوراً یہ دونوں چیزیں منگوائیں، اور ہماری طرف اشارہ کر کے فرمایا، کہ ان دونوں کے سامنے رکھدو، خادم نے کشک میرے سامنے اور شہد میرے رفیق کے سامنے رکھدیا، آپنے فرمایا یہ ٹھیک نہیں، اس کا عکس کرو، یہ سنکر میں بے اختیار چلا اٹھا، اور بے ساختہ دوڑ کر آپ کے پاس گیا، آپنے فرمایا، واعظ مصر! مرحبا مرحبا، میں نے عرض کیا، کہ حضرت آپ کیا فرماتے ہیں، میں تو اس لائق نہیں، مجھے تو سورہ فاتحہ پڑھنے کا بھی سلیقہ نہیں ہے، آپنے فرمایا، نہیں، نہیں مجھکو حکم ہوا ہے، کہ میں تم کو ایسا کہوں

ابو الحسن بیان کرتے ہیں، کہ پھر میں آپ سے تحصیل علوم میں مشغول ہو گیا، اور ایک سال میں ہی مجھے اسقدر روحانی فتوحات ہوئیں، جس قدر کہ اور کسی کو بیس سال میں بھی حاصل نہ ہو سکتی تھیں، اس کے بعد میں بغداد میں وعظ کہتا رہا، پھر میں نے آپ سے مصر واپس جانے کی اجازت لی، آپنے مجھے اجازت دی، اور فرمایا

---

[1] دیکھو بہجۃ صفحہ ۱۲ منہ رح [2] کشک ایک قسم کا کھانا ہے، جو ہریسہ کی مانند ہوتا ہے، ایسے گیہوں یا جو کے آرد اور بکری کے دودھ سے تیار کیا جاتا ہے، کذا فی البرہان والسراج ۱۲ منہ رح

Marfat.com

کہ جب تم دمشق پہنچو گے، تو وہاں پر تمہیں ترکی فوج ملیگی، جو کہ مصر پر قبضہ کرنے کی غرض سے آئی ہوگی، تم اُن سے کہنا، کہ تم اس سال اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے، اس لئے تم واپس ہو جاؤ، پھر آئندہ دوسرے سال تم کامیاب ہوسکو گے چنانچہ جب میں دمشق پہنچا، تو مجھے ترکی فوج ملی، جو کچھ کہ آپ نے اُن کی نسبت مجھ سے فرمایا تھا، وہ میں نے اُن سے کہدیا، لیکن اُنہوں نے میرا کہنا نہ مانا، بعدازاں جب میں مصر پہنچا، تو وہاں جاکر دیکھا، کہ خلیفہ مصر اُن سے مقابلہ کی تیاری کررہا ہے، میں نے اُس سے کہا، کہ کوئی خوف کی بات نہیں ہے، وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکیں گے، بلکہ تمہارے ہی سر فتح کا سہرا بندھیگا،

آخر کو ترکی سپاہ نے مصر پر حملہ کیا، اور ہزیمت پاکر واپس گئے، خلیفہ مصر نے میری بڑی عزت کی، اور مجھے اپنا مصاحب اور رازدار بنالیا، دوسرے سال ترکی سپاہ نے پھر چڑھائی کی، اور اس دفعہ وہ مصر پر قابض ہوگئے، اور میری اُنہوں نے بھی عزت کی، غرضیکہ آپ کی صرف ایک بات میں مجھے دونوں سلطنتوں کی جانب سے ڈیڑھ لاکھ دینار وصول ہوئے،

(۲۸) آیندہ واقعہ کی خبر

خطیب ابوالمجر حامدالحرانی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضور غوثیت مآب کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اپنی جائے نماز بچھاکر آپ ہی کے نزدیک بیٹھ گیا، آپنے میری طرف دیکھکر فرمایا، کہ تم امراء و سلاطین کی بساط پر بیٹھو گے، جب میں حران واپس آیا، تو سلطان نورالدین الشہید نے مجھے اپنے پاس رہنے پر مجبور کیا، اور مجھے اپنا مصاحب بناکر ناظم اوقاف کردیا، اُسوقت مجھے آپ کا قول یاد آیا،

(۲۹) لڑکا تولد ہونے کی بشارت

ابوعبداللہ محمد بن خضر حسینی موصلیؒ ذکر کرتے ہیں، کہ میرے باپ نے مجھے خبر دی، کہ ۵۶۰ھ ہجری میں سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا، کہ اے خضر! تو موصل میں چلا جا، تیری پشت میں اولاد ہے، جو وہاں پیدا ہوگی، سب سے پہلے لڑکا تولد ہوگا، جسکا نام محمدؐ ہوگا، جب وہ

لہ دیکھو بہجہ صفحہ ۷۹ ۲ امنہ رح

Marfat.com

سات سال کا ہوگا، تو ایک بغدادی نابینا حافظ اس کو سات ماہ میں قرآن شریف حفظ کرادیگا، اور تیری عمر ۹۴ سال ایک ماہ سات دن ہوگی، اور تو اربل میں صحیح الحواس مریگا،

ابو عبداللہ کا بیان ہے، کہ میرے والد موصل میں سکونت پذیر ہوئے ہیں وہاں شروع صفر سنہ ۶۱۰ ہجری میں پیدا ہوا، جب میں سات سال کا ہوا، تو میرے والد نے مجھے قرآن شریف ازبر کرانے کے لئے ایک نابینا حافظ کے سپرد کیا، میں نے سات ماہ میں قرآن مجید حفظ کرلیا، میرے والد نے اس حافظ سے نام وسکونت دریافت کی، تو اُس نے کہا، کہ میرا نام علی ہے، اور میرے شہر کا نام بغداد ہے، اُس وقت میرے والد کو حضور غوثیت مآب کا قول یاد آگیا،

میرے والد نے ۹ صفر سنہ ۶۲۵ ہجری کو اربل میں بعمر ۹۴ سال ایک ماہ سات روز وفات پائی، اور وقت وفات ہوش وحواس قائم تھے

(۳۰) روحانی قوت

شیخ ابو محمد مفرج بن نبہانؒ کا بیان ہے، کہ جب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی عالمگیر شہرت ہوگئی، تو بغداد کے بڑے بڑے ایک سو فقہاء آپ کا امتحان لینے کی غرض سے جمع ہوئے، ان سب کی رائے اِس بات پر قرار پائی کہ اُنمیں سے ہر ایک شخص مختلف علوم وفنون میں جُدا جُدا مسئلہ پوچھے، غرضیکہ وہ تمام فقہاء اِس ارادہ سے آپ کی مجلس وعظ میں آئے،

ابو محمد بیان کرتے ہیں، کہ میں اُس وقت آپ کی مجلس وعظ میں شریک تھا جب یہ لوگ آکر بیٹھ گئے، تو آپ نے اپنا سر جھکایا، معاً سر جُھکاتے ہی آپ کے سینہ مبارک سے نور کی شعاع ظاہر ہوئی، جسکو کسی نے دیکھا، اور کسی نے نہیں یہ شعاع اُن تمام فقہاء کے سینوں پر سے گذری، جس کے سینہ پر گذرتی، وہ حیران وپریشان اور مضطرب وبے قرار ہوجاتا،

اس کے بعد وہ سب کے سب بے ساختہ برہنہ سر ہوکر زور زور سے چلّانے رونے پیٹنے اور بے خود ہوکر کپڑے چاک کرنے لگ گئے، تھوڑی دیر کے

لہ ملاحظہ ہو بہجہ صہ ۹۶ ۱۲ رحمہ رح

Marfat.com

بعد تخت پر چڑھکر سب نے اپنے سر آپ کے قدموں پر ڈالدیئے، مجلس میں ایک کہرام مچ گیا، چاروں طرف شور پیدا ہوگیا، ایسا معلوم ہوتا تھا، کہ گویا بغداد ہل رہا ہے،

اس کے بعد آپنے ایک ایک کو اپنے سینے سے لگانا شروع کیا، جب سب کو آپ اپنے سینہ سے لگا چکے، تو اُن میں سے ایک ایک کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا، کہ تمہارے سوال کا یہ جواب ہے، اسی طرح سے آپنے ہر ایک کے سوال کا نام لیکر اُس کا جواب بیان فرمادیا، جب آپ کے سب سوالوں کے جواب بیان فرما چکے، اور مجلس ختم ہوگئی، تو میں نے اُن سے دریافت کیا، کہ اُس وقت آپ لوگوں کا کیا حال ہوگیا تھا، تو اُنہوں نے بیان کیا، کہ جب ہم لوگ وہاں جاکر بیٹھے، تو جسقدر کہ ہمارا علم تھا، وہ سب ہم سے سلب ہوگیا، گویا کہ کبھی ہم نے کچھہ پڑھا ہی نہ تھا، پھر جب آپنے ہمیں اپنے سینہ سے لگایا، تو ہمارا وہی علم بدستور لوٹ آیا، پھر آپنے ہم میں سے ہر ایک کے سوال کو بیان کرکے اُس کے وہ وہ جواب بیان فرمائے، جسے ہم مطلقاً نہیں جانتے تھے،

(۳۱) درازی عمر کی خبر

شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابی الفتح الہروی جو حضور غوثیت مآب کے قدیمی خادم تھے، بیان[1] کرتے ہیں، کہ حضور غوث پاک مجھے محمد طویل پکارا کرتے تھے، ایک روز میں نے عرض کیا، کہ حضور! میں تو لوگوں سے چھوٹا ہوں، آپ نے فرمایا، تو طویل العمر اور طویل الاسفار ہے، چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا، کیونکہ شیخ محمد ایکسو ستیئس ۱۲۷ سال زندہ رہے، اور انہوں نے اپنی سیاحت کے دوران میں عجائبات اور دور دراز کے ممالک دیکھے، اور کوہ قاف تک پہنچے،

(۳۲) سلب علم

شیخ ابو المظفر منصور بن المبارک الواسطی الواعظ بیان[2] کرتے ہیں، کہ میں عالم شباب میں حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے پاس اُس وقت فلسفہ اور علوم روحانیت کی ایک کتاب تھی، آپنے قبل اس کے کہ میری کتاب دیکھیں

---

[1] بہجہ ص۵۸ ملاحظہ ہو، ۱۲ منہ رح [2] دیکھو بہجہ ص۴۸ ۱۲ منہ رح

Marfat.com

یا اس کا مضمون دریافت فرماویں، مجھ سے فرمایا، کہ منصور! یہ کتاب تیرا بڑا ساتھی ہے، اُٹھ اسے دھو دے، میرے دل نے اس کا دھو ڈالنا گوارا نہ کیا، کیونکہ مجھے اس سے محبت تھی، اور اس کے چند مسائل و احکام مرغوب خاطر تھے اس لئے میں نے ارادہ کیا، کہ آپ کے سامنے سے اٹھ جاؤں، اور کتاب کو گھر میں رکھ آؤں،

اس نیت سے میں اُٹھنے کو تھا، کہ حضرت غوث اعظم نے تعجب کی نگاہ سے میری طرف دیکھا، پس میں اُٹھ نہ سکا، پھر آپ نے فرمایا، کہ مجھے اپنی کتاب دو، میں نے جو اسے کھولا، تو کیا دیکھتا ہوں، کہ فقط سفید کاغذ ہیں، جن پر ایک حرف تک بھی نہیں لکھا ہوا، میں نے وہ کتاب آپ کو دیدی، آپ نے ورق گردانی کے بعد فرمایا کہ یہ کتاب فضائل قرآن ہے، جو محمد بن ضریس[1] کی تصنیف ہے، اور مجھے واپس کردی، کیا دیکھتا ہوں، کہ فی الحقیقت فضائل قرآن ہے، جو ابن ضریس کی تصنیف ہے، اور نہایت خوشخط لکھی ہوئی ہے، پھر آپ نے فرمایا، کہ جو بات دل میں ہو زبان سے بھی وہی کہا کرو، توبہ کرو، آگے سے کبھی ایسا نہ کرنا، کہ دل میں تو کچھ ہو اور زبان پر کچھ، میں نے عرض کیا، کہ ہاں میں توبہ کرتا ہوں،

ابو المظفر کا بیان ہے، کہ میں وہاں سے اُٹھا، تو مسائل فلسفیہ اور احکام روحانیات جو مجھے یاد تھے، سب کے سب ایسے فراموش و نسیاً منسیا ہو گئے، کہ گویا کبھی ذہن میں آئے ہی نہ تھے،

(۳۳) چھت گرنے کی اطلاع

شیخ عبداللہ محمد بن ابی الغنائم الحسینی بیان[2] کرتے ہیں، کہ ماہ محرم الحرام ۵۵۹ھ ہجری کا واقعہ ہے، کہ ایک روز آپ کے مسافر خانہ میں آپ کی زیارت کے لئے قریباً تین سو اشخاص جمع تھے، اُس وقت آپ بعجلت دولت خانہ سے نکلے، اور چار پانچ دفعہ باواز بلند سب کو پکار کر کہا، کہ دوڑ کر میرے پاس آجاؤ تمام لوگ دوڑ کر آپ کے پاس چلے آئے، جب اس کے نیچے کوئی بھی نہیں رہا تو اس کی چھت گر پڑی، اور لوگ بچ گئے، آپ نے فرمایا، کہ میں ابھی مکان میں تھا.

---

[1] کشف الظنون میں ابن الغریس لکھا ہے، واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ رح [2] دیکھو قلائد ۱۲ منہ رح

Marfat.com

تو اُس وقت مجھ سے کہا گیا، کہ اس کی چھت گرنے والی ہے، مجھے خوف ہوا، کہ کوئی دب جائے اس لئے میں نے تم سب کو جلدی سے اپنے پاس بلالیا،

(۳۴) بشارت علم ابو محمد الخشاب النحوی[1] بیان کرتے ہیں، کہ میں عین عالم شباب میں علم نحو[2] پڑھا کرتا تھا، اُس وقت بسا اوقات اکثر لوگوں سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اُخلاق و عادات، آپ کی فصاحت و بلاغت اور آپ کے مواعظ حسنہ کی بیحد تعریف و توصیف سنا کرتا تھا، اس لئے مجھے آپ کے مواعظ سننے کا اشتیاق مالا یطاق تھا، مگر مجھے عدم فرصت کی وجہ سے اس کا موقع نہیں ملتا تھا، غرضیکہ میں ایک روز لوگوں کے ساتھ آپکی مجلس وعظ میں گیا، جاتے ہی حضور غوثیت مآب نے میری طرف التفات کرکے فرمایا، کہ اگر تم ہمارے پاس رہو، تو ہم تمہیں سیبویہ[3] کا زمانہ بتادینگے، چنانچہ میں نے اُسی وقت سے آپ کی خدمت میں رہنا شروع کردیا اور ایک قلیل ہی عرصہ میں مجھے وہ کچھ حاصل ہوا، جو اُس عمر تک حاصل نہیں ہوا تھا، اور مسائل نحویہ و علوم عقلیہ و نقلیہ جو مجھے اُس عمر تک کسی سے بھی معلوم نہیں ہوئے تھے، اچھی طرح یاد ہو گئے،

(۳۵) اثر توجہ شیخ ابو الحسن علی بن طاعب النواس[1] بیان کرتے ہیں، کہ میں ایک روز ایک بڑی جماعت کے ساتھ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے گیا، یہ لوگ اپنی ایک مہم کی بابت آپ سے دعا کرانے جارہے تھے، راستہ میں اور بھی بہت سے لوگ اُن کے ہمراہ ہو گئے، ان لوگوں میں ایک لڑکا بھی ساتھ ہو گیا تھا، جو نہایت بد اخلاق تھا، اکثر اوقات ناپاک رہتا تھا، اور بول و براز کے بعد استنجا بھی نہیں کیا کرتا تھا،

اتفاق سے اُس وقت آپ راستے ہی میں مل گئے، ان لوگوں نے آپ سے اپنا ما فی الضمیر بیان کیا، اور آپ سے اس کی نسبت دعا کے خواستگار ہوئے، اس کے بعد ہم آگے بڑھے، اور یکے بعد دیگرے سب نے آپ کی دست بوسی کی، جب اُس لڑکے کی نوبت آئی، اور اُس نے آپ کا ہاتھ پکڑنا چاہا، تو آپ نے اپنا دست مبارک

---

[1] دیکھو قلائد ۱۲ منہ رح [2] علم نحو کے بڑے امام گزرے ہیں ۱۲ منہ رح [3] یہ واقعہ قلائد الجواہر میں مذکور ہے ۱۲ منہ رح

Marfat.com

آستین میں دبالیا، اور اُس کی طرف ایک نظر دیکھا، مُعاً دیکھتے ہی وہ لڑکا بیہوش ہوکر زمین پرگر پڑا، جب ہوش میں آیا، تو ڈاڑھی اُس کے چہرہ پر نمودار تھی، پھر یہ اٹھا، اور آپ کے دست مبارک پر تائب ہوا، پھر آپ نے اُس سے مصافحہ کیا،

(۳۶) سلب و اعطاء حال

شیخ عبداللہ محمد بن ابی الغنائمی الحسینی بیانؒ کرتے ہیں، کہ ایک روز کا ذکر ہے، کہ شیخ ابوالحسن علی بن الہیتی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں تشریف لائے، میں بھی اُسوقت آپ ہی کے ساتھ تھا، اُس وقت ہم نے آپ کے دولتخانہ کی دہلیز پر ایک نوجوان کو چت پڑا دیکھا، یہ نوجوان شیخ ابوالحسن علی الہیتی سے کہنے لگا، کہ حضرت آپ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں میری سفارش کیجئے، پھر جب ہم آپ کی خدمت میں پہنچے، تو شیخ ابوالحسن علی الہیتی کے کلام کرنے سے قبل ہی آپ نے اُن سے فرمایا، کہ میں نے یہ نوجوان آپ کو دیدیا شیخ موصوف باہر آئے، اور میں بھی آپ کے ساتھ باہر آیا، آپنے باہر آکر اُس نوجوان کو اس بات کی اطلاع دی، کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تمہارے بارہ میں میری سفارش منظور کرلی ہے، یہ نوجوان اس بات کی اطلاع پاتے ہی دہلیز سے نکلا، اور ہوا میں اڑ کر چلا گیا،

پھر ہم آپ کی خدمت میں واپس آئے، تو ہم نے آپ سے دریافت کیا، کہ یہ کیا واقعہ تھا، آپنے فرمایا، کہ یہ نوجوان ہوا میں پرواز کرتا ہوا بغداد پر سے گذرا، اسنے اپنے دل میں خیال کیا، کہ بغداد میں مجھ جیسا شخص کوئی بھی نہیں ہے، اس لئے میں نے اسکا حال سلب کرلیا تھا، اگر شیخ علیؒ اس کی سفارش نہ کرتے، تو میں اسے نہ چھوڑتا،

(۳۷) قضائے حاجات

شیخ ابوالخیر محمد بن محفوظ نے بغداد کے اندر اپنے مکان واقع باب الازج میں بتاریخ ۳ رجب ۵۹۳ھ ہجری بیانؒ کیا، کہ میں اور شیخ ابوالسعود بن ابی بکرؒ، شیخ محمد بن قائد اوانیؒ، شیخ ابومحمد حسن فارسیؒ، شیخ جمیلؒ، شیخ ابوالقاسم عمر

لہ قلائد ۱۲ و صفحہ ۲۷ ؛ لہ بہجۃ ۱۰۲ صفحہ ۲۶

بزازؒ، شیخ ابوحفص عمر غزالؒ، شیخ خلیل بن احمد صرصریؒ، شیخ ابوالبرکات علی بطائحیؒ شیخ ابوالفتوح نصر معروف ابن الخضریؒ، شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابوزیر عون الدینؒ ابوالفتوح عبداللہ بن ہبتہ اللہؒ اور ابوالقاسم علی بن محمد بن الصاحب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کیخدمت میں حاضر تھے، آپنے فرمایا جو جو کچھ مانگنا ہے، مانگو، شیخ ابوالسعود نے کہا، میں ترک اختیار چاہتا ہوں، شیخ محمد بن قائد نے کہا، میں مجاہدے کی قوت چاہتا ہوں، شیخ بزاز نے کہا، میں خوف الٰہی چاہتا ہوں، شیخ فارسی نے کہا، اللہ تعالےٰ کے ساتھ میرا ایک حال تھا، جسے میں کھو بیٹھا ہوں، میں چاہتا ہوں، وہ حال پھر وارد ہو جائے، شیخ جمیل نے کہا، میں حفظ وقت چاہتا ہوں، شیخ عمر غزال نے کہا، میں عمر کی زیادتی چاہتا ہوں، شیخ خلیل صرصری نے کہا، میں چاہتا ہوں، کہ جبتک میں مقام قطبیت حاصل نہ کروں، مجھے موت نہ آئے، شیخ ابوالبرکات نے کہا، کہ میں محبت الٰہی میں استغراق چاہتا ہوں، شیخ ابوالفتوح بن الخضری نے کہا، میں چاہتا ہوں، کہ مجھے قرآن وحدیث ازبر ہو جائے، میں نے عرض کیا، کہ میں معرفت چاہتا ہوں، جس سے موارد ربانیہ اور موارد غیر ربانیہ میں تمیز کر سکوں، ابوعبداللہ محمد بن ابوزیر عون الدین نے کہا، میں نائب وزیر بننا چاہتا ہوں، ابوالفتوح بن ہبتہ اللہ نے کہا، میں خلیفہ کے گھر کا اُستاد بننا چاہتا ہوں، ابوالقاسم بن الصاحب نے کہا، میں خلیفہ کی دربانی چاہتا ہوں، الغرض سب کی حاجات سنکر حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا،

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ	(اے پیغمبر) وہ (دنیا کے طالب) اور یہ (
عَطَآءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَآءُ	آخرت کے طالب) سب ہی کو ہم تمہارے
رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ○ (بنی اسرائیل ع ۲)	پروردگار کی بخشش سے امداد دیتے ہیں

اور تمہارے پروردگار کی بخشش (عام ہے، کسی پر) بند نہیں،

شیخ ابوالخیر کا بیان ہے، کہ واللہ ثم باللہ جس نے جو جو کچھ طلب کیا تھا، اُسکو وہی کچھ ملا، میں نے ہر ایک کو اُسی حالت میں دیکھا جس کو وہ چاہتا تھا، سوائے شیخ خلیل کے، کیونکہ ابھی وہ وقت نہ آیا تھا، جس میں اُن سے قطبیت کا وعدہ تھا،

Marfat.com

(۳۸) زرِ نقد کا خون ہو جانا

شیخ ابو العباس الخضر الحسین موصلیؒ کا بیان[1] ہے، ہم بہت سے آدمی ایک شب کو حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں حاضر تھے، کہ خلیفہ المستنجد باللہ ابو المظفر یوسف بن المقتفی لامر اللہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور سلام کر کے آپ کے سامنے مؤدب ہو کر بیٹھ گیا، خلیفہ موصوف اُس وقت آپ سے نصیحت حاصل کرنے کی غرض سے آیا، اور اپنے ہمراہ دس تھیلیوں میں زرِ نقد بھروا کر لایا، یہ تھیلیاں خلیفہ موصوف نے آپ کے پیش کیں، آپنے اُن کے لینے سے انکار کیا، خلیفہ نے بہت اصرار کیا، کہ آپ ضرور بالضرور قبول فرمائیں، آپنے اس کے اصرار سے دو عمدہ سی تھیلیاں اُٹھالیں، ایک کو اپنے داہنے ہاتھ میں پکڑ لیا اور دوسری کو بائیں میں، پھر آپ نے ان دونوں تھیلیوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے نچوڑا، تو اُن سے خون ٹپکنے لگا، آپ نے خلیفہ موصوف سے فرمایا، کہ تم خدائے تعالےٰ سے نہیں شرماتے، لوگوں کا خون کر کے تم اس مال کو میرے پاس لائے ہو، خلیفہ موصوف یہ سنکر بیہوش ہو گیا، پھر آپنے فرمایا، کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی نسب متصل ہونے کی عزت و حرمت مدِ نظر نہ ہوتی، تو میں اس خون کو اُس کے محلوں تک بہا دیتا،

(۳۹) طَیُّ الارض

شیخ ابو الحسن المعروف بابن السطنطۃ البغدادی بیان[2] کرتے ہیں، کہ جب میں حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہکر آپ سے تحصیل علم کرتا تھا، تو اُس وقت آپ ہی کا کوئی نہ کوئی کام انجام دینے کی غرض سے اکثر اوقات شب بیداری کیا کرتا تھا۔

چنانچہ ۵۵۳ہجری کا واقعہ ہے، کہ ایک شب آپ اپنے دولت خانہ سے باہر تشریف لائے، میں آپ کی خدمت میں آفتابہ بھر کر لایا، مگر آپ نے لیا نہیں، اور سیدھے مدرسہ میں تشریف لے گئے، پھر باہر نکلے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیا، اس کے بعد آپ بغداد کے دروازہ پر پہنچے، پھر اچانک میں نے اپنے آپکو ایک ایسے شہر میں پایا، جسے میں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا، اس شہر میں پہنچکر آپ ایک مکان میں داخل ہوئے،

---

[1] بہجۃ صفحہ ۱۲ منہ رحمہ [2] دیکھو قلائد ۱۲ منہ رحمہ

Marfat.com

جو آپ کے مسافر خانہ کے مشابہ تھا، اس مکان میں چھ اشخاص تھے، انہوں نے آپکو سلام کیا، آپ ذرا آگے چلے گئے، اور میں ایک کھمبے کے پاس ٹھہر گیا، یہاں سے میں نے نہایت پست اور دھیمی آواز سے کسی کے کراہنے کی آواز سنی، کچھ منٹ کے بعد یہ آہٹ بند ہوگئی، اس کے بعد جہاں سے یہ آہٹ سنائی دی تھی، ایک شخص اسی طرف گیا، اور وہاں سے ایک شخص کو اپنے کندھے پر اُٹھا لایا، اس کے بعد ایک اور شخص جس کی مونچھیں دراز تھیں، اور سر برہنہ تھا، آیا، اور آکر آپ کے سامنے بیٹھ گیا، آپ نے اس کو کلمہ شہادت پڑھا کر اس کی مونچھیں تراشیں اُسے ٹوپی پہنائی اور اُس کا نام محمد رکھا، پھر اُن اشخاص سے فرمایا، کہ مجھے حکم ہوا ہے، کہ یہ شخص متوفی کا قائم مقام ہوگا، ان سب نے یکزباں ہو کر عرض کیا، بسر و چشم، پھر آپ وہاں سے روانہ ہوئے، ہم تھوڑی دور چلے تھے، کہ بغداد کے دروازہ پر آن پہنچے، دروازہ خود بخود کھل گیا، آپ مدرسہ میں تشریف لائے، اور پھر وہاں سے مکان میں چلے گئے،

جب صبح کو میں آپ سے سبق پڑھنے بیٹھا، تو میں نے آپکو قسم دلا کر پوچھا، کہ یہ واقعہ کیا تھا، آپ نے فرمایا، یہ جو شہر تم نے دیکھا، یہ نہاوند تھا، جو کہ اطراف و جوانب کے بلادِ بعیدہ میں سے ایک شہر کا نام ہے، اور یہ چھ شخص اَبدال و نُجَباء سے تھے، اور ساتویں شخص کہ جن کی آہٹ سنائی دیتی تھی، یہ بھی انہیں میں سے تھے، اور اس وقت وہ وفات پانیوالے تھے، اس لئے میں اُن کے پاس گیا، اور جس شخص کو کہ میں نے کلمہ شہادت پڑھایا، وہ قسطنطنیہ کا رہنے والا نصرانی شخص تھا، مجھے حکم ہوا تھا، کہ یہ شخص اُنکا قائم مقام ہوگا، اس لئے وہ میرے پاس لایا گیا، اور اُس نے اسلام قبول کیا، اور اب وہ ابدال و نُجَباء سے ہے، اور جو شخص کہ اپنے کندھے پر ایک شخص کو لائے تھے وہ ابوالعباس حضرت خضر علیہ السلام تھے،

یہ بیان فرمانے کے بعد آپنے مجھ سے اس بات کا عہد لیا، کہ میں آپ کی حیات تک کسی سے یہ واقعہ بیان نہ کرونگا،

(۴۰) مشاہدہ نور عمر بن حسین بن خلیل الطیب بیان[1] کرتے ہیں، کہ میں

[1] قلائد الجواہر ۱۱ صفحہ ۲۶

ایک دفعہ آپ کی خدمت میں حاضر تھا، اُسوقت میں نے قندیل کیطرح ایک روشنی سی دیکھی، جو آپ کے دہن مبارک سے دو تین دفعہ قریب قریب ہو ہو کر واپس ہو گئی، میں نے نہایت متعجب ہو کر اپنے دل میں کہا، کہ میں لوگوں سے اس کا ذکر ضرور کرونگا آپ نے اُسی وقت فرمایا، کہ تم خاموش بیٹھے رہو، مجلس کی باتیں امانت ہوتی ہیں، پھر میں نے آپکی وفات تک اس کا کسی سے ذکر نہیں کیا،

(۴۱) خواب پر اطلاع

قدوۃ العارفین حضرت شیخ مطر البازرانی کے خلف الصدق ابو الخیر کرومؒ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے اپنے والد ماجد کی زندگی کے آخری لمحات میں اُنسے پوچھا، کہ مجھے بتلایئے، کہ میں آپ کے بعد کسی کی پیروی کروں؟ تو آپنے فرمایا، کہ شیخ عبد القادرؒ کی مجھے خیال ہوا، کہ معلوم نہیں، کہ آپ قصداً کہہ رہے ہیں، یا غلبۂ مرض کیوجہ سے آپ کی زبان سے نکل گیا ہے، اس لئے ایک گھڑی کے بعد میں نے آپ سے پھر پوچھا، کہ آپ کے بعد میں کس کی پیروی کروں؟ تو آپنے فرمایا، کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی، پھر تیسری دفعہ ایک گھڑی کے بعد آپ سے میں نے پوچھا، کہ آپ کے بعد میں کس کی پیروی کروں، تو اسدفعہ بھی آپنے فرمایا، کہ عنقریب ایک زمانہ آیگا، کہ اُسوقت زیادہ تر حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی پیروی کی جائے گی،

الغرض میں اپنے والد کی وفات کے بعد بغداد آکر آپ کیخدمت میں حاضر ہوا، اُس وقت آپکی مجلس میں شیخ بقا بن بطوؒ، شیخ ابو سعید قیلویؒ اور شیخ علی بن الہیتیؒ وغیرہ اعیان مشائخ بھی موجود تھے، اُسوقت میں نے رجال الغیب کی نورانی شکلیں ملاحظہ کیں ان شکلوں کے دیکھتے ہی مجھے غشی آگئی، پھر جب میں ہوش میں آیا، تو لوگوں کی صفیں چیرتا ہوا بے ساختہ دوڑ کر آپ کے تخت پر چڑھ گیا، آپ میری وجہ سے تھوڑی دیر خاموش ہو گئے، اور فرمانے لگے، کہ تمہیں اپنے والد ماجد کی وصیّت ایک دفعہ ہی کافی نہیں ہوئی میں خوف زدہ ہو کر خاموش رہ گیا،

(۴۲) سانپ سے ہمکلامی

احمد بن صالح الجیلیؒ بیان کرتے ہیں، کہ میں ایک دفعہ بغداد کے مدرسہ نظامیہ

لے قلائد الجواہر ۱۲ ۔ ۲ بہجۃ الاسرار ۸۷ ۱۲ منہ

Marfat.com

میں آپ کے ساتھ موجود تھا، اُس وقت کثیر التعداد علماء و فقراء آپ کی خدمت میں حاضر تھے، اور آپ اس وقت نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ قضاء و قدر کے متعلق کچھ بیان فرمارہے تھے، کہ اس اثناء میں ایک بہت بڑا سانپ آپ کے سامنے چھت سے گرا، تمام لوگ ڈر کے مارے بھاگ گئے، اور ادھر اُدھر منتشر ہو گئے، مگر آپ نے جُنبش تک نہیں کھائی، اور اسی طرح استقلال کے ساتھ اپنی جگہ پر بیٹھے تقریر فرماتے رہے، یہ سانپ آپ کے کپڑوں میں گھس کر آپ کے تمام جسم پر پھرا، اس کے بعد آپ کے گلے کے پاس سے اُتر کر زمین پر کھڑا ہو گیا، اور آپ سے کچھ باتیں کر کے چلا گیا، مگر اُس باتوں کو کسی نے سمجھا نہیں اس کے بعد تمام لوگ پھر بدستور آکر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اور آپ سے پوچھنے لگے، کہ اس نے آپ سے کیا باتیں کی تھیں، آپ نے فرمایا، اس نے مجھ سے کہا، کہ میں نے بہت سے اولیاء اللہ کو آزمایا، مگر آپ جیسے استقلال والا میں نے کسی کو نہیں پایا، اس کے جواب میں میں نے کہا، چونکہ میں قضاء و قدر کے متعلق گفتگو کر رہا تھا، اس لئے تو میرے اوپر گرا، تو زمین کا کیڑا ہے، قضاء و قدر ہی تجھے متحرک کرتی ہے، تو نے چاہا، کہ میرا قول و فعل دونوں برابر ہو جائیں،

(۴۳) جن سے ہمکلامی

آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ عبدالرزاق بیان فرماتے ہیں، کہ میں نے اپنے قبلہ گاہ سے سُنا، آپ نے بیان فرمایا، کہ یکدفعہ میں جامع منصوری میں نماز ادا کر رہا تھا، کہ دوران نماز میں میں نے بوریئے پر سے کسی چیز کے آنے کی آہٹ سُنی، اچانک کیا دیکھتا ہوں، کہ ایک اژدھا میرے سجدہ کی جگہ منہ کھولے بیٹھا ہے، سجدہ کرتے وقت میں نے اُسے ہاتھ سے ہٹا دیا، جب میں قعدہ میں بیٹھا، تو یہ میری رانوں پر سے ہو کر میری گردن پر چڑھ گیا، بعد ازاں جب میں سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوا، تو پھر وہ مجھے دکھائی نہیں دیا،

پھر دوسری صبح کو میں جامعہ مذکور کے ایک ویران حصہ میں گیا، تو یہاں پہنچا ایک شخص جو آنکھیں پھاڑے ہوئے تھا، دکھائی دیا، میں تاڑ گیا، کہ ضرور بالضرور یہ کوئی نہ کوئی جن ہے، اُس نے مجھ سے بیان کیا، کہ کل دن کو آپ کے پاس نماز میں میں ہی آیا تھا، اس

لے بہجۃ الاسرار صفحہ ۸۶ ۱۴ منہ رحم

Marfat.com

طرح سے میں نے بہت سے اولیاء اللہ کو آزمایا، مگر آپکی طرح کسی کو ثابت قدم نہیں دیکھا، بلکہ کسی کے ظاہر میں اور کسی کے باطن میں اضطراب پیدا ہوگیا صرف آپ ظاہر اور باطن دونوں میں یکساں ثابت قدم رہے،

پھر اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی،

(۴۴) دُور دراز فاصلہ سے مدد کرنا

شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی رح اور شیخ ابو محمد عبد الحق حریمی رح

بیان[1] کرتے ہیں، کہ ۳ ماہ صفر ۵۵۵ھ ہجری کا ذکر ہے، کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر تھے، یک لخت آپ نے اُٹھکر لکڑی[2] کی نعلین پہنیں، وضو کیا، اور دو رکعت نماز پڑھی، جب آپ نے سلام پھیرا، تو زور سے ایک چیخ ماری، اور ایک نعل لیکر ہوا میں پھینکدی وہ ہماری نظر سے غائب ہوگئی پھر آپ نے دوسری دفعہ زور سے چیخ ماری، اور دوسری نعل بھی ہوا میں پھینکدی، وہ بھی ہماری نظر سے غائب ہوگئی، پھر آپ خاموش ہوکر بیٹھ گئے، کسی کو آپ سے یہ واقعہ پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی،

پھر تین روز کے بعد ایک قافلہ آیا، اور کہنے لگا، کہ ہمیں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں نذرانہ پیش کرنا ہے، ہم نے آپ سے اُس قافلہ کے اندر آنیکی اجازت چاہی، آپ نے اجازت دیدی، اور فرمایا، جو کچھ یہ دیں، وہ لے لو،

غرض اہل قافلہ اندر آئے، اور انہوں نے ریشمی اور اونی کپڑے، کچھ سونا اور نعلیں جنکو آپ نے اُس روز پھینکا تھا، ہم کو دیئے، ہم نے اُن سے دریافت کیا، کہ یہ نعلیں تمہیں کہاں سے ملی تھیں؟ اُنہوں نے بیان کیا، کہ بروز یکشنبہ تین ماہ صفر کو ہم جا رہے تھے کہ راستہ میں آکر ہم کو بدوؤں نے لُوٹ لیا، اور ہمارے قافلہ کے بہت سے لوگوں کو مار ڈالا، اور ایک طرف جاکر ہمارا مال تقسیم کرنے لگے، اُس وقت ہم نے کہا، کہ اگر ہم ان قزاقوں کے ہاتھوں سے بچکر سلامت رہیں، تو ہم اپنے مال میں سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ضرور بالضرور کچھ نہ کچھ نذر کریں گے،

جب ہم نے آپکا نام لیا، تو ہم نے بڑی بڑی دو زور کی چیخیں سُنیں، جس نے سارے بیابان کو ہلا دیا، قزاق ان چیخوں کے سنتے ہی ہیبت زدہ ہوگئے، ہم نے سمجھا، کہ شاید

---

[1] ملاحظہ ہو بہجۃ الاسرار ص۶۴ ۱۲ منہ رح [2] ہمارے ہاں اس کو کھڑاویں کہتے ہیں ۱۲ منہ رح

کوئی شخص ان سے مال چھیننے کیلئے آرہا ہے، اتنے میں یہ قزاق ہمارے پاس دوڑے ہوئے آئے، اور کہنے لگے، کہ آؤ، تم اپنا مال اُٹھالو، اور دیکھو ہم پر ناگاہ کیا مصیبت ٹوٹ پڑی، ہم ان کے ساتھ گئے، تو ہم نے دیکھا، کہ ان کے دونوں سردار مرے پڑے ہیں، ہر ایک کے پاس پانی سے بھیگی ہوئی ایک ایک نعل پڑی تھی، غرض انہوں نے ہمارا مال واپس کردیا، کہ اس کا کوئی بڑا سبب ہے،

(۴۵) اظہار ما فی الضمیر

شیخ عمر البزاز بیان[1] کرتے ہیں، کہ ایک روز کا واقعہ ہے، کہ میں جمعہ کے دن آپ کی معیت میں نماز جمعہ پڑھنے کیلئے جارہا تھا، اُس روز راستہ میں کسی نے بھی آپ کو سلام نہیں کیا، مجھے خیال گذرا کہ ہم ہر جمعہ کو لوگوں کے اژدحام کی وجہ سے نہایت مشقت اور دشواری کے ساتھ مسجد تک پہنچتے تھے، مگر آج آپ کو کسی نے بھی سلام نہیں کیا، میرے دل میں اس خیال کا گذرنا تھا، کہ لوگ چاروں طرف سے آپکو سلام کرنے کیلئے ٹوٹ پڑے، پھر آپ مجھے دیکھکر مسکرائے، اور فرمانے لگے، کہ عمر! کیا تمہاری یہی خواہش تھی؟

(۴۶) رجال غیب

شیخ خلیفہ النہر ملکی تلمیذ شیخ ابو سعید قیلوی بیان[2] کرتے ہیں، کہ مجھے ایک مرتبہ بلاد سواد میں جانیکا اتفاق ہوا، وہاں میں نے ایک شخص کو ہوا میں معلق دیکھا، میں نے انہیں سلام کیا، اور ان سے پوچھا، کہ آپ ہوا میں کیوں معلق بیٹھے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں ہوا و ہوس کو چھوڑ کر تقویٰ و پرہیزگاری کے تخت پر بیٹھا ہوا ہوں،

شیخ موصوف بیان کرتے ہیں، کہ پھر جب میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو میں نے اُس شخص کو پھر آپ کے سامنے قبۃ الاولیاء میں معلق ہوا میں مودب بیٹھے ہوئے دیکھا، انہوں نے اُسوقت آپ سے حقائق و معارف کی بہت سی باتیں دریافت کیں، جنہیں میں مطلق نہیں سمجھا، پھر آپ وہاں سے تشریف لیگئے، اور صرف میں ان کے پاس اکیلا رہ گیا، میں نے ان سے کہا، کہ آپ یہاں بھی موجود ہیں، انہوں نے کہا، کیوں نہیں، کوئی ایسا ولی و مقرب بھی ہے

---

[1] قلائد ۱۲ منہ رح   [2] قلائد ۱۲ منہ رح

Marfat.com

کہ جس کی اس در پر آمد و رفت نہ ہو، پھر میں نے اُن سے دریافت کیا، کیا وجہ ہے۔ کہ میں آپ کے کلام کو مطلق نہیں سمجھا، اُنہوں نے کہا، کہ ہر مقام کے احکام جدا ہوتے ہیں اور ہر حکم کے معنی علیحدہ، اور ہر معنے کی عبارت دیگر، اُس عبارت کو وہی سمجھتا ہے، جو کہ اس کے معنے سے واقف ہو، اور معنے سے وہی واقف ہوتا ہے، جو کہ حکمت سے آگاہ ہو، اور حکمت سے وہی آگاہ ہوتا ہے، جو کہ عالی مقام میں پہنچا ہو،

اس کے بعد میں نے اُن سے کہا، کہ آپ نہایت مؤدب ہو کر آپ کے سامنے بیٹھتے ہیں، تو انہوں نے کہا، کہ میں آپ کے سامنے مؤدب ہو کر کس طرح نہ بیٹھوں، حالانکہ آپ نے سو رجال غیب پر جو ہوا میں معلق رہتے ہیں، اور جنہیں بجز خاص لوگوں کے اور کوئی نہیں دیکھ سکتا، مجھے افسر بنایا ہے،

(۴۷) باطنی قوت

شیخ محمد بن الخضرؒ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سُنا، وہ بیان کرتے تھے، کہ میں ایک روز حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا، میرے دل میں اُس وقت خیال پیدا ہوا، کہ مجھے حضرت شیخ احمد الرفاعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی نیاز حاصل کرنا چاہیے،

مجھے یہ خیال گذرتے ہی آپ نے فرمایا، خضر! لو شیخ احمد الرفاعیؒ سے ملاقات کرو میں نے آپ کے بازو کیطرف نظر کی، تو مجھے ایک ذی ہیبت بزرگ دکھائی دیئے میں نے اُٹھکر اُن سے سلام عرض کر کے مصافحہ کیا، تو آپ نے مجھ سے فرمایا، کہ خضر! جو شخص شیخ عبدالقادر جیسے اولیاء اللہ کو دیکھ لے، تو پھر اُسے مجھ جیسے شخص سے ملنے کی کیا ضرورت ہے، کیونکہ میں بھی تو آپ ہی کے تحت میں ہوں،

اس کے بعد آپ مجھ سے غائب ہو گئے، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد میں شیخ احمد الرفاعیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو میں نے دیکھا کہ آپ وہی بزرگ ہیں، جنکو میں نے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بازو کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا تھا، آپ نے جب مجھے دیکھا، تو فرمایا، کہ تمہیں میری پہلی ملاقات کافی نہیں ہوئی،

(۴۸) خیانت کا اظہار

ابو بکر التمیمی نے اپنی کتاب میں بیان

Marfat.com

کیا ہے، کہ میں اوائل ریعان میں شتربان تھا، ایکدفعہ میں حج کی نیت سے مکۂ معظمہ جارہا تھا، کہ راستہ میں ایک جیلانی شخص بھی میرے ہمراہ ہولیا، اثنائے راہ میں اُس شخص کو اپنی موت کا یقینی علم ہوگیا، اُس نے مجھے اپنی چادر، کپڑا اور دس دینار دیئے، اور کہا، یہ لے جاکر تم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو دیدینا، اور عرض کر دینا، کہ میرے لئے دعائے مغفرت کریں، یہ کہکر اُس شخص کا انتقال ہوگیا،

جب میں بغداد واپس آیا، تو مجھے طمع حرص اور لالچ نے آن دبایا، کہ اس کی کسی کو خبر تو ہے نہیں، چلو دینار اپنے پاس ہی رہنے دو، غرض میں نے دس دینار رکھ لئے،

ایک روز میں کہیں جارہا تھا، کہ مجھ سے آپ کا سامنا ہوگیا، میں نے سلام عرض کرکے آپ سے مصافحہ کیا، تو آپنے میرا ہاتھ زور سے پکڑکر فرمایا، کہ تم نے دس دینار کے پیچھے خدا کا بھی خوف نہیں کیا، اور اُس عجمی کی امانت رکھ لی،

آپ کا یہ فرمانا تھا، کہ میں بے ہوش ہوکر گر پڑا، آپ مجھے چھوڑکر چلے گئے، جب مجھے افاقہ ہوا، تو میں فوراً دوڑا ہوا گھر گیا، اور وہ دس دینار اور چادر لاکر آپ کو دیدی،

(۴۹) تصدیق ولایت

شیخ ابو عمر عثمان بیانؒ کرتے ہیں، کہ میں نے عالم رویا میں دیکھا، کہ نہر عیسیٰ کا پانی خون وپیپ ہوگیا ہے، اُس کی مچھلیاں سانپ وغیرہ حشرات الارض ہوگئی ہیں، اور وہ بڑھتی جاتی ہیں، میں خائف ہوکر اپنے مکان میں بھاگ آیا، اُس وقت کسی نے مجھے پنکھا دیا، اور کہا اسے مضبوط پکڑلو، میں نے کہا، یہ مجھ سے نہیں اُٹھتا، انہوں نے کہا، تمہارا ایمان اسے اُٹھائیگا، تم اسے ہاتھ میں لے لو، میں نے اُسے ہاتھ میں لے لیا، معاً میرا خوف رفو چکر ہوگیا، میں نے اُنہیں قسم دلاکر پوچھا، کہ آپ کی برکت سے خدائے تعالیٰ نے مجھے تسکین واطمینان عطا فرمایا ہے، آپ کون ہیں، فرمایا، کہ میں تمہارا نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں، میں آپ کی ہیبت وعظمت سے کانپ اُٹھا، پھر میں نے آپ سے عرض کیا، کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے لئے دعا فرمائیے، کہ میرا خاتمہ خدا کی کتاب اور آپ کی سنت پر ہو، آپ نے فرمایا، بیشک ایسا

سلہ قلائد ۱۲ منہ رح

Marfat.com

ہی ہوگا، اور تمہارے شیخ شیخ عبد القادر ہیں، میں نے پھر آپ سے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے لئے دعا فرمایئے، کہ خدا کی کتاب اور آپ کی سنت پر میرا خاتمہ ہو، آپ نے فرمایا، بیشک ایسا ہی ہوگا، اور تمہارے شیخ شیخ عبد القادر ہیں تیسری دفعہ پھر میں نے آپ سے عرض کیا، تو پھر آپ نے یہی جواب دیا، پھر جب میں بیدار ہوا، تو میں نے اپنی خواب اپنے والد ماجد سے بیان کی، تو آپ مجھے ہمراہ لیکر آپ کی خدمت میں آئے، اُس روز آپ مسافر خانہ میں وعظ فرما رہے تھے، ہمیں چونکہ جگہ خالی نہیں ملی، اس لئے ہم آپ کے قریب نہ جا سکے، اور اخیر مجلس ہی میں بیٹھ گئے مگر آپ نے دیکھتے ہی ہمیں اپنے پاس بُلوالیا، میرے والد ماجد تخت پر چڑھے، اور اُن کے پیچھے پیچھے میں بھی تخت پر چڑھکر بیٹھ گیا، آپ نے میرے والد ماجد سے فرمایا، کہ تم عجب کم فہم آدمی ہو، بلا دلیل میرے پاس آتے ہی نہ تھے، پھر میرے والد کو اپنا اپنا قمیص اور مجھے اپنی ٹوپی پہنائی،

اس کے بعد ہم تخت سے اُتر کر لوگوں کے ساتھ بیٹھ گئے، میرے والد نے دیکھا تو قمیص اُلٹی تھی، آپ نے سیدھا کرنی چاہی، تو وہ خود بخود سیدھی ہو گئی، یہ دیکھکر میرے والد پر غشی طاری ہو گئی، اور مجلس میں اضطراب سا پیدا ہو گیا، پھر آپ نے میرے والد کی نسبت فرمایا، کہ انہیں میرے پاس لے آؤ، پھر جب ہم آپ کی خدمت میں آئے تو آپ قبۃ الاولیا میں تھے، آپ نے میرے والد ماجد سے فرمایا، کہ جسکے رہنما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، اور جس کا شیخ عبد القادر ہو، تو اُسے کیوں کرامت حاصل نہ ہوگی، یہ تمہاری ہی کرامت ہے،

(۵۰) حضرت امام احمدؒ بن حنبل کا قبر سے نکلنا

حضرت علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک دفعہ میں اور شیخ بقا بن بطو حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حضرت امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ کی زیارت کو گئے، ہم نے دیکھا، کہ امام موصوف نے قبر سے نکل کر حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے سینہ سے لگایا، اور خلعت پہنائی،

لے اسے قبۃ الاولیا اسلئے کہتے تھے، کہ اسمیں اولیاء اللہ اور رجال غیب بکثرت آیا کرتے تھے، یہ آپکے مسافر خانہ میں

(۵۱) آفتابہ کا روبقبلہ ہونا

شیخ ابو عبد اللہ قزوینیؒ و شیخ احمد بجوؒ بیان کرتے ہیں، کہ جب حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت ہوئی، تو جیلان سے تین بزرگ آپ سے ملاقات کرنے کیلئے تشریف لائے، جب یہ بزرگ آپ کے مدرسہ میں داخل ہوئے، اور اجازت لے کر سامنے آئے، تو انہوں نے دیکھا، کہ آپ اپنے ہاتھ میں ایک کتاب لئے ہوئے بیٹھے ہیں اور آپ کا آفتابہ روبقبلہ نہیں ہے، اور آپ کا خادم آپ کے سامنے کھڑا ہے، یہ بزرگ اس حال سے نفرت کر کے ایک دوسرے کیطرف دیکھنے لگے، آپنے کتاب رکھ کر خادم کیطرف نظر اٹھائی، تو وہ اسی وقت دم بخود ہو کر زمین پر گر پڑا، پھر آپنے آفتابہ کی طرف توجہ کی، تو وہ اسی وقت گھوم کر روبقبلہ ہو گیا،

(۵۲) مخفی بات پر اطلاع

شیخ ابو محمد الجونیؒ کا بیان ہے، کہ ایک روز میں حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کیخدمت میں حاضر ہوا، میں اسوقت فاقہ سے تھا، اور میرے اہل و عیال نے بھی کئی روز سے مطلقاً کچھ نہ کھایا تھا، میں نے آپکو سلام کیا، اور آپنے سلام کا جواب دیکر اسوقت مجھ سے فرمایا، کہ جونی! بھوک خدا تعالیٰ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے، اسی کو وہ عطا فرماتا ہے، اور جب بندہ تین روز تک کچھ نہیں کھاتا، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ میرے بندے! تو نے میری وجہ سے ابتک کچھ نہیں کھایا، مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم ہے، کہ میں تجھے کھلاؤنگا اور پلاؤنگا،

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) تھا، جیساکہ قلائد میں مذکور ہے ۱۲ منہ رح ؎ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ائمہ اربعہ میں سے ہیں ۱۶۴ھ ہجری میں بغداد کے اندر پیدا ہوئے تھے، علوم کی تحصیل آپنے بصرہ، کوفہ، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، یمن اور شام وغیرہ مختلف امصار و دیار میں کی، امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابو زرعہؒ اور ابو داؤد سجستانیؒ جیسے بڑے بڑے ائمہ حدیث میں آپکے شاگرد تھے، امام شافعی کا قول ہے، کہ میں نے بغداد میں فقہ، ورع، زہد و تقویٰ، پرہیزگاری، دینداری اور علم میں امام احمدؒ سے بڑھکر کسی کو پیچھے نہیں چھوڑا، بقول امام ابو زرعہؒ آپ کو دس لاکھ احادیث از بر تھیں، ۱۲ ربیع الاول ۲۴۱ھ ہجری میں آپنے وفات پائی، آپ کے جنازہ پر لاکھوں مسلمانوں نے نماز پڑھی (دیکھو طبقات الشافعیۃ الکبریٰ للتاج السبکی جزو اول صفحہ ۱۹۹) ۱۲ منہ رح ؎ بہجہ صفحہ ۱۱۹ ۱۲ منہ رح ؎ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک بغداد کے اندر مقبرہ باب حرب میں واقع ہے، جہاں حضرت بشر حافی اور ابو بکر خطیب وغیرہ بے شمار علماء و صلحاء مدفون ہیں، جیساکہ معجم البلدان میں مذکور ہے ۱۲ منہ رح ؎ قلائد ۱۲ منہ رح

Marfat.com

قریب تھا، کہ میں یہ سنکر چیخ اُٹھتا، مگر آپ نے خاموش رہنے کا اشارہ فرمایا، پھر آپ نے فرمایا، کہ جب خدا تعالےٰ کسی بندہ کی آزمائش کرتا ہے، اور بندہ اُسے پوشیدہ رکھتا ہے، تو اُسکو اللہ تعالیٰ دو حصے اجر دیتا ہے، اس کے بعد آپ نے مجھے اپنے قریب بلاکر پوشیدہ طور سے کچھ دیا، میرا قصد اسے ظاہر کرنیکا تھا، مگر آپ نے فرمایا، جونی! فقر کو چھپانا بہتر ہے،

(۵۳) اجابت دعا

شیخ ابو السعود الحریمیؒ بیان کرتے ہیں، کہ ایکدفعہ ابو المظفر الحسن بن نعیم تاجر حضرت شیخ حماد الدباسؒ کی خدمت میں آیا، اور عرض کرنے لگا، کہ حضرت! میرا قصد شام کے سفر کرنیکا ہے میرا قافلہ بھی تیار ہے، جس میں میں سات سو دینار کا مال لے جاونگا، آپ نے فرمایا، کہ اگر تم اِس سال سفر کروگے، تو تم مارے جاؤگے، اور تمہارا سارا مال لُٹ جائیگا،

یہ تاجر آپ کا یہ قول سُنکر نہایت مغموم ہوا، اور پریشانی کی حالت میں لوٹا، راستہ میں اس کی حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوگئی، اِس نے شیخ حماد کے مقولہ کا آپ سے تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا، بیشک تم جاؤ، انشاء اللہ تعالےٰ تم اپنے سفر سے صحیح وتندرست واپس آؤگے،

غرض یہ اپنے سفر کو گیا، اور شام میں پہنچکر اس نے اپنا مال ایک ہزار دینار کو فروخت کیا، اور پھر وہاں سے اپنی کسی ضرورت کے لئے حلب گیا، حلب میں کسی جگہ پر اس نے اپنے ایک ہزار دینار رکھدیئے، اور آتے وقت اُنہیں بھول گیا، اسوقت اِسے نیند کا کچھ غلبہ معلوم ہوا، اس لئے یہ سوگیا، سوتے ہی خواب میں کیا دیکھتا ہے، کہ عرب بدوؤں نے ان کا قافلہ لوٹ لیا ہے، اور قافلہ کے بہت سے لوگوں کو بھی مارڈالا ہے، اور خود اسپر بھی وار کرکے اِس کو بھی تیغ کے گھاٹ اُتار دیا ہے، یہ گھبراکر اُٹھا اُسی وقت اس کو اپنے دینار بھی یاد آگئے، فوراً دوڑا ہوا گیا، دیناروں کو اپنی جگہ پر دیسے، ہی پڑا پایا، یہ اُنہیں لیکر وہاں سے کوچ کرکے بغداد آیا، جب بغداد میں پہنچ گیا، تو اِسے تردد ہوا، کہ حضرت شیخ حمادؒ اور حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ دونوں بزرگوں میں سے پہلے کس کے پاس جاؤں، غرض یہ اُسی تردد میں تھا، کہ حُسن اتفاق سے

ملے قلائد ۲۱ صفحہ ۲

سُوق سلطان میں اسے شیخ حمّاد مل گئے، اور آپ نے اس سے فرمایا، کہ نہیں تم پہلے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کیخدمت میں جاؤ، وہ محبوب سبحانی ہیں، انہوں نے تمہارے حق میں ستر دفعہ دعا مانگی ہے، یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ نے تمہارے واقعہ کو بیداری سے خواب میں تعبیر کر دیا،

غرض یہ پہلے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کیخدمت میں گیا، تو آپنے اُنسے فرمایا، کہ کیا تمہیں شیخ حمادؒ نے پہلے میرے پاس آنے کیلئے فرمایا ہے، ہم نے ستر دفعہ تمہارے حق میں خدائے تعالےٰ سے دعا مانگی، کہ وہ تمہارے واقعہ کو بیداری سے خواب میں تعبیر کر دے، اور تمہیں صحیح و سالم مع الخیر واپس لائے،

(۵۴) غیب سے ایک بلّی کا گرنا

شیخ عمر بزاز کا بیانؒ ہے کہ ایک روز میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا، کہ یکایک آپنے فرمایا، اے عمر! اپنی پشت کو بلّی کے گرنے سے بچاؤ میں نے یہ سنکر دل میں کہا، کہ چھت میں تو کوئی روزن ہے نہیں میرے اوپر بلّی کہاں سے گریگی، ابھی میرا یہ کلام پورا نہیں ہوا تھا، کہ اچانک غیب سے ایک بلّی میری پشت پر آگری، آپنے سُنا میرے سینہ پر ہاتھ پھیرا، ہاتھ پھیرتے ہی میرا قلب شمس نصف النہار کی طرح روشن ہوگیا،

(۵۵) سلب جذبات ارادہ

شیخ ابو محمد صالح ویرجان الزکالی کا بیانؒ ہے، کہ ایکدفعہ حضرت شیخ ابو مدین رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا، کہ تم بغداد جاؤ، اور حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہکر تعلیم فقر حاصل کرو،

چنانچہ میں شیخ کے حسب الحکم بغداد آیا، جب آپکی خدمت میں حاضر ہوا، تو میں نے آپ کو سب سے زیادہ مہیب پایا، آپنے مجھے اپنے خلوت خانہ کے دروازہ پر بیس روز تک بٹھلایا، اس کے بعد ایک روز آپنے قبلہ کیطرف اشارہ کر کے فرمایا کہ صالح! اس طرف دیکھو، میں نے اُس طرف دیکھا، تو مجھے قبلہ نظر آیا، پھر آپنے مجھ سے دریافت کیا، کہ کیا دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا، کہ کعبہ شریف، پھر آپنے

لہ وسلہ قلائد ۱۲ ازہنہ رح

Marfat.com

مغرب کیطرف اشارہ کرکے فرمایا، کہ اس طرف دیکھو! میں نے اُس طرف دیکھا تو مجھے اپنے شیخ ابو مدینؒ نظر آئے آپ نے فرمایا، کیوں کیا دیکھ رہے ہو، میں نے عرض کیا کہ اپنے شیخ ابو مدین، پھر آپنے فرمایا، کہ کیوں کہاں جاؤ گے، کعبہ شریف کیطرف یا اپنے شیخ کیطرف، میں نے عرض کیا، کہ اپنے شیخ کیطرف، پھر آپنے فرمایا، اچھا! ایک قدم میں جانا چاہتے ہو، یا جس طرح سے کہ تم آئے تھے؟ میں نے عرض کیا، جس طرح سے کہ میں آیا تھا، فرمایا اچھا ایسا ہی ہوگا،

پھر آپنے فرمایا، کہ صالح! تم فقر کو اُس وقت تک نہیں پا سکتے، جبتک کہ تم اسکی سیڑھی پر نہ چڑھو، اور اس کی سیڑھی توحید ہے، اور توحید کا دار و مدار اس پر ہے، کہ تمام آثارِ حادثہ کو اپنی نظر سے مٹا دو، میں نے عرض کیا، کہ حضرت پھر آپ توجہ فرما کر ایسا کر دیجئے، آپنے ایک نظر میری طرف دیکھا، تو میرے دِل سے میرے تمام جذبات ارادہ اس طرح جدا ہو گئے، جس طرح رات دن سے جدا ہو جاتی ہے،

(۵۶) آواز کا یکساں پہنچنا

آپ کی کرامات میں سے ایک[1] یہ بھی تھی، کہ باوجود اِس کے کہ آپ کی مجلس وعظ میں لوگ بکثرت ہوا کرتے تھے، لیکن آپ کی آواز دور و نزدیک سب کو یکساں پہنچا کرتی تھی، نیز دورانِ وعظ میں حاضرین کو فضائے جو میں سے حس و حرکت کی آواز سنائی دیا کرتی تھی، اور اکثر اوقات اوپر سے کسی کے گرنے کی آواز بھی معلوم ہوا کرتی تھی، یہ لوگ رجال غیب ہوتے تھے،

(۵۷) غیب سے سبز پرندوں کا نمودار ہونا

شیخ محمد بن الہروی کا بیان[2] ہے، کہ ایک روز آپ وعظ فرما رہے تھے، کہ بعض لوگوں میں کچھ بے توجہی سی پیدا ہو گئی، آپنے فرمایا، کہ اگر اللہ تعالے چاہے، تو میرا کلام سننے کے لئے سبز پرندوں کو بھیجدے، ابھی آپ کا یہ کلام پورا نہیں ہوا تھا، کہ مجلس میں بکثرت سبز پرندے بھر گئے، اور حاضرین نے انہیں مشاہدہ کیا،

---

[1] قلائد ۱۲ منہ رح [2] قلائد ۱۲ منہ رح

Marfat.com

(۵۸) ایک پرندہ کا آپکی آستین میں داخل ہو جانا

شیخ محمد بن الہری بیان کرتے ہیں، ایکدفعہ میں آپکی مجلس میں حاضر تھا، آپنے اثنائے وعظ میں فرمایا، کہ اگر اس وقت اللہ تعالے میرا کلام سننے کے لئے ایک سبز پرندے کو بھیجے تو وہ ایسا کر سکتا ہے، آپ ابھی یہ فرما ہی رہے تھے، کہ اتنے میں ایک نہایت خوبصورت سبز پرندہ آیا، اور آکر آپ کے آستین میں گھس گیا، اور پھر نہیں نکلا،

(۵۹) جیوشِ عجم کی مراجعت

ایک دفعہ عجم کے ایک بادشاہ نے خلیفہ بغداد پر چڑھائی کرنے کی غرض سے بہت بڑا جرّار لشکر بھیجا، خلیفہ بغداد مقابلہ سے عاجز آکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ سے روحانی امداد کی درخواست کی، آپنے حضرت شیخ علی بن الہیتی سے فرمایا، کہ مخالف فوج سے کہدو، کہ تم بغداد سے چلے جاؤ، شیخ موصوف نے کہا، بہت اچھا، اور اپنے خادم سے بُلا کر کہا، کہ تم عجمی لشکر میں جاؤ، اور اُس کے اخیر میں جاکر دیکھو، وہاں چادر کا ایک خیمہ سا بنا ہوگا، اور اُس میں تین شخص بیٹھے ہونگے، اُن سے تم کہنا، کہ علی بن الہیتی تم سے کہتے ہیں، کہ تم بغداد سے چلے جاؤ، اگر وہ تمہیں یہ جواب دیں، کہ ہم تو دوسرے کے حکم سے آئے ہوئے ہیں، تو تم بھی یہ کہنا کہ میں بھی دوسرے کے حُکم سے ہی آیا ہوں،

غرض خادم نے جاکر اُنہیں شیخ موصوف کا حکم سنایا، وہ کہنے لگے، کہ ہم تو دوسرے کے حُکم سے آئے ہیں، خادم نے کہا، میں بھی دوسرے کے حکم سے ہی آیا ہوں، یہ سُنکر اُن میں سے ایک شخص نے ہاتھ بڑھایا، اور چادر کے بند کھولڈالے، پھر چادر لپیٹ کر یہ تینوں شخص واپس چلے گئے، اُسی وقت اُنکا لشکر بھی خیمہ گرا کر چلتا بنا،

(۶۰) اماتتِ طیر

ایک روز آپ قدرت الٰہی کے متعلق بیان فرما رہے تھے، اور لوگ بھی متاثر ہو کر حالتِ استغراقی میں نہایت خشوع وخضوع کر رہے تھے، کہ اتنے میں ایک عجیب الخلقت پرندہ مجلس کے اوپر سے گذرا، لوگ اُس کے دیکھنے میں مشغول ہو گئے، آپنے لوگوں کی طرف

رسالہ وسیلہ قلائد ۱۲ ا سنہ ۶۷

مخاطب ہوکر فرمایا کہ اُس ذات پاک کی قسم ہے، کہ اگر میں اس پرندے سے کہوں کہ تو اللہ کے حکم سے مرجا تو یہ فوراً مرجائے، ابھی آپ نے اپنا یہ کلام پورا نہیں کیا تھا کہ یہ پرندہ بخود ہوکر زمین پر گر پڑا۔

(۶۱) پوشیدہ بات پر اطلاع پانا

ابو المظفر شمس الدین بن قزعلی بن عبد اللہ الترکی العونی کا بیان ہے، کہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ چہار شنبہ کے روز وعظ فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے شب سے ہی ارادہ کر رکھا تھا۔ کہ صبح میں آپ کے وعظ میں ضرور جاؤنگا، اتفاق سے اُسی شب کو مجھے احتلام ہوگیا، اور شب کو سردی بھی نہایت شدت کی تھی، جس کی وجہ سے میں غسل نہیں کرسکا، میں نے کہا خیر آپ کے وعظ میں تو ہو ہی آؤں، اس کے بعد پھر آکر غسل کرونگا، غرض میں آپ کی مجلس میں گیا، اور جب قریب پہنچا، تو آپ نے میری طرف دیکھتے ہی فرمایا، کہ تم بحالت ناپاکی ہماری مجلس میں آرہے ہو، اور سردی کا بہانہ کرتے ہو،

(۶۲) اظہار مافی الضمیر

ابو المظفر شمس الدین مذکور بیان کرتے ہیں، کہ ایک بزرگ مظفر نام نے جو اہل جرمیہ سے تھے، مجھ سے بیان کیا، کہ میں اکثر اوقات آپکی مجلس میں شریک ہونے کی غرض سے چہار شنبہ کی رات کو آپ ہی کے مدرسے میں سویا کرتا تھا، ایک رات گرمی بہت تھی، اس لئے میں مدرسہ کی چھت پر چڑھ گیا، یہیں ایک کمرہ میں آپ بھی تشریف رکھتے تھے، اور آپ کے اس کمرہ میں ایک چھوٹا سا دریچہ بھی تھا جب میں اُس کمرہ کی طرف آیا، تو اُس وقت مجھے کھجور کے چار پانچ دانے کھانیکی خواہش ہوئی، ابھی مجھے یہ خیال ہوا ہی تھا، کہ آپ نے اپنے کمرہ کا دریچہ کھولا، اور میرا نام لیکر مجھے پکارا، کھجور کے پانچ دانے مجھے دیئے، اور فرمایا، کہ جو چیز تم کھانا چاہتے ہو لو، اس سے قبل آپ میرا نام نہیں جانتے تھے۔

(۶۳) ایک منحرف کی توبہ

ابو الیسر عبد الرحیم بیان کرتے ہیں کہ عبد الصمد بن ہمام جو ایک ثقہ اور ذی ثروت شخص

سلہ وسلہ وسلہ قلائد ۱۲ منہ رح

Marfat.com

گذرے ہیں، ابتداء میں حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے نہایت انحراف رکھتے تھے، صرف اس وجہ سے کہ عوام وخواص آپکے عجیب عجیب خوارق وکرامات بیان کیا کرتے تھے، مگر بعد میں صدق دل سے آپ کے خادم بن گئے تھے، عبدالرحیم بیان کرتے ہیں حضرت غوث اعظمؒ کی وفات کے بعد میں نے عبدالصمد بن ہمامؒ سے اسکی وجہ دریافت کی تو انہوں نے بیان کیا، کہ ابتداء میں حضرت غوث اعظمؒ سے میرا انحراف محض میری خوش قسمتی کیوجہ سے تھا ایک دفعہ کا ذکر ہے، کہ جمعہ کے دن مجھے آپکے مدرسہ کے قریب سے گذرنے کا اتفاق ہوا، میں اُسوقت قضائے حاجت کیلئے جانا چاہتا تھا، مگر نماز عنقریب ہونے والی تھی، اس لئے مجھے خیال ہوا، کہ میں نماز پہلے پڑھ لوں، پھر قضائے حاجت کیلئے جاؤنگا، میں مسجد میں گیا، منبر کے پاس جگہ خالی تھی، بیٹھ گیا، مجھے یہ نہ علم تھا کہ جمعہ کی نماز آپ ہی پڑھائیں گے، غرض لوگ بکثرت آگئے، میں اپنی جگہ بیٹھا رہا، گو مجھے اس وقت حاجت زیادہ محسوس ہوئی، اور رفع حاجت کے لئے میں اُٹھنا بھی چاہتا تھا، لیکن لوگوں کے کثرتِ آمد کی وجہ سے مَیں اُٹھ نہ سکا، اس کے بعد مجھے حاجت بشدت محسوس ہوئی، جسے مَیں کسی طرح روک نہیں سکتا تھا، اتنے میں آپ منبر پر چڑھے، جس سے میری حالت اور بھی متغیر ہوگئی، اور آپ کا بغض میرے دل میں زیادہ ہوگیا، میں اسوقت نہایت حیران وپریشان ہوا، کہ اب کیا کروں. علاوہ ازیں شدتِ حاجت کیوجہ سے قریب تھا، کہ میرے کپڑے ناپاک ہو جاتے، اسلئے میں نہایت پریشان ومضطرب اور محزون ومغموم ہو رہا تھا، کہ اگر میرا پیشاب پاخانہ نکل گیا، تو میری سخت ذلت ورسوائی ہوگی،

اس مصیبت سے بس میں لقمۂ اجل ہو رہا تھا، کہ اتنے میں آپنے منبر پرسے دو تین سیڑھییں اُتر کر اپنی آستین مبارک میرے سر پر رکھی، جس سے مجھے ایسا معلوم ہوا، کہ میں ایک باغیچہ میں ہوں، جہاں پانی بھی بہ رہا ہے، میں نے یہاں استنجا وغیرہ کیا، اور وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کی، اس کے بعد آپنے اپنی آستین اُٹھالی تو میں وہیں اپنی جگہ منبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اس سے میں نہایت متعجب ہوا، بعد ازاں میں نے اپنے ہاتھ پاؤں کو دیکھا، تو مقامات وضو کی نمی میرے کپڑوں میں موجود تھی، مجھے اس سے اور بھی زیادہ حیرت ہوئی، الغرض جب نماز ہو چکی، اور

Marfat.com

میں واپس ہونے لگا، تو مجھے اپنا دستی رومال جس میں میری کنجیاں بندھی ہوئی تھیں نہیں ملا، میں نے ہرچند تلاش کی، مگر اُن کا کچھ پتہ نہ چلا، میں گھر چلا آیا، اور اپنے صندوق کو قفل ساز سے کھلوالیا،

چونکہ میں اُسی وقت اپنے کسی کام کے لئے عراق عجم کا قصد کر رہا تھا، اس لئے میں اُسی روز روانہ بھی ہوگیا، جب ہم دو منزلیں طے کر کے تیسری منزل پر پہنچے، تو راستہ میں ہمارا گذر ایک مقام پر ہوا، جہاں باغیچہ بھی لگا ہوا تھا، اور پانی بھی بہ رہا تھا، میرے رفقا نے کہا، کہ ہمیں آگے پانی ملتا نظر نہیں آتا، اس لئے ہم یہیں اُتر کر نماز پڑھ لیں، اور کھانا وغیرہ بھی کھائیں،

غرض میں نے اُتر کر دیکھا، تو بیشک وہی مقام تھا، کہ جسے میں اُس روز دیکھ چکا تھا، میں نے وضو کیا، اور نماز پڑھنے کے قصد سے آگے بڑھا، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ میرا دستی رومال مع کنجیوں کے وہاں پڑا ہے، میں چار موجہ حیرت میں پڑ گیا، آخر اپنا سفر پورا کر کے اس نیت سے جلدی واپس آیا، کہ بغداد پہنچتے ہی آپ سے معافی مانگوں، اور آپ کی خدمت اختیار کردوں،

(۶۴) گم شدہ اونٹوں کا دستیاب ہوجانا

شیخ عبداللہ جبائی بیان کرتے ہیں

کہ ہمدان میں اہل دمشق سے ظریف نامی ایک شخص کی مجھ سے ملاقات ہوئی، اُسنے بیان کیا، کہ میں نیشاپور کے راستہ میں بشر قرظی سے ملا، جو چودہ اونٹوں پر شکر لادے ہوئے جارہے تھے، انہوں نے مجھ سے بیان کیا، ہمیں راستہ میں ایک ایسے خطرناک بیابان میں اُترنے کا اتفاق ہوا، جہاں خوف کے مارے بھائی بھائی کا ساتھ نہ دیتا تھا،

جب ہم نے شروع شب سے بوجھ لادے، تو اُن میں سے چار لدے ہوئے اونٹوں کو نہ پایا، میں نے ہرچند تلاش کی، مگر کچھ پتہ نہ چلا، حتیٰ کہ قافلہ چلدیا، لیکن میں اونٹوں کی تلاش کرنے کے لئے پیچھے رہ گیا، شتربان بھی میری خیر خواہی کے لئے میرے ساتھ ٹھیر گیا،

لہ بہجہ صد ۱۰۲ ۱۱۲ مندرج

جب صبح نمودار ہوئی، تو میں نے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو پکارا، کیونکہ آپ نے مجھ سے فرمادیا تھا، کہ جب تمہیں کوئی مشکل پیش آئے، تو تم مجھے پکارنا، تمہاری مشکل آسان ہوجائے گی، جب میں نے آپ کو پکارا، تو اسوقت مجھے ٹیلے پر ایک شخص دکھائی دیا جو سفید لباس پہنے ہوئے تھا، وہ اپنی آستین سے مجھے اشارہ کر رہا تھا۔ کہ ادھر آؤ، جب ہم ٹیلے پر چڑھے، تو وہاں کسی کو نہ پایا، پھر میں نے ٹیلے کے نیچے نگاہ جو دوڑائی، تو چاروں اونٹ وہاں بیٹھے نظر آئے، ہم نے پکڑلئے اور قافلہ سے جاملے،

(۶۵) اظہار رویاء

محمد بن ابوالعباس الخضر الحسینی الموصلی بیان[1] کرتے ہیں، کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا، انہوں نے بیان کیا۔ کہ ۵۵۱ھ ہجری کا واقعہ ہے، کہ آپکے مدرسہ میں میں نے خواب میں دیکھا، مشائخ بر و بحر جمع ہیں، جن کے صدر آپ ہیں، ان میں سے بعض کے سر پر صرف عمامہ اور عمامہ پر ایک چادر اور بعض کے عمامہ پر دو چادریں اور آپ کے عمامہ پر تین چادریں دیکھیں، میں خواب میں سوچتا رہا، کہ آپکے عمامہ پر تین چادریں کیسی ہیں؟ اتنے میں میری آنکھ کھلی، تو میں نے دیکھا، کہ آپ میرے سرہانے کھڑے فرمارہے ہیں، کہ ایک **شریعت** کی دوسری **حقیقت** کی، اور تیسری **بزرگی و عظمت** کی،

(۶۶) باطن بینی

ابوالفضل احمد بن القاسم بزاز بیان[2] کرتے ہیں، کہ ایک روز آپ کا خادم میرے پاس آیا، اور کہنے لگا کہ مجھے ایک کپڑا دو، جو کہ فی گز ایک دینار کا ہو، میں نے وہ کپڑا اس کو دیکر پوچھا، کہ یہ کس کے لئے ہے؟ آپ کے خادم نے کہا، کہ حضرت غوث اعظم رح کے لئے، میں نے اپنے دل میں کہا، کہ آپنے امراء وسلاطین کا کوئی لباس نہیں چھوڑا، میرے دل میں ابھی یہ بات نہیں گذری تھی، کہ میرے پیر میں ایک میخ آلگی، جس سے میں قریب المرگ ہوگیا، لوگوں نے میرے پیر سے اس میخ کے نکالنے کی بہت کوشش کی، لیکن کسی سے وہ میخ نکل نہ سکی، میں نے کہا، مجھے آپ کی خدمت میں لے چلو، چنانچہ لوگوں

---

[1] قلائد ۱۲ ار منہ رح [2] قلائد ۱۲ ار منہ رح

Marfat.com

نے مجھے یجا کر آپ کے سامنے ڈالدیا، آپ نے فرمایا، ابوالفضل! تم نے اپنے باطن میں مجھ سے کیوں تعرض کیا، واللہ میں نے یہ لباس نہیں پہنا مگر تاوقتیکہ مجھ سے کہا گیا، کہ ایسا پہنو، ابوالفضل یہ مردوں کا کفن ہے، اور مردوں کا کفن خوشنما ہوتا ہے، یہ میں نے ایک ہزار موت کے بعد پہنا ہے،

پھر آپ نے میرے پیر پر اپنا دست مبارک پھیرا، تو معًا درد موقوف ہو گیا، اور میں اُٹھ کر اچھی طرح سے دوڑنے لگا۔

(۶۷) اثر دعاء

ابن الحسینی کا بیان[۱] ہے، کہ ایک دفعہ ایک شب کو آپ کے ایک خادم نے خواب میں ستر عورتوں سے جماع کیا، جب یہ خادم صبح کو اُٹھا، تو بہت حیران ہوا، اور آپ کی خدمت میں تمام خواب کہ سنایا، آپنے اُسے دیکھتے ہی فرمایا، کہ گھبراؤ مت، مجھے رات کو بتلایا گیا تھا، کہ تم ستر عورتوں سے مرتکب بزنا ہوگے، اس لئے میں نے ایزد متعال کی بارگاہ میں تمہارے لئے دعاء کی کہ وہ ان واقعات کو بیداری سے خواب میں تبدیل کردے چنانچہ ایسا ہی کر دیا گیا

(۶۸) آپکی صداقت

تین طریق[۲] سے باسناد متصل مروی[۳] ہے، کہ چہار شنبہ کے روز ۲۷ رذی الحجہ سنہ ۵۲۹ھ ہجری کو حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ مقابر شونیزیہ[۴] کی زیارت کو تشریف لے گئے، علماء فقراء کی ایک بڑی جماعت آپ کے ہمراہ تھی، آپ حضرت شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر بہت دیر تک کھڑے رہے، حتیٰ کہ آفتاب کی گرمی حد درجہ بڑھ گئی، پھر جب آپ واپس آئے، تو آپ کے چہرہ پر بشاشت نمایاں تھی، لوگوں نے آپ سے اس کا اور شیخ موصوف کے مزار پر طول قیام کا سبب دریافت کیا،

آپ نے فرمایا، کہ سنہ ۴۹۹ھ ہجری کا واقعہ ہے، کہ میں جمعہ کے روز پندرہویں شعبان کو شیخ حماد دباس اور اُن کے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ نکلا، تاکہ ہم جامع الرصافہ میں جمعہ پڑھیں، جب ہم دریا کے پل[۵] کے پاس پہنچے، تو شیخ حماد نے

---

[۱] قلائد ۱۲ منہ رح [۲] فتاوے حدیثیہ لابن حجر المکی ص ۲۲۱ ۱۲ منہ رح، [۳] ملاحظہ ہو بہجۃ الاسرار ص ۵۳ ۱۲ منہ رح [۴] بغداد میں مغرب کی جانب ایک مقبرہ ہے، جسمیں صالحین کی ایک بڑی جماعت مدفون ہے اسکو شونیزیہ کے نام سے پکارا جاتا ہے، یہاں صوفیائے کرام کی ایک خانقاہ ہے کذا فی معجم البلدان لیاقوت الحموی ۱۲ منہ رح

[۵] اس پل کا نام قنطرۃ الیہود ہے، ۱۲ منہ رح

Marfat.com

مجھے دھکیل کر پانی میں پھینکدیا، اُسوقت جاڑے کا موسم تھا، جب آپ نے مجھے دھکیلا، تو میں نے کہا،

بِسْمِ اللّٰہِ نَوَیْتُ غُسْلَ الْجُمُعَۃِ بسم اللہ میں نے غسل جمعہ کی نیت کرلی،

اور پانی میں کود پڑا، میں اُسوقت صوف کا جُبّہ پہنے ہوئے تھا، اور میری آستین میں کتاب کے چند اجزاء تھے، اس لئے میں نے اپنا ہاتھ اُٹھائے رکھا، تاکہ وہ بھیگ نہ جائیں، آپ مجھے چھوڑ کر چلے گئے، بعد میں میں نے پانی سے نکلکر اپنے جُبّہ کو نچوڑا، اور پھر آپ کے پیچھے ہولیا، مجھے اس وقت سردی سے تکلیف پہنچی آپ کے اصحاب نے مجھے پھر پانی میں دھکیلنا چاہا، تو آپ نے اُنہیں ڈانٹ کر فرمایا، کہ میں نے تو آزمائش کے لئے انہیں اذیت دی تھی، مگر انہیں ایسا پہاڑ پایا کہ ہلتا نہیں،

آج میں نے شیخ کو جواہر سے مرصع حُلّہ نورانی زیب تن کئے ہوئے، تاج یاقوتی سر پر رکھے ہوئے اور پاؤں میں سونے کا پاپوش پہنے ہوئے ایک عمدہ صورت میں دیکھا، مگر آپ کا داہنا ہاتھ بیکار تھا، ہلا نہیں سکتے تھے، میں نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی، تو آپ نے فرمایا، یہ وہ ہاتھ ہے، جس سے میں نے تمہیں پانی میں دھکیلا تھا، کیا تم مجھے اس کی معافی دے سکتے ہو؟ میں نے کہا، ہاں، بیشک، تو آپ نے فرمایا، کہ اچھا تم میرے لئے خدائے تعالےٰ کی جناب میں دعا مانگو، کہ وہ میرے اس ہاتھ کو درست کردے، اس لئے میں اتنی دیر خدا سے دعا مانگتا ہوا کھڑا رہا پانچ ہزار اولیاء اللہ بھی میرے ساتھ ہو کر دعا مانگتے رہے حتیٰ کہ میری دعا، قبول ہوگئی، اور اللہ تعالےٰ نے آپ کے اُس ہاتھ کو درست کردیا، اور پھر آپ نے اُسی ہاتھ سے میرے ساتھ مصافحہ کیا،

جب بغداد میں یہ قصّہ مشہور ہوا، تو حضرت شیخ حماد دباسؒ کے اصحاب میں سے بڑے بڑے مشائخ جمع ہوئے، تاکہ آپ سے اِس قصّہ کا ثبوت طلب کریں ان بزرگوں کے ساتھ فقراء کا ایک گروہ بھی ہولیا، یہ جملہ مشائخ آپ کے مدرسہ میں تشریف لائے، مگر آپ کی عظمت و ہیبت کیوجہ سے کسی کو آپ کے سامنے بولنے کی جرأت نہیں ہوئی، آخر کو آپ ہی نے اُن سے پیش قدمی کر کے فرمایا، کہ

Marfat.com

آپ لوگ اپنی جماعت میں سے دو شخصوں کو منتخب کرو، کہ تم پر اُن کی زبانی میرے قول کی صداقت ظاہر ہو جائے،

چنانچہ انہوں نے بالاتفاق شیخ ابو یعقوب[1] یوسف بن ایوب بن یوسف ہمدانیؒ اور شیخ ابو محمد[2] عبدالرحمٰن کردی کو منتخب کیا، یہ ہر دو بزرگ صاحبِ کشف و کرامات تھے،

جملہ مشائخ نے ان دونوں بزرگوں کو منتخب کرنے کے بعد آپ سے کہا، کہ آپکو مہلت ہے، کہ جمعہ تک آپ ہمیں ان دونوں بزرگوں کی زبانی اس واقعہ کی اصلیت دریافت کرا دیں، آپ نے فرمایا، نہیں نہیں، یہاں سے اُٹھنے سے قبل انشاء اللہ تمہیں میرے قول کی تصدیق ہو جائے گی۔ اس کے بعد آپ نے مراقبہ میں سر جھکایا، اور آپ کے ساتھ ہی تمام فقراء و مشائخ نے بھی مراقبہ کے لئے اپنے اپنے سر جھکائے کچھ دیر نہ گذری تھی، کہ شیخ یوسفؒ برہنہ پا دوڑتے ہوئے آئے، یہاں تک کہ مدرسہ میں داخل ہو گئے، اور کہنے لگے، کہ مجھے اس وقت اللہ تعالےٰ نے دکھا دیا، کہ شیخ حمادؒ فرما رہے ہیں، کہ تم جلدی شیخ عبدالقادرؒ کے مدرسہ میں جاؤ، اور وہاں جو مشائخ جمع ہیں، اُن سے کہدو، کہ شیخ عبدالقادر نے میری نسبت جو خبر دی ہے، وہ سچ ہے

شیخ یوسف اپنا کلام ختم کرنے نہ پائے تھے، کہ شیخ عبدالرحمٰنؒ بھی آ گئے، اور انہوں نے بھی وہی بیان کیا، کہ جو شیخ یوسف نے بیان کیا تھا، اس کے بعد تمام مشائخ نے اُٹھکر آپ سے معافی مانگی،

(۶۹) قال سے حال کیطرف رجوع

حافظ ابو العباس احمدؒ[3] بیان کرتے ہیں، کہ ایک وقت کا ذکر ہے، کہ میں اور علامہ ابن جوزیؒ[4] حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں

---

[1] شیخ ابو یعقوب یوسف ہمدانی مشاہیر اکابر مشائخ خراسان سے تھے، صاحب کشف و کرامات اور جامع علوم ظاہری و باطنی تھے، تہ بوزنجرد میں جو ہمدان سے ساوہ کیطرف ایک منزل کے فاصلہ پر ہے قریباً ۴۴۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲ ربیع الاول ۵۳۵ھ ہجری میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے تھے کذا فی معجم البلدان لیاقوت الحموی ۱۲

[2] شیخ ابو محمد عبدالرحمٰن کردی بغداد میں مقیم تھے۔ اہل کشف حاذق و صاحب احوال فاخرہ تھے، ۱۲ منہ رح

[3] دیکھو بہجہ ص ۱۱۸ ۱۲ منہ رح [4] امام ابو الفرج عبدالرحمٰن بن ابی الحسن علی بن محمد القرشی التیمی الصدیقی البغدادی معروف بہ ابن جوزی حدیث و تفسیر میں امام زمانہ تھے، جمال الحفاظ آپ کا لقب تھا، موضوعات

حاضر ہوئے، اسوقت آپ ترجمہ پڑھا رہے تھے، قاری نے ایک آیت پڑھی، اور آپنے اُس کے وجوہات بیان فرمانے شروع کئے، میں نے پہلی وجہ پر شیخ جمال الدین مذکور سے پوچھا، کہ آپ کو یہ وجہ معلوم ہے، اُنہوں نے کہا، ہاں، یہاں تک کہ آپنے اُس آیت کے متعلق گیارہ وجہیں بیان فرمائیں، اور ہر ایک وجہ پر میں شیخ موصوف سے پوچھتا گیا، کہ کیا آپ کو یہ وجہ معلوم ہے، تو شیخ موصوف ہر ایک وجہ کی نسبت کہتے گئے، کہ ہاں یہ وجہ مجھے معلوم ہے، اس کے بعد آپنے ایک وجہ اور بیان کی، جس کی نسبت شیخ موصوف سے میں نے دریافت کیا، تو اُنہوں نے کہا کہ یہ وجہ مجھے معلوم نہیں، اس طرح آپنے پوری چالیس وجہیں بیان کیں، اور ہر ایک وجہ کو اُس کے قائل کیطرف بھی منسوب کرتے گئے، اور اخیر تک ہر وجہ پر شیخ موصوف نے کہا، کہ مجھے اس کا علم نہیں، آخر آپ کے وسعت علم پر شیخ موصوف نہایت متعجب ہو کر بے ساختہ کہنے لگے، کہ ہم قال چھوڑ کر حال کیطرف رجوع کرتے ہیں، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ،

انکا یہ کہنا ہی تھا، کہ مجلس میں ایک اضطراب پیدا ہو گیا، اور شیخ موصوف نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے،

(۷) خبر موت

شیخ مظفر منصورؒ بیان کرتے ہیں، کہ ایکدفعہ میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا، آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے، آپ سے اُس وقت ایک بزرگ کا نام لیکر جو کرامات و عبادات میں مشہور و معروف تھا، بیان کیا گیا، کہ وہ کہتے ہیں، کہ میں حضرت یونس علیہ السلام کے مقام سے بھی گذر چکا ہوں، یہ سُنکر آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا، اور اُٹھکر بیٹھ گئے، اور تکیہ ہاتھ میں لیکر اُسے سامنے ڈالدیا، اور فرمایا، عنقریب اُن کی روح پرواز

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ

تلبیس ابلیس، منتظم فی تاریخ الامم، لقط المنافع، وغیرہ بہت سی کتب آپ کی تصنیف میں، رمضان ۵۹۶ھ ہجری میں بغداد کے اندر انتقال فرمایا، کہتے ہیں، کہ مرتے وقت آپنے وصیت کی تھی، کہ میں نے جن قلموں سے حدیث لکھی ہے، انکا تراشہ بھرے حجرہ میں ہے، مرنیکے بعد مجھکو نہلائیں، تو غسل کیلئے اُس تراشہ سے پانی گرم کریں، چنانچہ آپ کی وصیت پر عمل کیا گیا، اور پانی گرم ہو کر کچھ تراشہ بچ رہا، ۱۲ مترجم

Marfat.com

ہو جائے گی، ہم لوگ یہ سنتے ہی جلدی سے اُن کی طرف روانہ ہوئے، جب وہاں پہنچے، تو اُن کی روح پرواز ہو چکی تھی، اس سے قبل یہ بزرگ بالکل صحیح وتندرست تھے،

(۷۱) آپ کے جسم پر مکھی کا نہ بیٹھنا

محمد بن خضر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ میں تیرہ سال تک حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا، اس اثناء میں مَیں نے دیکھا، کہ نہ تو آپ کا رینٹھ نکلا، اور نہ بلغم اور نہ کبھی آپ کے جسم پر مکھی بیٹھی،

(۷۲) عذاب قبر سے نجات

ایک[1] روز اہل بغداد سے ایک شخص آپ کے پاس آیا، کہ حضرت میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے. آج صبح کو میں نے انہیں خواب میں دیکھا. کہ وہ مجھے کہ رہے ہیں، کہ قبر میں مجھے عذاب ہو رہا ہے، تم حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاؤ، اور اُن سے عرض کرو، کہ وہ میرے لئے دعا فرمائیں، یہ شخص آپ کے پاس آیا، اور تمام خواب کہ سنایا، آپ نے دعا فرمائی، یہ شخص آپ کی خدمت میں دوسرے روز پھر آیا، اور کہنے لگا، کہ حضرت! مَیں نے آج اپنے والد کو خوش وخرم سبز لباس پہنے ہوئے دیکھا، اُنہوں نے مجھ سے کہا، کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی برکت سے اب مجھ پر سے عذاب اُٹھا دیا گیا ہے.

(۷۳) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

شیخ[2] بقا ابن بطو رحمۃ اللہ علیہ کا بیان[3] ہے، کہ میں ایک دفعہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوا، آپ ممبر کے دوسرے پایہ پر وعظ فرما رہے تھے، جب میری نظر پہلے پایہ پر پڑی تو کیا دیکھتا ہوں، کہ وہ پایہ حد نگاہ تک وسیع ہو گیا ہے، اُس پر سبز سندس کا فرش بچھ

---

[1] دیکھو بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۰۱ ۱۲ رمنہ رح [2] آپ عراق کے مشاہیر مشائخ میں سے تھے، صاحب کشف وکرامات تھے، نہر الملک کے علاقہ کے اندر قریہ انبوس میں رہا کرتے تھے، وہیں قریباً اسی سال کی عمر میں ۵۵۳ ہجری کے اندر انتقال فرمایا، (دیکھو بہجہ صفحہ ۱۵۹ ۱۲ منہ رح [3] ملاحظہ ہو بہجہ صفحہ ۹۷ ۱۲ منہ رح

Marfat.com

گیا ہے، اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام خلفائے اربعہ کی معیت میں اُس پر جلوہ افروز ہیں، اللہ تعالےٰ نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دل پر تجلی فرمائی، آپ ایک طرف کو مائل ہوئے، یہانتک کہ گرنے لگے۔ مگر آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گرنے سے بچا لیا، پھر آپ کا جثہ سکڑ گیا، یہاں تک کہ چڑیا کی مانند ہو گیا، پھر بڑھنے لگا، یہاں تک کہ مہیب، ڈراؤنی اور خوفناک صورت بنگیا پھر یہ سب کچھ میری نظر سے غائب ہو گیا۔

ابو العباس کا بیان ہے، کہ پھر شیخ بقاؒ سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی رویت کی بابت دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا، کہ اُنکی ارواح متشکل و متجسم ہو گئی تھیں، اللہ تعالےٰ نے اُنکو ایسی قوت دی ہے، کہ جس سے وہ ظاہر ہو جاتے ہیں، جسکو اللہ تعالیٰ اُن کی رویت کی قوت بخشتا ہے، وہ اُنکو اجساد کی صورت اور اعیان کی صفات میں دیکھتا ہے، اور اسکی دلیل حدیث معراج ہے،

جب اُن سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے گھٹنے بڑھنے کی بابت دریافت کیا گیا، تو فرمایا، کہ پہلی تجلی ایسی صفت کے ساتھ تھی، کہ جس کے آگے بجز تائید نبوی کوئی ثابت قدم نہیں رہ سکتا، اسی واسطے اگر آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ تھامتے، تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ گر جاتے، دوسری تجلی بلحاظ موصوف جلال کی صفت کے ساتھ تھی، اسی واسطے آپکا جثہ سکڑ گیا، اور تیسری تجلی مشاہدہ کے لحاظ سے جمال کی صفت کے ساتھ تھی، اسی واسطے آپکا جثہ بڑھ گیا، ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

(۷۳) ایک چور کا ولی ہو جانا

شیخ محمد بن قائدؒ بیان کرتے ہیں، کہ[1] شیخ الاجل حضرت ابو الفتوحؒ حضرت غوث پاک کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا، یا حضرت! احمد ابدال عطسیؒ کا آج انتقال ہو گیا ہے، اُن کی جگہ کسی دوسرے بزرگ کو مقرر فرمائیے آپ نے فرمایا، اچھا جدید تقرر کیا جائے گا، اتفاقاً اُسی شب کو ایک چور بغرض سرقہ

---

[1] دیکھو لطائف القادریہ صـ ۳۵ ۱۲ ارمنہ رح

حضور کے دولت خانہ میں آیا، اور ایک حجرہ میں سے کچھ برتن چرانے کا ارادہ کیا، جسوقت اس نے برتنوں کو ہاتھ لگایا اسی وقت اُس کی بینائی جاتی رہی، اس گھبراہٹ میں وہ حجرہ سے باہر نکل آیا، حضور نے اُسکو دیکھ لیا، اور ہاتھ پکڑ کر کہا، کہ اے شخص! تو کون ہے، اور یہاں کیوں آیا ہے؟ اُس نے سچ سچ سارا حال کہ دیا اور کہا کہ میں قبیلہ بنی اشرف سے ہوں، نام میرا سلیمان ہے، مفلوک الحالی کے سبب اس پیشہ کو کرتا ہوں،

حضور کو اُس کی حالت پر رحم آیا، اپنا لب مبارک اُس کی آنکھوں پر لگایا، جس سے اُسکو بینائی حاصل ہوگئی، پھر اُس سے توبہ کرائی، اور اپنی خانقاہ میں اُس کو ٹھیرایا، تزکیہ قلب و تصفیہ روح کے طریقے بتلائے، اور منازل سلوک طے کرا کر احمد عطشیؒ کی جگہ "ابدالیت" کے درجہ پر مقرر فرمایا، ؎

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشہ چشمے بما کنند

(۷۴) قبر سے جواب

شیخ علی بن ابی نصر الہیتی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان[۱] ہے، کہ ایک دفعہ میں حضور غوثیت مآبؒ کے ساتھ حضرت شیخ معروف کرخیؒ[۲] کے مزار مبارک کی زیارت کو گیا، جب ہم قبر مبارک پر پہنچے تو آپ نے فرمایا، السلام علیک اے شیخ معروفؒ آپ ایک درجہ ہم سے آگے ہیں،

کچھ عرصہ کے بعد دوسری دفعہ پھر میں آپ کے ہمراہ شیخ موصوف کے مزار کی زیارت کو گیا، آپ نے مزار پر کھڑے ہوکر فرمایا، السلام علیک شیخ معروف ہم دو درجے آپ سے بڑھ گئے، شیخ معروفؒ نے قبر میں سے جواب[۱] دیا وعلیک السلام یا سید اہل الزمان

(۷۵) سر بند کا غائب ہونا

شیخ ابو القاسم محمد بن احمد بن علی الجہنی فرماتے[۱] ہیں، کہ میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی

---

[۱] دیکھو بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۳۲ مصر ح، [۲] ابو المحفوظ معروف بن فیروز الکرخی مشاہیر اولیائے کرام سے ہیں، مجاب الدعوات

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کی کرسی کے نیچے بیٹھا کرتا تھا، اور کرسی کے ہر پایہ پر آپ کے دو دو نقیب بیٹھا کرتے تھے، یہ سب ولی یا صاحبِ حال ہوا کرتے تھے۔

ایکدفعہ آپ کرسی پر بیٹھے اپنے کلام میں ایسے مستغرق ہوئے کہ آپکے عمامہ کا ایک پیچ کھل گیا، اور آپ کو خبر نہ ہوئی، یہ دیکھکر سب حاضرین نے اپنے عمامے کلاہ سمیت کرسی کے نیچے پھینک دیئے، جب آپ اپنے کلام سے فارغ ہوئے۔ تو آپ نے اپنا عمامہ درست کر لیا، اور مجھ سے فرمایا، کہ ابو القاسم! لوگوں کو اُن کے عمامے دیدو میں نے اس ارشاد کی تعمیل کی، عمامے تقسیم کرنے کے بعد میرے پاس ایک سربند باقی رہ گیا، مجھے معلوم نہ تھا، کہ وہ کس کا ہے، کیونکہ مجلس میں کوئی باقی نہ رہا تھا شیخ علیہ الرحمۃ نے فرمایا، کہ یہ سربند مجھے دو، میں نے وہ سربند آپ کے حوالہ کر دیا، آپنے اُسے اپنے دوش مبارک پر رکھ لیا، معاً دوش پر رکھتے ہی وہ غائب ہوگیا، میں حیران رہ گیا، جب آپ کرسی سے اُترے، تو فرمایا، ابو القاسم! جب اہل مجلس نے عمامے پھینکے تھے، تو اصفہان میں ہماری ایک بہن نے بھی اپنا سربند پھینک دیا تھا، جب

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ

تھے، امام داؤد طائی کی صحبت میں رہے، شیخ سری سقطی انہی کے شاگرد تھے، مرض موت میں آپ سے کہا گیا، کہ کچھ وصیت فرمائیں، پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب میں مرجاؤں، تو میری قمیص خیرات کر دی جائے، کیونکہ میری خواہش ہے، کہ دنیا سے یونہی طرح برہنہ تن جاؤں، جس طرح میں برہنہ تن آیا تھا، بغداد میں ۲۰۰ھ ہجری میں آپنے انتقال فرمایا، اور وہیں کرخ میں دفن ہوئے، (دیکھو طبقات کبرٰی للشعرانی جزء اول صـ۶۱، حیٰوۃ الحیوان جزء ثانی صـ۱۱۵، ۱۲ منہ رح)

[1] قبر سے آواز آنا یا مردہ کا جواب دینا احادیث سے ثابت ہے، چنانچہ ذیل کی حدیث اسپر بڑے زور سے دال ہے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ لَمَّا كَانَ اَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حضرت سعید ابن عبد العزیز روایت کرتے ہیں کہ جب ایام حرہ کا واقعہ ہو، تو حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ سلم کی مسجد میں نہ تین روز تک اذان کہی گئی، اور نہ ہی اقامت اور سعید بن مسیب مسجد نبوی میں ہی رہا کرتے تھے اور آپ نماز کا وقت ایک ہلکی آواز سے معلوم کیا کرتے تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کی قبر سے سنا کرتے تھے

[2] دیکھو بہجۃ الاسرار صـ۹۶ ۱۲ منہ رح

تو نے لوگوں کو عمامے واپس دیدیئے، اور اس سربند کو میں نے اپنے دوش پر رکھ لیا، تو اُس بہن نے، اپنا سربند لے لیا،

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات تو ان کے علاوہ بیشمار ہیں، لیکن خوف طوالت سے انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے،

Marfat.com

آپکی عبادات

آپ کی عبادت کی تو یہ کیفیت تھی، کہ آپ اپنے قیام وقعود، اپنی نوم وبیداری اپنے ہر فعل وہر عمل اور اپنی ہر حرکت وسکون میں اپنے مولا، اپنے آقا، اپنے خالق، اپنے رازق اور اپنے مالک کی خوشنودی کو ملحوظ خاطر رکھا کرتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے، کہ

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ — میری نماز، میری تمام عبادت، میرا مرنا میرا جینا سب اللہ کیلئے ہے، جو سارے جہان کا پروردگار ہے،

مجاہدہ آپ کی خلقت میں کوٹ کوٹ کر بھر دیا گیا تھا، شب بیداری آپ کی عادت مستمرہ تھی، نفس کشی آپ کا شیوہ تھا، صائم فی النہار رہنا آپ کا معمول تھا، قائم باللیل رہنا آپ کا ادنیٰ عمل تھا،

چنانچہ منزل تجرید کو طے کرنے کے لئے آپنے علی التواتر پچیس برس عراق کے جنگلوں، بیابانوں، ریگستانوں، پتھریلی زمینوں اور ویران مقامات میں تن تنہا گزارے،

شب بیداری اور قیام لیل کی یہ حالت تھی، کہ چالیس سال تک آپ نے عشاء کے وضو سے صبح کی نمازیں پڑھیں، اور راتیں ایک پاؤں پر کھڑے ہوکر تلاوت قرآن میں گزاریں، نفلوں کی یہ کیفیت تھی، کہ ہر رات دو دو سو رکعت کے قریب پڑھا کرتے، اور ہر رکعت میں سورہ مزمل یا الرحمٰن تلاوت فرماتے۔ اگر سورہ اخلاص پڑھتے تو ہر رکعت میں سو بار سے کم نہ پڑھتے، نفس کشی یہاں تک تھی، کہ کئی کئی روز تک ایک ہی روزہ رکھتے، اور پھر انطار کرتے وقت درختوں کے پتوں، بیابان کی جڑی بوٹیوں جنگلی پھلوں اور گری پڑی ترکاریوں سے انطار کرتے،

آپ ہمیشہ باوضو رہتے، جب حدث لاحق ہوتا، اُسی وقت وضو تازہ کرتے اور دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھکر بیٹھتے، آخر عمر میں بھی آپ شب کو بالعموم تلاوت

Marfat.com

قرآن مجید میں مشغول رہتے، اور بسا اوقات متواتر کئی کئی ساعت سر بسجود رہتے، اور پھر صبح تک باقی وقت مراقبہ، مشاہدہ اور یاد الٰہی میں گذارتے، آپ محبت الٰہی میں کچھ ایسے سرشار اور مستغرق تھے، کہ نیند مطلقاً آپ کے پاس تک نہ پھٹکتی تھی، آپ اکثر اوقات فرمایا کرتے تھے، کہ مجھے دردِ عشق نیند سے مانع ہے، نماز صبح سے فارغ ہونے کے بعد آپ طلباء، خدام اور صوفیاء کو شریعت وطریقت کی تعلیم دیتے، اور مختلف دینی کتب کے سبق درس فرماتے،

الغرض شب مولیٰ کی عبادت میں گذارتے، اور دن اصلاح نفوس، احیائے دین اور اعلائے کلمۃ الحق میں،

باوجود ان ریاضات شاقہ، ان مجاہدات شدیدہ، اس نفس کشی، اس اتباع شریعت کے آپ مولیٰ کے دربار میں اپنے تئیں کچھ شئے نہیں سمجھتے تھے، ہمیشہ منکسر، متواضع اور مذلل رہ کر، اپنے آپ کو خاک مذلت میں گرا کر، سفر آخرت سے ڈر کر، خداوند تعالیٰ کے حضور میں گڑگڑا کر اپنی بے بسی، بیکسی اور بے سرمائیگی کا اظہار کیا کرتے تھے،

چنانچہ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے گلستاں میں ایک واقعہ قلمبند کیا ہے، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے، کہ آپ خداوند تعالےٰ کے حضور میں کس قدر سچے تذلل وانکسار، صحیح عجز و نیاز اور خالص بے کسی و بے بسی کا اظہار کیا کرتے تھے، فی الحقیقت اس واقعہ کو پڑھکر بے اختیار آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو ٹپک پڑتے ہیں، کہ ایسا خدا کا مقرب اور یہ انکساری، یہ بے کسی اور یہ بے بسی،

سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، کہ

عبد القادر گیلانی را دیدند رحمۃ اللہ علیہ در حرم کعبہ روئے بر حصا نہادہ بود و میگفت اے خداوند ببخشائے واگر مستوجب عقوبتم مرا روز قیامت نابینا برانگیز تا در روئے نیکاں شرمسار نہ باشم،

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں نے کعبہ کے اندر کنکریوں پر سر رکھے ہوئے دیکھا، کہ نہایت عجز و نیاز سے کہ رہے ہیں، کہ اے خداوند تعالےٰ مجھے بخش اور اگر میں سزا کے لائق ہوں، تو قیامت کیدن مجھے اندھا اٹھائیو، تاکہ میں

Marfat.com

نیکوں کے روبرو شرمندہ نہ ہوں،

الغرض آپ اپنی حیات کے آخری لمحات تک عبادت، ریاضت، مجاہدہ، زہد، تقوٰی، طہارت، پاکیزگی، پرہیزگاری، دینداری، اتباع شریعت میں مستغرق رہے، اور ایک آن، ایک لمحہ، ایک ساعت کے لئے بھی یادِ خدا سے غافل نہیں ہوئے،

آپکے عقائد

آپ علمائے ماتریدیہ کی رائے کو علمائے اشعریہ کی رائے پر ترجیح دیا کرتے تھے، کیونکہ اُن کو مداخلت فلسفیہ سے بعید اور اقتباس انوارِ نبوت سے قریب خیال کرتے تھے۔

آپ ہمیشہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے مذاہب پر فتوٰے دیا کرتے تھے،

آپکا لباس

حضرت علماء کا لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے، آپ کی پوشاک کے واسطے دور دراز ممالک سے خاصتہً نفیس کپڑا تیار کروایا جاتا تھا، بالعموم ہر صبح آپ لباس تبدیل فرماکر پہلا لباس فقراء و مساکین کو خیرات کر دیا کرتے تھے،

غالبًا ہر روز لباس کی تبدیلی فقراء و مساکین ہی کی خاطر تھی، تبدیل لباس صرف بہانہ تھا،

حضرت کی طبیعت گندگی، عفونت اور بدبو سے سخت متنفر تھی، اس لئے عبادت کے وقت خاص کر خوشبو کا استعمال ضرور کیا کرتے تھے،

آپ ہر جمعہ نعلین مبارک تبدیل فرمایا کرتے تھے، اور پہلا جوڑا فقراء کو دیدیا کرتے تھے،

Marfat.com

آپکی سواری

آپ اکثر اوقات خچر پر سوار ہوا کرتے تھے، آپ کو اونٹ کی سواری کا بھی کمال اشتیاق تھا،

جب آپ باہر نکلتے، تو جس بازار میں جاتے اُس بازار کے لوگ صف بستہ کھڑے ہو جاتے، سنگدل سے سنگدل بھی آپکو دیکھکر موم ہو جاتا،

آپکی خوراک

آپ کی خوراک بالکل سادہ تھی، آپ کے واسطے غلہ علیحدہ آپ ہی کے پیسے سے بویا جاتا تھا، آپکے احباب میں سے گاؤں میں ایک شخص تھے، وہ ہر سال آپکے واسطے غلہ بویا کرتے تھے، پھر آپکے دوستوں میں سے ہی ایک شخص اُسے پسواتے، اور روزانہ چار پانچ روٹیاں پکوا کر مغرب سے قبل آپکے پاس لے آتے، آپ انہیں توڑ کر جو غربا آپکے پاس موجود ہوتے، انمیں تقسیم کر دیتے، جتنی بچ رہتیں، انہیں خود تناول فرمانیکے لئے رکھ لیتے

آپکی خوراک بہت کم تھی، اکثر اوقات دن رات میں صرف ایک ہی دفعہ کھایا کرتے تھے، کھانے میں اکثر ترک حیوانات فرماتے یعنی گوشت، گھی اور دودھ چھوڑ دیتے،

آپکا حلیہ

آپ نازک بدن اور میانہ قد تھے، رنگ آپکا گندمی اور سینہ کشادہ تھا، ریش مبارک بہت گنجان تھی، بھنویں باریک اور ملی ہوئی تھیں، چہرہ پر ہیبت حق کی نوری شعاعیں دمکتی تھیں، آواز آپ کی بلند تھی،

آپ طبعاً مخلوق سے متوحش، ویرانہ پسند، اختلاط سے دلبرداشتہ، زاویۂ خمول وگوشہ گمنامی کے مشتاق، اپنے محو و استغراق میں منہمک اللہ عاشقانہ ومستانہ وار متوکلانہ گذران کے شیدا تھے،

Marfat.com

آپکے اخلاق حسنہ
اور
خصائل حمیدہ

شیخ موفق الدین قدامۃ المقدسی بیان کرتے ہیں، کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات مجمع البرکات، صفات جمیلہ، خصائل حمیدہ اور اخلاق حسنہ کی مجسمہ تھی، آپ جیسے اوصاف کا شیخ ہیں نے پھر نہیں دیکھا،

آپکا سکوت

بعض لوگوں کا بیان ہے، کہ آپ بولنے کی بہ نسبت خاموش زیادہ رہا کرتے تھے، آپ اپنے مدرسہ سے جمعہ کے دن کے سوا اور کبھی نہ نکلتے، اُس دن آپ جامع مسجد یا مسافر خانہ کو جاتے،

آپکی حق گوئی

آپ حق بات کو منبر پر کھڑے ہو کر صاف صاف کہدیا کرتے، خلیفہ المقتفی لامر اللہ نے جب ابو الوفا یحییٰ بن سعید کو جو ابن المرجم الظالم کے نام سے مشہور تھا، قاضی بنا دیا، تو آپ نے منبر پر چڑھکر خلیفۃ المومنین سے علی الاعلان کہ دیا، کہ تم نے ایک بہت بڑے ظالم شخص کو منصب قضا پر مامور کیا ہے، تم کل پروردگار عالم کو جو اپنی مخلوق پر نہایت مہربان ہے، کیا جواب دو گے، خلیفہ موصوف یہ سُنکر کانپ اُٹھا، اور زار زار رونے لگا، اور اُسی وقت اُس نے ابوالوفا یحییٰ بن سعید کو منصب قضا سے معزول کر دیا،

آپکا دنیا داروں سے اجتناب

آپ امرا، وزرا، سلاطین، ملوک اور دنیا داروں کی تعظیم کیلئے کبھی نہیں اُٹھا کرتے تھے، بلکہ جب آپ کی خدمت میں خلیفہ یا وزیر یا اور کوئی بڑا آدمی آتا، اور آپ بیٹھے ہوتے، تو اُٹھکر اپنے گھر میں داخل ہو جاتے، جب وہ آکر بیٹھ جاتا، تو آپ گھر سے نکلتے، تاکہ اُس کے لئے کھڑا نہ ہونا پڑے،

پھر آپ اُس کے ساتھ سخت کلامی سے پیش آتے، اُس کو بہت سی نصیحت

Marfat.com

کرتے، وہ آپ کے ہاتھ چومتا، اور نہایت تواضع وانکساری سے بیٹھکر آپ کی باتیں سنتا

جب آپ خلیفہ کے نام کچھ لکھتے، تو یوں رقم فرماتے، کہ عبدالقادر تم کو یہ حکم دیتاہے اس کا حکم تم پر جاری ہے، اس کی اطاعت تم پر واجب ہے، تمہارے لئے وہ پیشوا ہے، اور تم پر وہ حجت ہے،

جب خلیفہ آپ کی تحریر کو دیکھتا، تو اس کو چومتا، اور کہتا، کہ شیخ عبدالقادرؒ نے سچ فرمایاہے،

آپکا استغناء

آپ کو دنیا کی کوئی چیز بھی کیا مال اور کیا اولاد کیا بیوی اور کیا بچے مطلقاً محبوب نہ تھے،

چنانچہ عبداللہ بن الحسینؒ کا بیان ہے، کہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، کہ جب میرے گھر میں کوئی بچہ پیدا ہوتا، تو میں اُسے اپنے ہاتھ پر لیکر کہتا، کہ یہ میت ہے، پس جب کوئی بچہ مرجاتا، تو مجھ پر اُسکا کچھ اثر نہ ہوتا، کیونکہ آغاز پیدائش ہی سے میں اس کی محبت اپنے دل سے نکالدیا کرتا تھا،

آپ کے لڑکے لڑکیاں مجلس وعظ کی رات کو انتقال کر جاتے، مگر آپ مجلس برخاست نہ فرماتے، غاسل میت کو غسل دیتا، جب غسل دیکر میت کو مجلس میں لاتے، تو آپ کرسی سے اتر کر نماز جنازہ پڑھاتے،

مساکین پر شفقت

شیخ عبدالرحمن بن شعیبؒ بیان کرتے ہیں، کہ حضور غوثیت مآب بید منکسر المزاج، کریم النفس اور وسیع الاخلاق تھے، آپ مساکین اور غرباء پر زیادہ شفقت کرتے، اور فرماتے کہ امراء کی تو سب عزت کرتے ہیں، ان غرباء سے کون محبت کرتاہے؟

بزرگوں کا احترام

آپ بڑی عمر والوں کا احترام کرتے، مفلوک الحال صالحین کو گلے لگاتے، خلاف شرع لوگوں سے بیزاری ظاہر فرماتے، کبھی کسی غریب مسلمان پر کسی متمول شخص کو فوقیت نہ دیتے، اور فرماتے کہ اللہ مال و دولت کو پیار نہیں کرتا، بلکہ تقویٰ اور عمل صالح کو پسند کرتاہے،

Marfat.com

مریضوں کی عیادت

آپ مریضوں کی عیادت کو تشریف لے جاتے حلقہ بگوشان میں سے اگر کوئی شخص نہ آتا تو فرماتے، کہ فلاں شخص نظر نہیں آتا، وہ بخیریت ہے، اس کی خبر لاؤ،

عجز وانکسار

آپ اپنے گھر کا ضروری سامان خریدنے کے لئے بہ نفس نفیس بازار تشریف لے جاتے، جب سفر میں جاتے، تو منزل پر پہنچکر اپنے ہاتھ سے آٹا گوندھتے، روٹیاں پکاتے، اور اپنے رفقا کو تقسیم فرماتے، خدام عرض کرتے، کہ حضور! یہ کام ہم کریں گے، آپ تکلیف نہ کریں، لیکن آپ نہ مانتے، اور فرماتے، کہ اگر میں کرونگا، تو کیا حرج ہے،

جب آپ کی زوجہ محترمہ علیل ہو جاتیں، تو آپ گھر کا سارا کام خود کرتے، گھر میں جھاڑو دیتے، آٹا گوندھتے، روٹیاں پکاتے، اور بچوں کو کھلاتے، اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا، کہ پانی کا گھڑا دوش مبارک پر رکھکر کنوئیں پر لے جاتے، اور بھر کر لے آتے،

ایک دفعہ ایک کوچہ میں کچھ بچے کھیل رہے تھے، حضرت کا اُدھر سے گذر ہو گیا، ایک نے حضرت سے کہا، میرے لئے ایک پیسہ کی مٹھائی بازار سے لا دیجئے آپ فوراً چلے گئے، اور شیرینی لادی، اسی طرح کئی اور لڑکوں نے شیرینی منگائی آپ نے کسی کا سوال رد نہ کیا،

الغرض آپ اعلیٰ درجے کے خوش اخلاق، خندہ پیشانی، ہر حال میں صابر و شاکر راضی بہ رضا تھے، توکل، تسلیم، تفویض آپ کا شعار تھا، صاحب اخلاق حسنہ، اوصاف حمیدہ اور خصائل سنجیدہ تھے، اعلیٰ درجہ کے شرم وحیا والے، دشمنوں کی ایذا پر صبر کرنیوالے، اپنی ذات کیلئے غصہ نہ کرنے والے، لوگوں کے قصوروں اور خطاؤں کو معاف کرنیوالے اور شدید الخشیتہ، رقیق القلب، سریع الدمع، کثیر الہیبت. مجیب الدعوات، کریم الاخلاق، عمیم الاشفاق، حر الضمیر، مستقل الفکر اور آزادگو تھے، علم آپکا مہذب اور قرب آپ کا ادب آموز تھا، اُنس آپ کا ندیم، اور صدق آپ کا نشان تھا، حلم آپ کا شیوہ اور ذکر آپ کا ہمنشین تھا، مکاشفہ آپ کا مصاحب اور مشاہدہ آپکا مشیر تھا، ے

Marfat.com

سربسر نورِ خدا ہیں سیدی غوث الانام
نورِ چشمِ مصطفےٰ ہیں سیدی غوث الانام
محو ذاتِ کبریا ہیں سیدی غوث الانام
وقفِ تسلیم و رضا ہیں سیدی غوث الانام
مقتدائے اولیاء ہیں سیدی غوث الانام
قدوۂ اہلِ صفا ہیں ، سیدی غوث الانام
آستانہ غوث کا دار العطائے خلق ہے
چشمۂ لطف و عطا ہیں سیدی غوث الانام

چنانچہ قدوۃ العارفین شیخ عفیف الدین ابو محمد عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں آپکا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا ہے ، کہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ علم شریعت کے لباس اور فنون دینیہ کے تاج سے مزین تھے ، آپنے دنیا کو خیر باد کہکر خلائق کو چھوڑ کر خدائے تعالےٰ کیطرف ہجرت کی ، اور اپنے پروردگار کی طرف جانے کے لئے پورا سامان کیا ، آداب شریعت بجالائے اور اپنے تمام اخلاق و عادات ، خصائل و شمائل کو شریعت غرا کے تابع کرکے اس میں کافی سے زائد حصہ لیا ۔ آپنے لوگوں کو شراب محبت الٰہی سے سیراب کیا ، اُن کو قرب الٰہی کا مشتاق بنا دیا ، معارف وحقائق کے چہروں پر سے شکوک وشبہات کے پردے اُٹھا دیئے اور دلوں کی پژمردہ شاخوں کو وصف جمال ازلی سے سرسبز وشاداب کردیا ؎

عَبْدٌ لَہٗ نَوْقُ الْمَعَالِیْ رُتْبَۃٌ ۔۔۔ وَلَہُ الْمَحَاسِنُ وَالْمَفَاخِرُ اَکْثَرَ [۱]
وَلَہُ الْحَقَائِقُ وَالطَّرَائِقُ فِی الْھُدٰی [۲] ۔۔۔ وَلَہُ الْمَعَارِفُ کَالْکَوَاکِبِ تَزْھَرُ
وَلَہُ الْفَضَائِلُ وَالْمَکَارِمُ وَالنَّدٰی [۳] ۔۔۔ وَلَہُ الْمَنَاقِبُ فِی الْمَحَافِلِ تُنْشَرُ [۴]
غَوْثُ الْوَرٰی غَیْثُ النَّدٰی نُوْرُ الْھُدٰی ۔۔۔ بَدْرُ الدُّجٰی شَمْسُ الضُّحٰی بَلْ اَنْوَرُ [۵]

---

[۱] آپ اُن بندگانِ خدا سے تھے ، کہ جن کا مرتبہ عالی سے عالی تھا ، محاسن ، خلاق اور فضائل عالیہ آپ کو حاصل تھے [۲] حقیقت وطریقت کے آپ رہنما تھے ، اور آپ کے حقائق و معارف تاروں کی طرح روشن اور ظاہر تھے ، [۳] آپ صاحب فضائل ومکارم اور صاحب جود وسخا تھے ، محفلوں اور مجلسوں میں ہمیشہ آپ کے فضائل ومناقب کا تذکرہ رہتا ہے ۔ [۴] آپ

Marfat.com

الغرض زمانہ آپ کی روشنی سے منوّر ہوگیا، دینی عزت وجلال دوبالا ہوا، علمی ترقی ہوئی، عام وخاص آپ سے مستفید ہوئے، بے شمار لوگوں نے آپ سے فخر تلمذ حاصل کیا، آپ سے خرقہ پہنا،

سخاوت وایثار

پارہ زر

سخاوت وایثار آپ میں کمال درجہ کا تھا، چنانچہ ایک[1] دفعہ بغداد میں آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو طالب علمی کے زمانہ میں وطن سے ایک پارۂ زر خرچ کے لئے بھیجا، آپ نے باوجود اشد ضرورت کے اس میں سے کچھ تو رکھ لیا، اور باقی ستر ولیوں میں تقسیم کردیا، پھر جو اپنے لئے رکھا، اس کے عوض طعام منگواکر درویشوں کے ساتھ ملکر کھایا۔

اثنائے سفر حج کا ایک واقعہ

آپ غربا، کا بہت خیال رکھتے تھے۔

ایک[2] مرتبہ آپ حج کے لئے تشریف لیگئے، اور راستہ میں بمقام حلہ قیام کیا، آپ نے وہاں کے ایک باشندے سے دریافت فرمایا، کہ اس جگہ میں کون شخص سب سے زیادہ محتاج ہے؟ اس نے آپ کو ایک کثیر العیال، مفلوک الحال، شخص کا نام بتایا، آپ اُس کے مکان کی طرف تشریف لے گئے،

جب آپ وہاں پہنچے، تو کیا دیکھتے ہیں، کہ مکان نہایت شکستہ ہے، دیواروں کی بجائے بوسیدہ کمبل لٹکے ہوئے ہیں، اور اُس میں ایک بوڑھا، بڑھیا اور لڑکی بیٹھی ہوئی ہے، آپ نے اس بوڑھے سے اجازت طلب کی، اُس نے بخوشی

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ

خلق کے معین ومددگار اور اس کے حق میں آپ باران رحمت اور نور ہدایت تھے، آپ چودھویں رات کے چاند اور روشن دن کے سورج سے بھی زیادہ منور تھے ۱۲ منہ رح

[1] بہجہ صـ۱۰۳ ۱۲ منہ رح

[2] بہجہ صـ۱۰۲ ۱۲ منہ رح

اجازت دیدی، آپ نے وہاں قیام فرمایا،

تھوڑی دیر کے بعد جب آپکی تشریف آوری کی خبر اہل حلہ کو پہنچی، تو رؤسائے حلہ دوڑے ہوئے آئے، اور حاضر خدمت ہوکر درخواست کی، کہ حضور ہمارے غریب خانوں پر قیام فرمایئے، مگر آپ نے منظور نہ فرمایا، اہالی شہر نے آپ کے لئے بہت سی گائے، بکریاں، سونا، چاندی اور کھانا بھیجا، لوگوں کا ہجوم بھی تحائف و ہدایا لیکر آپ پر ٹوٹ پڑا، آپ نے فرمایا، کہ یہ سب سامان اور زر نقد صاحب خانہ کو دیدو، دوسرے روز فجر کی نماز کے بعد آپ بیت اللہ کو روانہ ہو گئے،

آپ کے صاحبزادہ عبد الرزاق کا بیان ہے، کہ کئی سال کے بعد حلہ میں میرا گذر ہوا، کیا دیکھتا ہوں، کہ وہ بوڑھا وہاں کے باشندوں میں سب سے مالدار ہے، اُسنے مجھ سے کہا، کہ یہ سب کچھ اُس رات کی برکت ہے، ان گائے بکریوں نے بچے دیئے اور وہ بڑھ گئے،

ایک فقیر کا واقعہ

اسی طرح کا ایک اور واقعہ[۱] ہے، کہ ایک دفعہ آپنے ایک شکستہ دل فقیر کو دیکھکر کہا، تو رنجیدہ خاطر کیوں ہے اُس نے عرض کیا، کہ میں آج دریا کے کنارے گیا، اور ملاح سے کہا، کہ مجھے دوسری طرف لے چل، اُس نے انکار کیا، اس لئے افلاس اور غربت کے سبب میں شکستہ دل ہوگیا ہوں، فقیر نے اپنا کلام ختم نہ کیا تھا، کہ ایک شخص تیس دیناروں کی تھیلی لیکر آپ کی نذر کرنے آیا، آپ نے اُس فقیر سے فرمایا، کہ یہ تھیلی لے کر ملاح کے پاس جا، اور اُسے دیکر کہدے، کہ کسی فقیر کا سوال نہ رد کیا کر، پھر آپنے اپنی قمیص اُتار کر فقیر کو دیدی، پھر اُس سے بیس دینار کو خرید لی[۲]

ایک روایت

علامہ ابن نجار اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں، کہ جبائی کا بیان[۳] ہے، کہ مجھ سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، کہ میں نے اپنے تمام اعمال کی تفتیش کی، تو کھانا کھلانے اور حسن خلق سے افضل و بہتر میں نے کسی کو نہیں پایا، اگر میرے ہاتھ میں دنیا ہوتی، تو میں

---

[۱] بہجہ صفحہ ۱۰۲ ۱۲ [۲] منہ [۳] فوات الوفیات جزو ثانی صفحہ ۳ ۱۲ منہ رح

یہی کام کرتا، کہ بھوکوں کو کھانا کھلاتا رہتا،

علامہ ابن نجار جبائیؒ سے یہ بھی نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے مجھ سے یہ بھی فرمایا، کہ میرے ہاتھ میں پیسہ بالکل نہیں ٹھیرتا، اگر صبح میرے پاس ہزار دینار آئیں، توشام تک اُن میں سے ایک پیسہ نہ بچے،

الغرض آپ پیکر سخاوت اور مجسمۂ حسن وخلق تھے، لِلّٰہِ دَرُّ مَنْ قَالَ، ۵

کرم میں، فیض میں، جود و سخا میں دلربائی میں
غرض ہر آن میں محبوبِ شانِ کبریائی ہو

آپکی تصانیف

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات اور آپ کے ملفوظات مطالعہ کرنے سے قلب کو جو لذت، حلاوت اور سرور حاصل ہوتا ہے، اس کا نقشہ اُتارنا زبان اور قلم کی طاقت سے باہر ہے، آپ کے کلمات یا الفاظ کے پڑھنے سے جو لطف میسر ہوتا ہے، وہ شاذ ہی دوسرے لوگوں کی تصانیف کے مطالعہ سے حاصل ہوتا ہو،

آج آپ کی تصانیف کے مطالعہ سے مردہ دل زندہ ہو رہے ہیں، اور زندہ حیات ابدی پا رہے ہیں، آپ کا کلام رشتہ در با سلک گوہر ہے، جو مسلسل دریا کی طرح رواں چلا جاتا ہے، آپ کے کلام میں اسقدر تاثیر، ذوق و شوق اور دلسوزی ہے، کہ بسا اوقات پڑھنے والا وجد میں آکر بے اختیار ہو کر کپڑے چاک کرنے لگ جاتا ہے، آپ نے متعدد تصنیفات یادگار چھوڑی ہیں، جن میں سے بعض مشہور کتب یہ ہیں،

غُنْیَۃُ الطَّالِبِیْن یہ کتاب مشہور ہے اور حجم میں ضخیم ہے، اس میں شریعت وطریقت کے مسائل کی بحث ہے، اس کا فارسی اور اُردو میں ترجمہ ہو چکا ہے،

بعض علماء نے اس کو حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں درج

Marfat.com

کرنے سے تامل کر کے کسی دوسرے عبدالقادر جیلی کیطرف اسکو منسوب کیا ہے،
کیونکہ اس کی اور فتوح الغیب کی عبارات میں زمین و آسمان کا فرق معلوم ہوتا ہے
بہرحال چونکہ لوگ زیادہ تر اس کو آپ ہی کیطرف منسوب کرتے ہیں، اس لئے
اس کو آپ ہی کی تصانیف میں شمار کیا جاتا ہے،

اکثر غیر مقلدین کا خیال ہے، کہ اس کتاب میں حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے احناف کرام کو مرجیہ لکھا ہے، جو بالکل غلط ہے، کم فہمی اور تعصب پر مبنی ہے،

مولٰنا عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا خوب منہ توڑ جواب دیا ہے[1]
آپ فرماتے ہیں، کہ اہل سنّت (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) اور مُرجیہ ضالہ کے درمیان تباین کلّی کی نسبت ہے، اور حنفیہ (جو اصول و فروع میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں) اور اہلسنت کے درمیان عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے، پس ہر حنفی اہلسنّت ہوگا، اور یہ ضروری نہیں، کہ ہر اہلسنّت حنفی ہو،

باقی رہے، وہ حنفیہ جو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے صرف فروع میں مقلد ہیں، اُن کے اور اہلسنت کے درمیان عموم وخصوص منْ وجہ کی نسبت ہے
پس مادہ افتراق یہ ہے، کہ حنفی ہو، مگر اہلسنت نہ ہو، جیسے مرجیہ حنفیہ، اور معتزلہ حنفیہ اور دوسرے یہ کہ اہلسنت ہو، مگر حنفی نہ ہو، جیسے شافعی، مالکی، حنبلی،

اور مادہ اجتماع یہ ہے، کہ فروع اور عقیدہ میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے موافق ہو،

اس تمہید کے فہم گذار ہونے کے بعد ہم کہیں گے، کہ غنیۃ الطالبین میں جن حنفیہ کو مرجیہ میں شمار کیا گیا ہے، اُس سے وہ اصحاب ابوحنیفہ مراد ہیں، جنکا یہ اعتقاد ہے کہ الایمان ھو المعرفۃ والاقرار باللہ ورسولہ اور یہ صرف فرقہ غسانیہ پر منطبق

---

[1] دیکھو مولٰنا عبدالحی صاحب مرحوم کا رسالہ "الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل" ملحقہ بہ میزان الاعتدال صفحہ ۲۸ ۱۲ منہ رح،

ہوتا ہے،

غسان کوفی اپنے ناپاک مذہب کی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت کیا کرتا تھا، اور اپنے نفس پر قیاس کرکے امام ہمام رحمۃ اللہ علیہ کو بھی مرجیہ سمجھتا تھا، پس یہ بات ظاہر ہوگئی، کہ غنیۃ الطالبین کی عبارت کو آڑ بناکر حنفیہ یا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر طعن و تشنیع کرنا صرف اُن لوگوں کا کام ہے، جو نہایت غبی اور سخت متعصب ہوں،

مولٰنا کی اس عبارت سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے، کہ مرجیہ حنفیہ صرف فروع میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں، لیکن جب وہ اصول ہی میں مقلد نہیں، تو فروع میں ان کی تقلید کیسے معتبر ہوسکتی ہے اور کون عقل کا اندھا ان کو حنفیہ کہہ سکتا ہے؛ ایک شخص اگر فروع اسلام میں موافق ہو، مگر اصول مثلاً توحید و رسالت کا منکر ہو، اور اس پر وہ مسلمان کہلائے، تو کیا اُسے مسلمان کہا جاسکتا ہے؟ اسی طرح جب حنفیہ مرجیہ اصول ہی میں حنفیہ اہلسنت کے ساتھ موافقت نہیں رکھتے، تو کیا حقیقی معنوں میں اُن کو حنفی کہنا چاہیے؟ یا اُن کے حنفی کہلانے سے تمام حنفیہ نشانۂ ملامت بنائے جاسکتے ہیں،

فتوح الغیب یہ علم تصوف اور معرفت میں بڑے پایہ کی کتاب ہے، کئی مقالات پر مشتمل ہے، ہر ایک مقالہ معرفت و حقیقت کے جواہرات کی کان ہے۔ اسکا فارسی ترجمہ حضرت شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے، اور اردو ترجمہ مولوی ابوالحسن سیالکوٹیؒ اور نواب صدیق حسن صاحب نے کیا ہے،

فتح ربّانی یہ آپ کے دو سالہ ارشادات و مواعظ کا ملخص ہے، اس کا طرز بیان بھی فتوح الغیب ہی کی طرح ہے، جو کیفیت حضرت ممدوح کے وعظ کی مجلس میں حاضر ہونے والوں کو حاصل ہوتی تھی، اس کا نقشہ اُتارنا زبان اور قلم کی طاقت سے باہر ہے، مگر اللہ تعالٰے جزائے خیر عطا فرمائے، حضرت

لہ جیسے بعض لوگوں نے جھوٹی حدیثیں بناکر ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف منسوب کردیا تھا، ۱۲ منہ رح

Marfat.com

شیخ عفیف الدین بن المبارک کو، کہ آپنے آنے والی نسلوں کی پیاس پر نظر رکھی، اور اس ضرورت کو محسوس فرمایا، کہ اس آب شیریں کے بادل کا برسنا جس وقت ختم ہو جائیگا، تو تشنگانِ ہدایت اور قطب العالم کے مواعظ و ملفوظات کا فیضان حاصل کرنے کے متمنی و طلبگار مسلمان حسرت و یاس کے ساتھ العطش العطش پکاریں گے اور آسمان ولایت کے آفتاب کو غروب ہو جانے کی وجہ سے جب دیکھ نہ سکیں گے تو کف افسوس ملنے کے سوا کچھ بن نہ پڑیگا، اِس لئے اس گہر بار مجلس کے سترا سی وعظ قلمبند کر دیئے، اور حضرت محبوب سبحانی کے دہن فلاح معدن سے حکمت و دانش کے جو پھول مختلف مجالس میں جھڑا کرتے تھے، جتنا کچھ ہو سکا، اُن کو فراہم فرماکر ہمارے لئے ذخیرہ چھوڑ گئے،

یہ بالکل صحیح ہے، کہ ان مواعظ و ارشادات کے کتاب میں پڑھنے سے وہ لذت حاصل نہیں ہو سکتی، جو سامعین و حاضرین مجلس کو دہن شیخ سے سنکر حاصل ہوا کرتی تھی، لیکن چونکہ کلمات اور الفاظ وہی ہیں، جو آپ کی زبان مبارک سے نکلا کرتے تھے، اس لئے جتنا لطف آج بھی اُن میں چھپا ہوا ہے، وہ متفرق کتابوں یا دوسروں کی تصانیف کے پڑھنے میں نہیں آسکتا،

ان مواعظ کا ترجمہ اردو میں ہو چکا ہے اصل عربی میں ہیں، جو مدرسہ میمنیہ مصر میں طبع ہوئے ہیں، آجکل نایاب ہیں،

قصیدہ غوثیہ یہ قصیدہ جذبہ کی حالت میں آپ کی زبان مبارک سے صادر ہوا تھا، اس کے پڑھنے اور معانی کو سمجھنے سے الٰہی محبت کا ایک ایسا سبق حاصل ہوتا ہے، کہ کبھی فراموش ہونے نہیں پاتا، اور یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے، کہ محبت الٰہی کیا ہے، اور اُس کا نتیجہ کیا ہے؟ محب اور محبوب کے درمیان کیسا رابطہ ہے، اور محب محبوب سے واصل ہو کر کیا پاتا ہے گویا یہ ظاہری و باطنی اخلاق کا ایک قبالہ اور حقائق و عرفان کا ایک رسالہ ہے،

قصیدہ میں جمالی و جلالی دونوں اثر ہیں، اس لئے اس کے پڑھنے والی کی طبیعت میں دونوں اثر پیدا ہو جاتے ہیں، اس کی فارسی اور اردو میں کئی شرحیں ہو چکی ہیں،

Marfat.com

بعض لوگ اپنی کم فہمی اور خود پرستی کے سبب سے اس قصیدہ کو حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب نہیں کرتے، جو سراسر غلط ہے۔

ہم اس کے متعلق چند اصول بیان کرتے ہیں،

اول جو کتاب کسی مصنف کیطرف منسوب کیجاتی ہے، اگر اس کتاب کے مسائل مصنف کے عقائد کے برخلاف ہوں، تو یہ شک کیا جا سکتا ہے، کہ یہ کتاب اس مصنف کی تصنیف نہیں ہے،

دوم اگر اس کتاب کے مطالب بمقابلہ فضیلت مصنف اعلیٰ یا ادنیٰ ہوں، تو بھی ظن ہو سکتا ہے، کہ وہ کتاب اس کی تصنیف نہیں ہے

سوم اگر اس کتاب کی انشا پردازی مصنف کی انشا پردازی کے رتبہ کی نہ ہو تو بھی اسی قسم کا خیال ہو سکتا ہے، کہ نسبت درست نہیں ہے،

چہارم بعض کتابوں کے اندر مصنف دیباچہ میں اپنا نام لکھ دیتے ہیں، اور بعض کتابوں میں دوسرے لوگ دیباچہ الحاقیہ میں یا اپنی تصانیف میں اس کتاب کو کسی مصنف کیطرف منسوب کرتے ہیں،

پنجم بعض کتابوں کی نسبت نہ تو مصنف کا نام ہوتا ہے، نہ ہی کوئی اور راوی اس کی نسبت تشریح کرتا ہے، مگر شہرت اور تواتر روایات سے وہ کتاب کسی خاص مصنف کی تصنیف ثابت ہوتی ہے،

یہ اصول ہیں، جن سے ہم فیصلہ کر سکتے ہیں، کہ یہ کتاب فلاں مصنف کی تصنیف ہے، یا اس کی تصنیف نہیں ہے،

مثلاً کافیہ جو نحو میں ابن حاجب کی تصنیف ہے، اس پر صرف تواتر او شہرت ہی ایک دلیل ہے، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے، کہ یہ ابن حاجب کی تصنیف ہے

ایسا ہی بخاری شریف جو علم حدیث کی مسلمہ کتاب ہے، جس کو محمد بن اسمٰعیلؒ بخاری نے مرتب کیا ہے، مگر اس کی نسبت اَلَّفْتُ یا صَنَّفْتُ نہیں لکھا، البتہ بعض نسخوں میں قال الامام موجود ہے، جو اُن کے کسی شاگرد کا لکھا ہوا ہے، بیسیوں ایسی کتابیں ہیں، جن کی تصنیف مصنف کی شہرت و تواتر پر مبنی ہے

اب قصیدہ غوثیہ کو لیجئے، نہ اس کی انشا پردازی میں کسی قسم کی نحوی اور عروضی

Marfat.com

غلطی ہے، اور نہ ہی اس کے مطالب مصنف کے عقائد کے برخلاف ہیں،

دوسرے سینکڑوں سالوں سے بروایات متواترہ یہ آپ کی تصنیف ثابت ہے یہ قصیدہ اس وقت تک بھی بغداد شریف اور عرب کی بعض مجالس میں بطور وظیفہ پڑھا جاتا ہے، اگر اس کی عربیت یا مضامین کی نسبت کچھ شک ہوتا، تو اس کی اس قدر شہرت قائم نہ رہتی،

اس سے زیادہ اور کیا برہان ساطع اور حجت قاطع ہو سکتی ہے، کہ علامہ شیخ نور الدین ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی رحمۃ اللہ علیہ، عارف نامی حضرت مولٰنا عبد الرحمٰن جامیؒ مصنف شرح کافیہ اور حضرت شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ جیسے بزرگ اس قصیدہ کو پڑھتے پڑھاتے چلے آئے ہیں

پس اس قدیمی شہرت اور تواتر کا انکار ایک ایسا انکار ہے، جو ہر طرح سے باطل ہے، اگر ہم تواتر اور شہرت کے ثبوت کو نظر انداز کر دیں، تو پھر ہم ایسی کتابوں کو جن میں مصنفین نے اپنا نام نہیں لکھا، یہ ثابت نہیں کر سکتے، کہ یہ اس مصنف کی تصنیف ہے،

اشعار میں بالعموم یہ قاعدہ ہے، کہ مصنف اخیر پر اپنا نام یا تخلص ظاہر کرتا ہے، قصیدۂ غوثیہ میں حضرت علیہ الرحمۃ نے اپنا اسم گرامی ظاہر فرما دیا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں کہ ؎

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِي
وَأَقْدَامِي عَلَى عُنُقِ الرِّجَالِ
أَنَا الْجِيلِيُّ مُحِيُّ الدِّيْنِ إِسْمِي
وَأَعْلَامِي عَلَى رَأْسِ الْجِبَالِ
وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ إِسْمِي
وَجَدِّيْ صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

(۱) میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہوں، مخدع میرا مقام ہے، اور ولیوں کی گردنوں پر میرا قدم ہے،

(۲) میں ہوں جیل کا اور محی الدین میرا نام ہے، اور میرے اقبال کے جھنڈے پہاڑوں پر لہرا رہے ہیں،

Marfat.com

(۳) زیادہ تر میرا مشہور نام عبد القادر ہے، اور میرے جد امجد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چشمۂ جمیع کمال ہیں،

دیکھئے، کس قدر تشریح اور وضاحت سے اپنا نام، وطن ولقب بیان فرمادیا ہے جب آپ خود اس قصیدہ کو اپنی طرف منسوب فرماتے ہیں، پھر کیا شک باقی رہ گیا، علاوہ ازیں مصنف بہجۃ الاسرار نے اس قصیدہ کو حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ ہی کیطرف منسوب کیا ہے،

الغرض ان وجوہات اور ہزار ہا علما و فضلاء، مشائخ وصوفیا، صاحبان کشف و مقربان بارگاہ احدیت کے تسلیم کرنے کے باوجود بھی اس قصیدہ کو آپ کی تصنیف نہ کہنا میرے خیال میں جہالت نہیں، تو اور کیا ہے،

اب میں آپ کا یہ قصیدہ اردو اور فارسی اشعار کے ترجمہ کے ساتھ درج کرتا ہوں

قصیدہ غوثیہ

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِی نَحْوِی تَعَالِی

عشق نے مجھکو پلائی وصل دلبر کی شراب — تب کہا میں نے یہ مے سے آ میری جانب شتاب
داد جاناں در کفم جام وصال — گفتم اے ساقی بمن کن انتقال

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِی فِی کُؤُوْسٍ
فَهِمْتُ بِسُکْرَتِی بَیْنَ الْمَوَالِی

دوڑ کر آئی میری جانب پیالوں میں بھری — کر گئی سب دوستوں میں بھی اثر مستی مری
پس بیامد پیش من با جامہا — پس ز خود رفتم میان اہل حال

وَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِی وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِی

پس کہا میں نے یہ سب قطبو نے آ ڈ کے سب — اور مری بیونیں مرے ہو جاؤ داخل جلد اب
پس بگفتم جملہ اقطاب را — در خمار من در آئید اے رجال

Marfat.com

وَهِمْتُوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ

فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

کر کے ہمت سب پیو لشکر ہو تم میرا تمام　　دے رہا ہے قوم کا ساقی مجھے بھر بھر کے جام

در کشید از شوق اے رندانِ من　　وز خمارِ من بخشد ایں نوال

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ

وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

مست جب میں ہو گیا تم نے مرا جوٹھا پیا　　مرے قرب و شان کو ہو کب پہنچ سکتے بھلا

دُردے از پیمانہ من خوردہ اید　　مر شما را نشہ ام باشد محال

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّ لٰکِنْ

مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِیْ

شک نہیں اس میں کہ ہے عالی تمہارا مرتبہ　　پر مرا تم سب سے بڑھکر ہے ہمیشہ مرتبہ

گرچہ بس عالیست جاہائے شما　　از مقام من بود صف نعال

اَنَا فِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ

یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُو الْجَلَالِ

منزل قرب الٰہی میں ہوں میں یکتا کمال　　ہوں ترقی پر سدا کافی ہے مجھکو ذوالجلال

من یگانہ در جناب قربتم　　بر مدارج بردنم بس ذوالجلال

اَنَا الْبَازِیْ اَشْھَبُ کُلِّ شَیْخٍ

وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ

باز سب شیخوں پہ ہوں اونچی مری پرواز ہے　　مجھ سی ہے کس پر عطا مجھکو خدا پر ناز ہے

شاہ بازم من ز ہر پیر و جوان　　کیست آنکہ یافتہ چوں من کمال

کَسَانِیْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ

وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

جسپہ گلکاری اولوالعزمی کی وہ خلعت دیا　　اور کمالیت کا تاج اس نے ہے سر پر رکھ دیا

خلعتم پوشاند حق با نقش عزم　　ساخت سلطانم بدیہیم کمال

Marfat.com

وَأَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَأَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

اور قدیمی راز پر اپنے مجھے محرم کیا
ہار پہنایا مجھے عزت کا اور سب کچھ دیا

اطلاعم دادہ بر راز قدیم
خواجہ ام بنمودہ بادلِ سوال

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْأَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ

مجھکو سب قطبوں پہ اُسنے کر دیا ہے حکمراں
ساری خلقت پہ ہی ہر دم حکم اب میرا رواں

والیم بر جملہ اقطاب ساخت
حکم من جاری شدہ در جملہ حال

فَلَوْ أَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

پھینکدوں دریا کے اندر بھید کو اپنے اگر
خشک ہو دم میں رہے پانی نہ اُسمیں پھر ذرہ بھر

پس بدریا راز خود گر افگنم
خشک گردد چوں زمیں پا مال

وَلَوْ أَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

بھید کو اپنے پہاڑوں پر اگر ڈالوں کہیں
ریزہ ریزہ ہو کے چھپ جائیں وہ ریتے میں کہیں

راز خود گر افگنم بر کوہسار
ریزہ پوشیدہ گردد در رمال

وَلَوْ أَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

پھینکدوں گر راز کو اپنے کبھی میں آگ پر
ستر کی تاثیر سے ٹھنڈی وہیں ہو سربسر

راز خود گر افگنم بر آتشے
سرد و خامش میشود از سر حال

وَلَوْ أَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

پھینکدوں مردہ کے اوپر بھید کو اپنے اگر
اٹھ کھڑا ہو قدرت خلاق سے وہ جلد تر

راز خود گر افگنم بر مردہ
مردہ برخیزد بحکم ذوالجلال

Marfat.com

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

بے نہیں ہوتا بسر کوئی مہینہ یا زماں — جب تلک نہ مجھسے اجازت لے نہ وہ آکر یہاں
نگذرد زاں ہیچ ماہ و ہیچ سال — کو نمی آید مرا بہر مقال

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَاُقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

جو گذرتا ہے جہاں میں اُسپہ دیویں اطلاع — سب خبر ہوتی ہے مجھکو چھوڑدے یکسر نزاع
در حوادث می نمایندم خبر — دوستداراں بگذرید از قیل و قال

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ
وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِیْ

چین کر خوش رہ میری طالب تمہیں پرواہ ہے کیا — کر جو تیرے جی میں آئے اسم ہے عالی مرا
عاشقانش مست بر گو رمز عشق — کو شئے بنما بلند از حسب حال

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِ

طالبا مت ڈر کہ اللہ ہے میرا پروردگار — جسنے دی ہے مجھکو رفعت اور کیا عالی وقار
غم مخور عاشق کہ حق رب من است — پایہ ام داد و رسیدم بر منال

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاؤُسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَا لِیْ

آسمان پر اور زمین پر میرے نقارے بجے — اور نقیبان سعادت چلتے ہیں آگے مرے
در دو عالم کوس اقبالم زدند — پایہ بختم عیاں شد در منال

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَا لِیْ

ملک حق ہے ملک میرا اُسپہ ہے قبضہ مرا — دل سے پہلے وقت میرا صاف حق نے کردیا
زیر فرمانم ہمہ ملک خدا است — وقت من خوش گشتہ پیش از انتقال

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا

كَخَرْدَلَةٍ عَلٰى حُكْمِ اتِّصَالِ

شرق سے غرب تک دیکھا سبھی ملکِ خدا   مجھکو سب معلوم مثل دانہ خردل ہوا

درنگاہِ من ہمہ ملک خدائی   ذرہ باشد بحکم اتصال

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهٗ قَدَمٌ وَاِنِّيْ

عَلٰى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

چلتے ہیں سارے ولی بس اپنی اپنی چال پر   ہے قدم میرا فقط بر سنت خیر البشر

ہر ولی را رتبہ داوند و من   پیرو پیغمبرم بدر کمال

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰى صِرْتُ قُطْبًا

وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَى الْمَوَالِيْ

پڑھ کے میں علم طریقت ہوگیا قطب زماں   ہے سعادت پر مجھے پہنچایا حق نے بیگماں

علم حق خواندم کہ گشتم قطب وقت   نیک بختی یافتم اندر کمال

مُرِيْدِيْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّيْ

عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

ڈر مخالف سے نہ بالکل میرے طالب زینہار   ہوں دلاور اور قوی بیشک بوقت کارزار

عاشقا ہرگز مترس از بدسگال   من دلیرم غازیم اندر قتال

اَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِيْ

وَاَقْدَامِيْ عَلٰى عُنُقِ الرِّجَالِ

ہوں میں اولادِ حسن سے اور مری مخدع ہے جا   سارے ولیوں کی ہے گردن پر قدم بیشک مرا

با حسن منسوبم و مخدع مقام   پائے من بر گردن مردان حال

اَنَا الْجِيْلِيُّ مُحْيِ الدِّيْنِ اِسْمِيْ

وَاَعْلَامِيْ عَلٰى رَأْسِ الْجِبَالِ

ہے وطن گیلان سب کہتے ہیں محی الدین مجھے   ہیں پہاڑوں پر مرے اقبال کی جھنڈی گڑے

من محی الدین و من جیلانی ام   کوہ زیر حکم من در امتثال

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِيْ

وَجَدِّيْ صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

Marfat.com

نام ہے مشہور عبدالقادر عالم میں مرا   صاحب عین الکمالی ہے مرا نانا ہوا

نام من مشہور عبدالقادر است   جد من شد صاحب ذات کمال

چہل کاف چہل کاف سے مراد وہ تین اشعار ہیں، جو محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مناجات کے طور پر اپنے پاک اور مطہر قلب سے خطاب کرتے ہوئے مرتب فرمائے تھے

چونکہ یہ اشعار نہایت ہی فصیح، بلیغ، مشکل اور ادق ہیں، عوام الناس اکثر طور پران کو بالکل غلط پڑھتے ہیں، اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے، کہ ہر ایک شعر صحیح اعراب، ترکیب صرفی و نحوی، وزن عروضی، حل لغات اور فارسی اردو مشرح ترجمہ کے ساتھ درج کیا جائے،

شرح چہل کاف

یہ ابیات ایک قطعہ کی صورت میں ہیں، جو بحر بسیط سے ہے، جس کے اجزاء مثمن ہیں، اور اس کی اصل مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلُنْ چار بار ہے،

(۱) پہلا شعر

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَاكِفَةً

كِفْكَافُهَا كَكَمِينٍ كَانَ مِنْ كَلَكٍ

وزن عروضی

وزن عروضی اوپر بیان ہو چکا ہے، تقطیع ملاحظہ ہو،

تقطیع

كَفَاكَ رَبْ :— مُفَاعِلُنْ

بُ كَ كَمْ :— فَعِلُنْ

يَكْفِيْ كَ وَا :— مُسْتَفْعِلُنْ

Marfat.com

كِفَةٌ :- فَعِلُنْ

كِفكَافُهَا :- مُسْتَفْعِلُنْ

كَكْمِيٌّ :- فَعِلُنْ

نِ كَانَ مِنْ :- مُسْتَفْعِلُنْ

كَكْلِكْ :- فَعِلُنْ

ترکیب صرفی ونحوی

كَفَى ا باب ضَرَبَ سے فعل ماضی معروف دومفعول کو چاہتا ہے، كَ :- مفعول بہ اول، دوسرا مفعول تعمیم اور اختصار کیواسطے حذف کردیا گیا ہے رَبُّكَ :- مرکب اضافی فاعل، كَمْ :- خبریہ مفعول مطلق تاکیدی یا مفعول فیہ، فعل اور فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ یا خبریہ ہوا،

يَكْفِي :- باب ضَرَبَ سے فعل مضارع معروف، اس میں ضمیر مُسْتَتِر ہے، جو رَبّ کیطرف پھرتی ہے، وہ اسکا فاعل۔ كَ :- مفعول بہ اول، وَاكِفَةٌ :- مفعول بہ دوسرا اور موصوف كِفكَافُهَا :- مرکب اضافی مبتدا، لَكَ :- جار۔ كَمِيْنٍ :- مجرور اور موصوف۔ كَانَ :- تامہ بمعنی حَصَلَ اس کے اندر ضمیر هُوَ مُسْتَتِر وہ اسکا فاعل، مِنْ :- جار كَلَكِ :- مجرور، جار مجرور ملکر كَانَ کے متعلق ہوئے، فعل، فاعل اور متعلق ملکر جملہ صفت كَمِيْنٍ کی ہوئی موصوف صفت ملکر جار کا مجرور ہوا، كَكَمِيْنٍ جار مجرور ملکر مبتدا کی خبر بنی، مبتدا، خبر جملہ بنکر وَاكِفَةٌ کی پہلی صفت ہوئی

حلِ لُغات

وَاكِفَةٌ :- ناگہانی مصیبت، یا بلائے آسمانی

كِفكَاف :- مصدر ہے بمعنے روکنا، پھیرنا، یا دفع کرنا، محاورہ عرب میں بولتے ہیں، كفكفه فَتَكَفَّفَ یعنی اُس کو روکا، وہ رک گیا۔

كَمِيْن :- گھات لگانا۔

Marfat.com

ٹکٹ بڑا بھاری لشکر،

فارسی ترجمہ

کفایت کردہ است ترا پروردگارِ تو بسیار کفایت و نیز کفایت میکند. یا خواہد کرد ترا از مصیبت کہ بازگشتنِ آں، یا باز ایستادنِ آں، از تو مانندِ کمین کردن امت کہ باشد از لشکر درہم آمدہ،

اردو ترجمہ

اے میرے دل! تیرا رب پہلے بھی کئی دفعہ تجھے سخت سخت مصائب سے کفایت کرتا رہا ہے، اب بھی تجھے ایسی ایسی مصیبتوں سے کفایت کرے گا، کہ جنکی بازگشت (یعنی واپسی) یا استادگی (یعنی رکے رہنا) بھاری لشکر کے گھات لگانے کی مانند ہے،

یعنی اُن مصائب کا پسپا ہونا اُنکے دوبارہ حملہ کرنے کی آمادگی پر مبنی ہے، جیسے ایک بڑا بھاری لشکر اس خیال سے اپنے مقابل سے منہ موڑ کر اپنی پسپائی ظاہر کرے، کہ مقابل کو دھوکہ دے کر غفلت میں ڈالکر شدّت کا حملہ کرکے اس کی بیخ کنی کر دے، یا اُن مصائب کا رُکنا گویا ایک عظیم الشان لشکر کا اس خیال سے گھات لگانا اور دبکے بیٹھے رہنا ہے، کہ موقع پاتے ہی جھٹ سے نکلکر اپنے مقابل کا استیصال کر دے،

Marfat.com

(۲) دوسرا شعر

تَکِرُّ کَرًّا کَکَرِّ الْکُرِّ فِی کَبَدٍ
تَحْکِی مُشَکْشِکَۃً کَلْکَلُکِ لَکَکِ

وزن عروضی

وزن عروضی اوپر ہو چکا ہے، تقطیع یہ ہے،

تقطیع

تَکِرْرُکَرْ :۔ مَفَاعِلُنْ
رَاْکَکَرْ :۔ فَاعِلُنْ
رِالْکُرْرِفِیْ :۔ مُسْتَفْعِلُنْ
کَبَدْ :۔ فَعِلُنْ
تَحْکِیْ مُشَکْ :۔ مُسْتَفْعِلُنْ
شِکَۃً :۔ فَعِلُنْ
کَلْکَلُکِ :۔ مَفَاعِلُنْ
لَکَکِ :۔ فَعِلُنْ

ترکیب صرفی ونحوی

تَکِرُّ :۔ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب ضمیر ھی اس کے اندر مُسْتَتِر ہے، جو دَاکِفَۃٌ کی طرف پھرتی ہے، وہ اس کا فاعل کَرًّا :۔ مصدر، مفعول مطلق اور موصوف لَکَ :۔ جار، کَرِّ :۔ مجرور اور مضاف اَلْکَرِّ :۔ مضاف الیہ جار مجرور ملکر صفت ہوئی، فِیْ :۔ جار کَبَدٍ :۔ مجرور، جار مجرور متعلق تشبیہ کے جو کاف سے مستفاد ہے :۔ فعل فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ دوسری صفت دَاکِفَۃٌ کی ہوئی، تَحْکِیْ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس کے اندر ضمیر ھِیَ مُسْتَتِر ہے، جو دَاکِفَۃٌ کی

Marfat.com

طرف پھرتی ہے، وہ اسکا فاعل مُشْكَشِكَةٌ :۔ مفعول بہ ہے :۔ جار لُكُلُكٍ مجرور اور موصوف، لَكَكٍ :۔ صفت، فعل فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ تیسری صفت وَاكِفَةٌ کی ہوئی،

حلِّ لُغات

تَكِرُّ :۔ وہ مصائب بار بار حملہ آور ہوتے ہیں،

كَرًّا :۔ بار بار حملہ کرنا،

كَرِّ الْكَرِّ :۔ مضبوط موٹی رسی کے اجزاء کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ خوب زور سے لپٹنا،

كَبَدٍ :۔ سختی اور دشواری،

تَحْكِي :۔ وہ مصائب مشابہ ہیں،

مُشْكَشِكَةٌ :۔ نیزہ زن مسلح فوج و لشکر

لُكُلُكٍ :۔ خوب موٹا اونٹ

لَكَكٍ :۔ گتھے ہوئے گوشت والا اونٹ

فارسی ترجمہ

حملہ می کند حملہ کردنی مانند پیچیدن رسن سطبر در سختی و مشقت، حکایت میکند آن مصیبت جماعۃ سلاح پوش را با نیزہ تیز را مانند شتر جوان فربہ سخت گوشت،

اردو ترجمہ

وہ مصیبتیں ایسا سخت اور مضبوط حملہ کرتی ہیں، جو اپنی مضبوطی اور یکجان ہونے میں ایک بڑی موٹی رسی کی لڑیوں کی مضبوطی اور اُن کے یکجان ہونے کی مانند ہیں اور وہ مصیبتیں اپنی تیزی، تندی، دلیری اور سختی میں ایک ایسے بھاری مسلح نیزہ زن لشکر کی مانند ہیں، جو اپنی جسارت، طاقت اور یکجان ہونے میں ایک فربہ، جوان اور سخت گوشت اونٹ کی مانند ہیں،

Marfat.com

(۳) تیسرا شعر

عفاكَ مَابِيْ عَفَاكَ الْكَافِ كُرْبَتَهُ
يَا عَوْعَبًا كَانَ يَحْكِي كَوْكَبَ الْفَلَكِ

وزن عروضی

وزن عروضی اوپر بیان ہو چکا ہے، تقطیع یہ ہے،

تقطیع

كَفَاكَ مَا :۔ مَفَاعِلُنْ
بِي عَفَا :۔ فَاعِلُنْ
كَ الْكَافِ كُرْ :۔ مُسْتَفْعِلُنْ
بَتَهُ :۔ فَعِلُنْ
يَا عَوْعَبًا :۔ مُسْتَفْعِلُنْ
كَانَ يَحْ :۔ فَاعِلُنْ
كِي كَوْكَبَ لْ :۔ مُسْتَفْعِلُنْ
فَلَكِ :۔ فَعِلُنْ

ترکیب صرفی ونحوی

كَفَا :۔ باب ضَرَبَ سے ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب ضمیر هُوَ اس کے اندر مستتر ہے، جو رَب کیطرف پھرتی ہے، وہ اسکا فاعل یا الْكَاف اسکا فاعل كَ :۔ پہلا مفعول بہ مَا :۔ موصولہ، بِي :۔ جار مجرور فعل محذوف کے متعلق ہو کر صلہ ہوا، موصول صلہ ملکر دوسرا مفعول بہ ہوا، فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ، دعائیہ یا خبریہ ہوا،

عَفَا :۔ فعل، كَ :۔ پہلا مفعول بہ الْكَاف :۔ اسم فاعل مخفف الكافی کا وہ اسکا فاعل كُرْبَتَهُ :۔ مرکب اضافی، دوسرا مفعول بہ، فعل فاعل

Marfat.com

پہلا اور دوسرا مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ یا خبریہ ہوا،

یَا :۔ حرفِ ندا، کَوْکَبًا :۔ منادیٰ موصوف، کَانَ :۔ فعل ضمیر اسمیں

فاعل یَحْکِیْ :۔ باب ضَرَبَ سے مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، ضمیر

مستتر، فاعل کَوْکَبَ الْفَلَكِ :۔ مرکب اضافی مفعول بہ، فعل فاعل

اور مفعول بہ ملکر کَوْکَبًا کی صفت ہوئی،

حَلِّ لُغات

اَلْکَافِ :۔ کرُبت، رنج، تکلیف اور پریشانی سے کفایت کرنے والا اصل

میں اَلْکَافِیْ ہے، جو خداوند تعالےٰ کا اسم صفاتی ہے، ضرورت شعری کیلئے اَلْکَافِ پڑھا

گیا ہے،

کَوْکَبْ :۔ ستارہ

یَحْکِیْ :۔ مشابہت رکھتا ہے،

اَلْفَلَكْ :۔ آسمان

فارسی ترجمہ

کفایت کناد ترا پروردگار تو اے دل من از آنچہ با من است، یعنی در غم من

ست، کفایت کناد از رنج و کلفت آں، اے ستارہ کہ حکایت مے کند ستارہ آسمان[۱]

اردو ترجمہ

اے میرے دل جیسے میں ستارہ تصور کرتا ہوں، اور جو آسمانی ستارہ کے ہم پلہ

ہے، خدائے تعالےٰ نے تجھے ان تمام مصائب سے کفایت کی[۲]، جو مجھ پر نازل ہوئی

تھیں، یا خدائے تعالےٰ ان تمام مصائب سے نجات دے، اور کفایت کرے،

جو مجھ پر آئندہ نازل ہوں، کفایت کرنیوالے خدا نے تجھے تیرے رنج و تکلیف

---

[۱] جیسے قرآن مجید میں آتا ہے، یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ یہاں اَلدَّاعِ مخفف اَلدَّاعِیْ ہوا ہے ۱۲ منہ

[۲] یعنی نجات دی تھی ۱۲ منہ

سے کفایت کی (یا کرے)"

دیوانِ حضرت غوث اعظم یہ دیوان فارسی میں ہے، لکھنؤ اور لاہور وغیرہ میں کئی دفعہ چھپ چکا ہے، دیوان کیا ہے، سوزِ عشق کا دفتر ہے، پڑھتے ہی بے اختیار انسان پر وجدانہ کیفیت طاری ہو جاتی ہے،

مکتوبات حضرت محبوب سبحانی یہ مکاتیب فارسی میں ہیں، مطبع نولکشور میں چھپے ہیں، تصوف اور عرفان کا مخزن ہیں، جواہرات معرفت کی کان ہیں، فی الحقیقت قابلِ قرأت اور سزاوار تلاوت ہیں۔

علاوہ ازیں اور بھی بہت سی کتب مثلاً کبریت احمر، اسبوع شریف، جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر اور یواقیت الحکم دیوان غوث اعظم وغیرہ آپ کی تصانیف ہیں اب بطور تبرک آپ کے چند ارشادات، ملفوظات، مقالات اور تشریح اصطلاحات صوفیہ کو اُردو میں درج کیا جاتا ہے،

اصطلاحاتِ صوفیہ

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اصطلاحات صوفیہ کی تشریح کیا کی ہے، حقیقت کو بے نقاب کر دیا ہے، چنانچہ آپ ہی کی تشریحات درج ذیل کی جاتی ہیں،

محبت آپ سے محبت کی نسبت دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا، کہ محبت دل کی تشویش کا نام ہے، جو محبوب کے فراق سے اسے حاصل ہوتی ہے، اس تشویش کے وقت دنیا اس کے سامنے ایسی ہوتی ہے، جیسے انگشتری کا حلقہ یا ماتم کا مجمع محبت ایک نشہ ہے، جس کے لئے ہوش نہیں، ایک قلق ہے، جس کے لئے سکون نہیں، محبت محبوب سے خواہ ظاہر، خواہ باطن ہر حال میں خلوص نیتی کرنے کا نام ہے، محبت بجز محبوب کے سب سے آنکھیں بند کر لینے کو کہتے ہیں، عاشق محبت کے

Marfat.com

نشہ سے ایسے مست ہوتے ہیں، کہ محبوب کے مشاہدہ کے بغیر ہوش میں نہیں آتے، وہ ایسے بیمار ہیں، کہ مطلوب کے دیدار کے بغیر تندرست نہیں ہوتے، انہیں اغیار سے حد درجہ کی وحشت ہوتی ہے، بغیر مولا انہیں کسی سے اُنسیت نہیں ہوتی،

توحید آپ سے توحید کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا، کہ دل و جان سے صرف خدا کا ہو جانا ماسوائے اللہ سے قطع کرنا توحید ہے،

تجرید تجرید کی بابت آپ سے دریافت کیا گیا، تو فرمایا، کہ تجرید محبوب کو پاکر استقلال کے ساتھ مقام سر کو غور و فکر سے خالی رکھنا، اور تنزل میں اطمینان کے ساتھ مخلوق کو چھوڑ کر نہایت خلوص سے حق کیطرف رجوع کرنا ہے،

معرفت معرفت کے متعلق آپ سے پوچھا گیا، تو فرمایا، کہ معرفت یہ ہے کہ مشئیات الٰہیہ میں سے ہر شئے کے اشارہ سے جو کہ وہ اُس کی توحید کیطرف کر رہی ہے، خفایائے مکنونات وشواہد حق پر مطلع ہو، اور ہر فانی کی فنا سے علم حقیقت کا ادراک کرے اور اُسمیں ہیبت ربوبیت اور تاثیر بقا کو دل کی آنکھ سے معاینہ کرے، ؎

برگِ درختان سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورق دفتریست معرفتِ کردگار

ہمت ہمت کی نسبت آپ سے دریافت کیا گیا، تو فرمایا، کہ ہمت نفس کو حب دنیا سے روح کو تعلق آخرت سے اور اپنے قلب کو مولےٰ کے ارادہ کے ہوتے ہوئے اپنے ارادہ سے دُور رکھنا اور مقام سر کو موجودات کیطرف اشارہ کرنے سے خواہ ایک لمحہ بھر یا آنکھ جھپکنے کے برابر ہو، خالی رکھنا ہے،

حقیقت حقیقت کی بابت دریافت کرنے پر آپنے فرمایا، کہ حقیقت یہ ہے، کہ اس کی ضد اس کے منافی نہ ہو، اور مقابلہ کیوقت اسکا منافی باطل اور فنا ہو جائے،

ذکر آپ سے ذکر کے اعلیٰ درجات کی نسبت دریافت کیا گیا، تو فرمایا، کہ اعلیٰ درجات ذکر یہ ہے، کہ اشارات الٰہیہ سے دل متاثر ہو، یہی ذکر دائمی ہے جسے نسیان کچھ نقصان نہیں پہنچاتا، اور نہ غفلت اسمیں کچھ کدورت پیدا کر سکتی ہے

Marfat.com

اس صورت میں سکون، نفس، خطرہ سب ذاکر ہو جاتے ہیں، بہترین ذکر یہ ہے، کہ خطرات الہٰیہ سے جو کہ مقام سر میں وارد ہوتے ہیں، پیدا ہو

شوق شوق کی بابت دریافت کرنے پر آپنے فرمایا، کہ بہترین شوق وہ ہے جو مشاہدہ سے پیدا ہو، ملاقات سے سُست نہ پڑ جائے، دیکھنے سے ساکن نہ ہو، قرب سے چلا نہ جائے، محبت سے زائل نہ ہو، بلکہ جوں جوں ملاقات بڑھتی جائے، شوق بھی بڑھتا جائے، شوق کے لئے ضروری ہے، کہ وہ اپنے اسباب یعنی موافقتِ روح متابعتِ ہمت باحظ نفس سے خالی ہو، اسوقت مشاہدہ دائمی ہوتا ہے، اور مشاہدہ سے مشاہدہ کا شوق ہوا کرتا ہے،

توکل توکل کی نسبت پوچھنے پر آپنے فرمایا، کہ توکل قلب کا غیر کو چھوڑ کر خدا کیطرف مشغول ہونا، اُس کے سبب ظاہر کو بھُولجانا، اور اکیلی اُس کی ذات پر بھروسہ کرکے ماسوا سے بے پرواہ ہو جانا ہے، یہی وجہ ہے، کہ متوکل مقامِ فنا سے آگے بڑھ جاتا ہے،

انابت انابت کے متعلق آپنے فرمایا، کہ درجات کو چھوڑ کر مقامات کیطرف رجوع کرکے، اعلیٰ مقامات میں ترقی کرنے، مجالس میں حضرت القدس میں جا کر ٹھیرنے اور اس مشاہدہ کے بعد کل کو چھوڑ کر حق کی طرف رجوع کرنے کا نام انابت ہے،

توبہ توبہ کے متعلق آپنے فرمایا، کہ توبہ یہ ہے، کہ خدائے تعالےٰ اپنی قدیم عنایت توجہ اپنے بندہ پر مبذول فرما کر اسکے دل پر اس کا اشارہ کرے، اور اپنی شفقت و محبت کے ساتھ خاص کرے، اور اُسے اپنی طرف کھینچ لے، اسوقت بندہ کا دل اپنے سوا کیطرف کھچ جاتا ہے، اور روح، قلب اور عقل اس کے تابع ہو جاتی ہے، پھر وجود میں امر الہٰی کے سوا اور کچھ نہیں رہتا، یہی صحت توبہ کی دلیل ہے،

دنیا دنیا کے متعلق آپنے فرمایا، کہ جو شے انسان کو خدا سے باز رکھے، وہ دنیا ہے،

تصوّف تصوف کے متعلق آپنے فرمایا، کہ قالب کی تمام کدورتوں سے قلب کو صاف کرنیکا نام تصوف ہے،

Marfat.com

تصوف آٹھ خصلتوں پر مبنی ہے،

(۱) **سخاوت** ابراہیم علیہ السلام (۲) **رضائے** اسحٰق علیہ السلام

(۳) **صبر** ایوب علیہ السلام (۴) **اشارت**[ل] زکریا علیہ السلام

(۵) **تجرد و تضرع** یحیٰی علیہ السلام (۶) **صوف** موسیٰ علیہ السلام (۷) **سیاحت** عیسیٰ علیہ السلام (۸) اور **فقر** سیدنا و نبینا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم،

تعزز آپنے فرمایا، کہ تعزز یہ ہے، کہ عزت اللہ تعالیٰ کیلئے حاصل کیجائے، اور اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں صرف کیجائے، اس سے نفس ذلیل ہوتا ہے اور ارادت الی اللہ بڑھتی ہے،

تکبر آپنے فرمایا، کہ تکبر یہ ہے، کہ عزت اپنے نفس کیلئے حاصل کیجائے، اور اپنی خواہشات میں صرف کیجائے، کبر کے دو قسم ہیں، ایک طبعی اور دوسرا کسبی، کبر طبعی کبر کسبی سے کم درجہ کا ہوتا ہے،

شکر شکر کے متعلق آپنے فرمایا، کہ شکر کی حقیقت یہ ہے، کہ نہایت عجز و انکسار کے ساتھ منعم کی نعمت کا اعتراف کیا جائے، اور ادائے شکر کی عاجزی کو مدنظر رکھکر منت احسان کا مشاہدہ کرتے ہوئے اس کی عزت و حرمت باقی رکھی جائے،

شکر کی بہت سی قسمیں ہیں، ایک تو **زبان** کا شکر ہے، وہ یہ کہ زبان سے نعمت کا اعتراف کرے، ایک **شکر بالارکان** ہے، وہ یہ کہ خدمت و وقار سے موصوف رہے، ایک **شکر بالقلب** ہے، وہ یہ کہ بساط شہود پر معتکف ہوکر حرمت و عزت کا نگہبان رہے، پھر اس مشاہدہ کے بعد نعمت کو دیکھکر منعم کے دیدار کیطرف ترقی کرے،

شاکر وہ ہے، کہ موجود پر شکر کرے، اور **شکور** وہ ہے، کہ مفقود پر شکر گذاری کرے، اور حامد وہ ہے جو منع کو عطا اور ضرر کو نفع مشاہدہ کرے، اور ان دونوں وصفوں کو ساوی جانے، اور حماد وہ ہے، کہ حمد کرنیوالا چشم معرفت کے ساتھ بساط قرب پر مستفید ہو،

ل یعنی مناجات و ندائے خفی ۱۲ مترجم

صبر آپ نے فرمایا، کہ خدائے تعالیٰ کے قضا، وقدر سے جو واقع ہو، اس پر ثابت قدم رہنے کا نام صبر ہے،

صبر کی کئی قسمیں ہیں،

ایک **صبر اللہ** ہے، وہ یہ کہ اُس کے اوامر کو بجالاتا اور اُس کے نواہی سے بچتا رہے، ایک **صبر مع اللہ** ہے، وہ یہ کہ قضائے الٰہی پر راضی اور ثابت قدم رہے اور مطلقاً ذرا بھی چون وچرا نہ کرے، فقر سے بالکل نہ گھبرائے، اور بغیر کسی قسم کی ترش روئی کے اظہار غنا کرتا رہے، ایک **صبر علی اللہ** ہے وہ یہ کہ ہر ایک امر میں وعدہ وعید الٰہی کو مدنظر رکھکر ہر وقت اسپر ثابت قدم رہے،

حُسن خلق حسن خلق کے متعلق دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا، کہ حُسن خلق یہ ہے، کہ تم پر لوگوں کے جور وجفا کا اثر نہ ہو، اور لوگوں کو جو حکمت اور ایمان دیا گیا ہے اس لحاظ سے انکو بڑا سمجھے، یہ بندہ کے افضل مناقب میں سے ہے، اور اسی سے انسانی جوہر ظاہر ہوتے ہیں،

صدق صدق کے متعلق آپ نے فرمایا، کہ افعال واقوال میں صدق یہ ہے، کہ رویت الٰہی کو مدّنظر رکھکر اُنکو وقوع میں لائے، اور صدق احوال میں یہ ہے، کہ ہر ایک حال خواطر الٰہیہ سے گذرے،

فنا فنا کے متعلق آپ نے فرمایا، کہ اگر باطن میں حق تعالیٰ کی ہستی کا ایسا غلبہ ہو جائے کہ سالک کو خدائے تعالےٰ کے سوا کسی چیز کا شعور تک باقی نہ رہے، تو اُسے فنا کہتے ہیں

بقا آپ نے فرمایا، بقا اُسی بقا سے حاصل ہوتی ہے، جسکے ساتھ فنا اور انقطاع نہ ہو اہل بقا کی یہ علامت ہے، کہ اُنکے اس وصف بقا میں کوئی فانی شے اُنکے ساتھ نہ رہ سکے، کیونکہ وہ دونوں آپس میں ضد ہیں،

وفا آپ نے فرمایا، کہ حقوق الٰہی کی رعایت اور قولاً وفعلاً اُس کے حدود کی محافظ اور ظاہراً وباطناً اُس کی رضامندیوں کیطرف رجوع کرنے کا نام وفا ہے،

رضا آپ نے فرمایا، کہ جب آدمی خدائے تعالےٰ کے قضاُ وقدر کو اس طرح برداشت کرے، کہ گویا اس پر سچے دل سے راضی رہے، اور ہر حالت میں اسکا قلب

Marfat.com

مطمئن رہے، تو یہ رضا ہے ،

حجاب حجاب کے متعلق آپ نے فرمایا، کہ حجاب ان کو یہ صورتوں کے دل میں واقع ہو جانیکو کہتے ہیں، جو حق تعالے کے قرب کو روکنے والی ہیں ،

وصل وصل کے متعلق آپ نے فرمایا، کہ حق تعالے کے شہود میں پہنچکر اپنے وجود کو فراموش کر دینے کا نام وصل ہے ،

نیز وجد شراب ومحبت الہی ہے، جو مولا اپنے بندہ کو پلاتا ہے، جب بندہ یہ شراب پی لیتا ہے، تو اس کا وجود سُبک اور ہلکا ہو جاتا ہے، اور جب اس کا وجود ہلکا ہو جاتا ہے، تو اس کا قلب محبت کے بازُوں پر پرواز کر کے مقام حضرت القدس میں پہنچکر دریائے ہیبت میں گر جاتا ہے، اسی لئے واجد گر جاتا ہے، اور اس پر غشی طاری ہو جاتی ہے ،

خوف آپ نے فرمایا، کہ خوف کے کئی اقسام ہیں، **گنہگاروں کا خوف** عذاب کے سبب سے ہوتا ہے، **عابدین کا خوف** عبادت کا ثواب نہ ملنے یا کم ملنے کے سبب سے ہوتا ہے، **عاشقان الہی کا خوف** لقائے الہی فوت ہو جانے کے سبب سے ہوتا ہے، اور **عارفین کا خوف** عظمت وہیبت الہی کے سبب سے ہوتا ہے، یہی اعلیٰ درجہ کا خوف ہے کیونکہ زائل نہیں ہوتا، بلکہ ہمیشہ رہتا ہے ،

خوف کی تمام قسمیں رحمت ولطف الہی کے مقابلہ میں ساکن ہو جاتی ہیں ،

رجا آپ نے فرمایا ہے، کہ اولیاء اللہ کے حق میں رجا[۱] یہ ہے، کہ خداوند تعالےٰ کے ساتھ حسن ظن ہو، مگر نہ طمع رحمت کیوجہ سے، اور نہ ہی کسی ضرر یا نفع کی امید پر ،

اور حسن ظن اپنی ہمتوں کو عنایات وتوجہات الہیہ پر چھوڑ کر اپنے قلب کو بلا کسی طمع وغرض کے خدائے تعالےٰ کیطرف متوجہ کرنا ہے ،

دعا کسی نے آپ سے دعا کے متعلق سوال کیا، تو آپ نے فرمایا، کہ دعا کے تین درجے ہیں ،

---

[۱] یعنی امید رحمت ۱۲ ارمنہ رحم

اول **تعریض** دوم **تصریح** اور سوم **ارشارہ**،

تعریض سے مراد دعا بہ کنایہ کرنا اور امر ظاہر کو ذکر کرکے امر مخفی طلب کرنا ہے،

تصریح یہ ہے کہ اسکا تلفظ ہو، اور **اشارہ** وہ ہے، جو قول میں مخفی ہو،

حیلہ آپنے فرمایا، کہ حیا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے حق میں وہ بات نہ کہے، جسکا کہ وہ اہل نہ ہو، محارم الٰہیہ کو نہ ترک کرے، چاہیئے کہ تمام گناہوں کو صرف حیا کیوجہ سے چھوڑے، نہ کہ خوف کیوجہ سے، اُس کی اطاعت وعبادت کرتا رہے اور جانتے رہے، کہ خدائے تعالےٰ اس کی ہر بات پر مطلع ہے، اس لئے اُس سے شرماتا ہے،

قلب اور ہیبت کے درمیان سے جب حجاب اُٹھ جاتا ہے، تو حیا پیدا ہوتی ہے

شکر[1] آپ نے فرمایا، کہ ذکر محبوب کے وقت دل میں جوش پیدا ہونے کا نام شکر ہے،

فقیر[2] لفظ فقیر کے معنے آپ سے دریافت کئے گئے، تو آپ نے فرمایا کہ اسمیں چار حرف ہیں، (ف ق ی ر) پھر آپنے اس کے معنے بیان کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے، ؎

فَاءُ الْفَقِیْرِ فَنَائُہٗ فِیْ ذَاتِہٖ

وَ فَرَاغُہٗ مِنْ نَعْتِہٖ وَصِفَاتِہٖ

فائے فقیر سے فنا فی اللہ ہو کر اپنی ذات وصفات سے فارغ ہو جانا،

وَالْقَافُ قُوَّۃُ قَلْبِہٖ بِحَبِیْبِہٖ

وَ قِیَامُہٗ لِلّٰہِ فِیْ مَرْضَاتِہٖ

اور قاف فقیر سے یاد الٰہی کے ساتھ اپنے قلب کو قوت دینا اور ہمیشہ مولا کی رضامندی پر قائم رہنا،

وَالْیَاءُ یَرْجُوْ رَبَّہٗ وَیَخَافُہٗ   وَیَقُوْمُ بِالتَّقْوٰی بِحَقِّ تُقَاتِہٖ

اور ی سے مراد (یَرْجُوْ) یعنی رحمت الٰہی کا امیدوار رہے، اور (یَخَافُہٗ) یعنی اُس سے ڈرتا ہے، اور (یَقُوْمُ بِالتَّقْوٰی) یعنی پرہیزگاری اختیار کرے، اور جیسا کہ اس کا

---

[1] مستی عشق الٰہی ۱۲ منہ رح [2] بہجۃ الاسرار صفحہ ۹۴ ۱۲ منہ رح

Marfat.com

حق ہے پورا ادا کرے،

وَالزّاءُ رِقَّةُ قَلْبِہٖ وَصَفَائُہٗ

وَرُجُوعُہٗ لِلّٰہِ عَنْ شَہَوَاتِہٖ

اور (ز) سے رقت قلب اُسکی صفائی اور اپنی خواہشوں سے منہ موڑ کر رجوع الی اللہ مراد ہے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا، کہ فقیر کو مندرجہ ذیل صفات سے موصوف ہونا چاہیے اُسے چاہیے، کہ ہمیشہ ذکر و فکر میں رہے کسی سے جھگڑے تو ایک عمدہ طریق سے اور پھر جب حق معلوم ہو جائے، تو فوراً حق کیطرف رجوع کرے، جھگڑا چھوڑ دے، راستبازی اپنا شیوہ رکھے، اپنا سینہ سب سے وسیع رکھے، اور اپنے نفس کو سب سے زیادہ ذلیل جانے، ہنسے تو آواز سے نہیں، بلکہ صرف مسکرا کر، جو بات نہ معلوم ہو اُسے دریافت کرے، غافل کو نصیحت کرے، اور جاہل کو علم سکھلائے، کسی سے ایذا پہنچے، تو اُسے ایذا، نہ پہنچائے، لا یعنی اور فضول باتوں سے اجتناب کرے محرمات سے بچے، مشتبہات میں توقف کرے، غریب کا معین اور یتیم کا مددگار رہے، اپنے فقر میں خوشنود رہے۔ افشائے راز نہ کرے، کسی کی پردہ دری کر کے اُس کی ہتک نہ کرے، اذی اخلاق، حلیم، قانع، صابر اور شاکر ہو، کسی کے ساتھ بغض نہ رکھے بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر شفقت کرے، امانت کو محفوظ رکھے، اس میں خیانت نہ کرے کسی کو برا نہ کہے، غیبت سے بچے۔ کم سخن ہو، نمازیں زیادہ پڑھے، روزے بہت رکھے، غربا کو اپنی مجلس میں جگہ دے، مساکین کو کھانا کھلائے۔ ہمسایوں کو راحت پہنچائے،

زہد دنیا کی فانی چیزوں سے دل کا سرد ہو جانا زہد ہے،

ورع آپ نے فرمایا، ورع سے اس بات کی طرف اشارہ ہے، کہ بندہ تمام اشیاء سے رکا رہے، شریعت جس شے کی اُسے اجازت دے، اُسے اختیار کرے، باقی سب کو چھوڑ دے،

ورع کے تین درجے ہیں،

اول **ورع عوام** ہے، وہ یہ کہ حرام اور مشتبہ اشیاء سے رکا رہے

دوم ورع خواص ہے، وہ یہ کہ نفس و خواہش کی کل چیزوں سے رُکا رہے

سوم ورع خواص الخواص ہے، وہ یہ کہ بندہ ہر ایک چیز سے جسکا کہ وہ ارادہ کر سکتا ہے، رُکا رہے،

ورع کی دو قسمیں اور بھی ہیں،

ورع ظاہری، وہ یہ کہ بجز امر الہٰی کے حرکت نہ کرے،

ورع باطنی وہ یہ کہ قلب پر ما سوائے اللہ کے اور کسی کا گذر نہ ہو،

ورع میں اُسوقت تک انسان کامل نہیں ہو سکتا، جبتک کہ دس صفات اپنے نفس پر لازم نہ کرے،

اوّل زبان کو قابو میں رکھے،

دوم غیبت سے بچے،

سوم کسی کو حقیر جانکر اُس کی ہنسی نہ اُڑائے،

چہارم محارم پر نظر نہ ڈالے،

پنجم راستی و راستبازی کو اختیار کرے،

ششم انعامات و احسانات الٰہی کا اعتراف کرتا رہے،

ہفتم اپنا مال و متاع راہ حق صرف کرے

ہشتم کبر و غرور سے بچے،

نہم نماز پنجگانہ کی محافظت کرے،

دہم سنت نبوی اور اجماع مسلمین پر قائم رہے،

مسامرۃ آپنے فرمایا، کہ مشاہدہ جمال میں جو پُر لطف باتیں ہوتی ہیں، اُسیکو مسامرۃ کہتے ہیں،

محو و اثبات خودی کو مٹانا اور خدا کو قائم رکھنا یہی خلاصہ محو و اثبات ہے،

علم الیقین آپنے فرمایا، کہ علم الیقین اُس یقین کو کہتے ہیں، جو غور و فکر اور استدلال سے حاصل ہو،

Marfat.com

عین الیقین | جو بذریعہ کشف اور بخشش وعطا کے حاصل ہو،

حق الیقین | مشاہدہ جمال حقیقی میں جب کوئی شے حائل نہ ہو، یہاں تک کہ آدمی کو اپنے تن بدن کی بھی خبر نہ ہو، تو اسی کو وصال اور اُسی کو حق الیقین کہتے ہیں،

تفرقہ | جو قول وفعل غیر ذات باری تعالےٰ سے متعلق ہو، اس کو تفرقہ کہتے ہیں،

جمع | جس قول وفعل کا تعلق ذات باری تعالیٰ سے ہو، وہ جمع ہے،

وجد | بندہ کے کسی عمل مثلاً تلاوت وغیرہ سے اس کے قلب پر مسرت وشادمانی یا رنج وملال کی کیفیت کا طاری ہونا۔ جس سے بندہ کی حالت متغیر ہو جاتی ہے، اس کا نزول اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہوتا ہے،

تواجد | ذکر وشغل اور تفکر ومراقبہ کے ذریعہ سے وجد حاصل کرنا ۔

مراقبہ | سب طرف سے کنارہ کش ہو کر خالق میں مگن ہونے کو مراقبہ کہتے ہیں،

رویا | خواب میں جو کچھ دکھائی دے، وہ رویا ہے،

محاضرہ | ارباب تلوین کی حضوری کو محاضرہ کہتے ہیں

مشاہدہ | اہل تمکین کی حاضری کو مشاہدہ کہتے ہیں،

مکاشفہ | تلوین وتمکین کے درمیان کی حضوری کو مکاشفہ کہتے ہیں،

تلوین | قلب کی حالت بدلتے رہنے کو کہتے ہیں، جب قلب پردوں کے باہر ہو کر صفات کیطرف جاتا ہے، تو چونکہ صفات گوناگوں ہیں، اس لئے قلب کی حالت بھی دگرگوں ہوتی رہتی ہے، اس لئے اہل قلوب کبھی بیقرار ومضطرب ہوتے ہیں، کبھی اُنپر خوف کا غلبہ ہوتا ہے۔ کبھی اُن کی چشموں سے سیل اشک جاری ہوتے ہیں، اور کبھی وہ خوش اور شادمان ہوتے ہیں،

تمکین | تمکین سے مراد تجلی صفات سے گذر کر تجلی ذات کے مشاہدہ تک پہنچنا ہے، اس میں حالت نہیں بدلتی، کیونکہ صفات کی طرح ذات

Marfat.com

میں تغیر نہیں ہوتا،

ذوق، شرب، ری | ذوق سے مراد ایمان، شرب سے مراد علم اور ری سے مراد حال ہے، ایمان لانے سے انسان صرف معرفت کا مزہ چکھتا ہے، علم حاصل ہونے سے معرفت کا ایک حصہ ملتا ہے، اور حال کے حاصل ہونے سے پوری معرفت حاصل ہوتی ہے،

شہود | جب مراقبہ کے ذریعہ سے بندہ خدا کے حضور میں حاضر رہتا ہے، تو اسکو ایک قسم کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے، اسکو شہود کہتے ہیں،

غیبت | جب بندہ مراقبہ ومشاہدہ کی حالت سے باہر نکل جاتا ہے، تو اس حالت کو غیبت کہتے ہیں،

آپکی ادعیہ

آپ کے صاحبزادہ حضرت عبد الرزاق بیان کرتے ہیں، کہ میرے والد ماجد نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ اپنی مجالس میں مندرجہ ذیل ادعیہ پڑھا کرتے تھے،

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِوَصْلِكَ	اے مولا! ہم تیرے وصال کے بعد روک
مِنْ صَدِّكَ وَبِقُرْبِكَ مِنْ	دیئے جانے، تیرے مقرب بنکر نکالدیئے
طَرْدِكَ وَبِقَبُوْلِكَ مِنْ رَدِّكَ	جانے اور تیرے مقبول ہونے کے بعد
وَاجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ طَاعَتِكَ	مردود ہونے سے پناہ مانگتے ہیں، اے
وَوُدِّكَ وَاَهِلْنَا لِشُكْرِكَ	اللہ تو ہمیں اپنی اطاعت وعبادت کرنے
وَحَمْدِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ	والوں میں سے کردے، اور ہمیں توفیق

دے، کہ تیرا شکر اور تیری حمد کرتے رہیں،

بعض مجالس میں آپ یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اِيْمَانًا	اے اللہ ہم تجھ سے ایسے ایمان کے
يَصْلُحُ لِلْعَرْضِ عَلَيْكَ	طلبگار ہیں، جو تیری درگاہ میں پیش کرنے

Marfat.com

وَإِيقَاناً نَقِفُ بِهِ فِي
الْقِيَامَةِ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ
عِصْمَةً تُنْقِذُنَا بِهَا مِنْ
وَرَطَاتِ الذُّنُوبِ رَحْمَةً
تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ دَنَسِ
الْعُيُوبِ وَعِلْماً نَفْقَهُ بِهِ
أَوَامِرَكَ وَنَوَاهِيَكَ وَفَهْماً
نَعْلَمُ بِهِ كَيْفَ نُنَاجِيكَ
وَاجْعَلْنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
مِنْ أَهْلِ وِلَايَتِكَ وَامْلَأْ
قُلُوبَنَا بِنُورِ مَعْرِفَتِكَ وَاكْحَلْ
عُيُونَ عُقُولِنَا بِإِثْمِدِ هِدَايَتِكَ
وَاحْرُسْ أَقْدَامَ أَفْكَارِنَا مِنْ
مَزَالِقِ مَوَاطِئِ الشُّبُهَاتِ وَامْنَعْ
طُيُورَ نُفُوسِنَا مِنَ الْوُقُوعِ
فِي شُبَّاكِ مُوبِقَاتِ الشَّهَوَاتِ
وَأَعِنَّا فِي إِقَامَةِ الصَّلَوَاتِ
عَلَى تَرْكِ الشَّهَوَاتِ وَامْحُ
سُطُورَ سَيِّئَاتِنَا مِنْ جَرَائِدِ
أَعْمَالِنَا بِأَيْدِي الْحَسَنَاتِ
كُنْ لَنَا حَيْثُ يَنْقَطِعُ الرَّجَاءُ
مِنَّا إِذَا أَعْرَضَ أَهْلُ الْجُودِ
بِوُجُوهِهِمْ عَنَّا حِينَ تَحْصُلُ
فِي ظُلَمِ اللُّحُودِ رَهَائِنَ أَعْمَالِنَا
إِلَى يَوْمِ الْمَشْهُودِ وَاجْعَلْ عَبْدَكَ

کے قابل ہو، اور ایسا یقین چاہتے ہیں،
کہ اس کے ذریعہ ہم قیامت کے دن
تیرے سامنے بلا خوف کھڑے ہو سکیں
ایسی عصمت کے خواہشمند ہیں، کہ جسکے
ذریعے تو ہمیں گرداب معاصی سے نکال
دے، اور ایسی رحمت کے خواہاں ہیں جس
کے ذریعے سے تو ہمیں عیوب کی گندگی سے
پاک وصاف کردے، اور ایسا علم چاہتے
ہیں، کہ جس سے تیرے اوامر ونواہی کو سمجھ
سکیں، اے آقا! ہمیں ایسا فہم عطا کر، جس
سے ہم تیری درگاہ میں دعا کرنا سیکھیں اے
اللہ تو ہمیں دنیا وآخرت میں اہل اللہ سے
بنا، ہمارے دلوں کو نور معرفت سے پُر
کردے، اور ہماری آنکھوں کو اپنی ہدایت
کے سرمہ سے سرگمین بنا دے، اور ہمارے
افکار کے قدم شبہات کے موقعوں پر پھسلنے
سے اور ہماری نفسانیت کے پردوں کو خواہشات
کے آشیانوں میں جانے سے روک دے ہماری
شہوات سے ہمیں نکالکر نمازیں پڑھنے روزے
رکھنے میں ہماری مدد کر، ہمارے گناہوں
کے نقوش کو ہمارے اعمالنامہ سے نیکیوں
کے ساتھ مٹا دے، اے اللہ جبکہ ہمارے
افعال مرہونہ ظلم کی قبروں میں مدفون ہونے
کے قریب ہوں، اور تمام اہل جود وسخا ہم
سے منہ موڑنے لگیں، اور ہماری امیدیں

Marfat.com

الضَّعِيفَ عَلَىٰ مَا أَلِفَ وَاعْصِمْهُ
مِنَ الزَّلَلِ وَوَفِّقْهُ وَالْحَاضِرِينَ
لِصَالِحِهِ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَاجْرِ
عَلَىٰ لِسَانِهِ مَا يَنْفَعُ بِهِ السَّامِعَ
وَتَذْرِفُ الْمَدَامِعُ وَيُلِيْنُ
الْقَلْبَ الْخَاشِعَ وَاغْفِرْلَهُ
وَلِلْحَاضِرِينَ وَلِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ

اُن سے منقطع ہو جائیں، تو اس وقت تو ہمارا قیامت میں والی و مددگار بن، اور اپنے ناچیز بندہ کو جو کچھ کہ وہ کر رہا ہے، اس کا اجر دے، اور لغزشوں سے اُسے محفوظ رکھ، اُسے اور کل حاضرین کو نیک بات اور نیک کام کی توفیق دے، اور اُس کی زبان سے وہ بات نکلوا، جس سے سامعین کو نفع ہو، اور جس کے سننے سے آنسو بہنے لگیں، اور سخت سے سخت دل بھی نرم ہو جائیں، خداوندا اُسے اور تمام حاضرین اور کل مسلمانوں کو بخشدے، (آمین)

آپکا طریقہ

سلوک میں حضور غوثیت مآب رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ بلحاظ شدت لزوم بینظیر تھا، مشائخ زمانہ میں سے کسی کو طاقت نہ تھی، کہ ریاضت میں آپ کی برابری کرے شیخ ابو محمد علی بن ادریس یعقوبی کا بیان ہے، کہ شیخ ابو الحسن علی بن الہیتیؒ سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ دریافت کیا گیا، تو آپ نے ذیل کے الفاظ میں بیان فرمایا،

كَانَ طَرِيقُهُ التَّفْوِيضَ وَالْمُوَافَقَةَ مَعَ التَّبَرِّي مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ وَتَجْرِيدِ التَّوْحِيدِ وَتَوْحِيدِ التَّفْرِيدِ مَعَ الْحُضُورِ فِي مَوْقِفِ الْعُبُودِيَّةِ بِسِرٍّ قَائِمٍ فِي مَقَامِ الْعُبُودِيَّةِ لَا بِشَيْءٍ وَلَا لِشَيْءٍ وَكَانَتْ عُبُودِيَّتُهُ صَحِيحَةً مُسْتَمَدَّةً مِنْ لَحْظِ كَمَالِ الرُّبُوبِيَّةِ فَهُوَ عَبْدٌ سَمَا عَنْ مُصَاحَبَةِ التَّفْرِقَةِ إِلَى مُطَالَعَةِ الْجَمْعِ مَعَ لُزُومِ أَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ

یہ مغلق اور معنی خیز عبارت جو قسم قسم، گوناگوں، اور متعدد حقائق و معارف اور حکم و دقائق پر مشتمل ہے، میرے فہم قاصر و ذہن فاتر سے کہیں بالا تر ہے، اس کو

Marfat.com

صحیح طور پر وہی سمجھ سکتا ہے، جس نے یہ تمام مقامات طے کئے ہوں، تاہم بحکم مَا لَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ اس کا معنے اپنی ذہن میں جو کچھ آتا ہے، اس کی اجمالی طور پر تشریح کئے دیتا ہوں،

حضرت علی بن الہیتیؒ فرماتے ہیں، کہ آپ کا طریقہ محل عبودیت میں حضور اور مقام عبودیت میں مضبوط اور قائم رازکے ساتھ بلا کسی واسطہ اور بغیر کسی غرض کے اپنی تمام مرادات کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرنا، قضا و قدر پر راضی رہنا، اپنی قوت و طاقت پر مطلقاً بھروسہ نہ کرنا،[1] توحید کو ایسا خالص مجرد کرنا، کہ اسمیں کسی قسم کی ملاوٹ نہ ہے اور تفرید کو اعلیٰ اور کمال درجہ تک پہنچانا تھا، آپ کی عبودیت کمالِ ربوبیت سے مؤید تھی، آپ مصاحبتِ تفرقہ سے نکلکر مع لزوم احکام شریعت مطالعۂ جمع میں پہنچ گئے تھے،

حضرت شیخ عدی بن مسافرؒ سے آپکے طریقہ کے متعلق پوچھا گیا، تو آپنے فرمایا،[3] کہ

اَلذُّبُوْلُ تَحْتَ مَجَارِیْ الْاَقْدَارِ	یعنی آپ کا طریقہ ہر مقام پر فروتنی
بِمُوَافَقَۃِ الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ	اور آپ کا قلب اور روح آپ کا
وَاتِّحَادِ الْبَاطِنِ وَالظَّاھِرِ	ظاہر اور باطن ایک تھا، آپ صفات
وَانْسِلَاخُہٗ مِنْ صِفَاتِ	نفس، نفع، ضرر، قرب اور بعد
النَّفْسِ مَعَ الْغَیْبِ عَنْ رُؤْیَۃِ	سے نکلکر مقام غیبت میں پہنچے
النَّفْعِ وَالضَّرِّ وَالْقُرْبِ وَالْبُعْدِ	ہوئے تھے،

خلیل بن احمد صرصریؒ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے شیخ بقا بن بطوؒ سے سنا، انہوں نے آپ کا طریقہ ان الفاظ میں بیان[4] کیا،

اِتِّحَادُ الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ وَاتِّحَادُ	قول و فعل کا اور نفس و قلب کا
النَّفْسِ وَالْقَلْبِ وَمُعَانَقَۃُ	متحد رہنا، اخلاص و تسلیم اختیار

---

[1] جو اللہ تعالیٰ کے اس قول علی سبیل الحکایۃ کا منطوق ہے، وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ ۱۲ منہ رح
[2] جیساکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پر عامل ہونے کی تاکید فرمائی ہے ۱۲ ر
[3] بہجہ صفحہ ۶۴ ۱۲ منہ رح
[4] دیکھو بہجہ صفحہ ۸۴ و ۸۵ ۱۲ منہ رح

الاخلاص والتسليم وتحكيم
الكتاب والسنة في كل خطرة
ولحظة ونفس ووارد و
حال والثبوت مع الله عز وجل

کرنا، کتاب اللہ وسنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر وقت، ہر لحظہ
ہر آن اور ہر حال میں موافق رہنا اور
تقرب الی اللہ پر قائم رہنا آپکا طریقہ تھا

شیخ ابو سعید قیلوی نے بیان[1] کیا ہے، کہ

قوة الشيخ عبد القادر رضي الله
تعالى عنه مع الله في الله و
بالله ضعفت عندها قوة الصنا
ديد ولقد سبق كثير من
المتقدمين بتمسكه بعروة
من طريقته لا انفصام لها و
نقده رفعه الله تعالى الى مقام
عز بتدقيقه في الحقيقة

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ
علیہ کا مقام مع اللہ فی اللہ اور باللہ
تھا، جس کے سامنے بڑی بڑی قوتیں
ہیچ تھیں، آپ بہت سے متقدمین پر
سے سبقت لیکر ایسے مقام میں پہنچے
تھے، کہ جہاں تنزل ممکن نہیں خدا
تعالیٰ نے آپ کی تدقیق فی الحقیقت
کیوجہ سے آپکو ایک بہت بڑے
زبردست مقام پر پہنچایا تھا،

فقیہہ صالح ابو محمد حسن کا بیان[2] ہے، کہ میں نے شیخ علی قرشیؒ کو ایک شخص سے کہتے ہوئے سنا، کہ اگر تم حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتے، تو گویا تم ایسے شخص کو دیکھتے، کہ جس نے اپنے مولا کی راہ میں اپنی ساری قوت مٹادی، اہل طریقت کو قوی کر دیا، آپ کا مشرب وصفاً، حکماً وحالاً توحید تھا، آپ کی تحقیق ظاہراً وباطناً شریعت تھی، فراغت قلبی، ہستی فانی ومشاہدہ الٰہی آپ کا وصف تھا۔ آپ ایسے مقام پر تھے، جہاں شک وشبہہ پاس تک نہیں پھٹک سکتا تھا نہ آپ کے مقام سر میں اغیار کو جھگڑنے کا موقع مل سکتا تھا، اور نہ آپ کے قلب میں کسی قسم کی پریشانی ممکن تھی،

شیخ الاسلام علامہ شہاب الدین احمد بن حجر الشافعی العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ ہمیں اخبار صحیحہ سے معلوم ہوا ہے، کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی

---

[1] ، [2] بہجۃ الاسرار صفحہ ۸۵، ۸۶

Marfat.com

علیہ الرحمۃ ایک اعلیٰ درجہ کے فقیہہ، عابد اور زاہد تھے، لوگوں کو زہد و عبادت اور توبہ و استغفار کی ترغیب دیا کرتے تھے، معاصی گناہ اور عذاب الٰہی سے اُنکو ڈرایا کرتے تھے، اسقدر اللہ کی مخلوق نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی، کہ جس کی تعداد احاطۂ شمار سے خارج ہے،

آپ جمیل الصفات، شریف الاخلاق، کامل الادب والمروت وافر العلم والفضل، کریم النفس متواضع تھے، تقویٰ، زہد، دینداری اور روحانیت میں حد درجہ ترقی کر گئے ہوئے تھے

مقامات صوفیاءؒ

صوفیاء کیلئے جو مقامات ہیں، وہ دس ہیں، اُنہیں مقامات عشرہ بھی کہتے ہیں، وہ یہ ہیں، ؎

(۱) توبہ (۲) انابت رجوع الی الحق (۳) زہد (۴) ریاضت (۵) ورع (۶) قناعت (۷) توکل (۸) تسلیم (۹) صبر (۱۰) رضا،

آپکی تعلیمات و ارشادات

تعلیم التوحید بلاشک و شبہ یقیناً تمام جہان کا بنانے والا قدیم، ازلی اور ابدی ہے، نہ اسکو کبھی زوال ہوا اور نہ ہوگا، وہ واجب الوجود ہے، اسکا عدم محال ہے، وہی عظمت و جلال اور بزرگی و بلندی والا ہے، وہ تمام صفات کمالیہ سے متصف ہے، وہ ہر قسم کے نقص و زوال سے پاک ہے، وہ تمام مخلوقات

؎ اولہا التوبۃ ثم الانابۃ ثم الزھد ثم الریاضۃ ثم الورع ثم القناعۃ ثم التوکل ثم التسلیم ثم الصبر ثم الرضا ویقال لہا مقامات عشرۃ ۱۲ منہ رح

کا خالق ہے، وہ تمام معلومات کا عالم ہے، تمام ممکنات پر قدرت رکھتا ہے، حی ہے، سمیع ہے، بصیر ہے، نہ کوئی اس کے مشابہ ہے، اور نہ ہی کوئی اُس کی ضد، نہ کوئی اس کی مانند ہے، اور نہ ہی کوئی اس کا شریک، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی رازق ہے، وہی نافع ہے، وہی ضار ہے، وہ نہ کسی کے اندر حلول کرتا ہے، اور نہ ہی کسی میں سماتا ہے، اس کی ذات اور اس کی صفات میں حدوث نہیں، وہ غنی ہے، وہ نہ ذات میں کسی چیز کا محتاج ہے، اور نہ صفات میں وہ سب پر حاکم ہے، اُس پر کوئی حاکم نہیں،

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، جو بذریعہ وحی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا، اس میں اللہ تعالےٰ نے کبیرہ گناہوں سے بچنے کی سخت ممانعت فرمائی ہے انسان کو کوشش کرنی چاہیئے، کہ ہمیشہ ذیل کے معاصی سے ضرور بالضرور مجتنب و محترز رہے شرک، قتل انسان، زنا، چوری، غصب، سود، نافرمانی والدین، حرم میں جدال و قتال، لواطت، نشہ، جھوٹی شہادت، ماہ رمضان میں دن کے وقت بلا عذر کھانا، بےجا مسلمان کو ایذا دینا، جھوٹی قسم کھانا، صلہ رحمی ترک کرنا، خیانت کرنا، رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کرنا، صحابہ کرام کو برا کہنا، حق بات چھپانا، رشوت لینا، میاں بیوی میں نفاق پیدا کرنا، چغلی کھانا، قرآن شریف پڑھکر بھولجانا، جاندار کو آگ میں جلانا، خدائے تعالےٰ کی رحمت سے ناامید ہونا، خدا تعالےٰ کا خوف نہ رکھنا، علماء کی اہانت کرنا، خنزیر کا گوشت کھانا، ریا، کینہ، حسد، تکبر، خودپسندی، نفاق، امر خیر میں خرچ کرنے کو باعث ہلاکت سمجھنا، دولت کی وجہ سے مالداروں کی تعظیم کرنا، عیب جوئی کرنا، قضائے الٰہی سے ناراض ہونا، نعمتوں کا شکر نہ کرنا، شراب پینا، ظالموں اور بدکاروں سے محبت کرنا، رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنکر درود نہ پڑھنا، چاندی سونے کے برتنوں میں کھانا، شرمگاہ کو کھلا رکھنا، قبور کو سجدہ کرنا، گناہ کیلئے سفر کرنا غیر عورتوں پر بنظر شہوت دیکھنا، غیبت کرنا، بیوی کے حقوق کو پامال کرنا، مظلوم کی مدد نہ کرنا وغیرہ،

تعلیم الشریعت آپ فرماتے ہیں[۱]، کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو، خدا اور رسول کا کہا مانو۔ ان کے

---

[۱] دیکھو فتوح الغیب ۱۲ منہ رح

حکم سے باہر نہ نکلو، دین اسلام کو سچ مانو، اور اس میں شک نہ کرو، مصائب پر صبر کرو گناہوں سے پاک رہو، اپنے رب کی بندگی کرو، اس کے در سے منہ نہ پھیرو، ہر وقت توبہ کرتے رہو،

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلو، آپکی اتباع میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرو، قرآن مجید میں صاف موجود ہے،

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ — اے نبی! تم ان سے کہدو، کہ اگر تم اللہ سے محبت کا دعوے کرتے ہو، تو میرا اتباع کرو خدا تم سے محبت کرے گا،

تعلیم المعارف مسلمان کو یہ تین باتیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہییں،

اوّل یہ کہ نفع اور ضرر کا مالک صرف اللہ تعالے ہے، اور اس نے ازل میں جو کچھ مقدر کر دیا ہے، خواہ وہ آرام ہو یا سختی، آسانی ہو یا تنگی، نفع ہو یا ضرر، وہ تجھکو ضرور پہنچے گا،

دوسرے یہ کہ تو اپنے مولے کا زیر فرمان بندہ ہے، اور تیرے اندر اُسی کا تصرف ہے، وہ جس طرح چاہتا ہے، تیری حالت بناتا ہے، جبکہ وہ تجھ سے اور تیرے باپ سے بھی زیادہ تجھپر مہربان ہے، پھر جو کچھ کہ وہ تیرے ساتھ کرے تجھے ناپسند نہیں کرنا چاہیئے،

تیسرے یہ کہ دنیا زائل اور فنا ہونے والی اور آخرت آنیوالی ہے، جو ہمیشہ رہے گی، اور تو دنیا میں مسافر ہے، اور آخر کار تیرا سفر ختم ہو جائے گا، اور اپنے اصلی مکان پر پہنچ جائیگا، پس تو سفر کی مشقتوں کو گوارا کر، اور اپنا گھر آباد کرنے اور اس کی اصلاح اور آراستگی کے لئے سعی کر، اور اس تھوڑی مدت میں تو یہ کام کرے تاکہ ہمیشہ ہمیشہ فائدہ اُٹھائے،

تعلیم الطریقت اللہ تعالے کے طالب کو چاہیئے، کہ ادائے فرائض کے بعد تقرب الی اللہ کی جستجو کرے، اور اپنے اوپر اُن اذکار واشغال کو جنکی طاقت رکھتا ہو، لازم کرے، اور یہ خیال کرے، کہ اسکا ہر قول وفعل اس کی ہر حرکت وسکون، اسکا اُٹھنا بیٹھنا، اسکا سونا، جاگنا، اور اسکا رونا ہنسنا سب اللہ

Marfat.com

کیلئے ہے، کیونکہ اسکا نتیجہ محبت الٰہی ہے، اور محبت الٰہی کا نتیجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے اظہر من الشمس ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کہ بندہ نفلی عبادات کے ذریعہ میری قربت چاہتا ہے، یہانتک کہ میں اُسے محبوب بنا لیتا ہوں، میں اس کے کان ہو جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے، اُس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں، جن سے وہ پکڑتا ہے، اُس کے پاؤں ہو جاتا ہوں، جس سے وہ چلتا ہے، اس کا دل ہو جاتا ہوں، جس سے وہ سمجھتا ہے، اُس کی زبان ہو جاتا ہوں، جس سے وہ کلام کرتا ہے،

گفتۂ اُو گفتۂ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے، تو میں اُسے عطا کرتا ہوں، اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے، تو میں اُسے پناہ دیتا ہوں،

پس جو شخص اس پر عمل کرنا چاہے، وہ صبح وشام ذکر کیا کرے، اور دنیوی امور میں انہماک کے باعث غافلوں سے نہ بنے،

تمام اذکار سے بہتر اور افضل لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه کا ذکر ہے، اسی پر زیادہ تر مداومت کرے،

تعلیم التصوف جسم کی تمام کدورتوں سے دل کو صاف کرنے، خدا کے ساتھ صدق اختیار کرنے اور خلق اللہ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کو تصوف کہتے ہیں،

صوفی وہ ہے، جو نفس کی برائیوں سے پاک صاف ہو، مخلوقات میں سے کسی کیساتھ اس کے قلب کو آرام نہ ملے، طبع کی مالوف چیزوں کو ترک کرنیوالا ہو،

ولی کے بارہ خصائل آپ فرمایا کرتے تھے، کہ جس شخص میں جب تک کہ ذیل کی بارہ خصلتیں نہ پائی جائیں، اُسے اسوقت تک ولایت کی مسند پر بیٹھنا ہرگز ہرگز جائز نہیں، وہ بارہ خصلتیں یہ ہیں،

اول دو خصلتیں خدا تعالےٰ سے سیکھے، عیب پوشی اور رحمدلی، دو خصلتیں جناب سرورکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سیکھے شفقت و رفاقت دو خصلتیں

Marfat.com

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ سے سیکھے راستی و راستگوئی، دو خصلتیں حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سیکھے، ہر ایک کو نیک بات بتلانا اور برائی سے روکنا، دو خصلتیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سیکھے اطعام المساکین اور بغرض عبادت شب بیداری، اور دو خصلتیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سیکھے، عالم بننا اور شجاعت و جوانمردی اختیار کرنا،

اہل مجاہدہ کے دس خصائل

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ[1] نے فرمایا، کہ اہل مجاہدہ ومحاسبہ کی دس خصلتیں ہیں، جنپر وہ مداومت کرتے ہیں،

پہلی خصلت یہ ہے، کہ بندہ خدا کی قسم نہ عمداً کھائے، اور نہ سہواً خواہ کاذب ہو، خواہ صادق، یہ اس لئے نہیں، کہ سچی قسم کھانا حرام ہے، بلکہ اسلئے کہ اللہ تعالٰی کی عزت، عظمت، جلال اور شان اس سے کہیں بالاتر ہے، کہ معمولی باتوں کے لئے اس کی قسم کھائی جائے،

دوسری خصلت یہ ہے، کہ قصداً یا بطور ہنسی مخول بھی دروغگوئی سے قطعاً محترز ومجتنب رہے،

تیسری خصلت یہ ہے، کہ کبھی کسی سے وعدہ خلافی نہ کرے، اگر وعدہ پورا کرنے کا یقین نہیں، تو سرے سے وعدہ ہی نہ کرے،

چوتھی خصلت یہ ہے، کہ مخلوقات میں سے کسی چیز پر ہرگز ہرگز لعنت نہ کرے

پانچویں خصلت یہ ہے، مخلوق میں سے کسی پر بد دعا نہ کرے، اگرچہ اُس نے اُس پر ظلم ہی کیا ہو، بلکہ جور وجفا اور ظلم وستم کو برداشت کرے،

چھٹی خصلت یہ ہے، کہ اہل قبلہ میں سے کسی شخص کی تکفیر نہ کرے،

ساتویں خصلت یہ ہے، کہ ظاہر و باطن کے معاصی سے اپنے اعضاء اور حواس کو باز رکھے،

آٹھویں خصلت یہ ہے، کہ خلقت پر اپنا کسی قسم کا بوجھ نہ ڈالے،

نویں خصلت یہ ہے، کہ ہرگز طمع نہ کرے، بلکہ مستغنی اور بے پرواہ رہے،

---

[1] فتوح الغیب مقالہ ۷۸ ص ۱۲ مندرج

دسویں خصلت یہ ہے، کہ سچی تواضع اور انکساری اختیار کرے،

ترتیب اشغال

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا[1]، کہ مومن کو چاہیے، کہ سب سے قبل فرائض میں مشغول ہو، فرائض سے فارغ ہونے کے بعد سنن میں اور سنن سے فارغ ہونے کے بعد نوافل اور مستحبات میں،

جب تک فرائض سے فارغ نہ ہولے، تو سنن میں مشغول ہونا احمقی، نادانی، جہالت اور بیوقوفی ہے، پس اگر فرائض سے قبل سنن و نوافل میں مشغول ہوگا، تو تو اُس سے قبول نہ کئے جائیں گے، اور وہ ذلیل و خوار کیا جائیگا،

اس کی شان تو اس شخص کی سی شان ہے، کہ جس کو بادشاہ اپنی خدمت کے لئے بلائے، مگر وہ بادشاہ کے پاس نہ آئے، بلکہ اُس امیر کی خدمت میں قیام کرے، جو بادشاہ کا غلام و خادم اور اُس کے دست قدرت و تصرف میں ہو،

لہٰذا سب سے قبل فرائض میں مشغول ہونا چاہیے پھر سنن میں پھر نوافل و مستحبات میں،

عمل اور نیت

آپ نے فرمایا، کہ اعمال میں نیتوں کو درست کرنا چاہیے عمل ہمیشہ نیت پر منحصر ہوتا ہے، اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ سو اگر نیت نیک ہوگی، تو اچھا صلہ ملیگا، اگر نیت بد ہوگی، تو برا صلہ ملیگا،

آپ سے دریافت کیا گیا[2]، کہ ابلیس نے انا کہا، تو ملعون و مردود ہوگیا، اور منصور حلاج نے انا کہا تو مقبول و مقرب ہوگیا، اس کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا، کہ منصورؒ کا انا سے مقصود فنا تھا، کہ وہ بغیر خودی کے باقی رہے، اس لئے مجلس وصال میں پہنچایا گیا، اور وہاں اس کو خلعت بقا سے مزین کیا گیا، مگر شیطان کا مقصود انا سے بقا تھا، اس لئے اُس کی ولایت فنا ہوئی، اس کی نعمت چھین لی گئی، اسکا درجہ سلب کر لیا گیا،

خطرات قلب

آپ نے فرمایا[3]، کہ جو چیز قلب میں گذرے، اُسے خطرہ کہتے ہیں، قلب کے خطرات چھ ہیں،

(۱) خطرہ نفس (۲) خطرہ شیطان (۳) خطرہ فرشتہ (۴) خطرہ روح (۵)

---

[1] فتوح الغیب مقالہ ۴۸ ۱۲ منہ رح

[2] بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۲۲ ۱۲ منہ رح [3] بہجۃ الاسرار صفحہ ۶۶ و ۶۸ ۱۲ منہ رح

Marfat.com

خطرہ عقل (۶) خطرہ یقین ،

خطرہ نفس حصول شہوات اور جائز و ناجائز خواہشات کی متابعت کا امر کرتا ہے

خطرہ شیطان اصول میں کفر و شرک اور وعدہ الٰہی میں شک و تہمت کا امر کرتا ہے ، اور فروع میں تو یہ کا خیال دلا کر معاصی کی ترغیب دلاتا ہے

خطرہ فرشتہ و خطرہ روح طاعت الٰہی اور امر خیر کے ساتھ وارد ہوتے ہیں ، یہ دونوں خطرے محمود و پسندیدہ ہیں ،

خطرہ عقل کبھی تو اس فعل کا امر کرتا ہے ، جس کا نفس و شیطان امر کرتے ہیں اور کبھی اس کا جسکا روح اور فرشتہ امر کرتے ہیں ، یہ حکمت الٰہی ہے تاکہ بندہ خیر و شر میں وجود معقول ، صحت شہود اور تمیز کے ساتھ داخل ہو ، پس جزاء و سزا اس پر عائد ہوگی ،

خطرہ یقین جو روح الایمان اور مزید علم ہے ، صدیقین ، اولیاء ، اصفیاء ، اتقیاء شہداء ، ابدال ، اقطاب اور اغواث کے ساتھ مخصوص ہے ،

یہ خواطر خطاب ہیں ، جو ضمائر پر وارد ہوتے ہیں ، جب یہ خطاب فرشتہ کی طرف سے ہو ، تو اس کو **الہام** کہتے ہیں ، جب شیطان کی طرف سے ہو ، تو **وسواس** ، جب نفس کیطرف سے ہو ، تو **ہاجس** اور جب اللہ تعالیٰ کیطرف سے ، تو **خطرہ حق** ،

الہام کی علامت یہ ہے ، کہ کتاب و سنت کے موافق ہو ، پس وہ الہام کہ ظاہر شریعت اسکا شاہد نہ ہو ، بالکل باطل ہے ،

وسواس کی علامت یہ ہے ، کہ جب کسی لغزش کیطرف بلایا جائے ، اور اُس کی مخالفت کی جائے ، تو کوئی دوسری لغزش پیدا ہو جائے ، کیونکہ اس کے نزدیک تمام مخالفات برابر ہیں ،

ہاجس کی علامت نفس کی خاص صفات میں سے کسی وصف میں اصرار کا پایا جاتا ہے ، یہاں تک کہ وہ شخص اُس وصف کا مرتکب ہو جاتا ہے ،

خطرہ حق کی علامت یہ ہے ، کہ حیرت کا موجب نہ ہو ، اور برائی کیطرف نہ کھینچ لیجائے ، بلکہ مزید علم و بیان کے ساتھ وارد ہو ، اور بوقت وجدان اپنے وصف سے پہچانا جائے .

Marfat.com

اسم اعظم اللہ ہی ہے

آپ نے فرمایا ہے، کہ اسم اعظم اللہ ہی ہے مگر اس کا اثر تب ہی ہوتا ہے، جبکہ پڑھنے والے کے قلب میں بجز اللہ کے اور کچھ بھی نہ ہو، عارف کا بسم اللہ کہنا ایسا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا کن کہنا للہ درّ مَنْ قالَ ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

یہ وہ کلمہ ہے، جو اندوہ اور اندیشہ کا ازالہ کرتا ہے رنج و محن او. فکر و غم کو دور کر دیتا ہے، زہر کو تریاق سے بدل ڈالتا ہے، یہ وہ کلمہ ہے، کہ جس کا نور عام ہے اللہ ہر غالب پر غالب ہے، اللہ مظہر عجائب ہے، اللہ کی قدرت بلند ہے، اللہ کی بارگاہ محکم ہے، اللہ بندوں کے حال سے مطلع ہے، اللہ دل کا محافظ ہے، اللہ سرکشوں کو مغلوب کرنیوالا ہے، اللہ تمام زبردستوں کو توڑنیوالا ہے، اللہ عالم الغیب والشہادت ہے، اللہ سے کوئی چیز مخفی نہیں، جو اللہ کا ہے، وہ اللہ کی حفاظت اور نگہبانی میں ہے، جو اللہ سے محبت رکھتا ہے، وہ غیر اللہ کو نہیں دیکھتا، جو اللہ کی راہ میں قدم رکھتا ہے، وہ اللہ تک پہونچ جاتا ہے، وہ اللہ کی پناہ میں زندگی بسر کرتا ہے جو اللہ کا مشتاق ہوتا ہے، وہ اللہ سے اُنسیت رکھتا ہے، جو اغیار کو خیرباد کہ دیتا ہے اس کے اوقات خدائے تعالیٰ کے ساتھ گذرتے ہیں، وہ اللہ ہی کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے، وہ اسی سے پناہ لیتا ہے، اسی پر بھروسہ کرتا ہے

لے حق سے روگردان! تو اللہ کی طرف رجوع کر، محب کی مثال اُس پرندے جیسی ہے، جو شب بھر ذرا بھی آنکھ نہیں لگاتا، اور درخت کی شاخوں پر بیٹھکر صبح تک اپنے محبوب کی یاد میں نغمہ سرائی کرتا ہے، اور اسی طرح سے اس کا شوق محبت شبانہ روز رو بہ ترقی رہتا ہے،

تم خدائے تعالیٰ کو تسلیم و رضا سے یاد کرو، وہ تمہیں بہترین حال سے یاد کریگا دیکھو وہ فرماتا ہے،

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ جو خدا پر بھروسا کرے تو خدا اُسکے لئے کافی ہے

لے بہجۃ الاسرار ص۹۶ مطبوعہ مدینہ ج

تم اُسے شوق و محبت سے یاد کرو، وہ تمہیں وصال و قربت سے یاد کریگا تم اسے حمد و ثنا سے یاد کرو، وہ تمہیں اپنے انعامات و احسانات سے یاد کریگا، تم اُسے توبہ سے یاد کرو، وہ تمہیں اپنی بخشش و مغفرت سے یاد کریگا تم اُسے دعا سے یاد کرو، وہ تمہیں عطا سے یاد کریگا، تم اُسے غفلت کے بغیر یاد کرو، وہ تمہیں مہلت کے بغیر یاد کریگا، تم اُسے ندامت سے یاد کرو، وہ تمہیں کرامت سے یاد کریگا، تم اُسے معذرت سے یاد کرو، وہ تمہیں مغفرت سے یاد کریگا، تم اُسے خلوص سے یاد کرو، وہ تمہیں خلاصی سے یاد کریگا، تم اُسے ارادہ سے یاد کرو، وہ تمہیں افادہ سے یاد کریگا، تم اُسے تنگدستی میں یاد کرو، وہ تمہیں فراخدستی کے ساتھ یاد کریگا، تم اُسے افتقار کے ساتھ یاد کرو، وہ تمہیں اقتدار کے ساتھ یاد کریگا، تم اُسے اسلام کے ساتھ یاد کرو، وہ تمہیں اکرام کے ساتھ یاد کریگا، تم اُسے صدق سے یاد کرو، وہ تمہیں رزق سے یاد کریگا تم اُسے تعظیم سے یاد کرو، وہ تمہیں تکرم سے یاد کریگا، تم اُسے صفائی کے ساتھ یاد کرو، وہ تمہیں خالص نیکی کے ساتھ یاد کریگا، تم اُسے ترکِ جفا کے ساتھ یاد کرو، وہ تمہیں وفا کے ساتھ یاد کریگا، تم اُسے ترکِ خطا کے ساتھ یاد کرو، وہ تمہیں عطا کے ساتھ یاد کریگا، وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ اور یقیناً اللہ کا ذکر بڑا ہے،

ضرورتِ علم

آپ نے فرمایا، کہ علم پڑھو، پھر گوشہ نشین بنو، کیونکہ بے علم عابد کے جملہ کام بہ نسبت سدھرنے کے بگڑتے زیادہ ہیں، چراغ شریعت لیکر عبادت الہٰی میں مشغول ہونا چاہیئے۔

جو شخص اپنے علم پر عامل ہوتا ہے، خدائے تعالےٰ اُسے علم لدُنی عطا کرتا ہے،

تم ماسوائے اللہ کو چھوڑ دو، اپنا چراغ شریعت گل ہونے سے خائف رہو، اُس کی یاد میں مشغول رہو، اگر تم چالیس روز تک اُس کی یاد میں بیٹھے رہو، تو تمہارے قلب سے زبان کے راستے حکمت کے چشمے پھوٹ نکلیں گے، اور تمہارا دل اُس وقت موسیٰ علیہ السلام کی طرح محبت الہٰی کی آتش مشاہدہ کرنے لگیگا، پھر تمہارے نفس تمہاری خواہش، تمہارے شیطان، تمہاری طبیعت، تمہارے اسباب اور تمہارے وجود سے کہنے لگیگا، کہ بس ٹھیر جاؤ، میں نے آتش مشاہدہ کی ہے، اور مقام سر سے اُس کو ندا ہو گی، کہ میں ہوں تیرا رب، تو میرے غیر سے تعلق منقطع کردے، میرے

Marfat.com

ماسوٰی کو بھول جا ، مجھے پہچان لے ، مجھ سے علاقہ رکھ ، میرا طالب بنا رہ اور میرا تقرب حاصل کر ،

پھر جب فنا تمام ہو جائیگا ، تو تمام کدورتیں دور ہو جائیں گی ، اور سرکش نفس بھی ساکن ہو جائیگا ،

ضرورت عمل

آپ فرماتے ہیں ، کہ خدا سے ہمیشہ ڈرتے رہو اسکی اطاعت میں ہر وقت کوشاں رہو ، ظاہر شرع کو لازم پکڑو ، سینہ کو حسد و کینہ سے خالی کرو ، فقر و درویشی اختیار کرو ، خدا کی یاد سے ایک دم کے لئے بھی غافل نہ رہو ،

جو شخص کہ اپنے مالک حقیقی سے سچائی اور راستبازی اختیار کرکے تقوٰی اور پرہیزگاری کو اپنا شیوہ بناتا ہے ، وہ شب و روز اپنے ماسوا سے بیزار رہتا ہے ، میرے دوستو ! تم ایسی بات کا جو تم میں نہ ہو ، دعوٰے نہ کرو ، خدا کو وحدہٗ لاشریک جانو ، یاد رکھو ! جسکا خدا کی راہ میں کچھ بھی تلف ہوتا ہے ، خدائے تعالےٰ ضرور اُسے اس کا نعم البدل عطا فرماتا ہے ،

سلوک قادریہ

سلسلہ قادریہ کی اصطلاحات کی شرح میں متقدمین و متاخرین صوفیہ رحمہم اللہ نے دفتروں کے دفتر سیاہ کرڈالے ہیں ، سینکڑوں مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتابیں دکھائی دیتی ہیں ، مگر اس بارہ میں عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کمال کیا ہے ، تمام اصطلاحات کے حقیقی معنوں کو بالکل ظاہر کرکے عربی زبان میں ایک رسالہ[1] کیصورت میں قلمبند کردیا ہے ، اصطلاحات کی شرح کیا کی ہے دریا کو کوزہ میں بند کردیا ہے ،

ناظرین کو روحانیت قادریہ سے بہرہ یاب کرنے کے لئے ان کو اردو میں قلمبند کرتا ہوں ،

---

[1] یہ رسالہ عربی میں ہے ، اسکا نام "القول الجمیل" ہے ، ۱۲ منہ رح

Marfat.com

اذکار جہریہ

ذکر اسم ذات پہلا شغل جسکو مشائخ قادریہ تلقین کرتے ہیں، وہ اسم اللہ کا جہر یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا ہے، مراد اس جہر سے یہ ہے، کہ افراط سے نہ ہو، حد اعتدال سے تجاوز نہ کرے، بلکہ میانہ[1] آواز سے ہو،

ذکر جہری کی کئی قسمیں ہیں، خواہ ایک ضربہ ہو، یا دو ضربہ، سہ ضربہ ہو، یا چہار ضربہ

یک ضربی کا طریقہ یہ ہے، کہ ذاکر دو زانو بیٹھکر سانس کو ناف تلے بند کرے، اور لفظ اللہ کو شد و مد[2] اور جہر کے ساتھ ناف سے اُٹھاکر قلب پر ضرب لگائے، پھر سانس ٹھکانے آنے تک ٹھیر جائے اور پھر اسی طرح بار بار ذکر کرے،

دو ضربی کا طریقہ یہ ہے، کہ ذاکر دو زانو بیٹھکر سانس بدستور سابق روکے، اور اللہ کو باواز بلند[3] سختی اور قوت سے اُٹھاکر ایک ضرب زانوئے راست پر اور دوسری قلب پر لگائے، اور اسی طرح بار بار بلا فصل کرے،

سہ ضربی کا طریقہ یہ ہے، کہ ذاکر چار زانو بیٹھے، اور ایک بار داہنے زانو پر دوسری بار بائیں زانو پر، اور تیسری بار قلب پر ضرب لگائے، تیسری ضرب سخت اور بلند تر ہونی چاہیئے،

چہار ضربی:- چہار ضربی کا طریقہ یہ ہے، کہ ذاکر چار زانو بیٹھے، پھر تین ضرب مثل سہ ضربہ مذکورہ لگائے، اور چوتھی ضرب بہ شد و مد اپنے روبرو زمین پر مارے،

---

[1] یہ اس لئے ہے تاکہ حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہ ہو جیسیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، کہ اَرْبِعُوا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا یعنی خدا کے پکارنے میں اعتدال اختیار کرو، اور نرمی کرو اپنی جانوں پر، بہت سخت آواز سے نہ پکارو اگر تم بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے، بلکہ وہ تمہارے قریب اور سمیع وبصیر ہے ؎

اتصالی بے تکیف بے قیاس   ہست رب الناس را با جان ناس

[2] شد و مد اور جہر اس لئے ہے، کہ ذاکر کے دل پر اثر ہو، اور اس کی پریشان خاطری اور اس کے وساوس مندفع ہوکر اسکو یکسوئی حاصل ہو، اور ذکر کیوقت دوسری آواز اس کے کان میں نہ پڑے، اور اس کی طبیعت بہمہ وجوہ اللہ تعالیٰ کیطرف متوجہ رہے ۱۲، منہ رح

ذکر نفی و اثبات

منجملہ ذکر جہری کے نفی اثبات بھی ہے، جس کو مشائخ قادریہ اسم ذات کے ذکر کی مشق کے بعد تعلیم فرماتے ہیں، اس کا طریقہ یہ ہے، کہ ذاکر بطور نماز رو بقبلہ بیٹھے، اپنی آنکھیں بند کرے، اور دم روک کر لفظ لَآ کو ناف سے اُٹھاتا ہوا اپنے کندھے سے لے جاکر پس پشت ڈالدے، تاکہ تحت، امام و عقب طے ہو جائے، پھر وہاں سے اِلٰہ کو دماغ تک پہنچاکر خود داہنی طرف مخاطب ہو جائے، اور خیال کرے۔ کہ میں نے تمام عالم کو پس پشت ڈالدیا ہے، سب کچھ فانی ہوگیا ہے، یہاں تک کہ فوق اور یمین بھی طے ہوگیا ہے پھر اِلَّا اللہ کو داہنی طرف سے بائیں طرف قلب پر لے جاکر بشد و مد ضرب کرے کہ یسار بھی طے ہو جائے، اور خیال کرے، کہ سوائے اللہ کے تمام عالم فنا ہوگیا ہے اب فقط اللہ کی محبت میرے قلب میں ہے،

واضح رہے، کہ ضربات اور تشدیدات کے شرط کرنے اور اُنکے مکانات کی مراعات میں بھترا اور راز یہ مضمر ہے، کہ انسان مخلوق ہے، آوازوں پر کان دھرنا، نغمات کو سننا جہات مختلفہ کیطرف متوجہ ہونا، اور باتوں اور خطرات کا اس کے قلب میں گھومنا وغیرہ اس کی جبلت اور سرشت میں داخل ہے، تو علمائے طریقت نے اپنے غیر کیطرف متوجہ ہونے کو روکدینے اور خطرات بیرونی کو آنے سے باز رکھنے کا یہ طریقہ نکالا، تاکہ اس کی توجہ آہستہ آہستہ اپنی ذات سے بھی ٹوٹ کر اُس کا دھیان فقط اللہ پاک سے لگ جائے،

اور اسی طرح پیشوایان طریقت نے اذکار مخصوصہ کیواسطے جلسات و ہیئات ایجاد کئے ہیں، جنکو مناسبات مخفیہ کے سبب سے صافی الذہن مرد اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہے،

بعض صورت میں کسر نفس ہے، بعض جلسہ میں خشوع و خضوع ہے، بعض میں جمعیت خاطر اور دفع وسواس ہے، اور بعض میں نشاط ہے، اور یہی سر نماز کے قومہ، جلسہ، رکوع، سجود اور قیام و قعود وغیرہ میں ہے، اور اسی بھید کی وجہ سے سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کولے پر ہاتھ رکھکر کھڑا ہونے سے منع فرمایا ہے، کہ یہ اہل نار کی شکل ہے، اسواسطے کہ ایسی ہیئات میں اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا

Marfat.com

ہے، جو سرگرمیٔ عبادت کا منافی ہے،

ان کو یاد رکھنا چاہیئے، کہ ایسے امور کو جو اذکار مخصوصہ میں خاص صفت کیلئے ایجاد کئے گئے ہیں، مخالف شرع یا داخل بدعات سیئہ نہ سمجھنا چاہیئے،

حلقہ اہل سلوک کو چاہیئے، کہ مجتمع ہو کر نماز فجر یا عصر کے بعد حلقہ کر کے ذکر الٰہی کریں اجتماع میں جو فوائد ہیں، وہ تنہائی میں حاصل نہیں ہوتے،

اذکار خفیہ

پھر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر ہو، اور اس کا نور اس میں دکھائی دے، تو اس کو ذکر خفی کا حکم کیا جائے،

اس ذکر جلی کے اثر سے یہ مُراد ہے، کہ قلب میں تحریک ذوق و شوق پیدا ہو، اور نا معتدا سے دل میں اطمینان، تسلی، تسکین، چین اور راحت حاصل ہو وساوس دور ہو جائیں، اور حق تعالےٰ کو اس کے ماسوائے پر مقدم رکھے،

جو شخص کہ دو ماہ یا کچھ زیادہ عرصہ تک مذکورہ شرائط کے ساتھ فی یوم چار ہزار بار اسم ذات کے ذکر پر مداومت کرے، تو انشاء اللہ وہ اپنے قلب میں ضرور یہ اثر مشاہدہ کریگا، اور نور اور سرور اور طمانیت پائیگا، خواہ ذاکر کیسا ہی کم فہم کیوں نہو

دورہ قادریہ پہلا ذکر اذکار خفیہ میں سے اسم ذات ہے، اور اس کا طریقہ یہ ہے، کہ اپنی دونوں آنکھوں اور دونوں لبوں کو بند کرے، اور دل کی زبان سے اَللّٰہُ سَمِیْعٌ کہکر ناف سے سینہ تک چڑھے پھر اپنے تصور میں اَللّٰہُ بَصِیْرٌ کہکر سینہ سے دماغ تک پہنچے، پھر وہاں سے اَللّٰہُ عَلِیْمٌ کہکر عرش تک پہنچے پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اُترے، یعنی اَللّٰہُ عَلِیْمٌ کہتا ہوا عرش سے دماغ پر اُترے اور اَللّٰہُ بَصِیْرٌ کہتا ہوا دماغ سے سینہ پر اترے، اور پھر اَللّٰہُ سَمِیْعٌ کہتا ہوا سینہ سے ناف پر اُترے، اور اسی طرح ہر بار کرتا رہے۔

اس طریقہ کے بعض لوگ اس میں اَللّٰہُ قَدِیْرٌ کو بھی زیادہ کرتے ہیں، اگر اَللّٰہُ قَدِیْرٌ کو زیادہ کرے، تو تیسری بار آسمان تک پہنچے، اور چوتھی بار عرش تک،

Marfat.com

پاس انفاس اذکار خفیہ میں سے دوسرا ذکر نفی و اثبات ہے،

اسکا طریقہ یہ ہے، کہ ذاکر بیدار ہوشیار اور اپنے دموں پر آگاہ رہے، جب دم خود بخود باہر نکلے، تو اُس کے باہر ہونے کے ساتھ ہی لَا اِلٰہَ کا تصور کر کے خیال کرے، کہ میں نے جملہ ماسوی اللہ کو اپنے جسم سے نکالدیا ہے، اور بذریعہ لَا نفی کرتا ہوں،

پھر جب سانس خود بخود بغیر ارادہ اور قصد کے اندر جائے، تو لفظ اِلَّا اللہ کہتا ہوا قلب پر پہنچے، اور خیال کرے، کہ اللہ تعالےٰ کے سوا تمام اشیا فنا ہوگئی ہیں، اور لفظ اللہ کا نقش دل پر قائم رہ گیا ہے،

بزرگان طریقت نے کہا ہے، کہ اِس ذکر کا نام پاس انفاس ہے، اور خطرات و وساوس کے دفعہ کرنے میں اسکا بڑا اثر ہے، لِلّٰہِ دَرُّ مَنْ قَالَ، ؎

اگر تو پاس داری پاس انفاس
بسلطانی رسانندت ازیں پاس
تا بجاروب لا نرو بی راہ
نرسی در مقام اِلَّا اللہ

ایک اور عارف فرماتے ہیں ؎

در ذات مقدست کسے را راہ نیست
وز عین جلال ہیچکس آگاہ نیست
سرمایہ رہرواں کہ راہش طلبند
جز گفتن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ نیست

مراقبہ پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر ہو، اور طالب میں اُس کا نور معلوم ہو، تو اسکو مراقبہ کرنیکا امر کیا جاے، ذکر خفی کے اثر سے مراد شوق، محبت الٰہی کا غلبہ، اُسی کی طلب میں ہمت کا جم جانا، سکوت میں حلاوت پانا اور اشغال امور دنیوی سے متنفر ہو جانا وغیرہ ہے،

طریقۂ مراقبہ مراقبہ کا طریقہ یہ ہے، ایک آیت قرآنی یا اللہ تعالےٰ کے نام پاک کو زبان تصور سے پڑھے، پھر اُس کے معنے کی

Marfat.com

طرف متوجہ ہوکر اس لفظ کے مفہوم میں اس طرح مستغرق ہو جائے، کہ سوائے اُس کے کوئی چیز دھیان میں نہ رہے، اس کو مراقبہ کہتے ہیں،

مراقبہ کی اصل وہ حدیث ہے، جو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے،

اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ،	احسان یعنی اعلیٰ نیکی یہ ہے، کہ تو اپنے رب کی عبادت اس طرح کر، کہ گویا تو اسکو دیکھ رہا ہے، سو اگر تو اُسے نہ دیکھ

سکے، تو یہ دھیان کر، کہ وہ تجھکو دیکھ رہا ہے،

مراقبہ حضور حق تعالےٰ مراقبہ حضور حق تعالےٰ یہ ہے، کہ سالک زبان سے کہے، یا جنان میں خیال کرے، کہ اَللّٰہُ حَاضِرِیْ، اَللّٰہُ نَاظِرِیْ، اَللّٰہُ مَعِیْ، پھر اللہ تعالےٰ کی حضوری، اور نظر اور معیت اور ساتھ ہی اُس ذات مقدس کے جہت اور مکان سے پاک ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے، یہانتک تصور جمائے، کہ اُس میں مستغرق ہو جائے،

طریق معیت یا اس آیت کا تصور کرے، وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ یعنی حق تعالےٰ تم جہاں کہیں ہو، تمہارے ساتھ ہے، اور اس کے ساتھ ہونے کو قیام وقعود، خلوت وجلوت اور شغل وبیکاری میں دھیان کرے،

اقسام مراقبۂ قرآنیہ یا یہ آیت پڑھے،

اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ	یعنی جدہر تم متوجہ ہو، وہاں اللہ کی ذات ہے

یا یہ آیت پڑھے،

اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی	کیا انسان نہیں جانتا، کہ اللہ اُسے دیکھ رہا ہے

یا اس آیت کا مراقبہ کرے،

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ	ہم انسان کی رگ گردن سے بھی قریب تر ہیں،

یا اس آیت کا تصور کرے،

وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ	یعنی اللہ ہر ایک چیز کو گھیرے ہوئے ہے

Marfat.com

یا اس آیت کا دھیان کرے

اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَہْدِیْنِ — یقیناً میرا اللہ میرے ساتھ ہے، وہ مجھکو ہدایت کریگا،

یا اس آیت کا مراقبہ کرے،

ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ — یعنی حق تعالیٰ اول ہے، اُس سے پہلے کوئی چیز نہیں، آخر ہے، جو بعد فنائے عالم باقی رہیگا، ظاہر ہے، باعتبار اپنی صفات اور افعال کے باطن ہے، باعتبار اپنی ذات کے کہ اس کی حقیقت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

یہ مراقبات اللہ عزّوجل کے ساتھ دل کا تعلق ہونیکے واسطے ازحد مفید ہیں،

مراقبۂ فنا وہ مراقبہ جو قطع علائق، تجرّدِ تام، سُکر، محو، بیہوشی اور فنا کے لیے مفید ہے، وہ اس آیت کا مراقبہ ہے،

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ — جو کچھ زمین پر ہے، وہ نیست ونابود ہونے والا ہے، اور باقی صرف تیرے رب کی ذات رہیگی، جو بڑائی اور بزرگی والا ہے،

حضرات قادریہ کے درمیان اس مراقبۂ فنا کا اکثر معمول ہے،

اس کا طریقہ یہ ہے، کہ اپنے آپ کو تصور کرے، کہ مرکر فنا ہوگیا ہے، اور ایسی راکھ ہوگیا ہے، جسکو ہوائیں اُڑاتی ہیں، ہر شے کی ترکیب اور شکل ہٹ گئی ہے، اور ایک ایسی ہوا غیب سے چلی، کہ اُس نے پرزے پرزے اڑاکر تمام عالم کو نیست ونابود کردیا ہے، سوائے اللہ تعالےٰ کے کچھ بھی باقی نہیں رہا، اس تصور پر دیر تک قائم رہے، شغل فنا بخوبی حاصل ہوگا،

مراقبۂ نیستی اسی طریقہ مذکورہ سے ذیل کی آیات کا مراقبہ نیستی کا باعث ہے،

اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلٰقِیْکُمْ، اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ — یقیناً جس موت سے کہ تم بھاگتے ہو، وہ تمکو ملنے والی ہے، جہاں کہیں کہ تم ہوگے موت تم کو پالے گی، اگرچہ تم اونچے اور

Marfat.com

فی بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ ط   مضبوط برجوں میں ہو،

توحید افعالی

جب مراقبہ کا اثر طالب میں ظاہر ہو جائے، اور اس کا نور مشاہدہ ہو، تو اس کو توحید افعالی کا امر کیا جائے،

توحید افعالی یہ ہے، کہ ہر فعل کو جو عالم میں ظاہر ہو، خدا کی جانب سے سمجھے نہ زید اور عمر کیطرف سے، تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے، اور نہ توقع، جیسا کہ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے، ؎

دریں نوع از شرک پوشیدہ ہست   کہ زیدم بیازرد و عمروم نخست

کشف وقائع آیندہ

وقائع آیندہ کے کشف کیلئے چاہیے، کہ طالب اچھی طرح غسل کرکے پاکیزہ لباس پہنے خوشبو لگائے، اور خلوت میں مصلے پر بیٹھے، پھر حق تعالےٰ سے بہ سعی تمام دعا کرے، کہ فلاں واقعہ کو مجھ پر ظاہر کردے، پھر اسم ذات کا یا یَا عَلِیْمُ یَامُبِیْنُ یَاخَبِیْرُ اسمائے ثلاثہ کا اُن شرائط کے ساتھ جیسا کہ یک ضربی یا سہ ضربی طریق میں بیان ہوا ہے، یا ضرب ذکر کرے، یہاں اپنے قلب میں کشائش اور نور کو پاوے، اور سات دن تک اسپر مداومت کرے، تو انشاء اللہ اُسپر کشف حال ہوگا،

کشف ارواح

مشائخ قادریہ نے کہا ہے، کہ جو طریقہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا مجرّب ہے، وہ یہ ہے، کہ شرائط مذکورہ کے ساتھ داہنی طرف سُبُّوْحٌ کی ضرب لگاوے، اور بائیں طرف قُدُّوْسٌ کی اور آسمان میں رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ کی اور دل میں وَالرُّوْحِ کی،

حصول امور مشکلہ

حل مشکلات کے لئے یہ طریقہ ہے، کہ رات کو اُٹھ کر شرائط مذکورہ کے ساتھ تہجد کی نماز پڑھے، جس قدر ممکن ہو، پھر داہنی طرف یَاحَیُّ کی ضرب لگاوے، اور بائیں طرف یَاوَھَّابُ کی، اسی طرح ہزار بار کرے،

انشراح خاطر

انشراح خاطر کے لئے یہ طریقہ ہے، کہ بہ حبس نفس اللہ کی ضرب دل پر لگاوے، پھر لَا اِلٰہَ ناف سے پس پشت لیجا کر دماغ پر چھوڑ دے، پھر داہنی طرف اِلَّا کہے، پھر بائیں طرف قلب

Marfat.com

پر ھُوْ کی ضرب دے، پھر اَلْحَیُّ کی ضرب داہنی طرف اور اَلْقَیُّوْمُ کی ضرب بائیں طرف لگادے،

دفع امراض جب شفائے مریض، دفع جوع، کشائش رزق یا مغلوبی دشمن منظور ہو، تو حسب مراد اسمائے حسنیٰ میں سے کوئی اسم بیکر بقاعدہ دوضربہ، سہ ضربہ، یا چہار ضربہ ذکر کرے،

مثلاً شفائے مریض کے لئے یَاشَافِیُ کشائش رزق کے لئے یَارَازِقُ دفع جوع کے لئے یَاصَمَدُ مغلوبی دشمن کے لئے یَامُذِلُّ کہے،

اسی طرح اسمائے حسنٰے کو اپنے مطلب کے موافق بطریق مذکور کرے،

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

کی

اولاد

آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں[1] کہ میرے والد بزرگوار کے ہاں انچاس ۴۹ بچے ہوئے، جن میں سے بیس لڑکے تھے، اور باقی لڑکیاں تھیں،

آپ کی اولاد نرینہ میں سے مشہور یہ ہیں،

(۱) حضرت شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ (۲) حضرت شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ (۳) حضرت شیخ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ (۴) حضرت شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ (۵) حضرت شیخ عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ (۶) حضرت شیخ محمد عیسٰی رحمۃ اللہ علیہ (۷) حضرت شیخ یحیےٰ رحمۃ اللہ علیہ (۸) حضرت شیخ موسٰی رحمۃ اللہ علیہ (۹) حضرت شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ (۱۰) حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ

---

[1] فوات الوفیات جزء ثانی صت ۱۲ ابنہ رح

Marfat.com

تفصیلی حالات

مناسب معلوم ہوتا ہے، کہ آپ کے صاحبزادوں کے حالات کسی قدر تفصیل کے ساتھ قلمبند کئے جائیں،

(۱) حضرت شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ

ولادت آپ سب سے بڑے صاحبزادہ ہیں، آپ کی ولادت بمقام بغداد ماہ شعبان ۵۲۳ھ ہجری میں ہوئی،

تحصیل علوم آپنے زیادہ تر اپنے والد ماجد کو حدیث سنائی اور انہیں سے تفقہ حاصل کیا، علاوہ ازیں آپ نے ابن الحسین وابن الزاغونی وابوغالب ابن البناؒ وغیرہ شیوخ کو بھی حدیث سنائی، تحصیل علوم کے لیے آپنے عجم کے دُور دراز بلاد کا بھی سفر کیا،

درس وتدریس الغرض تحصیل علوم کے بعد آپنے بیس سال کی عمر میں ۵۴۳ھ ہجری کے اندر اپنے والد ماجد کے سامنے انہی کے مدرسہ میں نہایت سرگرمی اور جدوجہد کے ساتھ درس وتدریس کا کام شروع کر دیا، پھر اپنے والد بزرگوار کی وفات کے بعد وعظ گوئی کی، فتوے دیئے،

آپ وعظ گوئی میں ید طولیٰ رکھتے تھے، آپکا وعظ دلچسپ اور ظرافت آمیز ہوا کرتا تھا، شیریں کلام کے لقب سے آپ مشہور تھے۔

بہت سے لوگوں نے آپ سے علم وفضل حاصل کیا، چنانچہ شریف حسینی بغدادیؒ اور احمد بن عبدالواسع بن امیرکا وغیرہ علماء آپہی کے تلامذہ میں سے ہیں

اخلاق وعادات آپ نہایت بامروت، کریم النفس، حلیم الطبع، منکسر المزاج، صاف گو اور صاحب جود وسخا شخص تھے

خلیفہ ناصر الدین نے ستم رسیدہ مظلوموں کی امداد ومعاونت [illegible] اُن کی فریادرسی

Marfat.com

پر آپ کو مامور کیا تھا،

وفات آپنے بغداد کے اندر پچیس شوال ۵۹۳ھ ہجری میں شب کے وقت وفات پائی، اور وہیں مقبرہ حلبہ میں مدفون ہوئے،

اولاد آپ کی اولاد میں سے مشہور شیخ عبد السلام ہیں، آٹھ ذی الحجہ ۵۴۸ھ ہجری کو آپ تولد ہوئے، اور تین رجب المرجب ۶۱۱ھ ہجری کو بغداد ہی میں آپ نے وفات پائی، اور مقبرہ حَلبَہ میں مدفون ہوئے،

آپ حنبلی المذہب تھے، آپنے اپنے والد ماجد اور اپنے جد امجد حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے تفقہ حاصل کیا، پھر آپ نے مدت تک درس وتدریس کے کام کو سرانجام دیا، متعدد امور مذہبی کے آپ متولی رہے، چنانچہ کسوۂ بیت اللہ شریف کے بھی آپ متولی رہے، اس اثناء میں آپنے حج بھی ادا کیا،

(۲) حضرت شیخ حافظ عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ

ولادت آپ کے صاحبزادوں میں سے قدوۃ العارفین عمدۃ الکاملین حضرت شیخ حافظ عبد الرزاق ہیں، آپ ۱۸، ذیقعد ۵۲۸ھ ہجری کو تولد ہوئے

آپکا علم وفضل آپنے اپنے والد بزرگوار سے تفقہ حاصل کیا، اور حدیث سنی، علاوہ ازیں آپنے ابو الحسن محمد بن الصائغ رح،

قاضی ابو الفضل محمد الارسوی رح، ابو القاسم سعید بن البناء رح، حافظ ابو الفضل محمد بن ناصر رح ابو بکر محمد بن الزاغوانی رح، ابو المظفر محمد الہاشمی، ابو المعانی احمد بن علی بن السمین رح اور ابو الفتح محمد بن البطر رح وغیرہ سے بھی حدیث سنی،

آپ حافظ حدیث وفقیہ حنبلی المذہب تھے، آپنے حدیث سنائی اور لکھوائی بھی، آپ درس وتدریس اور بحث مباحثہ کا شغلہ بھی رکھتے تھے،

آپ نے بہت سے لوگوں کو اجازت حدیث دی، چنانچہ شیخ شمس الدین عبد الرحمن رح، شیخ کمال عبد الرحیم رح، شیخ احمد بن شیبان رح، اور اسمٰعیل العسقلانی وغیرہ

لہ جیسا کہ ذہبی ابن خلیل وغیرہ دیگر بہت سے لوگوں سے مروی ہے، اور ابن رجب نے اپنے طبقات میں بیان کیا ہے ۱۲ منہ رح

Marfat.com

نے آپ سے اجازت حدیث حاصل کی،

اخلاق حسنہ آپ ثقاہت وصداقت، تواضع وانکسار، عصمت وعفاف اور صبر وشکر میں مشہور تھے، آپ عموماً عوام الناس سے کنارہ کش رہتے، اور ضروریات دینی کے سوا تھوڑا کئے کبھی باہر نہ نکلتے، باوجود عسرت کے بھی آپ مجسّمۂ سخاوت تھے، طلباء سے نہایت اُنس رکھتے تھے

وفات آپ نے ۶ رشوال ۶۰۳ھ ہجری کو ہفتہ کے دن بغداد ہی میں وفات پائی، اور وہیں باب حرب میں آپ مدفون ہوئے،

ابن نجار نے بیان کیاہے، کہ آپ کے جنازہ کی نماز پر اسقدر خلقت جمع ہو گئی تھی، کہ مجبوراً بیرون شہر میں آپ کا جنازہ لیجاکر نماز پڑھی گئی، لیکن پھر بھی ہزارہا مشتاقان محروم رہ گئے، اس لئے کثرت ہجوم کیوجہ سے آپ کے جنازہ کو جامع رُصافہ، باب تربۃ الخلفاء، باب الحریم، مقبرہ امام احمد بن حنبل وغیرہ مختلف مقامات میں لے جاکر کئی بار نماز پڑھی گئی،

آپ کے جنازہ میں اسقدر لوگ شریک تھے، کہ کبھی جمعہ وعیدین میں بھی نہیں ہوئے تھے،

حضرت شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

کی

اولاد

(۱) شیخ سلیمانؒ آپ کے صاحبزادوں میں سے شیخ سلیمانؒ ہیں ۵۵۳ھ ہجری میں آپ کی ولادت ہوئی، اور ۹ رجمادی الآخر ۶۱۱ھ ہجری کو آپ داعی اجل کو لبیک کہ کر دار ابدی کی جانب کوچ کر گئے، اور اپنے والد ماجد کے قریب مقبرہ حَلبَہ میں مدفون ہوئے، آپ نے بہت سے شیوخ سے حدیث سُنی، آپ اپنے وقت کے قطب تھے۔

(۲) شیخ عبدالرحیم منجملہ آپ کے صاحبزادوں کے شیخ عبدالرحیم ہیں، آپ نے خدیث شہرہ بنت الأبری اور خدیجہ بنت احمد النہروانیؒ

وغیرہ سے سنی، آپ کا تولد ۱۴ ذیقعدہ ۵۳۲ھ ہجری کو ہوا، اور بغداد ہی میں ۶۰۶ھ ہجری کو آپنے وفات پائی، اور باب حرب میں مدفون ہوئے

(۳) شیخ اسمٰعیل رح

منجملہ آپ کے صاحبزادوں کے شیخ اسمٰعیل رح ہیں، آپ نے بہت سے لوگوں سے تفقہ حاصل کیا، اور حدیث سنی اور بیان کی، آپ زہد وتقوے اور فقر وتصوف سے آراستہ تھے، شریعت و طریقت کے بڑے پابند تھے، گوشہ نشینی آپ کا شیوہ تھا،

بغداد ہی میں آپ کا انتقال ہوا، اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرہ میں مدفون ہوئے، آپ کی تاریخ تولد یا سن وفات کے متعلق کچھ پتہ نہیں

(۴) شیخ ابوالمحاسن فضل اللہ رح

منجملہ آپ کے صاحبزادوں کے شیخ ابوالمحاسن فضل اللہ رح ہیں، آپنے اپنے والد ماجد، اپنے عم بزرگ، اور دیگر بہت سے شیوخ سے حدیث سنی، ماہ صفر ۶۵۶ھ ہجری کو بغداد ہی میں آپ تاتاریوں کے ہاتھ شہید ہوئے،

(۵) شیخ ابوصالح نصر رح

منجملہ آپ کے صاحبزادوں کے حضرت شیخ ابوصالح نصر رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپکی ولادت ۱۴ ربیع الاول ۵۳۴ھ ہجری کو ہوئی، آپنے اپنے والد وعم بزرگوار سے بالخصوص اور فضلائے وقت سے بالعموم حدیث سنی، آپ حنبلی المذہب تھے، درس وتدریس اور بحث ومباحثہ کا بھی مشغلہ کیا کرتے تھے،

آٹھ ذیقعدہ ۶۲۲ھ ہجری کو آپ خلیفہ الظاہر بامر اللہ کیطرف سے قاضی القضاۃ مقرر ہوئے، اور خلیفہ موصوف کی حیات تک آپ منصب قضا پر مامور ہوئے، آپ حنابلہ میں سے پہلے شخص ہیں، جو قاضی القضاۃ کے لقب سے پکارے گئے،

خلیفہ المستنصر باللہ نے اپنے ابتدائی عہد خلافت سے چار ماہ کے بعد آپ کو منصب خلافت سے معزول کر دیا تھا، باوجود اس کے کہ آپ منصب قضا پر مامور تھے، لیکن آپ کے اخلاق وعادات، آپ کے حلم وعفو، اور آپ کی تواضع وانکساری میں مطلقاً کچھ بھی تغیر نہیں ہوا تھا،

آپ اعلےٰ درجہ کے محقق، عارف، فقیہ، مناظر، محدث، عابد، زاہد، مقرر، محرر،

Marfat.com

واعظ شیریں کلام، خوش طبع اور متین تھے، فروعات مذہبیہ میں آپ کے معلومات نہایت وسیع تھے،

جب آپ کو خلیفہ المستنصر باللہ نے منصب قضا سے معزول کیا، تو آپ نے اس بارگراں کے سر سے اُتر جانے پر حسب ذیل اشعار میں شکریہ ادا کیا ؎

حَمِدْتُ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمَّا
قَضٰی لِیْ بِالْخَلَاصِ مِنَ الْقَضَاءِ
وَلِلْمُسْتَنْصِرِ الْمَنْصُوْرِ اَشْکُرُ
وَاَدْعُوْا فَوْقَ مُعْتَادِ الدُّعَاءِ

ترجمہ

(۱) میں اللہ تعالے کا شکر ادا کرتا ہوں، کہ اُس نے قضا سے نجات پانا میرے لئے مقرر کیا تھا،

(۲) میں خلیفہ مستنصر منصور کا بھی مشکور ہوں، اور اُس کے لئے معمول سے زیادہ دعائے خیر کرتا ہوں،

معزول ہونے کے بعد آپ مدرسہ حنابلہ میں درس و تدریس اور افتاء کا کام کرنے لگے فقہ میں آپ نے کتاب اِرْشَادُ الْمُبْتَدِئِیْنَ تصنیف کی، جماعت کثیرہ نے آپ سے تفقہ حاصل کیا، انہی امور کا بیان کرتے ہوئے صرصری نے آپ کی مدح میں قصیدہ لامیہ لکھا، جس کا ایک شعر ذیل میں درج ہے ؎

وَفِیْ عَصْرِنَا قَدْ کَانَ فِی الْفِقْهِ قُدْوَةً
اَبُوْ صَالِحٍ نَصْرٌ بِکُلٍّ مُؤَمَّلٍ

یعنی اس وقت فقہ میں حضرت شیخ ابو صالح نصر امام وقت ہیں، وہ ہر ایک امیدوار کے لئے معین و مددگار ہیں،

معزولی کے کچھ عرصہ بعد خلیفہ مستنصر نے آپ کو اپنے مسافرخانہ کا جو دیر روم کے نام سے مشہور تھا، متولی کر دیا تھا، گو آپ کو اُس نے منصب قضا سے معزول کر دیا تھا تاہم اُس کی نظروں میں آپ کی ویسی ہی عزت و وقعت تھی،

Marfat.com

۶ ر شوال ۶۶۳ھ ہجری کو بغداد ہی میں آپ نے وفات پائی، اور باب حرب میں مدفون ہوئے

آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ ابو موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ ابو نصر محمد رحمۃ اللہ علیہ تھے، جو دونوں کے دونوں اعلیٰ درجہ کے عالم تھے، عبادت و ریاضت، زہد و تقویٰ، انکسار و نیستی اور وجد و جذبہ میں ایک دوسرے پر سبقت لے گئے ہوئے تھے، درس و تدریس اور افتاء کا شغلہ رکھتے تھے،

آپ کی ایک صاحبزادی تھی، جس کا نام زینب تھا، خوش سیرت، کریم النفس وجیہہ، متواضع اور نہایت متین تھیں،

(۳) حضرت شیخ ابوبکر عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ

ولادت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ کے صاحبزادوں میں سے حضرت شیخ ابوبکر عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ ہیں، ۲۷ر یا ۲۸ر شوال ۵۳۲ھ ہجری میں آپ کا تولد ہوا،

علم و فضل آپ نے اپنے والد ماجد اور ابن منصور عبد الرحمٰن بن محمد القزاز وغیرہ سے حدیث سنی، اور تفقہ حاصل کیا، تحصیل علوم کے بعد آپ نے وعظ بھی کہا، درس و تدریس کا کام بھی انجام دیا، بہت سے علماء و فضلاء آپ سے مستفید ہوئے،

آپ نہایت ہی متقی، متدین، صالح، متشرع، پرہیزگار اور صاحب ریاضت و مجاہدہ تھے، انکسار و افتقار اور غربت و خاموشی کے ساتھ موصوف تھے،

۵۸۰ھ ہجری میں آپ بغداد کو خیر باد کہکر جبال چلے گئے، اور وہیں آپ نے سکونت اختیار کی،

وفات ۸ار ربیع الاول ۶۰۲ھ ہجری کو جبال میں آپ نے وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے،

Marfat.com

آپکی اولاد | آپ کے صاحبزادوں میں سے شیخ محمد ہیں، آپکا انتقال بھی جبال میں ہوا، اور وہیں مدفون ہوئے آپ جید عالم، مستقیم الاحوال، قائم اللیل صائم النہار تھے، آپ سے لوگوں کو باطنی علوم کے بہت کچھ فوائد پہنچے، آپ کے ایک صاحبزادہ تھا جسکا نام شیخ صالح شر شیق تھا،

حضرت شیخ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی ایک صاحبزادی بھی تھیں، جن کا نام شیخۃ النساء زہرہ تھا۔

(۴) حضرت شیخ عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادوں میں سے حضرت شیخ عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

تحصیل علوم اور درس و تدریس | آپ نے اپنے والد بزرگوار اور ابوالحسن بن خرماد سے حدیث سنی، اور تفقہ حاصل کیا، پھر آپ نے درس و تدریس کا کام شروع کردیا۔ حدیث بیان کی، فتوے دیئے، وعظ کہا، اور تصوف میں جواہر الاسرار اور لطائف الانوار وغیرہ کتب تصنیف کیں،

پھر آپ مصر چلے گئے، اور وہاں جاکر بھی آپنے بکمال فصاحت و بلاغت وعظ گوئی کی، اور حدیث بھی بیان کی۔

اہالیان مصر میں سے ابوتراب ؒ، ربیعہ بن الحسن ؒ، مسافر بن یعمر المصری ؒ، حامد بن احمد الارتاجی ؒ، محمد بن محمد الفقیہ المحدث ؒ، عبدالخالق بن صالح القرشی الاموی المصری ؒ وغیرہ نے آپ سے حدیث سنی،

مذاق شعر و سخن | آپکو شعر و سخن کا بھی مذاق تھا، چنانچہ مندرجہ ذیل اشعار آپ ہی کے کہے ہوئے ہیں،

تَحَمَّلْ سَلَامِیْ نَحْوَ اَرْضِ اَحِبَّتِیْ
وَقُلْ لَهُمْ اِنَّ الْغَرِیْبَ مُشَوَّقٌ

Marfat.com

تم میرے احباب کیطرف جاؤ، تو اُن سے میرا اسلام عرض کرکے یہ کہدینا، کہ وہ غریب الوطن تمہارے اشتیاق محبت سے بھرا ہوا ہے،

فَاِنْ سَئَلُوْا کُمْ کَیْفَ حَالِیْ بَعْدَھُمْ

فَقُوْلُوْا بِنِیْرَانِ الْفِرَاقِ حَرِیْقٌ

پھر اگر وہ تم سے میرا اور کچھ حال دریافت کریں، تو کہدینا، کہ وہ بس تمہاری آتش فراق سے سوزاں ہے،

فَلَیْسَ لَهٗ اِلْفٌ یَسِیْرُ بِقُرْبِھِمْ

وَلَیْسَ لَهٗ نَحْوَ الرُّجُوْعِ طَرِیْقٌ

اُس کا کوئی بھی ایسا رفیق نہیں ہے، جو اُسے اُس کے احباب کے پاس پہنچا دے، غرض اُس کے تمہارے پاس آنے کی کوئی بھی صورت نہیں ہے،

غَرِیْبٌ یُقَاسِیْ الْھَمَّ فِیْ کُلِّ بَلْدَةٍ

وَمَنْ بِغَرِیْبٍ فِی الْبِلَادِ صَدِیْقٌ

اپنی غربت کی وجہ سے وہ جہاں جاتا ہے، مصائب جھیلتا ہے، اور ظاہر ہے کہ بلاد اجنبیہ میں مسافر کا کون غمخوار بنتا ہے،

وفات | تاریخ وفات سے متعلق ابن نجار اپنی تاریخ میں بیان کرتے ہیں، کہ میں نے آپ کے مزار مبارک پر لکھا دیکھا، کہ بارہویں رمضان المبارک ۵۶۳ھ ہجری کو آپ نے وفات پائی،

آپ کی ذریت | بلاد حلب خصوصاً قریہ یاعو میں کئی قبیلے ایسے ہیں جو اپنے آپ کو حضرت شیخ عیسیٰ رحمۃ اللہ کی ذریت سے ثابت کرتے ہیں، اور عام وخاص بھی اُن کی عزت وتعت کرتے ہیں، مگر اُن کی نسبت تحقیق معلوم نہیں کہ آیا فی الحقیقت وہ حضرت شیخ عیسیٰ علیہ الرحمۃ کی اولاد سے ہیں، یا کسی اور کی ذریت سے،

Marfat.com

(۵) حضرت شیخ عبد الجبار رحمۃ اللہ علیہ

حضور غوثیت مآب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادوں میں سے حضرت شیخ عبد الجبار رحمۃ اللہ علیہ ہیں،

تحصیل علم آپ نے اپنے والد بزرگوار سے تفقہ حاصل کیا، اور شیخ ابو منصور رح اور قزازؒ وغیرہ سے حدیث سُنی، آپ خوشنویس تھے، آپ صوفی منش اور صاحب ریاضت و مجاہدہ تھے، تشرع واتباع، تبتل وانقطاع، فقر و قناعت اور انکسار مسکنت میں یگانۂ وقت تھے،

وفات آپ کی وفات عین عالم شباب میں مورخہ ۱۹ ذی الحجہ ۵۷۵ھ ہجری کو ہوئی اور بغداد کے اندر ہی محلہ حلبہ میں اپنے والد بزرگوار کے مسافر خانہ میں مدفون ہوئے،

(۶) حضرت شیخ یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

ولادت منجملہ آپ کے صاحبزادوں کے حضرت شیخ یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ ہیں، آپ کی ولادت ۵۵۰ھ ہجری میں ہوئی،

علم و فضل آپ نے اپنے والد ماجد اور شیخ محمد عبد الباقی رحؒ سے تفقہ حاصل کیا اور حدیث سنی، آپ حسن سیرت و مکارم اخلاق میں یگانہ وانکسار وایثار نفس میں منفرد وقت تھے، بہت سے لوگوں کو آپ سے استفادہ ہوا،

آپ اپنے تمام بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے، آپ اپنے صغر سن سے ہی مصر چلے گئے تھے، اور وہیں پر آپ کے فرزند تولد ہوا، جسکا آپ نے عبد القادر نام رکھا تھا، پھر آپ اپنی کبر سنی میں مع فرزند بغداد واپس آئے، اور تادم حیات وہیں پر مقیم رہے،

بشارتِ ولادت شیخ عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، کہ ایک دفعہ ہمارے والد بزرگوار سخت علیل ہوگئے، حتیٰ کہ نصیب اعداء ان کے بچنے تک کی کوئی اُمید باقی نہ رہی اسلئے ہم سب آپ کے ارد گرد

Marfat.com

بیٹھے ہوئے آبدیدہ ہو رہے تھے، کہ اتنے میں آپ کو کسی قدر افاقہ ہوا، آپ نے فرمایا، کہ میں ابھی مرونگا نہیں، تم گریہ وزاری نہ کرو، میری پشت میں ابھی یحییٰ باقی ہے، اسکا تولد ہونا ضروری ہے،

ہم نے خیال کیا، کہ شاید آپ بیہوشی کی حالت میں فرما رہے ہیں، غرض پھر آپ کو صحت ہو گئی، اور آپ ایک حبشیہ لونڈی سے ہم بستر ہوئے، جس کے بطن سے ایک فرزند تولد ہوا، جسکا نام آپنے یحییٰ رکھا،

وفات آپ نے ۶۰۰ھ ہجری میں وفات پائی، اور اپنے والد بزرگوار کے مسافر خانہ میں اپنے برادر مکرم شیخ عبدالوہاب کے ہم پہلو مدفون ہوئے

(۷) حضرت شیخ موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ

ولادت آپ کی ولادت ربیع الاول ۵۳۵ھ ہجری میں ہوئی،

علم دین آپ نے اپنے والد بزرگوار اور شیخ سعید بن البنآ سے تفقہ حاصل کیا، اور حدیث سنی، آپ دمشق میں چلے گئے تھے، اور وہیں آپنے توطن بھی اختیار کیا، آپ وہاں افادہ و افاضۂ طالبین میں مشغول رہے،

آپ کثیر السکوت اور طویل المراقبہ تھے، انکسار و افتقار سے متصف تھے، مذہب آپ کا حنبلی تھا

وفات اخیر عمر میں آپ امراض کے آماجگاہ بنے ہوئے تھے، شروع جمادی الاخری ۶۱۸ھ ہجری محلہ عقیبیہ دمشق میں آپنے وفات پائی، مدرسہ مجاہدیہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھی گئی، اور جبل قاسیون میں آپ مدفون ہوئے

آپ نے اپنے برادران میں سب سے اخیر وفات پائی،

(۸) حضرت شیخ ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ

آپ نے صرف اپنے والد بزرگوار ہی سے تفقہ حاصل کیا، اور حدیث سنی، آپ صاحب اذواق و مواجید اور صاحب سرور و ولولہ تھے، رات کا وقت اکثر طور پر توبہ و استغفار اور گریہ وزاری میں گذارا کرتے تھے، غربت و خاموشی کے ساتھ موصوف

Marfat.com

تھے، بہت سے لوگوں کو آپ کے ذریعہ سے فنا و بقا حاصل ہوا،

آپ واسط چلے گئے، اور ۵۹۲ھ ہجری میں وہیں پر آپ نے وفات پائی،

(۹) حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ

آپنے اپنے والد ماجد سے تفقہ حاصل کیا، اور سعید بن البنا و ابو الوقت وغیرہ شیوخ سے حدیث سُنی، بہت سے لوگ آپ سے مستفید و مستفیض ہوئے،

پچیس ذی قعدہ ۶۰۰ھ ہجری کو بغداد میں آپ کا انتقال ہوا، اور وہیں مقبرہ حلبہ میں آپ مدفون ہوئے،

(۱۰) حضرت شیخ عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

آپنے بھی اپنے والد ماجد اور سعید بن البنا سے حدیث سُنی، آپ ظاہری و باطنی علوم کے جامع اور صاحب ریاضت و مجاہدہ تھے، بکثرت لوگوں نے آپ سے فیوض و برکات حاصل کئے،

آپ کی ولادت ۵۰۸ھ ہجری کو ہوئی، اور ۷ ار صفر ۵۸۹ھ ہجری کو بغداد کے اندر آپ نے انتقال فرمایا،

مشاہیر خلفاء

جن علماء نے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے شریعت و طریقت کا خرقہ پہنا، اور خلافت و اجازت حاصل کی، ان کی تعداد تو بہت ہے، مگر یہاں صرف مشاہیر کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں،

(۱) امام ابو عمرو عثمان بن مرزوق بن حمید بن سلامت قرشیؒ (۲) فخر الفقہاء قاضی ابو یعلیؒ (۳) حضرت ابو الفتح نصر بن فتیان بن مطر تمنیؒ (۴) حضرت شیخ امام ابو محمد محمود بن عثمان جوتہ فروشؒ (۵) حضرت شیخ ابو محمد عبد اللہ

Marfat.com

بن خشابؒ (۶) حافظ ابو الخیر عبد المغیث بن زہیر بن زرادبن علوی حربیؒ (۷) امام ابو عمرو عثمان بن اسمٰعیل بن ابراہیم سعدی ملقب بہ شافعی زمانؒ (۸) حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم بن ثابت المعروف ابن الکیرانیؒ (۹) حضرت شیخ ابو محمد رسلان بن عبداللہ بن شعبانؒ (۱۰) شیخ العارفین ابو السعود احمد بن ابی بکر حریمی عطارؒ (۱۱) حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابی المعالی آوانیؒ (۱۲) حضرت شیخ ابو عبداللہ بن سنانؒ (۱۳) حضرت شیخ ابو علی حسن بن عبداللہ بن رافع انصاریؒ (۱۴) حضرت شیخ محمد ابو طلحہ بن مظفرؒ (۱۵) حضرت شیخ ابو الخلیل احمد بن السعد بن وہب بن علی بغدادیؒ (۱۶) تاج العلماء حضرت شیخ ابو البقاء محمد ازہری (۱۷) حضرت علامہ ابو الحسن علی بن احمد بن وہب ازجیؒ (۱۸) قاضی القضاۃ حضرت ابو الحسن علیؒ (۱۹) قاضی القضاۃ علامہ ابو القاسم عبد الملک بن عیسیٰ بن ادریس ماردینی شافعیؒ (۲۰) حضرت قاضی ابو طالب عبد الرحمٰن مفتی عراق (۲۱) شیخ امام ابو اسحٰق ابراہیم بن مربیل بن نصر مخزومیؒ (۲۲) حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد بن رسلان بن عبداللہ فقیہ شافعیؒ (۲۳) علامہ ابو بکر عبداللہ بن نصر بن حمزہ تیمی بکری صدیقی بغدادی مفتی عراق (۲۴) حضرت شیخ ابو محمد عبد الجبار بن ابی الفضل بن فرج بن حمزہ ازجی ثقفی حصریؒ (۲۵) حضرت علامہ فقیہ ابو الحسن علی بن ابی طاہر بن ابراہیمؒ (۲۶) امام ابو عبداللہ عبد الغنی بن عبد الواحد مقدسی (۲۷) امام ابو عمر محمد بن احمد بن محمد قدامہ مقدسیؒ (۲۸) امام ابو اسحٰق ابراہیم بن عبد الواحد مقدسی (۲۹) شیخ امام موفق الدین ابو محمد عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ مقدسیؒ (۳۰)

---

(۵) آپ نے حضور غوثیت مآب سے علم حاصل کیا اور خرقہ پہنا، حضور کی وفات کے بعد آپ نے حضور کی پاک زندگی کے مقدس حالات ایک کتابی صورت میں قلمبند کئے، جس کا نام "انوار الناظر فی معرفۃ اخبار الشیخ عبد القادر" رکھا آپ عراق کے مفتی تھے۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں سب سے قبل جو کتاب میدان تصنیف میں نکلی، وہ یہی انوار الناظر تھی ۱۲ منہ رحمہ

قاضی القضاۃ حضرت شیخ ابو الفتح محمد بن قاضی ابو العباس احمدؒ (۳۱)
حضرت شیخ ابو محمد عبد اللہ بن حسین بن ابی الفضل جبائیؒ (۳۲) فخر القراء
والفقہا حضرت شیخ ابو القاسم خلف بن عیاش بن عبد العزیز مصریؒ (۳۳)
رأس المتکلمین حضرت شیخ امام نجم الدین ابو الفرج عبد المنعم بن علی بن
نصیر بن صیقل حرانیؒ (۳۴) اُستاد الفقہا حضرت شیخ ابو الحسن علی بن
ابراہیم بن حداد یمنیؒ (۳۵) حضرت شیخ ابو محمد عبد اللہ اسدیؒ[لہ] (۳۶)
حضرت شیخ ابو حفص عمر بن احمد یمنیؒ (۳۷) حضرت شیخ ابو محمد مدافع بن
احمدؒ (۳۸) حضرت شیخ ابو اسحٰق ابراہیم بن البشارۃ بن یعقوب عدنیؒ
(۳۹) حضرت شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود بن ابی العز بغدادی (۴۰)
حضرت شیخ صالح ابو عبد اللہ شاہ میر بن محمد بن نعمان جیلانیؒ (۴۱)
حضرت شیخ ابو عبد اللہ ابطائحی بعلبکیؒ (۴۲) حضرت شیخ علامہ امام ابو محمد ابراہیم
بن محمود بعلبکیؒ (۴۳) حضرت شیخ امام ابو الحرم مکی بن امام ابو عمرو عثمان
بن اسمٰعیل بن ابراہیم سعدیؒ (۴۴) حضرت شیخ ابو البقا صالح بہاؤ الدین
نور الاسلامؒ (۴۵) حضرت شیخ امام ابو البقا[ؒ] عبد اللہ بن حسین بن عبد اللہ
عکبری بصری نابیناؒ (۴۶) حضرت شیخ ابو محمد عبد الرحمٰن ابن امام ابو حفص
عمر بن غزال واعظؒ (۴۷) حضرت شیخ ابو عبد اللہ محمد بن شیخ امام ابو محمد
محمود جوتہ فروش (۴۸) حضرت شیخ ابو العباس احمد بن شیخ ابو بکر احمدؒ (۴۹)
حضرت شیخ ابو بکر عتیق بن ابی الفضلؒ (۵۰) امام حافظ ابو محمد عبد اللہ بن

[لہ] انہوں نے حضور غوثیت مآب علیہ الرحمۃ سے حج کے موقع پر خرقہ لیا تھا ۱۲ منہ رح [ؒ] آپ فقہا
نحویوں، فرضیوں، لغویوں، اصولیوں کے سردار مختلف علوم کے امام اور متعدد تصانیف کے مصنف تھے جب
آپ حضور غوثیت مآب کی مجلس میں پہلی دفعہ گئے، تو آپ نے دل میں کہا، کہ میں اس عجمی کے کلام کو کیا سنونگا
ابھی آپ کے دل میں یہ خیال آیا ہی تھا، کہ حضور غوثیت مآب نے اپنا کلام قطع کر کے فرمایا، کہ اے
دل اور آنکھ کے اندھے تو اس عجمی کے کلام کو کیا سنے گا، بس اس کے سنتے ہی آپ نہ
رہ سکے، اور منبر کے پاس جا کر حضور کے قدموں پر گر پڑے، حضور نے کچھ دیر توجہ دی، پھر
آپکو خلعت خرقہ سے سرفراز فرمایا، ۱۲ منہ رح

Marfat.com

ابی نصر محمود بن المبارک خباندی معروف تاج الحفاظ رح (۵۱) حضرت شیخ
حافظ ابو عبداللہ محمد بن ابی المکارم نفضل بن بختیار بن ابی نصر یعقوبی رح
(۵۲) حضرت علامہ ابو عبد الملک ذیال بن ابی المعالی بن راشد بن نبهان
عراقی رح (۵۳) حضرت شیخ امام ابو احمد رح (۵۴) حضرت شیخ امام ابو الفرج
عبد الرحمٰن بن شیخ ابو العلی نجم بن شرف الاسلام ابو البرکات عبد الوہاب
(۵۵) حضرت شیخ ابو المجد عیسیٰ بن امام موفق الدین ابو محمد عبداللہ بن
احمد بن محمد قدامہ مقدسی رح (۵۶) حضرت شیخ ابو موسیٰ عبداللہ بن حافظ
ابو محمد عبد الغنی بن عبد الواحد مقدسی رح (۵۷) حافظ ابو عبداللہ محمد بن
عبد الواحد بن عبد الرحمٰن مقدسی رح (۵۸) حضرت شیخ ابو الفتوح یحییٰ
بن شیخ ابو السعادت سعد اللہ بن حسین رح (۵۹) حضرت شیخ ابو الفتوح
نصر بن ابی الفرج محمد بن علی بغدادی (۶۰) حضرت شیخ ابو محمد یوسف
بن المظفر بن شجاع عاقولی ازجی صہار رح (۶۱) حضرت شیخ ابو العباس
احمد بن اسمٰعیل بن ابی البرکات مبارک بن حمزہ بن حسین بن ازجی رح
(۶۲) حضرت شیخ فقیہ ابو الفضل اسحٰق بن احمد رح (۶۳) حضرت شیخ امام
ابو القاسم ہبتہ اللہ بن احمد رح (۶۴) حضرت شیخ عبداللہ محمد بن سمدویہ
صریفینی رح (۶۵) حضرت شیخ علامہ اسحٰق بن ا[illegible] بن سعد داری علثی
حنبلی رح (۶۶) حضرت شیخ ابو طاہر بن شیخ ابو الع[illegible] احمد بن علی بن
خلیل بن ابراہیم بن خلیل جوسقی صرصری رح (۶۷) حضرت شیخ ابو بکر محمد بن
عمر بن ابی بکر بن عبداللہ ازجی رح (۶۸) حضرت شیخ ابو محمد عبد القادر بن
عثمان بن ابی البرکات رح (۶۹) حضرت شیخ ابو محمد عبد العزیز بن دلف بن
ابی طالب بغدادی رح (۷۰) حضرت شیخ ابو محمد عبد العظیم بن شیخ ابو محمد
عبد الکریم بن محمد مصری رح (۷۱) حضرت شیخ امام حافظ ابو منصور عبداللہ بن
محمد بن ولید بغدادی رح (۷۲) حضرت شیخ ابو الفرج عبد المحسن رح (۷۳)
حضرت شیخ امام ابو محمد ابراہیم بن محمود بن جوہر بعلبکی رح (۷۴) حضرت
شیخ فقیہ ابو عبداللہ محمد بن حسین بن عبداللہ بن عیسیٰ بن ابی الرجال

Marfat.com

یونینی بعلبکیؒ (۵۔۷) حضرت شیخ صوفی ابو عبد اللہ محمد بن عبد الصمد بن ابی عبد اللہ بن حمائل بن خلیل بن راشد انصاریؒ،

بعض اکابر مشائخ کا تذکرہ

اور

آپ کی عظمت و بزرگی کا زبردست ثبوت

اب آخر میں میں ضروری سمجھتا ہوں، کہ اُن اکابر مشائخ[1] میں سے صرف چند ایک کے مناقب و حالات ذرا تفصیل کے ساتھ قلمبند کروں، جنہوں نے آپ کے ظہور کے متعلق بشارات دی تھیں، یا جن سے آپنے علم طریقت حاصل کیا تھا، یا جنہوں نے آپ کی حیات میں آپ کے کمالات اور آپ کی بزرگی و عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کی مدح سرائی کی تھی، تاکہ کم از کم اتنا تو معلوم ہو جائے کہ آپ کا مرتبہ اور پایہ کسقدر بلند ہے۔

ان سب اکابر مشائخ کے اسمائے گرامی سیرت میں جابجا گذر چکے ہیں، اب اُن کے قدرے تفصیلی حالات ملاحظہ ہوں،

(۱) حضرت شیخ ابوبکر بن ہوار بطائحی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کُردوں کے ایک قبیلہ ہوار میں سے تھے، آپ عراق کے پہلے شیخ ہیں جنہوں نے عراق میں مشیخیت کی بنیاد قائم و مضبوط کی،

آپ نہایت خلیق، متواضع، متبع شرع اور صاحب کرامات تھے، حقائق و معارف اور علوم موارد میں آپ کا قدم راسخ تھا،

آپکے ابتدائی حالات

کہتے ہیں، کہ ابتدا میں آپ لوٹ مار کیا کرتے تھے، آپ کے ساتھ اور بھی

---

[1] ان سب مشائخ کے حالات بہجۃ الاسرار کے آخری حصہ میں مذکور ہیں ۱۲ منہ رح

Marfat.com

بہت سے لوگ اس کام میں شریک تھے، ایک رات آپ نے ایک عورت کو اپنے شوہر سے کہتے ہوئے سُنا، کہ تم یہیں اُتر جاؤ، ایسا نہ ہو، کہ آگے جاکر ابن ہوار اور اس کے ساتھی ہمیں پکڑلیں، اس آواز کا آپ کے کان میں پڑنا ہی تھا، کہ بے اختیار ٹپ ٹپ آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے، اور آپ نے زار زار رونا شروع کردیا اور فرمانے لگے، کہ افسوس! **لوگ مجھ سے ڈرتے ہیں، اور میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا،**

غرض یہ آواز آپ کے لئے اکسیر ہوگئی، آپ معاً تائب ہوگئے، اور آپ کے رفقا نے بھی توبہ کی،

پھر آپ کسی ایسے عارف اعظم کسی ایسے مصلح اکبر اور کسی ایسے شیخ طریقت کی جستجو میں نکلے، جو نفس کی سرکشی کو مٹا کر اس کی خواہشات کو معدوم کرکے اس کی اصلاح کرے، جو مسیحا بن کر روحانی بیماریوں کا علاج کرے، اور جو شیطان سے ہٹا کر رحمٰن تک پہنچادے،

مگر عراق میں اُسوقت کوئی ایسا شیخ طریقت مشہور و معروف نہ تھا، جو آپ کے عقدہ کو حل اور آپ کے مقصد کو پورا کرتا،

خرقۂ ولایت

الغرض آپ اسی جستجو اور تلاش میں تھے، کہ اچانک ایک رات خواب میں کیا دیکھتے ہیں، کہ حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں، آپ نے حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے خرقہ پہنایئے، حضور نے آپ سے فرمایا، کہ ابن ہوار! میں تمہارا نبی ہوں، اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کیطرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ تمہارے شیخ ہیں، **تم اپنے ہمنام سے خرقہ پہن لو،**

اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو ایک چادر اور ٹوپی پہنائی، اور آپ کے سر پر اپنا دست مبارک پھیر کر فرمایا، کہ خدائے تعالیٰ تمہیں برکت دے، پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ سے فرمایا، کہ ابوبکر! **تم عراق میں اہل طریقت کی سُنت زندہ کروگے**

Marfat.com

رجوع خلق جب آپ بیدار ہوئے، تو بعینہٖ آپنے وہی چادر اپنے جسم پر اور وہی ٹوپی اپنے سر پر پائی، بس پھر کیا تھا، تمام عراق میں چرچا ہوگیا، کہ ابن ہوازؒ مولا کا قرب حاصل کرچکے ہیں، چاروں طرف سے خلقت آپ پر ٹوٹ پڑی، ہزارہا مشائخ اور اہل سلوک آپ کی صحبت میں رہکر مستفید ہونے لگے،

آپکا کلام حقائق و معارف کے متعلق آپ کا کلام مشہور و معروف ہے، چنانچہ آپ نے فرمایا ہے، کہ حکمت عارفوں کے قلوب میں لسانِ تصدیق سے زاہدوں کے قلوب میں لسانِ تعظیم سے، نیک لوگوں کے قلوب میں لسانِ توفیق سے، مریدوں کے قلوب میں لسانِ ذکر سے اور محبّوں کے قلوب میں لسانِ شوق سے ناطق ہوا کرتی ہے،

نیز آپنے فرمایا، کہ خدائے تعالےٰ سے لو لگانا غیر سے جدائی اور غیر سے لو لگانا خدائے تعالےٰ سے جدائی کرنا ہے، جبکہ خدائے تعالےٰ اپنی ذات و صفات میں واحد ہے، تو طالب کو چاہیے، کہ یہ بھی سب سے تنہا ہوکر واحد ہوجائے، مشتاق کی یہ شان ہے، کہ سب کو چھوڑ کر محبوب کو اختیار کرے، تاکہ اس پر حقائق و معارف کے در کھل جائیں، اور لسانِ ازل غیب سے اپنی طرف بلائے،

آپ کی کرامات آپ کی کرامات مشہور اور زبان زد خلائق ہیں،

آپکے مزار پر گوشت کا نہ گلنا چنانچہ کہتے ہیں، کہ آپ کے مزار پر چربی، اور گوشت لٹکانے سے بالکل نہیں گلتا، بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے، کہ یہ آپ کی دعا کا اثر ہے،

شیر سے ہمکلامی حضرت شیخ ابو محمد شنبکی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، کہ ایک زمانہ میں مَیں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا، آپ تن تنہا جنگل میں تشریف رکھا کرتے تھے، اور شیر آپ کے قدموں پر لوٹا کرتے تھے،

ایک دفعہ میں نے آپ کے سامنے ایک بہت بڑا شیر بیٹھا دیکھا، ایسا معلوم ہوتا تھا، کہ گویا یہ آپ سے کچھ کہہ رہا ہے، اور آپ اسے جواب دے رہے ہیں،

جب شیر اُٹھکر چلا گیا، تو میں نے آپ سے دریافت کیا، کہ وہ کیا کہ رہا تھا، آپ نے فرمایا، کہ اُس نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ تین روز سے مجھے غذا نہیں ملی، اس لئے میں بھوکا ہوں، آج صبح کو میں نے خدا ئے تعالے سے فریاد کی، تو مجھے بتلایا گیا، کہ تیری غذا قریہ ہمامیہ میں ہے جسے تو مشقت کے بعد حاصل کریگا اس لئے میں اس تکلیف سے خائف ہوں تو اس وقت میں نے اُسے جواب دیا، کہ تیری داہنی جانب تجھے زخم پہنچیگا، جو ایک ہفتہ کے بعد اچھا ہو جائیگا،

شیخ شنبکیؒ فرماتے ہیں، کہ میں یہ سنتے ہی ہمامیہ گیا، جب وہاں پہنچا، تو کیا دیکھتا ہوں، کہ شیر وہاں موجود ہے، اُس کے دائیں بازو میں زخم ہے، اور وہ بکری کو کھینچے ہوئے جا رہا ہے، پھر ایک ہفتہ بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو میں نے دیکھا کہ شیر آپ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، اور اُس کا زخم بھی اچھا ہو چکا تھا،

کنوئیں کا پانی شیریں ہو جانا

نیز مشہور ہے، کہ ایک دفعہ آپ نے ایک کھاری کنوئیں میں وضو کیا، تو آپ کے وضو کرنے سے اس کا پانی شیریں ہو گیا، اور اُس میں بکثرت پانی آنے لگا،

احیائے موتیٰ

حضرت شیخ احمد بن ابی الحسن علی الرافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، کہ آپ کے پاس جنگل میں سے ایک عورت آئی، اور کہنے لگی، کہ میرا ایک ہی بیٹا تھا، وہ آج دجلہ میں غرق ہو گیا ہے، میں خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں، کہ آپ کو خدائے تعالے نے اتنی طاقت دی ہے، کہ میرے بیٹے کو میرے پاس لوٹا دیں، اگر آپ ایسا نہ کریں گے، تو میں قیامت کے دن خدا اور اس کے رسول سے شکایت کرونگی،

اس عورت کا کلام سُنکر آپ تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر فرمایا، کہ چل! مجھکو بتلا، کس جگہ تیرا لڑکا غرق ہوا ہے، وہ آپ کو لے کر دجلہ کے کنارے پر آئی، جب آپ قریب پہنچے، دیکھا، کہ اس کا بیٹا پانی پر مردہ تیر رہا ہے، آپ تیرتے ہوئے اُس کی لاش تک گئے، اور اُسے اپنے کندھے پر اُٹھا لائے، اور اُس کی ماں کو دیکر فرمایا، کہ لو اسے لے جاؤ، میں نے اسے زندہ ہی پایا ہے، یہ عورت اپنے لڑکے

Marfat.com

کو نکیر چلی آئی، اور وہ اس کے ساتھ اس طرح چلا آیا، کہ گویا اُس پر کوئی واقعہ گذرا ہی نہ تھا،

آپ کی وفات بطائح میں آپ سکونت پذیر تھے، اور وہیں پر آپ نے وفات پائی،

کہتے ہیں، کہ جب آپکا انتقال ہوا، تو اطراف جنگل سے رونے اور چلّانے کی آواز آتی تھی، مگر رونے والا کوئی دکھائی نہیں دیتا تھا، کہا جاتا ہے، کہ یہ جنات کی آواز تھی

حضور غوث بت مآبؒ کے متعلق آپ کی بشارت حضرت شیخ ابو محمد شنبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ میں نے حضرت شیخ ابوبکر بن ہوار رحمۃ اللہ علیہ سے سُنا، وہ فرماتے تھے، کہ عراق کے اوتاد آٹھ ہیں،

(۱) معروف کرخیؒ (۲) احمد بن حنبلؒ (۳) بشر حافی رحمہ (۴) منصور بن عمار (۵) جنید (۶) سری (۷) سہل بن عبداللہ تستریؒ (۸) عبدالقادر جیلانیؒ

ہم نے عرض کیا، کہ حضور! عبدالقادرؒ کون بزرگ ہیں، فرمایا، کہ ایک عجمی شریف ہوگا، جو بغداد میں رہیگا، اور اس کا ظہور پانچویں صدی میں ہوگا

(۲) حضرت شیخ ابو محمد شنبکی رحمۃ اللہ علیہ

آپ عراق کے اکابر عارفین اور ائمہ محققین میں اعلیٰ پایہ کے بزرگ تھے اکردوں کے ایک قبیلہ شنابکہ میں سے تھے، حداویہ نام ایک گاؤں میں سکونت پذیر تھے

مسند خلافت آپ اپنے پیر طریقت حضرت شیخ ابوبکر بن ہوار رحمۃ اللہ علیہ کے بعد مسند سلوک وارشاد پر جلوہ افروز ہوئے

آپ اعلیٰ درجہ کے وافر العقل، کامل الحیاء، متبع شرع، بلند ہمت، عالی مرتبہ اور کرامات خارقہ، افعال ظاہرہ، اشارات نورانیہ، اسرار قدسیہ، انفاس ملکوتیہ کے صاحب تھے،

ابتدائی حالات ابتداء میں آپ بھی لوٹ مار کیا کرتے تھے، ایک روز آپ نے اپنے رفقاء کی معیت میں حضرت شیخ

ابوبکر بن ہوار رحمۃ اللہ علیہ کے قریہ کے قریب ایک قافلہ کو لوٹا، اور مال تقسیم کر کے روانہ ہوئے، جب آپ حضرت شیخ ابوبکر بن ہوارؒ کے حجرے کے قریب پہنچے، تو اچانک شیخ کی توجہ سے آپ پر خشیت الٰہی طاری ہوگئی، بے اختیار آپ کی آنکھوں سے سیل اشک جاری ہوگئے، اور آپ اپنے رفقاء کو مخاطب ہو کر کہنے لگے، کہ تم لوگوں کو اختیار ہے، جہاں چاہو چلے جاؤ۔ مجھے اب اپنے دل پر قابو نہیں، میرے دل پر تو شیخ ابوبکر بن ہوارؒ نے قبضہ کر لیا ہے،

آپ کے سب رفقاء نے یکزبان ہو کر کہا، کہ ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں اور جو کچھ مال اُن کے پاس تھا، وہ سب زمین پر ڈال دیا، پھر سب نے حضرت ابوبکر بن ہوار رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر سچی توبہ کی،

وصول الی اللہ

پھر آپ حضرت شیخ ابوبکر بن ہوار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تین روز رہے، پہلے روز آپ نے دنیا کو ترک کیا، دوسرے روز آپ نے آخرت کی طرف رجوع کیا، تیسرے روز آپ نے ماسوا سے روگرداں ہو کر صرف اللہ تعالیٰ کو طلب کیا، سو اُسے بھی پالیا، یہ سب کچھ حضرت شیخ ابوبکر بن ہوارؒ کی توجہ تھی، کہ آپ نے تین ہی روز میں منازل سلوک طے کر لئے

آنانکہ مس عیب را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

قبولیت عامہ

منازل سلوک طے کرنے کے بعد آناً فاناً اطراف و جوانب میں آپ کی شہرت ہوگئی، جوق در جوق لوگ آپ کے پاس آنے شروع ہوگئے، مشائخ نے آپ کی صحبت میں رہکر فیض اُٹھانا شروع کر دیا

آپکی کرامات

کرامات و خرق عادات اور آثار قرب الٰہی بکثرت آپ سے ظاہر ہونے لگے، آپ کی دعا سے ابرص، مجنون اور نابینا تندرست ہو جاتے تھے،

Marfat.com

احیاء و امانت طیور

ایک روز کا واقعہ ہے، کہ آپ جنگل میں پانی کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے، کہ اچانک قریباً سو سے زائد پرندے آپ کے ارد گرد آ بیٹھے، اور مختلف آوازوں میں چہچہانے لگے، آپنے آسمان کیطرف نظر اٹھاکر فرمایا، کہ اے پروردگار! یہ میرے قلب میں تشویش پیدا کرتے ہیں، آپ کا یہ فرمانا تھا، کہ تمام پرندے مر گئے، یہ دیکھکر آپنے فرمایا، کہ اے پروردگار! تجھے خوب معلوم ہے، کہ میں نے ان کے مرجانے کا ارادہ نہیں کیا تھا، ابھی آپ کی زبان سے یہ الفاظ نہ نکلے تھے، کہ سب پرندے زندہ ہو گئے اور اڑ کر چلے گئے،

شراب کا پانی ہو جانا

اسی طرح ایک مرتبہ آپ کا ایک ایسی محفل پر گزر ہوا، جسمیں شراب کے دور چل رہے تھے، اور سرود و راگ کے آلات اس میں مہیا تھے، آپ نے ان لوگوں کا حال دیکھکر باریتعالے کی درگاہ میں عرض کی، اے مولا! تو ان کا حال درست کردے، آپ کا یہ فرمانا تھا، کہ انکی شراب صاف و شیریں پانی ہو گئی، یہ دیکھتے ہی اہل مجلس پر خشیت الٰہی طاری ہو گئی سب نے بے اختیار ہو کر چیخنا چلانا شروع کر دیا، ہر ایک نے اپنے اپنے کپڑے چاک کر ڈالے، اور آلات سرود و راگ توڑ ڈالے، کچھ دیر بعد جب سکون ہوا، تو سب نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی،

امداد غیبی

ایک دفعہ آپ کیخدمت میں آپ کا ایک حلقہ بگوش آیا، اور عرض کرنے لگا، کہ حضور! مجھے ضروریات نے تنگ کر رکھا ہے، آپ کسی آدمی کو بادشاہ کے پاس بھیجئے، تاکہ ضروریات کو پورا کرنے کیلئے وہ مجھے تھوڑا سا مال دیدے، آپ خاموش رہے۔

اگلے دن وہ مرید آیا، اور عرض کرنے لگا، کہ حضور! کیا جناب نے کسی کو سلطان کے پاس بھیجا تھا، کیونکہ ضرورت سے زیادہ مجھکو کوئی مال دے گیا ہے، تو آپنے فرمایا ہاں! میں نے بڑے سلطان (حق تعالےٰ) کیخدمت میں عرض کیا تھا، تو وہاں سے مجھے یہ جواب ملا تھا، کہ جب تک وہ زندہ رہیگا، ہم مخلوق میں سے کسی کا اس کو محتاج نہ کرینگے

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی بشارت

ایک دفعہ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں آکر عرض کیا، کہ آپ بارگاہ خداوندی سے میرا حال دریافت کریں، آپ تھوڑی دیر بھر مراقبہ رہے، پھر فرمانے لگے، کہ مجھ سے تمہاری نسبت کہا گیا ہے،

نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّہٗ اَوَّابٌ یہ ہمارا کیا ہی اچھا بندہ ہے، جو ہر حال میں ہماری طرف رجوع کرتا ہے،

پھر فرمایا، کہ آج رات تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھو گے، آپ بھی تمہیں اس بات کی بشارت دینگے، چنانچہ یہ شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوئے، اور آپ نے ان سے فرمایا کہ شیخ نے تم سے سچ کہا ہے، بیشک تمہاری نسبت یہی کہا گیا تھا،

وفات

آپ کی وفات کبر سنی میں بطائح کے قریب ص۱ او یہ نام گاؤں میں ہوئی تھی، آجتک آپ کا مزار وہاں موجود ہے، جس کی زیارت کی جاتی ہے،

بشارت

آپ نے بھی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ظہور کی بشارت دی تھی،

(۳) حضرت شیخ عزاز بن مستودعی بطائحی رحمۃ اللہ علیہ

آپ اکابر مشائخ عراق میں سے تھے اعلیٰ درجہ کے متبع سنت اور صاحب مجاہدہ و مراقبہ تھے، بڑے بڑے مشائخ، صلحا، بُدلا، نجبا، عبّاد اور زہّاد نے آپ سے علم طریقت حاصل کیا تھا، علماء و مشائخ زمانہ آپ کی بہت تعظیم و تکریم کیا کرتے تھے

آپ کے ارشادات

معارف وحقائق اور حکم ودقائق کے متعلق آپ کا کلام عالی ہوتا تھا،

چنانچہ قلب کی نسبت آپ فرماتے ہیں، کہ **قلب سلیم** وہ ہے، جو نیچے کیجانب سے **وفا** کیطرف، اوپر کیجانب سے **رضا** کیطرف، داہنی جانب سے **عطا** کیطرف، بائیں جانب سے **مقاعد حقیقت** کیطرف، سامنے سے **لقا** کیطرف، اور پیچھے

Marfat.com

سے بقا کیطرف اشارہ کرے،

اسی طرح آپ فرماتے ہیں، کہ ارواح شوق و اشتیاق سے لطیف ہو جاتی ہیں، اور حقیقت سے نکرا کر ہمیشہ مشاہدہ کے دامنوں سے متعلق رہتی ہیں، پھر انہیں معلوم ہو جاتا ہے، کہ خدائے تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں،

تصوّف کے متعلق آپ فرماتے ہیں، کہ تصوف یہ ہے، کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ بلا فکر جلوس ہو،

آپ فرماتے ہیں، کہ تجرید ایک بجلی ہے، جو بقایا کو جلا دیتی، رسوم کو مٹا دیتی اور موجودات کے مشاہدہ سے بچا دیتی ہے،

وجد ایک نور ہے، جو اشتیاق کی آگ کے ساتھ ملکر روشن ہوتا ہے، اور بقایا کو جلا دیتا ہے، جسمانی صورتوں پر اس کے آثار چمکتے ہیں،

محبت ایک پیالہ ہے، جس کی سوزش اور بھڑک سینوں میں ہے، جب یہ محبت قلوب میں قرار پکڑتی ہے، تو وہ فنا ہو جاتے ہیں، جب نفوس میں جگہ لیتی ہے، تو وہ لاشے ہو جاتے ہیں، جب ارواح سے ملتی ہے، تو وہ اُڑ جاتی ہیں، جب عقلوں سے ملتی ہے، تو وہ بے ہوش ہو جاتی ہیں، جب فکروں سے ملتی ہے، تو وہ حیران ہو جاتی ہیں،

آپ کی کرامات

آپ کی بہت سی کرامات مشہور ہیں،

شاخ کا جھک جانا

چنانچہ ایک دفعہ آپ نخلستان میں جا رہے تھے، کہ اچانک آپ کو کھجور کھانے کی خواہش ہوئی، معاً خواہش پیدا ہوتے ہی کھجور کے ایک درخت کی شاخ جھک کر آپ کے قریب ہو گئی، آپنے اُس سے کھجور توڑ کر کھالی، پھر وہ شاخ اونچی ہو گئی،

شیر کا مر جانا

ایک دفعہ آپ کا ایک ایسے شیر پر گذر ہوا، جس نے ایک نوجوان کو شکار کرتے ہوئے اس کی پنڈلی کی ہڈی توڑ ڈالی تھی، پنڈلی ٹوٹتے وقت یہ نوجوان اس زور سے چیخا، کہ شیر دہشت کھا کر بھاگا، آواز سُنکر اوپر سے آپ جا پہنچے، آپ نے اپنے سامنے ایک کنکر پڑا دیکھا، اسی کو اٹھا کر شیر کی طرف پھینکا، معاً شیر مر گیا، پھر آپ نے اُس نوجوان کی پنڈلی کی ہڈی پر اپنا دست

Marfat.com

مبارک پھیرا، تو فوراً وہ ہڈی جڑ گئی، اور یہ نوجوان تندرست ہوکر دوڑتا ہوا اپنے گھر چلا گیا،

غیب سے طعام کا آنا

آپ کے خادم شیخ ابو المعمر اسمٰعیل بن برکات واسطیؒ کا بیان ہے، کہ میں نے اپنے شیخ عزازؒ سے سُنا، وہ فرماتے تھے، کہ ابتداء میں مجھ پر ایک ایسا حال وارد ہوا، جس سے میں متواتر چالیس دن تک حالت استغراق میں رہا، اس عرصہ میں میں نے نہ ہی کچھ کھایا اور نہ پیا پھر میں ہوش میں آیا، اس کے بعد سترہ دن اور گذرنے پر میں اپنی عادت کیطرف لوٹا اسوقت میں دجلہ کے کنارہ پر تھا، کہ مجھے موجوں کے درمیان کچھ کچھ کالی کالی صورتیں نظر آئیں، جب یہ صورتیں مجھ سے قریب ہوئیں، تو میں نے دیکھا، کہ یہ تین مچھلیاں تھیں، ایک مچھلی کی پشت پر دو روٹیاں تھیں، اور دوسری مچھلی کی پشت پر ایک برتن میں بھنی ہوئی مچھلی تھی، اور تیسری مچھلی کی پشت پر سرخ برتن میں پانی بھرا ہوا تھا، یہ تینوں مچھلیاں آکر انسان کیطرح اپنی اپنی پشت پر کی چیز میرے سامنے اُتار کر واپس چلی گئیں، میں نے کھانا کھایا، اور پانی پیا، یہ کھانا لذت میں اور یہ پانی حلاوت میں دنیا کی اشیاء کے بالکل مشابہ نہ تھا، جب میں کھا پی کر خوب سیر ہوگیا، تو کیا دیکھتا ہوں، کہ کھانا اُتنے کا اُتنا ہی موجود ہے، اس میں کچھ بھی کم نہیں ہوا، پھر میں اُسے ویسا ہی چھوڑ کر واپس چلا آیا،

آپکی وفات

آپ کی وفات بطائح میں ہوئی، آجتک آپ کا مزار وہاں پر موجود ہے، جو زیارت گاہ خلائق ہے، آپ کے سنّ تولد یا سن وفات کی تاریخ معلوم نہیں،

حضور غوثیت مآبؒ کی آمد کی خبر

آپ نے ۵۰۹ھ ہجری میں بشارت دی تھی، کہ عنقریب سرزمین بغداد میں ایک عجمی جوان داخل ہوگا، جس کا نام عبد القادرؒ ہوگا، وہ اپنے وقت کے مشائخ سے بزرگی، عظمت اور کرامات میں سبقت لے جائیگا۔

(۴) حضرت شیخ منصور بطائحی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

آپ اپنے زمانہ کے محققین، عارفین اور مقربین میں اعلیٰ پایہ اور مرتبہ رکھتے تھے،
آپ صاحب کرامات، متبع سنت، مجیب الدعوات اور صاحب حال تھے، مراتب قرب
وخلوت نشینی میں آپ کا درجہ بلند تھا،
آپ بطائح میں سکونت پذیر تھے،

آثار ولایت آپ پشت پدر سے رحم مادر میں داخل ہوئے، تو ایام حمل میں آپ کی والدہ ماجدہ حضرت شیخ ابو محمد شنبکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا[1] کرتی تھیں، جب آپ آتیں، تو شیخ موصوف تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے،

آپ سے اسکا سبب دریافت کیا گیا، تو آپنے فرمایا، کہ میں اس بچہ کی تعظیم کے لئے اٹھتا ہوں، جو اس کے شکم میں ہے، کیونکہ وہ خدا کے مقربین سے ہے،

آپکا کلام آپ کا کلام اور آپ کے ارشادات بھی مشہور ہیں،

چنانچہ محبت کی نسبت آپ سے کسی نے دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا، کہ اہل محبت ہمیشہ سکر میں رہتے ہیں، اور اس کی شراب پی کر حیرت زدہ ہو جاتے ہیں، سکر سے نکلتے ہیں، تو حیرت میں، اور حیرت سے نکلتے ہیں، تو سکر میں آگھرتے ہیں، پھر آپنے مندرجۂ ذیل اشعار پڑھے ؎

اَلْحُبُّ سُکْرٌ خُمَارُہُ التَّلَفُ ۔۔۔ یَحْسُنُ فِیْہِ الذُّبُوْلُ وَالدَّنَفُ

محبت وہ نشہ ہے، کہ جسکا خمار تلف ہو جاتا ہے، اور جسمیں کہ لاغر اور ہمیشہ بیمار رہنا خوش لگتا ہے،

وَالْحُبُّ کَالْمَوْتِ یُفْنِیْ کُلَّ ذِیْ شَغَفٍ ۔۔۔ وَمَنْ یَطْعَمْہُ اَوْدیٰ بِہِ التَّلَفُ

محبت موت کی طرح ہے، جو کہ ہر عاشق کو فنا کر دیتی ہے، جو شخص اس کا مزہ چکھتا ہے وہی مر جاتا ہے،

پھر آپنے ایک سبز تر و تازہ درخت کے پاس کھڑے ہو کر سانس لیا، وہ خشک ہو گیا، اور اس کے پتے جھڑ پڑے، اس کے بعد آپنے فرمایا، کہ محبت تو وہ ہولناک

---

[1] آپ کی والدہ اور شیخ موصوف کے درمیان قریب کا کوئی جزی رشتہ تھا ۱۲ منہ رح

Marfat.com

آواز ہے، کہ اگر درختوں پر گرے، تو درخت مٹ جائیں، اگر سمندروں پر پڑے، تو سمندر مضطرب و بیقرار ہو جائیں، اگر پہاڑوں پر پڑے، تو پہاڑ ذرہ ذرہ ہو جائیں، اور اگر قلوب پر پڑے، تو موجودات کا کچھ اثر باقی نہ رہے،

آپ کی کرامات

آپ کی کرامات بھی بہت ہیں، چنانچہ ایک دفعہ عجم کے لشکر نے آپ کی زندگی میں بغداد پر چڑھائی کی، جب دونوں لشکر مقابلہ کے لئے میدان میں نکل آئے، تو آپ اپنے حلقہ بگوشان کی معیت میں ایک ٹیلے پر چڑھ گئے،

پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو بڑھایا، اور فرمایا، کہ یہ عراق کا لشکر ہے، پھر بائیں ہاتھ کو پھیلایا، اور کہا کہ یہ عجم کا لشکر ہے، پھر دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی، آپ کا تالی بجانا تھا، کہ یکلخت دونوں لشکر بھڑ گئے، پھر آپ نے بائیں ہاتھ کو روک کر اسکی انگلیوں کو سختی سے بند کر لیا، آپ کا اس طرح کرنا تھا، کہ عراق کے لشکر پر عجم کا لشکر غالب آگیا، اور عراقی بھاگ نکلے، پھر آپ نے داہنے ہاتھ کو روک کر اسکی انگلیوں کو سختی سے بند کر لیا، آپ کے ایسا کرتے ہی عراقی عجمی لشکر پر غالب آگئے، اور عجمی بری طرح سے پسپا ہو کر بھاگ نکلے،

آپکی وفات

آپ کی وفات بطائح کے قریب نہر دقلا نام ایک گاؤں میں ہوئی،

جب آپ کی وفات کا وقت آیا، تو آپ کی زوجہ نے کہا، کہ اپنے فرزند کے لئے وصیت کیجئے، آپ نے کہا، نہیں میں اپنے بھانجے کے لئے وصیت کرتا ہوں، یہ سنکر آپ کی زوجہ نے اصرار کیا، آپ نے اپنے بھانجے اور بیٹے دونوں کو بلا کر کہا، کہ تم میرے پاس ایک ایک پتہ لے آؤ، یہ سنکر آپ کے صاحبزادہ تو بہت سے پتے توڑ لائے، مگر آپ کے بھانجے ایک بھی پتہ نہ لائے، آپ نے اُن سے دریافت کیا، کہ تم کیوں پتہ نہ لائے، انہوں نے کہا، کہ میں نے پتوں کو تسبیح کرتے پایا، اس لئے میں نے نہیں چاہا، کہ میں اُن میں سے کسی کو بھی توڑ کر لاؤں، پھر آپ نے اپنی بی بی صاحبہ سے فرمایا، کہ میں نے کئی دفعہ اپنے بیٹے کے لئے درخواست کی، مگر مجھ سے یہی کہا گیا، کہ نہیں بلکہ تم اپنے بھتیجے کے لئے وصیت کرو،

Marfat.com

حضرت غوث اعظمؒ کی بزرگی و عظمت کی بشارت

حضور غوثیت مآب رحمۃ اللہ علیہ نے عالم شباب میں ابھی قدم رکھا ہی تھا، کہ ایک جماعت نے حضور کے متعلق شیخ منصور سے دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا، کہ عنقریب ایک زمانہ آنیوالا ہے، کہ جسمیں لوگ ان کے محتاج ہونگے عارفین میں انکا مرتبہ بلند ہوگا، یہ ایسے حال میں فوت ہوں گے، کہ اُس وقت زمین والوں میں سے اللہ تعالےٰ اور اُس کے رسول کے نزدیک اِنسے زیادہ اور کوئی بھی محبوب نہ ہوگا، پس تم میں سے جو شخص وہ وقت پائے، توانکی عزت کرے اُن کے حکم کی تعمیل کرے،

(۵) تاج العارفین حضرت شیخ ابوالوفا رحمۃ اللہ علیہ

آپ بزرجی الاصل اور قبائل اکراد سے تھے اعراق کے ایک گاؤں قلمینیا میں سکونت پذیر تھے، صاحب کرامات خارقہ، صاحب احوال جلیلہ اور صاحب انفاس صادقہ تھے قرب و تمکین میں آپ کا قدم راسخ اور حکمت و تواضع میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا شیخ علی بن الہیتیؒ، شیخ بقا ابن بطوؒ، شیخ عبدالرحمٰن الطفسونجیؒ، شیخ مطرؒ شیخ ماجد الکردیؒ اور شیخ احمد النقلیؒ وغیرہ بہت سے مشائخ آپ سے مستفید ہوئے آپ کے چالیس خدام، صاحب احوال تھے، مشائخ عراق آپ کی نسبت فرمایا کرتے تھے، کہ آپ کے جھنڈے کے نیچے آپکے مریدوں میں سترہ سلاطین ہیں،

آپ کے پیر طریقت

آپ کے پیر طریقت حضرت شیخ محمد الشنبکیؒ نے آپ سے بیعت لی، تو بیعت لیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آج میرے جال میں ایک ایسا پرندہ پھنسا ہے، جو آجتک کسی شیخ طریقت کے جال میں نہیں پھنسا،

آپکے بیعت ہونے کا واقعہ

آپ بھی ابتداء میں لوٹ مار کیا کرتے تھے آپ کے تائب ہونیکا واقعہ یوں بیان کیا گیا ہے، کہ ایک دفعہ آپنے اپنے رفقاء کی معیت میں گائے بھینس وغیرہ مویشیوں کے ایک ریوڑ کو لوٹ لیا، یہ ریوڑ آپ کے پیر طریقت حضرت شیخ محمد الشنبکی کے قریب ہی واقع تھا، ریوڑ والوں نے شیخ مذکورؒ کی خدمت میں شکوہ کیا، اور کہا، کہ

Marfat.com

فلاں شیخ ہمارے مویشی نکال لے گیا ہے، اور ہم میں اتنی جرأت اور ہمت نہیں، کہ ہم خود جاکر اُس سے اپنے مویشی چھین لائیں، شیخ موصوف نے اپنے خادم سے فرمایا، کہ تم جاکر ابوالوفا سے کہو، کہ محمد الشنبکی تمہیں توبہ کرنے کے لئے بلاتے ہیں، اور کہتے ہیں، کہ تم اُن کے مویشی واپس کردو،

جب شیخ موصوف کا خادم آپ کے پاس آیا، اور اس پر آپ کی نظر پڑی، تو وہ بے ہوش ہوکر گر پڑا، جب ہوش میں آیا، تو اُس نے اپنا سر آپ کے زانو پر پایا، آپ نے خادم سے فرمایا، کہ تمہیں شیخ نے کیا کہکر بھیجا ہے، خادم نے کہا، شیخ نے فرمایا ہے، کہ تم توبہ کرکے تمام مویشی مالکانِ مویشی کو واپس کردو، آپنے فرمایا، بیشک میں تائب ہوتا ہوں، پھر آسمان کیطرف نظر اُٹھا کر کہا، کہ مجھے تیری ذات پاک کی قسم ہے، کہ میں اب توبہ کرتا ہوں، پھر آپنے اپنے کپڑے چاک کرڈالے، اور مویشی مالکان مویشی کو واپس کردیئے اور خادم سے فرمایا، کہ تم جاؤ، اور حضرت سے کہدو، کہ وہ آپ کیخدمت میں حاضر ہوتے ہیں

غرض آپ شیخ محمد الشنبکیؒ کیخدمت میں حاضر ہوئے، شیخ نے اُٹھکر آپ سے معانقہ کیا، پھر بیعت لی، اور پھر خرقہ پہنا کر فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ تمہارے علم کو وسیع کرے گا اور تم مخلوق خدا کو حقائق و معارف اور حکم و دقائق بتایا کروگے، اس کے بعد آپ بغداد تشریف لے گئے، جب آپ بغداد پہنچے، تو منادی غیب نے پکار کر کہدیا، کہ اے اللہ کے بندو! آؤ اور انکی طرف رجوع کرو،

آپکا مذہب

اس میں اختلاف ہے، کہ آپ حنبلی المذہب تھے، یا شافعی المذہب بعض کہتے ہیں، کہ آپ حنبلی المذہب تھے، اور بعض کہتے ہیں، کہ آپ شافعی المذہب تھے،

آپکی کرامات

آپ کی کرامات تو بہت ہیں، مگر "مشتے نمونہ از خروارے" صرف دو تین یہاں درج کیجاتی ہیں،

(۱) شیخ صالح ابو عمرو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، کہ مجھ سے میرے پیر طریقت حضرت شیخ ابو محمد عبدالرحمٰن طفسونجیؒ نے ذکر کیا، کہ ایک روز حالت جذبہ میں میری زبان سے یہ نکل گیا، کہ جب تک میں زندہ ہوں، ہرگز شیخ ابوالوفا کے پاس قلمینیا نہ جاؤنگا،

Marfat.com

جب مجھے ہوش آیا، تو میں نے استغفار کیا، اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب آپ نے مجھے دیکھا، تو فرمایا، کہ اے عبدالرحمٰن! کیا تم نے ایسا ایسا کہا تھا، میں نے کہا جی ہاں! فرمایا، کہ اب کونسا وقت ہے؟ میں نے کہا حضرت ظہر کا، پھر آپ نے درمیان انگلی کو انگشت شہادت پر رکھا، اور فرمایا، کہ دیکھ اب کیا وقت ہے، تو میں کیا دیکھتا ہوں، کہ چاروں طرف تاریکی ہی تاریکی چھائی ہوئی ہے، میں نے عرض کیا، کہ حضور! میرے خیال میں اس وقت رات ہے، پھر آپ نے اپنی انگشتری کو انگلی سے نکالکر مصلّے کے کنارہ کے نیچے پھینکدیا، اور فرمایا، کہ میرے قریب ہوکر دیکھو، کہ انگوٹھی کہاں گئی ہے؟ میں نے انگشتری دیکھنے کی خاطر مصلی کا کنارہ جو اُٹھایا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا گڑھا ہے، جس میں آگ بہت زور سے شعلہ زن ہے، میں دیکھکر ڈر گیا، آپ نے فرمایا، کہ اے عبدالرحمٰن اگر باپ کی شفقت بیٹے پر نہ ہوتی، تو تم اس انگوٹھی کے مکان میں ہوتے،

(۲) اسی طرح ایک دفعہ دس اولیا پر جبکہ وہ منازل طریقت طے کر رہے تھے ایک مشکل درپیش آئی، وہ سب کے سب جمع ہوکر تاج العارفین ابو الوفا کی خدمت میں آئے، تاکہ اُس کو حل کرائیں، جب آپ کے پاس آئے، تو کیا دیکھتے ہیں، کہ آپ سو رہے ہیں، اور آپ کا ہر ایک عضو تسبیح و تہلیل اور تقدیس میں مشغول ہے۔

حالتِ من خواب را ماند گہے   خواب پندارد مرورا آں گمرہے
گفت پیغمبر کہ عَینایَ تَنَامُ   لَا یَنَامُ الْقَلْبُ عَنْ رَبِّ الْاَنَامِ

وہ سب بیٹھکر آپ کے بیدار ہونیکا انتظار کرنے لگے، ابھی بیٹھے ہی تھے، کہ آپکے اعضا بولنے لگے، اور وہ مشکل مقام اُن پر حل کردیا، عقدہ حل ہونے کے بعد وہ آپ کے بیدار ہونے سے قبل ہی لوٹ آئے،

آپکی وفات

آپ نے ۲۰ ربیع الاول سن ۵۰۱ھ ہجری کو قلمینیا میں وفات پائی۔

شیخ عمر بزاز کا بیان ہے، کہ وفات کے بعد جب آپ کی تسبیح کو زمین پر رکھتے، تو اس کا ہر ایک دانہ زمین پر چکر لگاتا تھا،

Marfat.com

حضرت غوث اعظمؒ کا ادب اور بشارت ولایت

ایک روز تاج العارفین ابو الوفاؒ کرسی پر وعظ فرمارہے تھے، کہ اتنے میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو بغداد میں نووارد تھے، آپ کی مجلس میں آئے، تاج العارفین نے سلسلۂ کلام قطع کر کے شیخ علیہ الرحمۃ کے نکالدینے کا حکم دیا، فوراً تعمیل کی گئی، تاج العارفین نے کلام شروع کیا، شیخ علیہ الرحمۃ پھر مجلس میں داخل ہو گئے، پھر تاج العارفین نے سلسلۂ کلام قطع کر کے شیخ علیہ الرحمۃ کے نکالنے کا حکم دیا، فوراً حسب سابق تعمیل کی گئی، تاج العارفین نے کلام شروع کیا، پھر تیسری بار شیخ علیہ الرحمۃ داخل ہوئے، اس دفعہ تاج العارفین کرسی سے اُترے، شیخ سے معانقہ کیا، اور شیخ کی پیشانی پر بوسہ دیا، اور حاضرین سے فرمایا، کہ اہل بغداد! اللہ کے ولی کے لئے کھڑے ہو جاؤ، میں نے جو اُس کے نکالنے کا حکم دیا تھا، وہ اہانت کے لئے نہ تھا، بلکہ اس لئے کہ تم پہچان لو، معبود حقیقی کی عزت کی قسم اُس کے سر پر جھنڈے ہیں، جن کے پھریرے مشرق و مغرب سے تجاوز کر گئے ہیں، پھر آپ نے فرمایا، کہ عبد القادرؒ! اب وقت ہمارا ہے، عنقریب یہ تمہارا ہو جائیگا، عبد القادر! تجھے عراق عطا ہوا ہے، عبد القادر! ہر ایک مرغ بانگ دیتا ہے پھر چپ ہو جاتا ہے، مگر تیرا مرغ قیامت تک بانگ دیتا رہیگا،

پھر آپ نے اپنا سجادہ، قمیص، تسبیح، پیالہ اور عصا شیخ علیہ الرحمۃ کو عطا فرمایا، جب مجلس ختم ہوئی، اور تاج العارفین کرسی سے اُترے، اور اخیر پایہ پر بیٹھ گئے، اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنی ریش مبارک کیطرف اشارہ کر کے کہا، کہ عبد القادر! جب تیرا وقت آئے، تو اس پیری کو یاد رکھنا،

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تاج العارفین کی زیارت کو اکثر قلبینیا جایا کرتے تھے، جب تاج العارفین آپکو دیکھتے، تو کھڑے ہو جاتے، اور حاضرین سے فرمایا کرتے، کہ اللہ کے ولی کے لئے کھڑے ہو جاؤ، اور بعض دفعہ آپ کے ملنے کیلئے چند قدم آگے بڑھتے، اور کبھی فرماتے، کہ جو شخص اس نوجوان کے لئے کھڑا نہ ہوا

Marfat.com

وہ اللہ کے ولی کے لئے کھڑا نہ ہوا،

جب بار بار تاج العارفین سے یہ امر ظہور میں آیا، تو آپ کے اصحاب نے سبب دریافت کیا، آپنے فرمایا، کہ اس نوجوان کا ایک وقت ہے، جب وہ آئے گا تو خاص وعام اس کے محتاج ہوں گے، میں تو گویا دیکھ رہا ہوں، کہ وہ بغداد میں علیٰ رؤس الاشہاد یہ کہہ رہا ہے، کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے،

بس اُس کے وقت میں اولیاء اللہ کی گردنیں اس کے آگے خم ہو جائیں گی کیونکہ وہ اپنے وقت میں ان کا قطب ہوگا، اس لئے تم میں سے جو شخص اُس وقت کو پائے اُسے چاہیے، کہ اس کی خدمت کو لازم سمجھے،

حضور غوثیت مآب کے معلم طریقت

(۶) حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ

آپکا مسکن آپ اصل میں ملک شام کی طرف کے تھے، لیکن بغداد میں آپ نے سکونت اختیار کرلی تھی، اور محلہ مظفریہ میں رہا کرتے تھے آپ شیرہ فروخت کیا کرتے تھے، کہتے ہیں، کہ آپ کے شیرہ پر مکھیاں نہیں بیٹھا کرتی تھیں،

آپ علمائے راسخین سے تھے علوم حقائق و معارف میں رتبۂ عالی رکھتے تھے اکابر مشائخ بغداد اور اعاظم صوفیائے کرام آپ کی طرف منسوب ہیں،

آپکی عظمت شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزعلی البغدادی سبط الحافظ بن الجوزیؒ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ میں زہد و عبادت، شریعت و طریقت اور کشف و مکاشفہ وغیرہ بہت سے فضائل ومناقب جن سے کہ آپ موصوف تھے، اگر بالفرض نہ بھی ہوتے، تو آپ کی عظمت و رفعت کے لئے یہی ایک بات کافی ہوتی، کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ آپ کے جلیل القدر تلامذہ سے ہیں،

Marfat.com

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ نے دیگر شیوخ کے علاوہ آپ سے بھی علم طریقت حاصل کیا، اور مدت تک آپ کی صحبت میں رہے، مشائخ بغداد آپ کی بہت تعظیم و تکریم کیا کرتے تھے،

آپکا اتقاء

آپ نہایت متقی اور پرہیزگار تھے، آپ کے اتقاء کی تو یہ حالت تھی کہ ایک روز آپ حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو جا رہے تھے، کہ اثنائے راہ میں ایک مکان سے ایک عورت کے گانے کی آواز سنی اس آواز کے کان میں پڑتے ہی سیدھا آپ پچھلے پاؤں گھر کو لوٹ آئے، اور گھر میں جا کر سب سے دریافت کیا، کہ آج ہم کس معصیت میں مبتلا ہوئے ہیں، کہ لہو ولعب کیطرف کشش کرنیوالی آواز ہمارے کان میں پڑی ہے، آپ سے کہا گیا، کہ بجز اس کے اور تو کوئی بات معلوم نہیں ہوتی، کہ ہم نے ایک برتن خریدا ہے، جس میں ایک تصویر ہے آپ نے فوراً اس برتن کو منگا کر اس کی تصویر مٹا دی،

آپ کی کرامات

حضرت شیخ نجیب الدین عبد القادر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ خلیفہ المسترشد کا ایک غلام آپ کی خدمت میں آیا کرتا تھا، ایک دفعہ آپنے اس سے فرمایا، کہ مجھے تمہارے نصیب میں تقرب الی اللہ معلوم ہوتا ہے، اگر تم دنیا کو چھوڑ کر خدا کیطرف رجوع کرو، مگر اس نے آپ کا حکم نہ مانا، کیونکہ خلیفہ موصوف کے ہاں اس کی بہت قدر و منزلت ہوا کرتی تھی، آپنے اس سے پھر دوبارہ فرمایا، لیکن اس نے پھر انکار کر دیا، تب آپنے فرمایا، کہ مجھکو اللہ تعالےٰ نے تیرے بارہ میں حکم دیا ہے، کہ تجھکو اس کی طرف جس طرح چاہوں کھینچ لوں، اب میں مرض برص کو تم پر مسلط کرتا ہوں، کہ وہ تمہارے جسم پر پھیل جائے، ابھی آپنے یہ کلام پورا نہیں کیا تھا، کہ اسکے سارے جسم پر برص پھیل گیا، یہ دیکھکر تمام حاضرین انگشت بدنداں رہ گئے، یہ غلام اٹھکر خلیفہ موصوف کے پاس چلا گیا، خلیفہ نے اس کے معالجہ کیلئے اطبا کو جمع کیا، لیکن سب نے یکزبان ہو کر یہی کہا، کہ اس کا کوئی علاج نہیں، پھر کچھ عرصہ بعد معتمدین دولت نے خلیفہ کو اشارہ کیا، کہ اس کو محل سے نکالدیا جائے، تب وہ نکالدیا گیا، نکالدیئے جانے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے دونوں پاؤں چومے، اور اپنی بدحالی کی شکایت کی، اور آپ کے ارشاد کی تعمیل کا اقرار کیا

Marfat.com

تب آپنے اُسکا قمیص اُتار کر فرمایا، کہ اے مرض برص! جدھر سے آیا تھا، تو اُدھر ہی چلا جا، آپ کے یہ فرماتے ہی اُس کا جسم تندرست اور صاف ہوکر چاندی کی طرح نکھر آیا، اگلے دن اُس کا خیال ہوا، کہ خلیفہ کے پاس چلا جائے ابھی اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا ہی تھا، کہ شیخؒ نے اپنی انگشت مبارک سے اُس کی پیشانی پر ایک چھوٹا سا خط کھینچ دیا، جس سے اُس خط کے برابر اس کی پیشانی پر برص کا نشان ہوگیا، پھر آپ نے فرمایا، کہ یہ نشان تجھکو خلیفہ موصوف کے پاس جانے سے روکے رکھیگا، غرض بعدازاں یہ غلام تادم حیات آپ کی ہی خدمت میں رہا،

ایک دفعہ آپ کا گذر بغداد کے ایک گاؤں پر ہوا، اثنائے راہ میں آپ نے مستظہر یہ حکومت کے ایک امیر کو دیکھا جو حالت نشہ میں گھوڑے پر جا رہا تھا، اُسنے آپ کے متعلق گستاخی کے چند کلمات کہے۔ آپنے جذبہ میں آکر فرمایا، کہ اے گھوڑے! اس کو پکڑ، آپکا یہ فرمانا تھا، کہ گھوڑا آناً فاناً اس کو ہوا کی طرح دوڑا کرلے گیا، اور یکلخت وہ نظر سے گم ہوگیا، خلیفہ کو جب اس کی خبر ہوئی، تو اس نے اس کے پیچھے لشکر دوڑایا لیکن مطلقاً اس کا کہیں پتہ نہ چلا،

حضرت شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، کہ مجھکو عزت معبود کی قسم ہے، کہ گھوڑا اُس کو کوہ قاف کے پرے لے گیا ہے، اور قیامت کے روز وہیں سے وہ اُٹھایا جائیگا

آپکی وفات

آپ کی وفات بغداد محلہ مظفریہ کے اندر ۵۲۵ھ ہجری میں ہوئی اور شونیزی مقبرہ میں آپ مدفون ہوئے، آج کل آپ کا مزار زیارت گاہ خلائق ہے،

حضور غوثیت مآب کے متعلق آپ کے خیالات

حضور غوثیت مآب رحمۃ اللہ علیہ کے عالم شباب میں حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا، کہ میں دیکھتا ہوں، کہ عبدالقادرؒ کے سر پر ولایت کے دو نشان ہیں جو طبقہ زمین سے لیکر ملکوت اعلیٰ تک ہیں،

ایکدفعہ جوانی کے عالم میں حضور غوثیت مآب رحمۃ اللہ علیہ حضرت حماد بن مسلم دباسؒ کی خدمت میں گئے، جب آپ شیخ حماد کے قریب پہنچے، تو شیخ حمادؒ تعظیم کے لئے

Marfat.com

کھڑے ہوگئے، اور فرمایا مرحبا اے پہاڑ راسخ، مرحبا اے سید العارفین،

(۷) حضرت شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ خراسان کے اکابر مشائخ سے تھے اعلیٰ درجہ کے متقی، متدین، متشرع اور پرہیزگار تھے، مخلوق سے متوحش، اختلاط سے دلبرداشتہ، زاویہ خمول وگوشہ گمنامی کے مشتاق تھے،

مولد آپ ہمدان کے ایک قصبہ نورنجرد کے اندر ۴۴۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔

آپکی عظمت آپ کی عظمت وشان اس سے ظاہر ہوتی ہے، کہ علمائے زمانہ کی ایک بڑی جماعت آپ کی شاگرد تھی، جیسے ابو اسحٰق شیرازیؒ اور ابو المعالی جوینیؒ وغیرہ، علاوہ ازیں مشائخ خراسان آپ کی بہت قدر و منزلت کیا کرتے تھے،

آپ کی کرامات آپ کی کرامات میں سے مشہور یہ ہیں،

(۱) ایک روز آپ لوگوں کو وعظ سنا رہے تھے، کہ اثنائے وعظ میں دو فقیہوں نے آپ کو مخاطب کر کے کہا، کہ اے بدعتی! خاموش رہ، آپ نے اُن سے کہا، کہ تم دونوں ابد الآباد کیلئے خاموش ہو جاؤ، بس آپ کا یہ فرمانا تھا، کہ وہ دونوں کے دونوں معاً مردہ ہوکر زمین پر گر پڑے،

(۲) ایک دفعہ ہمدان کی ایک عورت کے لڑکے کو فرنگیوں نے قید کرلیا تھا، وہ عورت شیخ یوسف ہمدانی کی خدمت میں روتی ہوئی آئی، آپ نے اُس کو صبر دلایا اُس نے صبر نہ کیا، پھر آپنے کہا، خداوندا اس کے قیدی کو آزاد کر کے اس کو جلد خوش کر دے،

پھر آپنے اُس سے فرمایا، کہ جلد اپنے گھر کیطرف لوٹ جا، وہ تیرے گھر میں آ گیا ہے، عورت بھاگی ہوئی گھر پہنچی، کیا دیکھتی ہے، کہ اُس کا لڑکا گھر میں موجود ہے عورت نے تعجب سے پوچھا، کہ تم کس طرح یہاں آ گئے؟ اُس نے کہا، میں اس وقت قسطنطنیہ میں تھا، میرے ہاتھ پاؤں زنجیروں سے جکڑے ہوئے تھے پہرہ دار

Marfat.com

مجھپر مقرر تھے، میں اسی حالت میں پریشان بیٹھا تھا، کہ یکایک ایک اجنبی آدمی میرے پاس آیا، جو ایک آنکھ کی جھپک میں مجھے یہاں سے اُٹھا کرلے آیا ہے، وہ بڑھیا دوڑی ہوئی شیخ یوسف کے پاس آئی، ابھی کچھ کہنے نہ پائی تھی، کہ آپنے پہلے ہی سے کہدیا، کہ اے بڑھیا! خدا کے امر سے تعجب کرتی ہے،

آپکی وفات

ایک دفعہ آپ ہرات سے مرو کیطرف جارہے تھے، کہ اثنائے راہ میں بمقام بنیا بروز پیر ۱۲ ربیع الاول ۵۳۵ھ ہجری میں یکایک موت نے آپ کو آگھیرا، اور آپ داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے دارِ فانی سے دارِ ابدی کی جانب کوچ کر گئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ایک مدت تک آپ بنیا میں دفن رہے، پھر آپ کی نعش مرو کیطرف لائی گئی، اور آپ سجاران کے آخری حصّہ حضیرہ میں جو آپ کیطرف منسوب ہے، مدفون ہوئے،

حضور غوثیت مآب کی آپ سے ملاقات

عبداللہ بن ابی الحسین بن جبائی بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، کہ ایک دفعہ ہمدان سے بغداد کیطرف ایک شخص آئے، جنکو یوسف ہمدانی کہتے تھے، اور یہ مشہور تھا، کہ وہ قطب ہیں، وہ سرائے میں اُترے، جب میں نے سنا تو سرائے کیطرف گیا، مگر وہاں اُن کو نہ پایا، میں نے سرائے والوں سے اُن کی بابت پوچھا، تو انہوں نے کہا، کہ وہ تہ خانہ میں ہیں، میں اُتر کر اُن کے پاس گیا اُنہوں نے جب مجھے دیکھا، تو اُٹھ کھڑے ہوئے، اور مجھکو اپنے قریب بٹھلایا، میرے تمام احوال کا مجھ سے ذکر کیا، اور میری تمام مشکلات کو حل کردیا، پھر مجھ سے کہا، کہ اے عبدالقادر! تم لوگوں کو وعظ سناؤ، میں نے کہا، اے میرے سردار! میں ایک عجمی شخص ہوں، فصحائے بغداد کے سامنے کیسے وعظ کروں؟

اُنہوں نے مجھ سے کہا، کہ تم نے اب تو فقہ، اصول، نحو، لغت، معانی، حدیث تفسیر پڑھ لی ہے، اب تم کو مناسب ہے، کہ لوگوں کو وعظ سناو، جاؤ! کرسی پر چڑھو اور لوگوں کے سامنے بولو، کیونکہ میں دیکھتا ہوں، کہ تمہارا پود العنقریب

Marfat.com

کھجور کا درخت ہو جائیگا،

(۸) حضرت شیخ عقیل منبجی رحمۃ اللہ علیہ

آپ شام کے اکابر مشائخ سے تھے، صاحب افعالِ خارقہ و کرامات ظاہرہ تھے، شیخ عدی بن مسافرؒ، شیخ موسی زولیؒ، شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق قرشیؒ شیخ رسلان دمشقیؒ وغیرہ چالیس بڑے بڑے مشائخ آپ کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوئے، آپ پہلے شیخ ہیں، جو شام میں خرقۂ عمریہ لے کر گئے،

آپکا لقب طیّار ہونے کی وجہ

آپ کو لوگ طیّار کے لقب سے پکارا کرتے تھے کیونکہ آپ بلاد مشرق کے ایک منار سے اُڑ کر منبج گئے تھے، جب لوگوں کو معلوم ہوا، کہ آپ منبج میں ہیں، تو لوگ بھاگے ہوئے آپ کے پاس گئے، اور آپ کو ملے،

آپکا لقب غوّاص ہونے کی وجہ

آپ کو غوّاص بھی کہتے تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ شیخ مسلمۃ السّروجیؒ کے مریدوں میں ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھ آپ حج بیت اللہ کو گئے تھے جب یہ لوگ دریائے فرات پر پہنچے، تو ہر ایک شخص پانی پر اپنا اپنا مصلّا بچھا کر پار ہو گیا، لیکن آپ پانی پر اپنا سجادہ بچھا کر بیٹھ گئے، پھر دریا میں غوطہ لگا کر پار ہوئے، تو آپ کے کپڑوں کو مطلقاً تری نہ پہنچی تھی، من وعن خشک تھے،

شیخ مسلمۃ السروجیؒ کے مریدوں نے حج بیت اللہ سے واپس آکر آپکے آگے شیخ عقیل منبجیؒ کا ذکر کیا، آپنے فرمایا، کہ عقیل غواصین میں سے ہیں،

آپکا مسکن

آپ شام کے تھے، لیکن مقام منبج کو جو حلب سے دس فرسنگ ہے، آپنے اپنا مسکن بنایا، اور چالیس برس کے قریب وہیں رہے

آپکی کرامات

ایک دفعہ آپ ابتدائے حال میں حضرت شیخ مسلمۃ السروجی رحمۃ اللہ علیہ کے سترہ حلقہ بگوشوں کے ساتھ غار میں بیٹھے ہر ایک نے اپنا اپنا عصا زمین پر رکھ دیا، ابھی یہ بیٹھے ہی تھے، کہ ہوا میں پرواز کرتے ہوئے چند رجال غیب آئے، اور آکر ہر ایک نے ایک ایک عصا اُٹھا لیا، مگر آپ

Marfat.com

کا عصا اُن میں سے کوئی بھی نہیں اُٹھا سکا،

یہ سب شیخ مسلمۃ السروجیؒ کے پاس واپس آئے، اور اُنسے یہ واقعہ بیان کیا شیخ نے فرمایا، کہ یہ لوگ اولیاء اللہ تھے، اور اُن میں سے جس نے تم میں سے جس کا عصا اُٹھا لیا، وہ اُسی صاحب عصا کے مرتبہ کا تھا، چونکہ اُن میں شیخ عقیل کے مقام و مرتبہ والا کوئی نہیں تھا، اس لئے عقیلؒ کا عصا اُن سے نہیں اُٹھ سکا،

اسی طرح ایک روز شیخ عقیلؒ بیٹھے ہوئے ایک لکڑی کو تراش کر اُس کے تراشے کو اپنے آگے جمع کر رہے تھے، کہ اتنے میں منبج کا ایک تاجر آپ کے پاس آیا، اور کچھ سونا آپ کی نذر کیا، آپ نے فرمایا، کہ اللہ تعالےٰ کے بعض ایسے مرد ہیں کہ اگر وہ چاہیں، اور کہیں، کہ یہ تراشہ سونا بنجائے، تو فوراً ایسا ہو جائے بس آپکا یہ کہنا تھا، کہ سامنے پڑا ہوا تراشہ فوراً سونا بن گیا،

اسی طرح آپ سے کسی نے پوچھا، کہ صادق کی کیا علامت ہے؟ تو آپنے فرمایا، کہ صادق اگر اس پہاڑ سے کہدے، کہ اے پہاڑ، تو حرکت کر، تو وہ پہاڑ فوراً حرکت کرنے لگے، کہتے ہیں، کہ آپ کا یہ فرمانا تھا، کہ پہاڑ متزلزل ہو کر حرکت کرنے لگ گیا،

پھر آپ سے کسی نے دریافت کیا، کہ متصرف کی کیا علامت ہے؟ تو آپنے فرمایا کہ اگر وہ بحر و بر کے وحوش وطیور کو بلائے، تو وہ اُس کے پاس آجائیں، آپ کا یہ فرمانا تھا، کہ یکایک آناً فاناً آپ کے پاس وحوش وطیور آکر جمع ہو گئے،

پھر کسی نے پوچھا، کہ اہل برکت کی کیا علامت ہے؟ تو آپنے فرمایا، کہ اگر وہ اپنی ایڑی اس پتھر پر مارے، تو اس سے چشمے پھوٹ نکلیں، اور پھر جیسا کہ ہے، ویسا ہی ہو جائے، اس کے بعد آپنے اسی پتھر پر جو کہ آپ کے سامنے پڑا تھا، اپنی ایڑی ماری، معاً اُس سے چشمے پھوٹ نکلے، اور پھر جیسا کہ تھا، ویسا ہی ہو گیا،

آپکی وفات

آپنے منبج میں ہی انتقال فرمایا، اور وہیں دفن ہوئے، کہتے ہیں، کہ مثل حیات قبر میں آپکا تصرف ہے،

Marfat.com

حضور غوثیت مآبؒ کی ولایت کی خبر

شیخ عقیل منبجی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا، کہ اس وقت کا قطب کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا، کہ اسوقت کا قطب مکہ معظمہ میں پوشیدہ ہے، اولیاء اللہ کے سوا اور کسی کو معلوم نہیں، پھر عراق کیطرف اشارہ کر کے فرمایا، کہ یہاں عنقریب ایک جوان ظاہر ہوگا، جو بغداد میں لوگوں کو وعظ کریگا، عوام و خواص اُس کی کرامات کو پہچانیں گے، وہ اپنے وقت کا قطب ہوگا اور کہیگا، کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے، اولیاء اللہ اپنی گردنیں اُس کے آگے جھکا دیں گے، اگر میں اس کے زمانہ میں ہوتا، تو اپنا سر اُس کے آگے جھکا دیتا، جو اُس کی کرامت کی تصدیق کریگا، اللہ تعالیٰ اُسکو نفع دیگا،

(۹) حضرت شیخ ابو لعزی مغربی رحمۃ اللہ علیہ

آپ مغرب کے عارفین و محققین اور اولیاء و اوتاد سے تھے، ہمیشہ ریاضت و مجاہدہ، سجدہ و مراقبہ میں رہتے تھے، ہر وقت نفس سے تشدد اور محاسبہ کیا کرتے تھے، بہت سے اکابر مشائخ آپ کی صحبت سے مستفید ہوئے، اہل مغرب خشک سالی میں آپ سے دعا کراتے تھے، تو مقبول ہوتی تھی، اسی طرح جب وہ اپنی مصیبتیں لیکر آپ کے پاس آتے تھے، تو آپ اُس کے لئے دعا کرتے تھے، اور آپ کی دعا کی برکت سے اُن کی مصیبتیں دُور ہو جاتی تھیں،

آپکا مسکن

آپ پرگنہ طاس کے ایک گاؤں اعتب میں سکونت پذیر تھے اور تادم حیات اسی کو اپنا مسکن بنائے رکھا،

آپکا لقب

اہل مغرب آپ کو بَدّ و یعنی پدر بزرگ کے لقب سے پکارتے تھے، چونکہ اہل مغرب کے نزدیک آپ نہایت ذی عظمت تھے اس لئے وہ آپ کو اس لقب سے پکارا کرتے تھے،

آپکے ابتدائی حالات

آپ نے بہت مجاہدات کئے، چنانچہ ابتدائی حالات میں پندرہ سال تک آپ جنگلوں اور بیابانوں میں پھرتے رہے، اس اثناء میں آپنے تخم خبازی کے سوا اور کچھ نہیں کھایا،

Marfat.com

آپکی کرامات

جنگلوں اور بیابانوں میں پرندے اور درندے آپ کے ارد گرد پھرا کرتے تھے، جن مقامات پر شیر رہتے، اور اُن کی وجہ سے وہاں کے تمام راستے بند ہو جاتے، تو آپ وہاں جاکر شیروں کے کان پکڑ کر فرماتے، کہ کتو! یہاں سے چلے جاؤ، پھر ادھر رخ نہ کرنا، آپکا حکم صادر ہوتے ہی معاً شیر اُس مقام سے چلے جاتے، اور پھر کبھی اُس جگہ دکھائی نہ دیا کرتے تھے،

ایک دفعہ لکڑہارے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور شکایت کی، کہ حضور جس بن میں ہم لکڑیاں کاٹتے ہیں، اس میں شیر بکثرت ہیں۔ جن کیوجہ سے ہمیں نہایت پریشانی رہتی ہے، آپ نے اپنے خادم سے فرمایا، کہ اِن کے جنگل میں جاؤ، اور بآواز بلند پکار کر کہدو، کہ اے شیروں کے گروہ! ابو یعزیٰ تم کو حکم دیتا ہے، کہ تم اس بن سے چلے جاؤ،

کہتے ہیں، کہ خادم کے کہتے ہی اس بن کے تمام شیر اپنے بچوں کو لیکر وہاں سے چلے گئے، اور اس بن میں کوئی شیر نہیں رہا، اور نہ اس کے بعد کبھی وہاں شیر دکھائی دیا

اسی طرح شیخ مدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ ایک دفعہ قحط سالی کے موقع پر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اُسوقت ایک بیابان میں بیٹھے ہوئے تھے، وحوش وطیور اور شیر وغیرہ درندے آپ کے ارد گرد جمع تھے، ایک دوسرے کو مطلقاً ایذا نہیں پہنچاتے تھے، ان میں سے ہر ایک یکے بعد دیگرے آپ کی خدمت میں آکر زور سے چلاتا تھا، ایسا معلوم ہوتا تھا، کہ گویا وہ آپ سے کسی بات کا شکوہ کر رہا ہے، آپ اُس سے فرما دیتے تھے، کہ جاؤ، تمہاری روزی فلاں جگہ پر ہے، اور وہ چلا جاتا تھا،

شیخ مدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ جب یہ سب وحوش وطیور جا چکے تو میرے دریافت کرنے پر آپ نے مجھ سے فرمایا، کہ یہ جانور میرے پاس شدت بھوک کی شکایت کرنے آئے تھے، اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے مجھے اُنکی روزی پر مطلع کر دیا تھا، اس لئے میں نے اُن کی روزی کے مقامات اُنہیں بتلا دیئے، وہ اپنی اپنی جگہ چلے گئے،

Marfat.com

ایک دفعہ شیخ مدین رحمۃ اللہ علیہ کا ایک حلقہ بگوش حضرت شیخ ابویعزی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہنے لگا، کہ حضرت! میری تھوڑی سی زمین ہے جس سے میں اور میرے عیال واطفال گذارہ کرتے ہیں، اب خشک سالی کی وجہ سے وہ سوکھی پڑی ہے، حیران ہیں کہ کیا کریں گے، جب آپنے یہ سنا، تو اٹھکر اُس کے ساتھ ہوئے، اور سیدھے اُس کی زمین کیطرف آئے، پھر اُس سے اُس کی زمین کے حدود دریافت کرکے اُس میں آپ پھر کر واپس چلے آئے، آپکا واپس آنا تھا، کہ اُسکی زمین میں خوب اچھی طرح سے بارش ہوئی، اور وہ کھیتی پیداوار میں اطراف واکناف کی کھیتیوں سے سبقت لے گئی،

کہتے ہیں، کہ جب مغرب میں قحط پڑتا، تو آپ عیدگاہ میں آتے، اور بارش کی دعا مانگنے کے لئے سجدہ میں گر جاتے، اُسوقت تک سجدہ سے سر نہ اُٹھاتے، جب تک کہ آپ کے کپڑے بارش کے پانی سے بالکل تر نہ ہو جاتے، پھر بارش کی یہ حالت ہوتی کہ لوگ شہر کیطرف پانی میں چلتے ہوئے آتے،

آپکی وفات

آپ کی وفات آپ کے مسکن اعتنب میں ہی ہوئی، وہیں آپکا مزار ہے، جو زیارت گاہ خلائق ہے،

حضور غوثیت مآب کی ولایت کا اعتراف

حضرت شیخ ابوحفص عمر بن ابی عمر ضہاجی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، کہ ہمارے بعض احباب حضرت شیخ ابویعزی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئے، اور اُن سے بغداد جانے کی اجازت طلب کی، آپ نے اجازت دینے کے بعد فرمایا، کہ جب تم بغداد جاؤ، تو عبدالقادر نام ایک عجمی بزرگ کی خدمت میں ضرور حاضر ہونا، اُن سے میرا اسلام عرض کرکے دعا کی درخواست کرنا، اور یہ کہنا، کہ ابویعزیؒ کو فراموش نہ فرمانا،

پھر آپنے فرمایا، کہ فی الحقیقت عرب وعجم میں اُن کے پایہ اور مرتبہ کا کوئی ولی، کوئی بزرگ اور کوئی شیخ نہیں،

Marfat.com

(۱۰) حضرت شیخ عدی بن مسافر اموی رحمۃ اللہ علیہ

مولد و مسکن آپ دمشق کے قریب بعلبک کے مضافات میں سے قریہ بیت فار میں پیدا ہوئے تھے، اوائل ریعان میں بغداد کے اندر آکر عرصہ تک آپ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ عقیل منبجیؒ، حضرت شیخ ابو الوفاؒ اور حضرت شیخ ابو النجیب سہروردیؒ وغیرہ مشائخ کے ہم صحبت رہے، پھر آپنے جبل ہکار جا کر اپنا زاویہ بنایا، اور وہیں سکونت اختیار کی، وہاں آپ کو قبولیت عامہ نصیب ہوئی

آپکی بزرگی آپ علم و فضل میں یگانہ تھے، طریقت کے اعلیٰ رکن تھے، سراپا خیر و برکت، نہایت متدین، متشرع اور عابد و زاہد تھے، آپ نے شروع احوال میں ہی نہایت دشوار اور مشکل مشاہدے کئے تھے، اس لئے آپکا سلوک اکثر مشائخ پر دشوار گذرتا تھا،

حضور غوثیت مآب رحمۃ اللہ علیہ آپ کی نہایت تعظیم و تکریم کیا کرتے، اور آپ کے متعلق فرمایا کرتے تھے، کہ اگر نبوت مجاہدہ سے مل سکتی، تو بیشک شیخ عدی بن مسافر پا لیتے،

شیخ ابو عبد اللہ بطائحی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، کہ میں شیخ عدی کے پاس پانچ سال رہا، اس عرصہ میں میں نے دیکھا، کہ جب آپ نماز پڑھتے، تو شدت مجاہدہ کیوجہ سے آپ کے سر کے مغز سے ایک ایسی آواز آیا کرتی تھی، جیسے خشک کدو میں کنکروں کی آواز آتی ہے،

ابتدائی حالات سن صبیٰ میں آپ جنگلوں، بیابانوں، پہاڑوں اور غاروں میں اکیلے تن تنہا پھر کر عرصہ دراز قسم قسم کے ریاضات اور انواع انواع کے مجاہدات کرتے رہے، بیابانوں کے درندے جنگلوں کے پرندے اور زمین کے کیڑے آپ سے مانوس تھے، کثیر التعداد اولیائے کرام نے آپ سے فخر تلمذ حاصل کیا، اور بہت سے صاحب احوال آپ سے

Marfat.com

مستفید ہوئے،

آپکا کلام

حقائق ومعارف میں آپ کا کلام مشہور تھا،

چنانچہ اہل حقائق کے متعلق آپنے فرمایا ہے، کہ شیخ وہ ہے، کہ اپنے حضور میں وہ تمہیں خاطر جمع رکھے، اپنی غیبت میں وہ تمہیں محفوظ رکھے، اپنے اخلاق وآداب سے وہ تمہاری تربیت کرے، اپنے اشراق سے وہ تمہارے باطن کو وہ منور کرے، مرید وہ ہے، جو ہر حال میں تواضع اختیار کرے، فقراء کے ساتھ انسبت سے صوفیاء کے ساتھ ادب وحسن اخلاق سے، علماء کے ساتھ تعمیل ارشاد سے اہل معرفت کے ساتھ سکون ووقار سے اور اہل مقامات کے ساتھ توحید سے پیش آئے،

نیز آپنے فرمایا، کہ ابدال خورد ونوش اور نوم وراحت سے نہیں ہوتے، بلکہ عبادات وریاضات اور مجاہدات سے ہوتے ہیں، کیونکہ جو شخص مجاہدات وریاضات کی مشقت کو برداشت کرتا ہے، تو اللہ تعالےٰ اُس کو خود بخود اپنا راستہ بتلا دیتا ہے،

آپکی کرامات

کہتے ہیں، کہ حضرت شیخ ابو اسرائیل یعقوب بن عبد المقتدر بن احمد حمیدی اربلی سیاح رحمۃ اللہ علیہ متواتر تین سال تک تن تنہا عراق وعجم کے پہاڑوں پر برہنہ پھرتے رہے، حتیٰ کہ آپ کے جسم پر سیں کی ایک اور کھال پیدا ہوگئی، اس کے بعد آپ کے پاس ایک بھیڑیا آیا، اور آپ کے جسم کو اُس نے چاٹ کر صاف کردیا، اس سے آپ کے دل میں ایک قسم کا عجب پیدا ہوگیا، بس عجب کا پیدا ہونا تھا، کہ سناً اس بھیڑیئے نے آپ کے اوپر پیشاب کردیا، اور پھر چلاگیا، آپ نے ایک چشمہ پر جاکر غسل کیا، اور پہاڑ کے ایک قبہ میں داخل ہوگئے

آپ کے دل میں اُس وقت خیال پیدا ہوا، کہ کاش باللہ تعالےٰ میرے پاس کسی ولی کو بھیجے، ابھی آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا ہی تھا، کہ کیا دیکھتے ہیں، کہ حضرت شیخ عدی بن مسافر اموی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے پاس موجود ہیں، شیخ عدیؒ نے آپ کو سلام نہ کیا، بلکہ فرمایا، کہ جس پر بھیڑیا بول کرجائے، ہم سلام کے ساتھ اُس

Marfat.com

سے ملاقات نہیں کرتے، اس کے بعد آپ نے شیخ عدیؒ سے اپنے تمام واقعات بیان کیئے، اور کہا، کہ میرے سردار! میں چاہتا ہوں، کہ دنیا سے قطع تعلق کر کے اس قبہ میں بیٹھا رہوں، اس لئے ضروری ہے، کہ میرے پاس پانی کا ایک چشمہ ہو، جس سے میں پانی پیا کروں، اور اگر کچھ کھانے کو ہو جائے، تو کھا لیا کروں،

یہ سنکر شیخ عدیؒ اُٹھے، شیخ کے سامنے دو پتھر پڑے تھے، ایک پر شیخ نے پیر مارا، تو اُس سے ایک چشمہ پھوٹ نکلا، اسی طرح دوسرے پتھر پر پیر مارا، تو اُس سے انار کا ایک درخت پھوٹ پڑا، شیخ نے اُس درخت سے فرمایا، کہ اے درخت! میں عدی بن مسافر ہوں، تو باذن اللہ ایک روز شیریں اور ایک روز ترش انار نکالا کر، پھر شیخ نے آپ سے فرمایا، کہ اے ابو اسرائیل! تم یہاں رہو، اس درخت سے کھایا کرو، اور اس چشمہ سے پیا کرو، اور جب مجھ سے ملنا چاہو، تو مجھے یاد کیا کرو، میں تمہارے پاس آجایا کرونگا، پھر شیخ عدیؒ اُنکو چھوڑ کر واپس چلے آئے، اور آپ مدت تک اسی حال میں رہے،

ابو اسرائیل موصوف بیان کرتے ہیں، کہ ایک دفعہ میں نے شیخ عدیؒ سے عبادان جانے کی اجازت طلب کی، تو آپ نے مجھے سفر کی اجازت دیکر فرمایا، کہ ابو اسرائیل! اگر اثنائے راہ میں تم ایسے درندوں کو دیکھو، جن سے تمہیں خوف ہو تو تم اُن سے کہدینا، کہ عدی تم سے کہتا ہے، کہ تم یہاں سے چلے جاؤ، وہ تمہارے پاس سے چلے جائیں گے، اور اگر تم دریا کی موجوں سے خائف ہو جاؤ، تو اُن سے بھی تم کہدینا، کہ اے دریا کی متلاطم موجو! تم کو عدی بن مسافر کہتا ہے کہ ٹھیر جاؤ،

شیخ ابو اسرائیلؒ کا بیان ہے، جب میں درندوں وغیرہ کو دیکھتا، تو جو کچھ آپ نے فرمایا، اُن سے کہتا، تو وہ میرے پاس سے چلے جاتے، پھر میں سمندر میں جہاز پر سوار ہوا، جب کبھی سمندر جوش میں آتا، اور ہم غرق ہونے کو ہوتے، تو میں کہتا، کہ اے سمندر کی متلاطم موجو! تم سے شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، کہ ٹھیر جاؤ، میں ابھی کلام پورا کرنے نہ پاتا تھا، کہ ہوا ساکن ہو جاتی، اور سمندر کی موجیں موقوف ہو جاتی تھیں،

شیخ رجاء البارستقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ ایک روز حضرت شیخ عدی

Marfat.com

بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ ایک کھیت کیطرف جارہے تھے۔ کہ آپ کی مجھپر نظر پڑی ایک قبر کے پاس کھڑے ہوکر آپنے مجھے اپنے پاس بلایا۔ اور کہا، کہ رجاء! سنتے ہو یہ صاحب قبر مجھہ سے درخواست دعا کر رہا ہے۔ جب میں نے اس قبر کیطرف نظر کی، تو گویا دیکھتا ہوں، کہ اُس قبر کے اندر سے دہواں نکل رہا ہے،

آپ اُس قبر کے پاس جاکر ٹھیر گئے، اور بہت دیر تک نہایت تضرع وزاری سے دعا مانگتے رہے۔ حتیٰ کہ میں نے دیکھا، کہ اُس قبر سے دہُواں نکلنا موقوف ہوگیا ہے، پھر آپ نے فرمایا، کہ رجاء! دعا مقبول ہوگئی ہے، اب یہ بخش دیا گیا ہے، اس کا عذاب موقوف ہوگیا ہے، پھر آپ نے قبر سے بالکل نزدیک ہوکر پکارا، کہ کُردی خوشا خوشا، یعنی اب تم خوش ہو، تو صاحب قبر نے جوابدیا، کہ ہاں! اب میں خوش ہوں، شیخ رجاء کہتے ہیں، کہ میں نے یہ آواز سنی، پھر ہم لوٹ آئے،

ایک دفعہ آپ کے ایک خادم نے حفظ قرآن کا ارادہ ظاہر کیا، اس کو سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کے علاوہ اور کچھہ یاد نہ تھا، آپنے اُس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا، تو ایک دم میں اُس کو تمام قرآن شریف ازبر ہوگیا،

ایک دفعہ کردوں کے قبیلہ سے ایک جماعت آپ کی زیارت کرنے کے لئے آئی، آپنے اُس جماعت کے سب آدمیوں کو کہا، کہ تم سب میرے ساتھ چلو، تاکہ ہم سب پتھر لاکر اس باغ کی دیوار کھڑی کردیں، آپ کا یہ فرمانا تھا، کہ تمام لوگ آپ کے ہمراہ پہاڑ پر گئے، آپ پہاڑ پر چڑھکر پتھر کاٹ کاٹ کر اُنہیں نیچے پھینکتے جاتے تھے اور یہ لوگ اُنہیں لا لاکر دیوار بناتے جاتے تھے، اتفاقاً ایک پتھر ایک شخص پر آپڑا جس کے نیچے یہ دب کر مرگیا، آپ کو اس امر کی اطلاع دی گئی، آپ فوراً اس پہاڑ کی چوٹی سے اُتر کر آئے، اور اُس شخص کے پاس کھڑے ہوکر آسمان کیطرف ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے لگے، آپ کا دعا مانگنا تھا، کہ باذنہٖ تعالیٰ یہ شخص زندہ ہوکر اُٹھ کھڑا ہوا،

آپکی وفات | ۵۵۵ھ ہجری میں نوے برس کی عمر پاکر بلدہ ہکاریہ میں آپ نے وفات پائی، آپ کا مزار بھی زیارت گاہ خلائق ہے،

Marfat.com

حضور غوثیت مآبؒ کی بزرگی کا اعتراف

شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اکثر شیخ عدی بن مسافرؒ کی تعریف کیا کرتے تھے، اس لئے مجھے اُنکی زیارت کا اشتیاق دامنگیر ہوا، میں نے حضور علیہ الرحمۃ سے اُن کی زیارت کی اجازت طلب کی، حضور نے اجازت دیدی، میں سفر طے کرکے کوہکار میں آیا، میں نے شیخ عدیؒ کو باس کے اندر اپنے زاویہ میں کھڑے پایا، مجھے دیکھکر شیخ عدی فرمانے لگے، کہ عمر! تو سمندر کو چھوڑ کر نہر کے پاس آیا ہے، شیخ عبد القادرؒ تو اس وقت تمام محبین کی سواریوں کے قائد ہیں، اولیاء کی عنان اُن کے ہاتھ میں ہے،

(۱۱) حضرت شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ

آپ عراق کے اکابر مشائخ، مشہور عارفین اور ائمہ محققین میں سے تھے، کرامات ظاہرہ، افعال خارقہ، احوال جلیلہ، اخلاق پسندیدہ اور مقامات عالیہ کے مجسمہ تھے

مسکن آپ نہر الملک کے قریہ زریران میں سکونت پذیر تھے، اور مدت العمر یہیں رہے،

آپکی بزرگی کہتے ہیں، کہ اسی سال کی عمر تک آپنے اپنا کوئی خلوت خانہ نہیں بنایا تھا؛ بلکہ آپ دیگر فقراء کے درمیان ہی سو جایا کرتے تھے آپ کو قبولیت عامہ نصیب تھی، مخلوقات کے قلوب میں آپ کی ہیبت و محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی،

حضور غوثیت مآب علیہ الرحمۃ آپ سے بہت خلوص رکھتے، اور آپ کی نہایت تعظیم و تکریم کیا کرتے تھے، اور بسا اوقات آپ کی تعریف میں فرمایا کرتے تھے، کہ جس قدر اولیاء اللہ بغداد میں آئیں، وہ ہمارے مہمان ہیں، اور ہم سب شیخ علی بن الہیتیؒ کے مہمان ہیں،

لیکن باوجود اس بزرگی و عظمت کے آپ کے انکسار کی یہ کیفیت تھی، کہ جب آپ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لانا چاہتے

Marfat.com

تو پہلے دجلہ میں آکر غسل فرماتے، اور اپنے اصحاب کو بھی غسل کرنے کا حکم دیتے، جب آپ کے اصحاب غسل سے فارغ ہو جاتے، تو آپ اُن سے فرماتے، اپ تم اپنے قلوب کو خطرات سے صاف کرو، کیونکہ ہم سلطان الاولیا کی خدمت میں جاتے ہیں۔ پھر جب آپ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے مدرسہ پر پہنچتے تو مدرسہ کے اندر جاکر حضرت کے دولت خانہ کے دروازہ پر کھڑے ہو جاتے، پھر شیخ علیہ الرحمۃ خود اُنکو بلاتے، آپ لرزتے ہوئے اندر داخل ہو کر بیٹھ جاتے، حضرت آپ سے فرماتے، کہ آپ تو عراق کے شیخ ہیں۔ پھر بھی اتنا لرز رہے ہیں آپ عرض کرتے، حضرت! آپ سلطان الاولیاء ہیں، اس لئے مجھے آپکا خوف ہوتا ہے، جب آپ مجھے اپنے خوف سے امن دید ینگے، تو میں اُس وقت آپ کے خوف سے بے خوف ہو جاؤنگا، آپ فرماتے لَاخَوْفَ عَلَيْكَ اچھا آپ پر کوئی خوف نہیں،

الغرض آپ بلند پایہ کے بزرگ تھے، حضرت شیخ ابو محمد علی بن ادریس یعقوبی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابر مشائخ آپ کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوئے، اور آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا، آپ کے پیر طریقت تاج العارفین حضرت شیخ ابو الوفا رحمۃ اللہ علیہ آپ کی بڑی تعریف کیا کرتے تھے، اور ہمیشہ اوروں پر آپ کو ترجیح دیا کرتے تھے،

آپ کا کلام حقائق و معارف میں آپ کا کلام عالی ہوتا تھا، چنانچہ آپنے فرمایا ہے، کہ شریعت وہ ہے، کہ جس کے ساتھ تکلیف آئی ہو، اور حقیقت وہ ہے، کہ جس سے معرفت و تعریف حاصل ہو، شریعت کی تائید حقیقت سے ہوتی ہے، اور حقیقت شریعت کے ساتھ مقید ہے، شریعت افعال کا لوجہ اللہ پایا جانا ہے، اور حقیقت احوال کا اللہ عزّ و جلّ کے ساتھ مشاہدہ کرنا ہے،

آپکی کرامات کہتے ہیں، کہ ایک بہرے شخص نے آپ کے وسیلہ سے دعا مانگی، کہ اے پروردگار تو آپ کی برکت سے میرے کان اچھے کردے، تو اُس کی دعا قبول ہو کر اُس کے کان اچھے ہو گئے، اور بہرا پن مطلقاً جاتا رہا،

Marfat.com

اسی طرح ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ قریٰ نہر الملک میں سے کسی گاؤں میں آپ کو تشریف لے جانے کا اتفاق ہوا، وہاں پر دو گاؤں والے ایک مقتول کے پیچھے تلواریں نکالے ہوئے لڑنے مرنے کو تیار تھے، وجہ یہ تھی، کہ فریقین میں سے کسی کو قاتل معلوم نہ تھا، اور مقتول دونوں فریقوں کے درمیان پڑا ہوا تھا، آپ اس موقع پر مقتول کے پاس آئے، اور اُس کی پیشانی پکڑ کر فرمانے لگے، کہ اے بندۂ خدا تجھکو کس نے مار ڈالا ہے، یہ مردہ اُٹھکر بیٹھ گیا، اور کہنے لگا، کہ مجھ کو فلاں بن فلاں نے قتل کیا ہے، پھر وہ مردہ ہوکر گر پڑا،

شیخ ابو الحسن الجوسقی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، کہ ایک دفعہ آپ ایک کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے، تو میں نے دیکھا، کہ اس درخت کی شاخیں کھجوروں سے پر ہوکر نیچے جُھک گئی ہیں، اور آپ اُس سے کھجوریں توڑ توڑ کر تناول فرماتے ہیں، اُسوقت عراق میں کھجور کے کسی درخت پر پھل نہ آیا تھا،

شیخ ابو الحسن جوسقی رحمۃ اللہ علیہ کا ہی بیان ہے، کہ میں نے ایک دن آپ کو ایک کنوئیں کے کنارہ پر پانی نکالنے کے لئے ڈول ڈالتے ہوئے دیکھا، جب آپ نے ڈول نکالا، تو اُس میں سونا بھرا ہوا تھا، آپ نے کہا، اے میرے رب میں تو پانی چاہتا ہوں، جس سے وضو کروں، پھر کنوئیں میں ڈول ڈالا، اور دوبارہ نکالا، تو ڈول میں پھل موجود تھے، پھر آپ نے کہا، اے رب میں تو وضو کے لئے پانی چاہتا ہوں، پھر کنوئیں میں ڈول ڈالا، تو اس دفعہ پانی نکلا، اس سے آپ نے وضو کیا، پھر اپنا سر کنوئیں میں اوندھا کیا، تو اس کا پانی سر سے تک آگیا

ایک دفعہ کا ذکر ہے، کہ قریہ زریران میں آپ سماع کے لئے تشریف لے گئے جب تمام مشائخ سماع سے فارغ ہوئے، تو اس مجلس میں جسقدر فقہا و قرا موجود تھے، انہوں نے باطن میں فقرا پر انکار کیا، اس وقت آپ اُٹھے، اور اُٹھکر آپ نے ہر ایک کے سامنے جا جا کر سب کو ایک ایک نظر دیکھا، معاً دیکھتے ہی سب کا علم سلب ہوگیا، حتیٰ کہ ایک ماہ تک وہ سب لوگ اسی حال میں رہے، پھر ایک ماہ کے بعد سب آپ کی خدمت میں آئے، اور آپ سے معافی طلب کی، آپ نے سب کو اپنے ہاتھ سے ایک ایک لقمہ کھلایا جس سے اُن سب کا علم واپس آگیا،

Marfat.com

آپکے اخلاق آپ اعلیٰ درجہ کے ظریف اور حسین تھے، دیہاتوں کا سیاہ لباس پہنتے تھے، مکارم اخلاق و محاسن صفات کے مجسمہ تھے ہاتھ کے سخی تھے، آپ کے اصحاب و مریدین آپ ہی کے سلوک پر قدم بقدم چلتے رہے،

آپ کی عمر باوجودیکہ آپ کی عمر ایکسو بیس سال سے متجاوز تھی، مگر پھر بھی آپ کے اعضاء بالکل صحیح اور قوی تھے،

آپکی وفات قریہ نہر الملک میں سے قریہ زریران کے اندر ۵۶۴ھ ہجری میں آپنے وفات پائی، اور یہیں پر آپ مدفون ہوئے، آج تک آپ کا مزار زیارت گاہ خلائق ہے،

(۱۲) حضرت شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ

آپ عراق کے اکابر مشائخ میں سے تھے، صاحب کرامات تھے، اکثر اوقات امور مخفیہ کی خبر دیا کرتے تھے،

آپ کا مسکن آپ کا مسکن طفسونج تھا، جو بلاد عراق میں سے ایک شہر کا نام ہے،

آپکی بزرگی آپ کی بزرگی اور عظمت کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے، کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ آپ کے متعلق فرمایا کرتے تھے، کہ **شیخ عبدالرحمٰن ایک مضبوط پہاڑ ہے، جو حرکت نہیں کرتا،**

آپکا وعظ آپ نہایت فصیح البیان تھے، آپکا وعظ گرد و نواح میں مشہور تھا، فقہا، علماء اور مشائخ آپ کی مجلس وعظ میں شریک ہوا کرتے تھے،

آپکی کرامات مشہور ہے، کہ جس امر کے متعلق آپ پیشگوئی کیا کرتے تھے، وہ امر بعینہٖ اسی طرح واقع ہوا کرتا تھا،

ایک دفعہ ایک شخص نے آپ سے کہا، کہ حضرت آپ کا فلاں مرید کہتا ہے، کہ جو

Marfat.com

مرتبہ آپ کو عطا ہوا ہے، اتنا ہی مرتبہ مجھے بھی عطا ہوا ہے، آپنے فرمایا، جس نے مجھے عطا فرمایا ہے، اُسی نے اسکو بھی عطا فرمایا ہے، لیکن میرے برابر اُس کو عطا نہیں فرمایا، پھر آپنے فرمایا، کہ میں اُس کو ایک تیر مارتا ہوں، تھوڑی دیر آپ سرنگوں رہے، پھر فرمایا، میں نے اُس کو ایک تیر مارا جو اُس کو لگا ہے، اب دوسرا مارتا ہوں پھر تھوڑی دیر سرنگوں رہے، پھر فرمایا، میں نے اُس کو دوسرا تیر مارا، جو اُس کو لگا ہے، اب تیسرا مارتا ہوں، اگر یہ تیر بھی اُسے لگا، تو معلوم ہو جائیگا، کہ اُسے بھی میرے برابر عطا ہوا ہے، پھر آپ تھوڑی دیر سرنگوں رہے، پھر فرمایا، کہ دوڑو، اُسکا انتقال ہو گیا ہے، لوگ گئے، تو اُسکو فی الحقیقت مردہ پایا،

اسی طرح ایک مرتبہ ایک مرید نے آپکی خدمت میں آکر کہا، کہ حضرت! میرے کھجور کے درخت گیارہ سال سے پھل نہیں دیتے، اور میری گائیں تین سال سے بچے نہیں جنتیں، آپ نے اُس شخص کے لئے دعا کی، اُسی سال اُس کے درختوں میں پھل آنے شروع ہو گئے، اور اُسی سال اُس کی گایوں نے بچے دیئے، اور کثرت کے ساتھ اُس کے گھر میں مویشی ہو گئے،

حضرت غوث اعظمؓ کی تعظیم کرنا

باوجود اس بزرگی، عظمت اور مرتبہ کے آپ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بہت تعظیم و تکریم کیا کرتے تھے،

چنانچہ ایک روز آپ گھر سے نکلے، تاکہ خچر پر سوار ہو کر نماز جمعہ کیلئے جائیں، مگر سوار ہوتے وقت رکاب میں پاؤں رکھتے ہی کھینچ لیا، اور کچھ دیر توقف کر کے خچر پر سوار ہوئے، لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی، تو آپنے فرمایا، کہ اسی وقت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بھی اپنی خچر پر سوار ہونے کو تھے، اس لئے میں نے نہیں چاہا، کہ میں آپ سے پہلے سوار ہو جاؤں،

آپکی وفات

طفسونج میں ہی آپ نے وفات پائی، اور یہیں آپ مدفون ہوئے، آپکا مزار ظاہر ہے، جس کی زیارت کے لئے لوگ اب تک جاتے ہیں،

Marfat.com

آپکی آخری وصیت

جب آپ کی وفات کا وقت آیا، تو آپ کے صاحبزادہ شیخ ابو الحسن علی الحسینیؒ نے عرض کیا کہ حضرت! مجھکو کچھ وصیت فرمایئے، آپ نے فرمایا، کہ میں تجھکو وصیت کرتا ہوں، کہ تم ہمیشہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی خدمت و تابعداری اور تعظیم و تکریم کرتے رہنا۔

وفات کے بعد آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں آئے، حضرت علیہ الرحمۃ نے اُن کی بہت عزت کی، اُن کو خرقہ پہنایا، اور اپنی صاحبزادی کا نکاح اُن سے کر دیا،

(۱۳) حضرت شیخ بقا بن بطو رحمۃ اللہ علیہ

آپ عراق کے اکابر عارفین اور مشائخ سے تھے، صاحب کشف و کرامات تھے

آپکا مسکن

آپ باب نورس میں جو کہ قری نہر الملک میں سے ایک گاؤں کا نام ہے، سکونت پذیر تھے، اور مدت العمر یہیں رہے،

آپکی کرامات

مشہور ہے، کہ باذنہٖ تعالےٰ آپ مبروص کو اچھا اور نابینا کو بینا کر دیا کرتے تھے،

شیخ ابو محمد علی بن ادریس یعقوبیؒ کا بیان ہے، کہ ایک دفعہ آپ کے گاؤں میں آگ لگی، اور دور تک پھیل گئی، آپ گئے، اور آگ کے پاس کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا، کہ اے آگ بس یہیں تک رہ، معًا آگ بجھ گئی،

شیخ موصوف الصدر ہی کا بیان ہے، کہ ایک دن آپ اپنی زمین کو پانی دینے کے لئے نکلے، اُس وقت آپکا کوئی مرید آپ کے پاس نہ تھا، اور آپ میں ضعف کیوجہ سے زمین میں پانی دینے کی طاقت نہ تھی، آپ نے اُس وقت آسمان کی طرف سر اُٹھا کر دیکھا، معًا مغرب کی جانب سے ایک بادل آیا، اور آپ کی زمین کو سیراب کر کے چلا گیا،

ایک دفعہ تین فقہا، شب کو آپ کی زیارت کرنے آئے، اور عشاء کی نماز انہوں نے آپ ہی کے پیچھے پڑھی، آپ جیسا کہ چاہیئے، قرأت کا پورا حق ادا،

Marfat.com

نہ کر سکے، جس نے فقہائے موصوف کو کسیقدر آپ سے بدظنی ہوئی، مگر انہوں نے آپ سے کچھ کہا نہیں، اور شب کو آپ ہی کے زاویہ میں سو رہے، رات کو اُنہیں احتلام ہوگیا، اُسی وقت اُٹھکر نہر پر جو کہ آپ ہی کے زاویہ کے روبرو واقع تھی، غسل کرنے گئے، جب کپڑے اُتار کر غسل کے لئے نہر میں اُترے، تو اچانک اُن کے کپڑوں پر ایک شیر آبیٹھا، فقہائے موصوف سردی کیوجہ سے نہایت پریشان ہوئے، اتنے میں آپ نہر پر آئے، تو شیر آپ کے پاؤں پر لوٹنے لگا، آپنے اُس کو کہا، کہ تو ہمارے مہمانوں سے کیوں تعرض کرتا ہے، اگرچہ وہ ہم سے بدگمان ہیں، یہ سنتے ہی شیر چلا گیا، فقہائے موصوف پانی سے نکلے، اور آپ سے معافی مانگنے لگے آپنے فرمایا، آپ لوگوں نے زبان کی اصلاح اور ہم لوگوں نے دل کی اصلاح کی ہے،

حضور غوثیت مآبؒ کی تعظیم کرنا باوجود اس بزرگی اور مرتبہ کے آپ جب کبھی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کیخدمت میں جاتے، تو آپ کے دروازہ پر جھاڑو دیتے، چھڑکاؤ کرتے، اور آپ کے پاس بغیر اذن کے نہ جاتے تھے،

آپکی وفات آپ کی وفات باب نوس کے اندر ۵۵۳ھ ہجری میں اسّی سال کی عمر میں ہوئی، آپ کا مزار اب تک ظاہر ہے لوگ اُس کی زیارت کو جاتے ہیں،

(۱۴۱) حضرت شیخ ابوسعد قیلوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ مفتی زمانہ اور فقہائے معتبرین میں سے تھے، شیخ ابوالحسن علی القرشیؒ شیخ ابوعبداللہ محمد بن احمد المدینیؒ، شیخ مبارک بن علی الجبلیؒ اور شیخ محمد علی قیدیؒ وغیرہ اکابر مشائخؒ آپ کی صحبت میں رہے،

آپکا مسکن آپ قرائے نہر الملک میں سے قریہ قیلویہ میں سکونت پذیر تھے، اور حیات کے آخری لمحات تک یہیں رہے،

آپکی کرامات

شیخ ابوالحسن علی قرشیؒ کا بیان ہے، کہ ایک دن آپ قضائے حاجت کے لئے نکلے، میں پانی کا بھرا ہوا لوٹا لیکر آپکے پیچھے پیچھے گیا، اثنائے راہ میں اچانک میرے ہاتھ سے لوٹا گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا، آپ نے قضائے حاجت سے فارغ ہوکر اس لوٹے کو اٹھایا، تو وہ درست ہوکر جیساکہ تھا، ویسا ہی پانی سے لبریز ہوگیا،

ایک دفعہ آپنے قیلوُیہ کے میدان میں ایک چٹان پر کھڑے ہوکر آذان کہی آذان کہتے ہوئے جب آپنے اللّٰہُ اکبر کہا، تو آپ کی تکبیر کی ہیبت سے زمین لرز گئی، اور چٹان کے پانچ ٹکڑے ہوگئے،

آپکا لباس

آپ علماء کا لباس زیب تن فرمایا کرتے، اور خچر پر سواری کیا کرتے تھے،

حضرت غوث اعظمؒ کی تعظیم کرنا

آپ جب کبھی بغداد میں آتے، تو پہلے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوتے، جب مدرسہ کے دروازہ پر یا سرائے کے دروازہ پر پہنچتے، تو چوکھٹ کو چومتے،

آپکی وفات

آپ کی وفات قیلوُیہ کے اندر ۵۵۵ھ ہجری میں ہوئی، آپکی قبر اب تک ظاہر ہے،

آپکی آخری وصیت

جب آپ کی وفات کا وقت آیا، تو آپ کے صاحبزادہ شیخ ابوالخیر سعیدؒ نے آپ سے کہا، کہ مجھے کچھ وصیت فرمائیے، آپنے فرمایا، کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں، کہ تم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعظیم و تکریم کرتے رہنا، انہوں نے عرض کیا، کہ آپ مجھے اُن کے حال سے آگاہ کیجئے، تو آپ نے فرمایا، کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا قدم تو اس وقت تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے، وہ سب سے زیادہ اللہ تعالےٰ کے محبوب و مقرب ہیں،

(۱۵) حضرت شیخ مطر الباذرانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

آپ عراق کے اکابر مشائخ سے تھے، صاحب کرامات تھے، شیخ ابو الکرم تمیم ملادیؒ اور شیخ ابو العز نہر ملکیؒ وغیرہ مشائخ عظام نے آپ سے تخریج کی،

آپکا مسکن

آپ قریٰ عراق کے ایک قریہ باذران میں سکونت پذیر تھے اور مدت العمر یہیں رہے،

باذران کو مسکن بنانے کی وجہ یہ ہوئی، کہ ایک دفعہ عالم رویا میں آپ نے ایک عظیم الشان درخت دیکھا، جس کی شاخیں بکثرت اور قریۂ باذران سے متصل تھیں، آپنے صبح یہ خواب اپنے پیر طریقت حضرت شیخ تاج العارفین سے بیان کی، آپ نے فرمایا، مطر! اس درخت سے میری ذات مراد ہے، تم جاکر قریہ باذران میں سکونت اختیار کرو،

آپکی کرامات

کہتے ہیں، کہ جس یہودی یا نصرانی پر آپ کی نظر پڑ جایا کرتی تھی، وہ بے اختیار کلمہ شہادت پکارتے ہوئے حلقۂ اسلام میں داخل ہو جایا کرتا تھا، جس بنجر زمین پر آپ کا گذر ہو جاتا تھا، وہ سرسبز و شاداب ہو جاتی تھی،

ایک دفعہ چھ شخص آپ کیخدمت میں آئے، آپنے ایک برتن نکالا جسمیں قریباً ڈیڑھ سیر دودھ تھا، وہ اُن کو دیا، سب نے سیر ہو کر پیا، مگر دودھ ویسے کا ویسا ہی باقی رہا، اُس میں مطلقاً کچھ بھی کمی واقع نہ ہوئی،

آپ کی وفات

قریہ باذران میں آپ نے وفات پائی، جہاں آپ کا مزار اب تک موجود ہے،

آپ کی آخری وصیت

جب آپ کی وفات کا وقت آیا، تو آپکے صاحبزادہ نے کہا، کہ حضرت! مجھے وصیت فرمایئے، کہ آپ کے بعد کس کی اتباع کروں، آپ نے فرمایا، حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی، صاحبزادہ نے گمان کیا، کہ شاید آپ غلبہ مرض میں کہ رہے ہیں اس لئے پھر کہا، کہ حضرت! مجھے وصیت فرمائیں، کہ آپ کے بعد کس کی اتباع کروں آپنے پھر فرمایا، حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی، پھر ایک گھڑی کے

Marfat.com

بعد صاحبزادہ نے یہی بات دریافت کی، آپ نے فرمایا، بیٹا! عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے، جب سوائے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے اور کسی کی اتباع نہ کی جائیگی،

(۱۶) حضرت شیخ ماجد الکردی رحمۃ اللہ علیہ

آپ عراق کے اکابر عارفین سے تھے، کرامات ظاہرہ و احوال فاخرہ تھے،

آپ کا مسکن آپ عراق کے ایک قریہ قوسان میں سکونت پذیر تھے، اور مدت العمر یہیں رہے،

آپکی کرامات آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ سلیمانؒ بیان کرتے ہیں، کہ ایک دفعہ میں اپنے والد ماجد کی خدمت میں حاضر تھا، اُس وقت آپ کیخدمت میں دس بارہ شخص آئے، آپ نے مجھ سے فرمایا، جاؤ، خلوتخانہ سے کھانا نکال لاؤ، خلوت خانہ میں اُسوقت کھانے پینے کی مطلقاً کوئی چیز نہ تھی، مگر میں امتثال امر کے لئے خلوت خانہ میں گیا، تو مجھے وہاں انواع و اقسام کے کھانے ملے،

اسی طرح ایک دفعہ آپ کے پاس ایک شخص آیا، اور کہنے لگا، کہ میں حج کیلئے بیت اللہ شریف جارہا ہوں، آپنے اُس کو اپنا ایک پیالہ دیکر فرمایا، کہ اگر تم وضو کرنا چاہو، تو یہ تمہارے لئے پانی ہے، اگر تمہیں پیاس لگے، تو یہ تمہارے لئے دودھ ہے، اور اگر تم پر بھوک کا غلبہ ہو، تو یہ تمہارے لئے ستو ہیں، اُس شخص کا بیان ہے، کہ یہ عطیہ اُس کو مندرجہ بالا ضرورتوں کیلئے کافی و وافی ہوا،

حضور غوثیت مآبؓ کی تعظیم کرنا آپ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی بہت تعریف کیا کرتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے، شیخ محی الدینؒ اہالیان ارض کے امام اور پیشوا ہیں، اولیاء کی گردنیں اُن کے آگے خم ہیں، انہی کے نور سے اہل دل اپنے احوال میں روشنی حاصل کرتے ہیں،

آپکی وفات آپ کی وفات ۵۶۱ھ ہجری میں عراق کے ایک پہاڑ حمدین پر ہوئی، آپ کا مزار آج تک وہاں موجود ہے

Marfat.com

(۱۷) حضرت شیخ جاگیر الکردی رحمۃ اللہ علیہ

آپ عراق کے مشہور مشائخ سے تھے، کثیر التعداد علماء وصلحاء آپ کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوئے، آپ اتباع شریعت میں مشہور تھے، ہر قول، ہر فعل ہر حرکت اور ہر سکون میں آداب شریعت و قانون عبودیت کو مرعی رکھتے تھے

آپکا مسکن عراق کے ایک جنگل میں قنطرۃ الرصاص کے پاس آپ سکونت پذیر تھے، اور مدت العمر وہیں رہے،

آپکی کرامات کہتے ہیں آپکو محض غیب سے روزی آتی تھی، شیخ ابو الحسن بن شیخ ابو محمد الحسن الحمیدیؒ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا، اُسوقت آپکے سامنے سے کئی گائیں نکلیں، آپنے ایک گائے کیطرف اشارہ کرکے فرمایا، کہ اس کے شکم میں سرخ بچھڑا ہے، جسکو یہ فلاں ماہ میں فلاں دن جنے گی، یہ بچھڑا مجھے نذرانہ دیا جائیگا، اس کے بعد ایک اور گائے کیطرف اشارہ کرکے فرمایا، کہ اس کے پیٹ میں بچھیا ہے، جسکو یہ فلاں وقت جنے گی، یہ بچھیا بھی میری نظر کیجائے گی،

شیخ ابو الحسن بن شیخ ابو محمد الحسن الحمیدی رحمۃ اللہ علیہ راوی مذکور بیان کرتے ہیں، کہ میں اسکا انتظار کرنے لگا، پھر آپ نے فرمایا، کہ فلاں شخص اسکو ذبح کرے گا، اور فلاں فلاں شخص اس کو کھائیں گے، ایک سرخ کتا بھی اس میں سے کچھ گوشت اُٹھا لیجائیگا، چنانچہ ایسا ہی ہوا، اور ایک سرخ کتا زاویہ کیطرف آکر ایک ران اُٹھاکے لے گیا،

اسی طرح ایک دفعہ ایک شخص آپ کیخدمت میں آیا، اور کہنے لگا، کہ آپ مجھے ہرن کا گوشت کھلایئے، آپ نے سر نیچا کیا، معًا ایک ہرن آکر آپ کے سامنے کھڑا ہوگیا، آپنے اُس نے ذبح کرنے کا حکم دیا، چنانچہ ذبح کرنے کے بعد اسکا گوشت پکواکر اس شخص کو کھلایا گیا،

Marfat.com

حضور غوثیت مآب رح کی عظمت کا اعتراف آپ اکثر اوقات فرمایا کرتے تھے، کہ تاج العارفین حضرت شیخ ابوالوفاء رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے پایہ اور مرتبہ کا کوئی بزرگ دیکھنے میں نہیں آیا، فی الحقیقت انکا طریقہ دیگر طرق سے اعلیٰ ہے، اور اولیاء اللہ اسی سمندر کی نہریں ہیں،

آپکی وفات تنظرۃ الرصاص کے پاس اپنے زاویہ میں ہی آپ نے کبیر سن ہو کر وفات پائی، اور وہیں مدفون ہوئے،

(۱۸) حضرت شیخ ابو محمد القاسم بن عبد البصری رحمۃ اللہ علیہ

آپ عراق کے اکابر مشائخ سے تھے، شریعت وطریقت کے جامع تھے مذہباً مالکی تھے، اپنے علاقہ کے مفتی تھے، کثیر التعداد صاحبانِ احوال نے آپ سے ارادت حاصل کی، آپ کے وعظ میں علماء و مشائخ بکثرت حاضر ہوا کرتے تھے،

آپ کا مسکن بصرہ میں آپ سکونت پذیر تھے، اور تادم آخر یہیں رہے،

آپ کی کرامات مشہور ہے، کہ آپ صاحب کرامات ظاہرہ و احوال نفیسہ تھے،

چنانچہ شیخ الصوفیہ حضرت شیخ شہاب الدین عمر السہروردی[1] فرماتے ہیں، کہ ایک دفعہ میں آپ کی زیارت کرنے کے لئے بصرہ گیا، اثنائے راہ میں میرا گذر بہت سے ایسے باغات میں سے ہوا، جو آپ کی ملکیت میں تھے، یہ دیکھکر میرے قلب میں خطرہ گذرا، کہ یہ تو امیرانہ شان ہے،

پھر میں سورہ انعام پڑھتا ہوا بصرہ میں داخل ہوا، میں نے اپنے دل میں خیال کیا، کہ دیکھوں، کونسی آیت پر میں آپ کے دولت خانہ میں داخل ہوتا ہوں

---

[1] ابن نجار نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے، سُہرورد بضمہ سین مہملہ وسکون ہائے ہوز وفتحہ رائے مہملہ وسکون واو ثانیہ و دال آخر دال مہملہ عراق عجم میں زنجان کے ایک شہر کا نام ہے، ۱۲۰، منہ رح

Marfat.com

آپ کے حق میں اس آیت کو میں فال تصور کرونگا، غرض میں پڑھتا ہوا گیا،
اور ذیل کی آیت پر میں آپ کے دولت خانہ کے دروازہ پر پہنچا،

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ — یہ وہ لوگ ہیں، جنکو خدائے تعالیٰ نے ہدایت کی، تم اُن کی ہدایت کی پیروی کرتے رہو،

مَیں یہ آیت پڑھتا ہوا آپ کے دروازہ میں کھڑا ہوگیا، معًا آپ کا خادم مجھے اندر بلا لے گیا، جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے فرمایا، عمر! جو کچھ زمین پر ہے، وہ زمین ہی پر ہے، اس کی محبت اور وقعت میرے قلب کے اندر ذرہ بھر بھی نہیں ہے، آپ کے یہ فرمانے سے مَیں انگشت بدنداں رہگیا

اسی طرح شیخ ابو الحسن علی نانبائی بیان کرتے ہیں، کہ ایک دفعہ میں بصرہ کے اندر بعض احباب کے ہمراہ ایک باغ میں تھا، تو ہمارے پاس ایک غبار آلودہ پراگندہ حال فقیر آیا، اور مالک باغ کو مخاطب کر کے کہنے لگا، کہ انجیر کھلا کر میرا پیٹ بھر دو، مالک باغ نے آدھ سیر کے قریب انجیر لا کر اُس کو دیئے، اُس نے کھا کر کہا، کہ اور دو، اُس نے اور لا کر دیئے، اسی طرح وہ بار بار مانگتا رہا، حتیٰ کہ چار پانچ من کے قریب انجیر کھا گیا، پھر اُس نے نہر پر جا کر بہت سا پانی پیا

شیخ ابو الحسنؒ موصوف الصدر کا بیان ہے، کہ ایک عرصہ کے بعد مالک باغ نے مجھ سے بیان کیا، کہ اُس سال سے میرے کھیت اور باغات کی پیداوار دُگنی ہوگئی،

آگے چلکر شیخ ابو الحسنؒ فرماتے ہیں، کہ جس سال مالک باغ نے مجھے دُگنی پیداوار کی خبر دی، اُسی سال مجھے حج کی غرض سے بیت اللہ کی حاضری کا اتفاق ہوا، اثنائے راہ میں مجھے اُس فقیر دیکھنے کا اشتیاق مالا یطاق ہوا، جسے میں نے انجیر کھاتے ہوئے دیکھا تھا، ابھی مجھے یہ خیال گذرا ہی تھا، تو اچانک میں نے کیا دیکھا، کہ وہ فقیر میری داہنی جانب جا رہا ہے، یہ دیکھتے ہی مجھ پر خوف طاری ہوگیا، مگر ہمت اور جرأت سے کام لیکر مَیں اُن کے ساتھ ساتھ چلنے لگا، جب یہ فقیر چلتا، تو اُس کے ساتھ ساتھ قافلہ بھی چلتا، جب یہ ٹھیر جاتا، تو قافلہ بھی

Marfat.com

اُتر پڑتا، اثنائے راہ میں یہ فقیر ایک ایسے تالاب کے پاس اُترا، جسکا پانی خشک ہونے کو تھا، اس فقیر نے اُس تالاب کے نیچے کی مٹی نکال نکال کر کھانی شروع کی، اور ذرا سی یہی مٹی اُس نے مجھے بھی کھلائی، جو ذائقہ میں حلوائے خشکانک کیطرح اور خوشبو میں مشک کیطرح معلوم ہوئی، مٹی کھاکر پھر اُس نے بہت سا پانی پیا، اور پانی پی کر مجھ سے کہا، کہ انجیریں کھانے کے بعد آج میں نے یہ مٹی کھائی ہے، اس کے درمیانی عرصہ میں ماننہیں نے کچھ کھایا، اور نہ پیا، میں نے عرض کیا، کہ آپ کو یہ قوت کہاں سے حاصل ہوئی، تو انہوں نے فرمایا، کہ ایک دن حضرت شیخ ابو محمد القاسم بن عبد البصری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ پر توجہ کی، جس سے میرا قلب محبت سے بھر گیا، اور میں بجز احکام بشریت باقی رکھنے کے اکثر اوقات خورد و نوش سے مستغنی ہو گیا،

اسی طرح شیخ ابو عبد اللہ محمد المکی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، کہ ایک سال میں حرم مکہ شرفہا اللہ تعالےٰ میں مجاور تھا، وہاں پر ایک روز حضرت شیخ ابو محمد القاسم بن عبد البصری رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے، آپ کی معیت میں چار شخص تھے، آپ نے نماز ادا کی، پھر سات دفعہ طواف کیا، جب طواف کر چکے، تو چاروں آدمیوں کو لیکر باب بنی شیبہ کیطرف نکلے، میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیا، آپ کے ہمراہیوں نے مجھے آپ کے ساتھ ہونے سے روکا، آپ نے انہیں روکنے سے منع کیا، پھر آپنے سب کو مخاطب کرکے فرمایا، کہ سب میرے پیچھے پیچھے یکے بعد دیگرے میرے قدموں پر قدم رکھتے چلے آؤ، غرض ہم آپ کے پیچھے پیچھے چلے، ابھی تھوڑی دیر گذری تھی، کہ مدینہ شریف میں جا پہنچے، وہاں ہم نے زیارت کے بعد ظہر کی نماز پڑھی، پھر وہاں سے آپ کے پیچھے پیچھے چلے، تھوڑے ہی عرصہ کے بعد کیا دیکھتے ہیں، کہ ہم سب بیت المقدس میں موجود ہیں، نماز عصر پڑھنے کے بعد پھر وہاں سے نکلے، اور مغرب کی نماز سد یاجوج ماجوج میں جاکر ادا کی، اور عشا جبل قاف پر پڑھی، پھر آپ پہاڑ کی چوٹی پر جاکر بیٹھ گئے، اور ہم سب آپ کے گرداگرد دو زانو ہو کر بیٹھ گئے، غیب سے لوگ آن آنکر آپ کو سلام کرنے لگے، اُن لوگوں کے چہرے چاند اور سورج سے زیادہ روشن اور منور تھے، پھر جو میں سے بہت سے لوگ نمودار

Marfat.com

ہوے، جو آناً فاناً نیچے اُتر کر آپ کے پاس حلقہ باندھکر بیٹھ گئے، یہ لوگ آپ کا کلام سننے کے بے حد مشتاق تھے، آپنے کلام شروع کیا، آپکا کلام شروع کرنا ہی تھا، کہ سب پر ایک وجدانہ کیفیت طاری ہو گئی، بعض لرزنے، بعض کانپنے، بعض رونے اور بعض جوّ میں دوڑنے لگ گئے، حتیٰ کہ اسی حالت میں صبح ہو گئی سب نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی، پھر آپ واپس ہوتے ہوئے ایک ایسے مقام پر اُترے، جس کی زمین دنیا کی زمینوں کے مشابہ نہ تھی، اس زمین سے مشک کی خوشبو آتی تھی، یہاں کے لوگ اللہ تعالےٰ کے ذکر میں ہمہ تن مشغول تھے، آپ پر وجدانہ کیفیت طاری تھے، کبھی آپ فضا میں اُڑنے لگ جاتے تھے کبھی یہ کہتے تھے، کہ تیرا شوق مجھے بیقرار کرتا ہے، تیرا بُعد مجھے قتل کرتا ہے، تیرا خوف مجھے تلف کرتا ہے، تیری امید مجھے زندہ کرتی ہے، تیرا اعراض مجھے مار ڈالتا ہے، تیری محبت مجھے خوش کرتی ہے، تیرا مشاہدہ مجھے سُکیڑتا اور پھیلاتا ہے پس اے پروردگار جن لوگوں کا تو ذمہ وار اور کفیل ہے، اُن پر تو اپنا فضل و کرم کر،

پھر ہم ایک ایسے شہر میں آئے، جو فی الحقیقت بلا مبالغہ گویا سونے چاندی سے بنایا ہوا تھا، جسمیں نہریں اور باغات بکثرت تھے، ہم نے آکر یہاں پر کچھ میوے کھائے، اور نہروں سے پانی پیا، آپ نے فرمایا، کہ یہ اولیاء اللہ کا شہر ہے اس میں بجز اولیاء اللہ کے اور کوئی نہیں آسکتا، پھر مکہ معظمہ میں آکر ہم نے ظہر کی نماز پڑھی،

آپکی وفات

۵۶۸ہجری میں بصرہ کے اندر آپ نے وفات پائی، اور شہر کے باہر آپ کو دفن کیا گیا، کہتے ہیں، کہ خلا میں رجال غیب نے بھی آپ کے جنازہ کی نماز پڑھی، لوگوں نے اُنکو دیکھا، اور اُن کی آوازیں سنیں، آپ کی قبر آجتک ظاہر ہے، لوگ اس کی زیارت کے لئے جاتے ہیں،

حضور غوثیت مآب رح کی عظمت و بزرگی

بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے، کہ ایک دفعہ آپکی حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی دوران ملاقات میں آپ نے حضرت خضر

Marfat.com

علیہ السلام سے دریافت کیا، کہ کیا اِس وقت کوئی ایسا کامل مردِ خدا ہے جس سے میں اثنائے سلوک میں جو مشکلات مجھے پیش آجاتی ہیں، اُن کو حل کرا لیا کروں؟ تو حضرت خضر علیہ السلام نے جواب دیا، کہ موجودہ وقت میں کامل مردِ خدا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ ہیں، آپ نے حیرانی سے دریافت کیا، کہ کیا آپ کا پایہ اور مرتبہ بہت بلند ہے، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا، کہ شیخ عبد القادرؒ تو اس وقت کے اولیاء کے سردار ہیں، اللہ تعالیٰ کے محب و مقرب ہیں، اللہ تعالیٰ نے اُنکو اپنے اسرار میں سے وہ بہتر دیا ہے، جس سے وہ جمہور اولیاء پر سبقت لے گئے ہیں،

(۱۹) حضرت شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق قرشی رحمۃ اللہ علیہ

آپ مصر کے اکابر مشائخ سے تھے، صاحب کشف و کرامات تھے، شریعت وطریقت کے جامع تھے، نہایت منکسر المزاج اور حلیم الطبع تھے، مراقبہ، گوشہ نشینی اور قطع علائق میں آپ مشہور تھے،

آپ کا مسکن آپ مصر میں سکونت پذیر تھے، اور مدت العمر وہیں رہے۔

آپ کا کلام معارف وحقائق میں آپکا کلام عالی ہوتا تھا،

آپ فرمایا کرتے تھے، کہ فکر معرفت الٰہی کا راستہ ہے، عقول واذہان کو اُس کی ذات کی حقیقت دریافت کرنے کی مطلقاً طاقت نہیں، کیونکہ اگر خدائی حکمتیں حدِّ اذہان وافہام تک منتہی ہوتیں، یا قدرت ربّانیہ ادراک علوم میں منحصر ہوتی، تو یہ اُس کی حکمت وقدرت میں ایک بڑا نقصان ہوتا، تعالیٰ اللہ عن ذٰلک علوًّا کبیرًا اسی لئے اسرار ازلی واسرار جلالی آنکھوں سے پوشیدہ رہے،

نیز آپ فرمایا کرتے تھے، کہ فرش سے لیکر عرش تک تمام مخلوق اُس کی معرفت کے راستے اور اُس کی ازلیت پر حجتیں ہیں، تمام موجودات اپنی زبان حال سے اُس کی وحدانیت کی گواہی دے رہی ہے،

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ لَہٗ اٰیَۃٌ
تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ وَاحِدٌ

بسا اوقات آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے، کہ جس دل میں محبت نہیں، وہ دل خراب و ویران ہے، جس فہم میں آبِ معرفت نہیں، وہ فہم گویا بے آب بدی ہے، مخلوق سے متوحش ہونا اپنے مولےٰ سے مونس ہونے کی دلیل ہے۔

آپ کی کرامات

آپ سے کثرت کے ساتھ خارقِ عادت امور اور کرامات ظہور میں آئیں،

چنانچہ شیخ ابو اسحٰق ابراہیمؒ بیان کرتے ہیں، کہ ایک دفعہ دریائے نیل کا پانی اسقدر چڑھ آیا، کہ قریب تھا، کہ مصر کے بہت سارے بلاد غرق ہو جاتے، تمام گرد و نواح کی زمینوں پر پانی ہی پانی تھا، کھیتی کا وقت بھی فوت ہونے کو تھا، کہ لوگ آپ کی خدمت میں آئے، اور دعا کی درخواست کی، آپ نیل کے کنارے پر آئے، اور اس سے وضوء کیا، معًا وضوء کرتے ہی پانی زمین سے اُتر گیا،

اسی طرح ایک دفعہ نیل میں پانی بہت کم ہو گیا تھا، لوگوں کے درخواست کرنے پر آپ نے اُس کے کنارہ پر جاکر وضو کیا، معًا دریا کا پانی بڑھنا شروع ہو گیا، حتیٰ کہ تھوڑی ہی دیر میں دریا کے کنارہ تک پہنچ گیا،

آپکی وفات

آپ کی وفات ۵۶۴ھ ہجری میں مصر کے اندر ہوئی، وفات کے وقت آپ کی عمر ستّر سال سے متجاوز تھی، آپ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کے پاس مشرق کی جانب مدفون ہوئے

حضرت غوث اعظمؒ کا احترام

شیخ ابو اسحٰق ابراہیم بن مرہیلؒ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوقؒ کو بارہا یہ کہتے ہوئے سنا، کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اس زمانہ کے امام اور سردار ہیں، آپ طریقت میں سب اولیاء اللہ پر سبقت لے گئے ہیں،

(۲۰) حضرت شیخ سوید سنجاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ دیار بکر کے اکابر مشائخ سے تھے، آپ کرامات ظاہرہ، احوال فاخرہ اور مقامات رفیعہ رکھتے تھے، جامع شریعت و طریقت تھے، سنجار میں قبولیت

Marfat.com

عمامہ آپ کو نصیب تھی،

شیخ حسن التلغفریؒ اور شیخ عثمان بن عاشور السنجاریؒ وغیرہ جیسے اکابر مشائخ آپ کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوئے، حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ آپ کی بہت تعریف کیا کرتے تھے،

آپکا کلام

آپ فرمایا کرتے تھے، کہ آنکھیں تین قسم کی ہیں (۱) بصر کی آنکھ (۲) بصیرت کی آنکھ (۳) روح کی آنکھ

بصر کی آنکھ تو محسوسات کو معلوم کرتی ہے، بصیرت کی آنکھ معنویات کو اور روح کی آنکھ پوشیدہ چیزوں کو،

آپکی کرامات

شیخ ابو المجد سالم بن احمد بن عبداللہ تلغفریؒ بیان کرتے ہیں کہ سنجار میں ایک شخص تھا، جو سلف صالحین کی بلاوجہ بدگوئی کیا کرتا تھا، جب وہ شخص بیمار ہو کر قریب المرگ ہو، تو سب باتیں کرتا تھا، مگر کلمہ شہادت اُس کی زبان پر جاری نہ ہوتا تھا، باوجود لوگوں کے بارہا پڑھکر سنانے کے کسی طرح سے بھی وہ اُسے نہیں پڑھ سکتا تھا، لوگ پریشان ہو کر شیخ سوید سنجاری رحمۃ اللہ علیہ کو بلا لائے، آپ اس شخص کے پاس آکر مراقبہ میں بیٹھ گئے پھر کچھ دیر کے بعد سر اُٹھا کر فرمایا، کہ اے شخص! کہہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ آپ کا یہ فرمانا تھا، کہ وہ بار بار کلمۂ شہادت پڑھنے لگ گیا،

پھر آپنے فرمایا، چونکہ یہ شخص سلف صالحین کی بدگوئی کیا کرتا تھا، اس لئے اِس وقت کلمہ شہادت پڑھنے سے اس کی زبان روک دی گئی تھی، میں نے اِس وقت باری تعالیٰ کی درگاہ میں اِس کی سفارش کی، تو مجھے کہا گیا، کہ ہم نے تمہاری سفارش قبول کی، بشرطیکہ ہمارے اولیاء بھی اس سے راضی ہو جائیں، پھر میں درگاہ شریف میں داخل ہوا، تو حضرت شیخ معروف کرخیؒ، حضرت شیخ سری سقطیؒ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ، حضرت شیخ شبلیؒ، حضرت شیخ ابوبکر بسطامیؒ سے میں نے اُس کی طرف سے معافی چاہی، اُنہوں نے معاف کر دیا، تب اُس کی زبان پر کلمۂ شہادت جاری ہوا،

پھر اُس شخص نے بیان کیا، کہ جب میں کلمۂ شہادت پڑھنا چاہتا تھا، تو ایک

Marfat.com

سیاہ چیز آکر میری زبان کو پکڑ لیتی تھی، اور کہتی تھی، کہ میں تیری بدزبانی ہوں، پھر اسکے بعد ایک چمکتا ہوا نور آیا، اُس نے اُس کو دفعہ کر دیا، اور کہا میں اولیاء اللہ کی رضامندی ہوں،

اسی طرح حجۃ السالکین عارف کامل حضرت شیخ ابو متعہ سلامہ بن نافل مغروفی ؒ بیان کرتے ہیں، کہ کسی نے بدوں قصاص کے ایک شخص کی ناک کاٹ ڈالی، جب آپ کو اس کی خبر پہنچی، تو آپ نے آکر اس کی کٹی ہوئی ناک بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہ کر جوڑ دی، تو باذنہٖ تعالےٰ اُس کی ناک جڑ کر جیسی تھی، ویسی ہو گئی،

اسی طرح شیخ ابو عمر و عثمان بن عاشور السنجاری ؒ بیان کرتے ہیں، کہ ایک روز ہم مسجد میں تھے، کہ ایک نابینا آیا، اور غیر قبلہ کیطرف کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا، آپ نے اُس کی یہ حالت دیکھکر اللہ تعالےٰ سے دعا کی، کہ اے پروردگار! تو اس کو بینا کر دے، چنانچہ آپ کی دعا سے وہ بینا ہو گیا، اس کے بعد وہ بیس برس تک زندہ رہا، اور بدستور بینا ہی رہا،

اسی طرح ایک دفعہ آپ نے ایک مجذوم کے حق میں دعا کی، جس کے بدن سے کیڑے ٹپکتے تھے، پیپ و خون بہتا تھا، آپ کا دعا کرنا تھا، کہ اللہ تعالےٰ نے معًا اُس مجذوم کو تندرست کر دیا،

اسی طرح ایک دفعہ آپ حج کو جا رہے تھے، کہ اثنائے راہ میں آپ کے ہمراہیوں کو پانی کی اشد ضرورت محسوس ہوئی، آپ نے دو رکعت نماز پڑھکر ایک پتھر پر ہاتھ مارا، معًا پتھر سے شیریں چشمہ پھوٹ نکلا

آپکی وفات

آپ کی وفات آپ کے مسکن سنجار ہی میں ہوئی، اور وہیں مدفون ہوئے، آج کل آپ کا مزار زیارت گاہ خلائق ہے،

حضور غوثیت مآب ؓ کے متعلق آپ کا فرمان

شیخ ابو عمر و عثمان بن عاشور السنجاری بیان کرتے ہیں، کہ میں نے اپنے شیخ سوید ؒ کو کئی دفعہ فرماتے ہوئے سنا، کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے شیخ، سردار، امام اور پیشوا ہیں، وہ

Marfat.com

حضرت قدس کے اہل کے صدر ہیں،

(۲۱) حضرت شیخ حیات بن قیس حرّانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حرّان کے مشائخ عظام میں سے تھے، بڑے عارف اور مشہور محقق تھے، کثیر التعداد صاحبانِ احوال آپ کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوئے، ہر خاص وعام، کیا عالم، کیا جاہل، کیا پیر، کیا مرید، کیا امیر، کیا غریب سب آپ کے مراتب ومناصب کے معترف تھے، بسا اوقات اہالیانِ حرّان آپ کی دعا کی برکت سے باران طلب کرتے تھے،

آپکا کلام

آپ کا کلام عالی ہوتا تھا، چنانچہ اکثر اوقات فرمایا کرتے تھے، کہ چھلکوں کی قیمت اُن کے مغز سے، مَردوں کی قیمت اُن کی عقل سے، مکانوں کی قیمت اُن کے مکینوں سے ہوا کرتی ہے، احباب کی عزت احباب سے ہوتی ہے،

آپ کی کرامات

آپ کے ہاتھ پر بہت سے عجائبات وخوارق عادات کا ظہور ہوا تھا،

چنانچہ شیخ نجم الدین عبد المنعم بن علی الحرّانی الصیقلیؒ بیان کرتے ہیں، کہ ایک دفعہ ہمیں حضرت شیخ حیات بن قیس حرّانیؒ کے ساتھ حج کرنے کا اتفاق ہوا، اثنائے راہ میں ایک جگہ سب قافلہ اُترا، شیخ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ببول کے ایک درخت کے سایہ تلے بیٹھ گئے، اسوقت آپ کے خادم نے آپ سے عرض کیا، کہ حضرت! اس وقت میرا جی کھجور کھانے کو چاہتا ہے، آپ نے فرمایا اچھا، اس درخت کو ہلاؤ، آپ کے خادم نے عرض کیا، کہ حضرت! یہ تو ببول کا درخت ہے، آپ نے فرمایا، تم اسے ہلاؤ تو سہی، آپ کے خادم نے اُسے ہلایا، تو تروتازہ کھجوریں اُس درخت سے ٹپکنے لگیں، اور سب نے اس قدر کھائیں، کہ سیر ہوگئے

اسی طرح شیخ عبد اللطیف بن ابی الفرح الحرّانی المعروف بابن القبیطی بیان کرتے ہیں، کہ حرّان میں ایک مسجد حضرت شیخ حیات بن قیس حرّانی کی زندگی میں بنائی گئی، جب لوگوں نے اُس کے محراب رکھنے کا ارادہ کیا، تو ریاضی دان

Marfat.com

نے کہا، کہ قبلہ کا رُخ یہ ہے، حضرت شیخ حیات بن قیس حرّانی بھی وہاں موجود تھے، آپ نے فرمایا، نہیں قبلہ کا رُخ یہ ہے، ریاضی دان نے کہا، نہیں، آپ نے اُس کو اپنے بتائے ہوئے رُخ کھڑا کرکے فرمایا، کہ دیکھ! کعبہ تیرے سامنے ہے اُس نے دیکھا، تو قبلہ شریف اُس کے سامنے تھا، یہ دیکھتے ہی وہ بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑا

آپ کی وفات آپ حرّان میں سکونت پذیر تھے، اور یہیں بدھ کی رات آخر ماہ جمادی الاخری ۵۸۱ھ ہجری میں فوت ہوئے، اور یہیں مدفون ہوئے،

حضرت غوث اعظم رح کے متعلق ارشاد شیخ ابو الحسنؒ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت شیخ حیات بن قیس حرّانی سے سُنا، وہ فرماتے تھے، کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ اس زمانہ کے سلطان العارفین ہیں،

شیخ ابو العباس احمد یحییٰ بن برکت بغدادی مشہور ابن الدبیثیؒ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے کئی مرتبہ حضرت شیخ حیات بن قیس حرانیؒ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ اللہ تعالیٰ اس وقت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی وجہ سے تھنوں میں دودھ دیتا اور بارش اُتارتا اور بلاؤں کو منع کرتا ہے، وہ اس وقت اولیاء و مقربین کے سردار ہیں،

(۲۲) حضرت شیخ رسلان دمشقی رحمۃ اللہ علیہ

آپ عراق کے اکابر مشائخ سے تھے، دمشق آپ کا مسکن تھا، آپ سالکین کے امام اور عارفین کے سردار تھے، آپ کو قبولیت عامّہ نصیب تھی، شام میں تربیت مریدین آپ ہی کی طرف منتہی تھی،

آپ کی کرامات آپ کی کرامات بہت مشہور ہیں، چنانچہ ایک دفعہ پندرہ شخص آپ کے ہاں مہمان آگئے اُسوقت آپ کے پاس پانچ روٹیوں کے سوا اور کچھ نہ تھا، آپنے بسم اللہ کہکر

Marfat.com

اُن پانچ روٹیوں کو اُن کے سامنے رکھدیا، اور دعا کی، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَا رَزَقْتَنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ اے مولا! تو ہماری روزی میں برکت دے، تو ہی سب کو بہتر روزی دینے والا ہے، آپ کی دعا کی برکت سے سب نے روٹیوں کو کھایا، اور سب کے سب خوب سیر ہو گئے، اور جتنی روٹی بچ رہی، اُسے آپ نے ٹکڑے کر کے سب کو ایک ٹکڑا دیدیا، پھر یہ لوگ بغداد چلے گئے، اور اُس ایک ٹکڑے میں سے کئی روز تک کھاتے رہے،

شیخ ابو احمد محمد الکردیؒ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے ایک دفعہ آپ کو ہوا میں اُڑتے ہوئے دیکھا، میں حج کے لئے بیت اللہ جارہا تھا، جب وہاں پہنچا، تو عرفات اور حج کے تمام موقعوں پر میں نے آپ کو دیکھا، اس کے بعد آپ مجھ سے غائب ہو گئے، جب میں دمشق میں آیا، اور لوگوں سے آپکا حال دریافت کیا تو انہوں نے کہا، کہ بجز عرفہ، یوم النحر اور ایام تشریق کے اور کسی روز آپ پورے دن ہم سے غائب نہیں ہوئے،

ابو احمدؒ مذکور بیان کرتے ہیں، کہ ایک روز میں نے دمشق کے ایک میدان میں آپ کو کنکریاں پھینکتے ہوئے دیکھا، میں نے آپ سے اسکا سبب دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا، کہ اس وقت فرنگیوں کا لشکر ساحل کیطرف نکلا ہے، اور اسلامی لشکر نے اُن کا تعاقب کیا ہے، یہ کنکریاں میں فرنگیوں کے لشکر کو مار رہا ہوں، بعد ازاں مسلمانوں کے لشکر نے بیان کیا، کہ ہم فرنگیوں کے لشکر میں اُن کے سروں پر آسمان سے کنکریاں گرتی ہوئی دیکھتے تھے، جو کنکری جس سوار پر گرتی تھی، وہ اُس سوار کو اُس کے گھوڑے سمیت ہلاک کر دیتی تھی، یہاں تک کہ اُنہیں کنکریوں سے اُن کا بہت سا لشکر ہلاک ہو گیا، اور وہ پیٹھ دکھا کر بھاگ گئے،

آپکی وفات

دمشق میں آپ سکونت پذیر تھے، اور یہیں پر آپ نے وفات پائی اور یہیں مدفون ہوئے،

کہتے ہیں، کہ تکفین کے بعد جب آپ کے جنازہ کو اُٹھا کر قبرستان لے جانے لگے، تو اثنائے راہ میں سبز پرندے آئے، اور آپ کی نعش کے اردگرد پھرتے رہے، اور سفید گھوڑوں پر بہت سے سوار دکھائی دیئے، جنہوں نے جنازہ کو گھیرا

Marfat.com

ہوا تھا، ان سواروں کو نہ تو اس سے قبل کسی نے دیکھا تھا اور نہ ہی بعد میں کسی نے انہیں دیکھا۔

حضرت غوث اعظمؒ کا احترام

شیخ الشیوخ ابوالحسن عبد الطیفؒ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے شیخ رسلان دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کو کئی مرتبہ فرماتے ہوئے سنا، کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ شیوخ حضوری کے صدر اور رسولخدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے نائب ہیں، سالکین کے سردار اور عارفین کے امام ہیں، ان کے آگے سب اولیاء کی گردنیں خم ہیں،

(۲۲) حضرت شیخ شہاب الدین عمر السہروردی رحمۃ اللہ علیہ

آپ عراق کے بڑے شیخ اور حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے خاص خادم تھے،

حضور غوثیت مآب علیہ الرحمۃ آپ کے متعلق فرمایا کرتے تھے، کہ عمر! تم مشاہیر عراق سے ہوگے، چنانچہ ایسا ہی ہوا،

آپ اعلیٰ درجہ کے عالم و فاضل تابع سنت نبوی اور جامع شریعت و طریقت تھے، طریقت میں آپ کے مراتب عالی تھے، چنانچہ نجم الدین تقلیسی جو کہ آپ کے مریدین سے تھے، بیان کرتے ہیں، کہ جب میں آپ کے خلوت خانہ کے اندر چلہ کشی کے لئے بیٹھا، تو اخیر چلہ میں چالیسویں روز مجھے مشاہدہ ہوا، کہ آپ ایک پہاڑ پر بیٹھے ہوئے صاع بھر بھر کر لوگوں کو جواہرات تقسیم کر رہے ہیں، جب یہ جواہرات کم ہو جاتے ہیں، تو پھر یہ خود بخود بڑھ جاتے ہیں، جب میں چلہ کا یہ چالیسواں دن پورا کر کے خلوت خانہ سے نکل کر آپ کی خدمت میں آیا، تو بات کرنے سے قبل آپ نے فرمایا، کہ جو کچھ تم نے اپنے مشاہدہ میں دیکھا ہے، ٹھیک دیکھا ہے، اور سب کچھ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی برکت سے ہے،

آپ کے ابتدائی حالات

آپ نے اوّلاً علوم دینیہ کی تحصیل کی، اور حدیث بھی سنی، اس کے بعد آپ عرصہ تک خلوت

Marfat.com

گزین رہے ، اور ذکر و اشغال کرتے رہے ، چونکہ آپ کو علم کلام کا زیادہ شوق تھا
اس لئے خلوت میں بھی اس فن کی بہت سی کتابیں مطالعہ کرتے رہے ، آپ کے
عم بزرگ آپ کو اس میں مشغول رہنے سے منع کیا کرتے تھے ، چنانچہ ایک روز
آپ کے عم بزرگ آپ کو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت
میں لے گئے ، اور فرمایا کہ یہ میرے بھتیجے شب و روز علم کلام میں مشغول رہتے
ہیں ، اور میں انہیں منع کیا کرتا ہوں ، مگر یہ نہیں مانتے ، حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ
علیہ الرحمۃ نے توجہ کی ، جس سے آپ کا سینہ علم کلام سے بالکل صاف ہوگیا ،
اور بجائے اس کے آپ کے سینہ میں حقائق بھر گئے ،

اس کے بعد آپ نے اپنے عم بزرگ کے مدرسہ میں مجلس وعظ منعقد کی ، اور
خلقت کثیر آپ کے وعظ میں آنے لگی ، دور و دراز بلاد تک آپ کی شہرت ہوگئی
عوام و خواص دونوں میں آپ کو قبولیت نصیب ہوئی ،

قاضی القضاۃ مجیر الدین عبد الرحمٰنؒ نے اپنی کتاب تاریخ المعتبر میں لکھتے ہیں ، کہ
شہاب الدین آپ کا لقب تھا ، اور آپ کا نسب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
تعالےٰ عنہ سے ملتا تھا ، آپ شافعی المذہب تھے ،

آپ کی تصانیف آپ نے سلوک میں عمدہ کتابیں لکھیں ، چنانچہ
تصوف کی مشہور کتاب عوارف المعارف
آپ ہی کی تصنیف ہے ،

آپکی وفات آپ کی وفات بغداد میں ہوئی ، آخر عمر میں آپ کا بغداد
میں کوئی نظیر نہیں تھا ،

حضور غوثیت مآب کے متعلق ارشاد آپ بسا اوقات حضرت غوث اعظم رحمۃ
اللہ علیہ کے متعلق فرمایا کرتے تھے ،
کہ شیخ عبد القادرؒ پیشوائے سالکین ، حجۃ العارفین ، امام الصدیقین اور صدر المقربین ہیں ،

(۲۴) حضرت شیخ ابو محمد عبد اللہ جبائی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

آپ بھی عظمائے اولیائے کرام سے تھے، احوال و مقامات فاخرہ و کرامات عالیہ رکھتے تھے،

ابتدائی حالات آپ اصل میں طرابلس کے رہنے والے تھے، اور آپ کے والد عیسائی تھے، اور خود آپنے اپنی صغر سنی ہی میں اسلام قبول کرلیا تھا، حلقہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد سب سے قبل آپنے کلام اللہ ازبر کیا، پھر علوم دینیہ کی تحصیل کے لئے بغداد آئے، اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی خدمت بابرکت سے مستفید ہوئے، اور آپ سے تفقہ حاصل کیا، اور قاضی ابوالفضل محمد بن عمر الارموی، شیخ ابوالعباس احمد بن ابی غالب بن الطلایۃ، شیخ ابوبکر محمد بن الزاغونی، ابن النباء، شیخ ابوالفضل محمد بن ناصر الحافظ وغیرہ شیوخ سے حدیث سُنی،

تحصیل علوم کے بعد مدت تک آپ بغداد میں حدیث پڑھاتے رہے، بعد ازاں آپ اصبہان چلے آئے، اور مدت العمر یہیں رہے

آپ کی وفات آپ کی وفات اصبہان میں ہوئی، اور یہیں آپکو دفن کیا گیا،

حضور غوثیت مآبؒ کا احترام حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرمایا کرتے تھے، کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اصفیاء، اتقیا، بدلا، نجبا اور اوتاد و اقطاب کے امام، پیشوا اور معلم ہیں، آپ شرافت، عظمت، بزرگی، علم، تقویٰ، طہارت، پاکدامنی، عفت، احسان، عصمت، عفاف، کرم، جود، سخاوت، حلم اور عمل میں سب پر فوقیت رکھتے ہیں،

(۲۵) حضرت شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

آپ عراق کے مفتی تھے، شریعت و حقیقت کے عالم تھے، علماء و مشائخ دونوں فریق میں مقتدا، و پیشوا مانے جاتے تھے،

تدریس آپنے مدرسہ نظامیہ بغداد میں مدتوں درس تدریس کی، اور فتوے دیئے دُور و دراز مقامات کے طلبا بغداد آکر آپ سے مستفید ہونے،

Marfat.com

آپ کا کلام

حقائق و معارف میں آپ کا کلام عالی ہوتا تھا، چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے، کہ تصوف کی ابتداء علم، اسکا وسط عمل اور اُس کی انتہا بخشش ہے، کیونکہ علم سے مقصود منکشف ہوتا، عمل طلب میں معین بنتا، اور بخشش غایت مقصود تک پہنچاتی ہے،

آپکی کرامات

شیخ محمود عبداللہ بن الرومیؒ بیان کرتے ہیں، کہ ایک دفعہ میں بغداد کے سوق الشیاطین میں سے گذرتا ہوا آپ کے ہمراہ جارہا تھا، کہ اثنائے راہ میں ایک معلق بکری پر جسے قصاب بنارہا تھا آپ کی نظر پڑی، آپ نے اس قصاب سے فرمایا، کہ یہ بکری مجھے کہہ رہی ہے، کہ میں مردار ہوں، قصاب آپ کا یہ فرمان سنکر بے ہوش ہوگیا، جب ہوش میں آیا، تو اقرار کیا، کہ فی الحقیقت یہ بکری مردار تھی، اور آپ کے ہاتھ پر تائب ہوا،

شیخ مذکور بیان کرتے ہیں، کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے، کہ میں آپ کے ہمراہ بغداد کے محلہ کرخ میں جارہا تھا، کہ راستہ میں ہمیں ایک مکان سے شراب خوروں کی آواز سنائی دی، آپ آواز سنکر اُس مکان کیطرف آئے، اور دہلیز کے پاس نماز پڑھنی شروع کی، معاً وہ شراب پانی بن گئی، وہ لوگ باہر آئے، اور آپ کے ہاتھ پر تائب ہوئے،

اسی طرح شیخ شہاب الدین عمر السہروردیؒ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ میں آپکی خدمت میں حاضر تھا، کہ ایک شخص گائے کا بچہ آپ کی خدمت میں نذرانہ دے گیا، جب نذرانہ دیکر وہ شخص چلا گیا، تو آپنے فرمایا، کہ یہ گائے کا بچہ مجھ سے کہتا ہے، کہ میں شیخ علی بن الہیتیؒ کے نذرانہ میں دیا گیا ہوں، آپ کے نذرانہ میں جو بچہ دیا گیا ہے، وہ دوسرا ہے، چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد وہ شخص دوسرا بچہ لیکر آیا، اور عرض کرنے لگا، کہ حضرت یہ دونوں بچے مجھ پر مشتبہ ہوگئے تھے، اس لئے مجھ سے غلطی ہوگئی، دراصل آپ کے نذرانہ میں دیا ہوا یہ بچہ ہے، آپنے یہ لے لیا، اور پہلا واپس کردیا،

آپکی وفات

آپ بغداد میں رہتے تھے، اور یہیں ۵۶۳ھ ہجری میں آپکا انتقال ہوا اور اپنے مدرسہ میں دفن ہوئے،

Marfat.com

حضرت غوث اعظمؒ کی تعظیم

حضرت شیخ شہاب الدین عمر السہروردیؒ بیان کرتے ہیں، کہ میں حضرت شیخ ابو النجیب عبد القاہر سہروردیؒ کے ساتھ ۵۶۰ھ ہجری میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گیا، آپنے حضور غوثیت مآب کا حد سے زیادہ ادب کیا، جب ہم وہاں سے لوٹے، تو میں نے آپ سے اسقدر ادب کی وجہ پوچھی، تو آپ نے فرمایا، کہ میں اُنکا ادب کیوں نہ کروں؟ جبکہ تمام اولیاء اللہ اپنی گردنیں اُنکے آگے خم کئے ہوئے ہیں، اور اللہ تعالےٰ نے مجھپر اُنکو مالک بنا دیا ہے، عالم موجودات میں وہ اسوقت فرد یگانہ ہیں۔

(۲۶) حضرت شیخ ابو اسحٰق ابراہیم بن علی ملقب بہ اعزب رحمۃ اللہ علیہ

آپ بطائح کے اکابر مشائخ سے تھے، عارفین اور محققین کے پیشوا تھے، نہایت کریم الاخلاق، متواضع اور علم دوست تھے، شافعی المذہب تھے،

تحصیل علم اور مجاہدہ

علاوہ تحصیل علوم دینیہ کے آپنے اپنے ماموں شیخ احمد بن ابو الحسن الرفاعی سے علم طریقت حاصل کیا کثیر التعداد علماء و فقراء آپ کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوئے، اور خلق کثیر نے آپ سے فخر تلمذ حاصل کیا،

آپ ہمیشہ خشوع خضوع اور مراقبہ میں رہا کرتے تھے، کہتے ہیں، کہ بوجہ حیا **کے چالیس برس تک آپنے آسمان کیطرف نظر نہیں اُٹھائی،**

آپکی کرامات

آپ صاحب کرامات و خوارق تھے، چنانچہ شیخ معمر ابو المظفر منصور بن المبارک بن فضل واعظ واسطیؒ بیان کرتے ہیں، کہ ایک دفعہ میں آپ کے ہمراہ ایک ایسے شخص کی عیادت کو گیا، جو خارش کی بیماری میں مبتلا تھا، آپنے اُس کی حالت زار دیکھکر اپنے خادم سے فرمایا، کہ تم اس کی بیماری اُٹھا لو، خادم کا ہاں کرنا تھا، کہ معًا اس مریض سے بیماری اُٹھ گئی، اور خادم کو آ لگی، جب آپ واپس ہوئے، تو راستہ میں آپ کو ایک خنزیر دکھائی دیا، آپنے خادم سے فرمایا، لو! میں نے تمہاری خارش کو اس خنزیر پر منتقل کر دیا ہے معًا آپ کے فرماتے ہی وہ خارش خنزیر پر منتقل ہو گئی، اور آپکا خادم تندرست ہو گیا

Marfat.com

اسی طرح شیخ احمد بن ابی الحسن علی البطائحی بیان کرتے ہیں، کہ ایک دفعہ میں نے آپ کو موسم گرما میں چھت پر سوتے ہوئے دیکھا، اُس روز گرمی نہایت شدت کی تھی، اور اُس پر طرہ یہ کہ ہوا بھی نہایت گرم چل رہی تھی، میں نے اُس وقت دیکھا کہ ایک سانپ منہ میں نرگس کے پتے لئے ہوئے آپ کے پاس بیٹھا اُن پتوں کو آپ پر پنکھے کی طرح جھل رہا ہے،

شیخ احمدؒ مذکور بیان کرتے ہیں، کہ ایک دفعہ میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا، اُسوقت آپ کے پاس ایک شخص ایک نوجوان کو لیکر آیا، اور شکایت کرنے لگا، کہ حضرت! یہ میرا بیٹا ہے، لیکن میرا سخت نافرمان ہے، آپنے اس کی طرف توجہ کی، تو معًا وہ بیہوش ہو کر کپڑے چاک کرتا ہوا جنگل کیطرف نکل گیا، اور متواتر چالیس روز تک اسی مدہوشی کے عالم میں جنگل کے اندر پھرتا رہا، پھر اُس کے بعد اُس کے والد نے آپ کے پاس اُس کی بدحالی کی شکایت کی، تو آپ نے اس کو ایک کپڑا دیا، اور فرمایا کہ اسے لے جا کر اس کے منہ پر مل دو، اس کے والد نے ایسا ہی کیا، بس کپڑا کا منہ پر ملنا تھا، کہ اُس کی حالت درست ہو گئی، اور وہ آکر آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گیا،

آپکی وفات

آپ قریہ اُم عَبِیدہ میں جو بطائح کی سرزمین میں واقع ہے، سکونت پذیر تھے، اور یہیں پر ۶۰۹ھ ہجری میں آپنے انتقال فرمایا

حضرت غوث اعظمؒ کی تعظیم

شیخ نجم الدین ابو العباس احمد بن شیخ ابو الحسن علی بطائحی بیان کرتے ہیں، کہ میں نے اکثر اوقات شیخ ابو اسحٰق ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ حضرت شیخ عبد القادر علیہ الرحمۃ ہمارے سردار اور ہمارے شیخ ہیں، سید المحققین اور امام الصدیقین ہیں، حجۃ العارفین اور پیشوائے سالکین ہیں، آسمان بھی ایک سورج رکھتا ہے، لیکن اس وقت زمین کے سورج آپ ہیں

(۲۷) حضرت شیخ ابو الحسن علی بن ادریس یعقوبی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بھی عراق کے اکابر مشائخ سے تھے، آپ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین سے تھے اور حضرت شیخ علی بن الہیتیؒ کی صحبت بابرکت سے بھی مستفید ہوئے، اور خلق کثیر نے آپ سے فخر تلمذ حاصل کیا۔

آپکا مجاہدہ آپ فرمایا کرتے تھے، کہ دس برس تک میں نے اپنے نفس کی خواہشوں سے پھر دس برس تک قلب کے نفس سے اور پھر دس برس تک قلب کے سر سے محافظت۔ اس کے بعد مجھ پر مقام رجوع الی اللہ وارد ہوا، اور اُس نے میری سر سے پیر تک حفاظت کی، وَاللّٰہُ خَیْرًا لْحَافِظِیْن۔

آپکی کرامات ایک دفعہ بعض لوگوں نے ایک ظالم حاکم کی کہ جس نے اُنپر ظلم کیا تھا شکایت کی، تو آپ نے ایک درخت پر اپنا قدم مار کر فرمایا، کہ ہم نے اُسے مار ڈالا، چنانچہ اُسیوقت معلوم ہوا، کہ اُسکا انتقال ہوگیا ہے۔

اسی طرح ایک دفعہ آپنے ایک بچہ کو جو مرض وجع المفاصل میں مبتلا تھا، ایک نارنگی ماری، معًا نارنگی لگتے ہی وہ بچہ تندرست ہو کر دوڑنے لگا۔

آپکی وفات آپ کی وفات ۶۱۹ھ ہجری میں یعقوبا نام ایک گاؤں کے اندر ہوئی،

آپ بھی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کو اپنا سردار، امام اور پیشوا تصور کرتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے، کہ شیخ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نائب اور دین کے مجدد ہیں،

(۲۸) حضرت شیخ قضیب البان موصلی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بھی مشاہیر علماء و مشائخ سے گذرے ہیں، شہر موصل آپ کا مسکن تھا، بہت سے علماء اور مشائخ آپ کی صحبت سے مستفید ہوئے،

آپکا مجاہدہ آپ مجاہدہ اور تزکیۂ نفس میں مشہور تھے، چنانچہ شیخ ابوالبرکات صخر بن صخر بن مسافرؒ بیان کرتے ہیں، کہ آپ قریبًا ایک ماہ تک ہمارے زاویہ کے قریب ٹھیرے رہے، آپ اس عرصہ میں ہمیشہ استغراق میں رہے، ان ایام میں ہم نے آپ کو کھاتے پیتے یا سوتے بیٹھتے کبھی نہیں دیکھا، جب

Marfat.com

یہاں پر آپ کے پاس شیخ عدی بن مسافر آتے، تو بے اختیار یہ فرماتے، کہ اے تضیب البان! مبارک ہو، تمہیں شہود الٰہی نے اپنی طرف کھینچ لیا ہے، اور وجود ربانی نے تمہیں مستغرق کیا ہے"،

آپکی کرامات

شیخ ابو عبداللہ محمد بن خضر بن عبداللہ حسینی موصلی بیان کرتے ہیں، کہ میں نے قاضی موصل سے سنا، وہ کہتے تھے، کہ میں شیخ تضیب البانؒ سے ان کی کرامات سن سن کر کسی قدر بدظن تھا، یہاں تک کہ میں نے کئی دفعہ اس بات کا پختہ ارادہ کر لیا، کہ میں سلطان سے کہکر انہیں شہر بدر کرا دوں، مگر ابھی میں نے کسی پر اسکا اظہار نہیں کیا تھا، کہ **موصل** کے ایک کوچہ میں سے میں نے آپکو دور سے آتے دیکھا، مجھے اُس وقت خیال ہوا، کہ اگر میرے ساتھ کوئی اور شخص ہوتا، تو میں اُسکو حکم دیتا، کہ اسکو پکڑلو، اسوقت میں نے آپ کو اپنی اصلی شکل میں دیکھا، پھر ایک کردی کی، پھر ایک بدوی کی، اور پھر ایک فقیہ و عالم کی صورتمیں دیکھا پھر آپنے قریب آنکر فرمایا، کہ تبلاؤ ان چاروں میں سے کس کس کو تضیب البان کہوگے، اور اُس کے شہر بدر کر دینے کیلئے کوشش کروگے میں یہ دیکھکر فوراً آپ کے پاؤں پر گر گیا، اور آپ سے معافی مانگی،

اسی طرح شیخ ابو الحسن علی القرشیؒ بیان کرتے ہیں، کہ میں ایک دفعہ آپ کیخدمت میں حاضر ہوا، تو اسوقت میں نے دیکھا، کہ آپ کا جسم خلاف عادت حد سے بڑھ گیا ہے، میں ڈر کر واپس چلا آیا، اس کے بعد پھر میں آپ کے زاویہ میں آیا، تو اسوقت میں نے آپ کے جسم کو اس قدر چھوٹا دیکھا، کہ چڑیا کے برابر ہو گیا، اسوقت بھی میں چلا آیا، پھر تیسری دفعہ آیا، تو میں نے آپ کو اصلی حالت پر دیکھا، اس دفعہ میں نے آپ سے اُن دونوں حالتوں کی نسبت دریافت کیا، تو آپنے فرمایا، کہ پہلی حالت **مشاہدہ جمال** کی اور دوسری حالت **مشاہدہ جلال** کی تھی،

آپ کی وفات

آپ کی وفات شہر موصل میں ۵۷۰ھ ہجری کے اندر ہوئی،

حضرت غوث اعظمؒ کا احترام

آپ حضرت غوثیت مآب علیہ الرحمۃ کے متعلق فرمایا کرتے تھے، کہ آپ مقربین

کے صدر، سالکین کے پیشوا صدیقین کے امام، عارفین کے سردار اور دنیائے شریعت وطریقت کے منور آفتاب ہیں،

(۲۹) حضرت شیخ مکارم بن ادریس النہر خالصی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بھی عراق کے اکابر مشائخ سے تھے، بلدہ نہر الخالص میں آپ سکونت پذیر تھے، شیخ علی بن الہیتی آپ کے شیخ تھے، وہ آپ کے متعلق فرمایا کرتے تھے، کہ شیخ مکارم ایک ہلال ہیں، جو عنقریب بدر ہو کر چمکینگے، آپ کو بہت قبولیت عامہ نصیب ہوئی، بلاد نہر خالص اور اطراف واکناف میں تربیت مریدین آپ ہی کیطرف منتہی تھی،

آپکا کلام آپنے فرمایا، کہ مرید صادق وہ ہے، جو اپنے قلب میں حلاوت عدم پائے۔ اور اپنے نفس سے مصائب و آلام کو دور کرے، اور قضا وقدر پر راضی رہے،

فقیر وہ شخص ہے، جو صابر اور باادب ہو، مراقبۂ الٰہی میں رہے، کسی پر افشائے راز نہ کرے، اور حق تعالےٰ سے خائف رہے،

زاہد وہ شخص ہے جو راحت نفس اور ریاست وامارت کو خیر باد کہکر نفس کو زجر و توبیخ کرتا رہے، اور شہوت وخواہش سے روکے،

شاکر وہ ہے، جو اپنے حوائج اور ضروریات پر صبر کر کے حق تعالےٰ کیساتھ رہے، اور خاص وعام میں سے کسی کیطرف رجوع نہ کرے، اور اپنے قلب کو تدبیر واہتمام سے خالی رکھے،

آپکی کرامات شیخ ابوالحسن الجوسقی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک روز آپ جہنم کے عذابوں کا بیان کر رہے تھے، کہ آپکے اس بیان سے لوگوں کی دل دہل گئے، اور اُنکی چشموں سے سیل اشک جاری ہونے لگے، ایک بدعقیدہ شخص نے اپنے جی میں کہا، کہ وہاں آگ کہاں ہوگی، یہ سب ڈرانے کی باتیں ہیں، اس کے دل میں اس خیال کا آنا ہی تھا، کہ آپ خاموش ہو گئے، معًا آپ کے خاموش ہوتے ہی یہ شخص چلا چلا کر الغیاث الغیاث کرنے لگا، اور نہایت بے چین ہوگیا، سخت بدبودار دھواں اس کی ناک سے نکلنے لگا، اس کے بعد آپنے توجہ کی، تو معًا اسپر سے یہ عذاب اُٹھ گیا۔ پھر وہ آپکے دست مبارک پر اس بدعقیدہ سے تائب ہوا،

Marfat.com

آپ کی وفات آپ کے مسکن بلدہ نہر خالص میں ہی آپ کی وفات ہوئی آپ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرمایا کرتے تھے، میری آنکھوں نے شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے پایہ اور مرتبہ کا کوئی شخص دنیا میں نہیں دیکھا،

(۳۰) حضرت شیخ خلیفہ بن موسیٰ نہر ملکی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بھی عراق کے مشائخ عظام سے تھے، نہر الملک میں سکونت پذیر تھے، اہل سلوک سے کثیر التعداد صاحب حال واحوال آپ کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوئے شیخ ابو سعد قیلوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے شیخ تھے، جو بسا اوقات آپ کی بہت تعریف کیا کرتے تھے،

آپکی کرامات کہتے ہیں، کہ ابن قوتا کے ایک مرید نے خدا تعالےٰ سے عہد کیا، کہ میں اب متوکل ہو کر جامع رصافہ میں بیٹھ جاؤنگا، اور کسی کو بھی اپنے حال سے آگاہ نہ کرونگا، چنانچہ وہ اسی وقت جامع رصافہ میں آکر بیٹھ گیا، اور تین روز تک متواتر بغیر کھانے پینے کے بیٹھا رہا، حتیٰ کہ شدت بھوک کیوجہ سے وہ نہایت عاجز ہو گیا، اور کھانا حاصل کرنے کی ترکیب سوچنے لگا، جب اسکی حالت بہت خراب ہوگئی تو کیا دیکھتا ہے، کہ دیوار شق ہوگئی ہے، اور اسمیں سے ایک سیاہ شخص نکلکر کپڑے میں لپیٹا ہوا کھانا اس کے سامنے رکھکر چلا گیا ہے، اور اس کو کہہ گیا ہے، کہ شیخ خلیفہ بن موسیٰ نہر ملکیؒ فرماتے ہیں، کہ یہ کھانا کھا کر اپنی خواہش پوری کرلو، اور یہاں سے نکل جاؤ، کیونکہ تم ارباب توکل سے نہیں ہو،

آپکی وفات آپ کی وفات بھی نہر الملک میں ہوئی، جب آپ قریب الوفات ہوئے تو تسبیح و تہلیل میں مشغول ہو گئے، آپ کے چہرہ پر خوشنودی کے آثار نمایاں ہوتے جاتے تھے، اس اثناء میں آپنے فرمایا، کہ یہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اصحاب کبار ہیں مجھے رضائے الہٰی کی خوشخبری سنا رہے ہیں، پھر آپنے فرمایا، یہ فرشتے ہیں، جو مجھے پروردگار کے پاس لے جانے کے لئے نہایت عجلت کر رہے ہیں، پھر آپ مسکرا دیئے اور مسکرا کر فرمایا، کہ بندہ کی روح پرواز ہونے کے وقت اللہ تعالےٰ اسپر اپنی تجلی

Marfat.com

کرتا ہے، تو وہ خوش وخرم ہوجاتا ہے، پھر آپ نے یہ آیت شریف پڑھی، یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً

ابھی آپ یہ آیت شریف پوری نہ کرنے پائے تھے، کہ آپ کی روح پر فتوح قفس عنصری سے پرواز کرگئی،

حضور غوثیت مآبؒ کے متعلق آپ فرمایا کرتے تھے، کہ شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ اولیا، اقطاب، ابدال وانجاب اور اصفیاء واتقیاء کے حاکم ہیں۔

حضرت غوث اعظمؒ کا ایک شعر

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

اس شعر کی شرح باحسن الوجوہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اپنے مکاتیب میں کی ہے، چونکہ ارباب عقیدت کیلئے اسکا پڑھنا نہایت ضروری ہے، اسلئے بطور اختصار اسکا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ:۔

اللہ تعالیٰ کیطرف لیجانیوالے دو راستے ہیں، ایک تو قرب نبوت کا ہے، جو انبیاءؑ اور انکے اصحاب کیساتھ متعلق ہے، اور دوسرا قرب ولایت کا، تمام اقطاب، اوتاد، ابدال، نجباؔ اور عام اولیاء اللہ اسی راستہ سے واصل ہوئے ہیں، راہ سلوک سے مراد یہی راستہ ہے، اس راہ میں توسّل اور ذریعہ ثابت ہے، اس راہ کے واصلین کے پیشوا اور سرگروہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ ہیں، اور یہ عظیم الشان مرتبہ انہی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے، اس مقام میں گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونو قدم مبارک حضرت علی مرتضیٰؓ کے سر مبارک پر ہیں، اور حضرت فاطمہؓ اور حضرات حسنینؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اس مقام میں ان کے ساتھ شریک ہیں، جس کسی کو اس راہ فیض پہنچتا ہے، انہیں کے وسیلہ سے پہنچتا ہے، کیونکہ آپ ہی اس راستہ کے آخری نقطہ ہیں، اور اس مقام کا مرکز آپ ہی سے تعلق رکھتا ہے،

جب حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کا دورہ ختم ہوا، تو یہ عظیم الشان منصب ترتیب وار حضرات حسنین رضی اللہ عنہم کے سپرد ہوا، اور انکے بعد یہی منصب عالی ترتیب وار بارہ

Marfat.com

اماموں میں سے ہر ایک کے متعلق ہوا، ان بزرگواروں کے زمانہ میں اور ایسے ہی انکے انتقال کے بعد جس کسی کو فیض و ہدایت پہنچتا رہا، انہی بزرگواروں کے وسیلہ اور ذریعے ہی پہنچتا رہا، اگرچہ وہ اپنے زمانہ کے اقطاب و نجباء ہی کیوں نہ ہوئے ہوں، حتیٰ کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ تک نوبت آپہنچی، اور یہ عظیم الشان منصب انکے سپرد ہوا، مذکورہ بالا بارہ اماموں اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ کے درمیان کوئی اور شخص اس مرکز پر دکھائی نہیں پڑتا، اس راستہ میں تمام اقطاب و نجباء کو فیوض و برکات حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ ہی کے وسیلہ سے پہنچتے ہیں، کیونکہ یہ مرکز شیخ قدس سرہٗ کے سوا کسی کو میسر نہیں ہوا، اسی وجہ سے شیخ قدس سرہٗ نے فرمایا ہے ؎

أَفَلَتْ شُمُوسُ الْأَوَّلِينَ وَشَمْسُنَا ۔۔۔ أَبَدًا عَلَى أُفُقِ الْعُلَى لَا تَغْرُبُ

یعنی پہلے لوگوں کا آفتاب تو غروب ہو گیا، لیکن ہمارا آفتاب ویسے ہی نصف النہار پر ہے، وہ کبھی غروب نہ ہوگا،

آفتاب سے مراد ہدایت و ارشاد کے فیضان کا آفتاب ہے، اور اس کے غروب سے مراد فیضان مذکور کا نہ موجود ہونا ہے، چونکہ حضرت شیخ کے وجود سے وہ معاملہ جو اوّلین سے تعلق رکھتا تھا، شیخ قدس سرہٗ کے سپرد ہوا، اور آپ ہی رشد و ہدایت کے پہنچنے کا وسیلہ ہوئے، جیسے کہ آپ سے پہلے بزرگوار ہوئے ہیں، اور نیز جبتک کہ فیضان کے وسیلہ کا سلسلہ جاری ہے، وہ حضرت شیخ قدس سرہٗ کے توسّل اور توسّط ہی سے ہے، اس لئے یہ کہنا بالکل درست ہوا، کہ أَفَلَتْ شُمُوسُ الْأَوَّلِينَ وَشَمْسُنَا الخ **سوال**:- یہ قانون مجدد الف ثانی سے ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ مکتوبات کی جلد دوم کے مکتوب چہارم میں مجدد الف ثانی کے معنے کے بیان میں اسطرح لکھا ہے کہ اس مدت میں جس قسم کا فیض بھی امتوں کو پہنچتا ہے، اسی مجدد کے وسیلہ سے پہنچتا ہے، خواہ اقطاب و اوتاد اور ابدال و انجاب وقت ہی کیوں نہ ہو،

جواب:- میں کہتا ہوں، کہ اس مقام میں مجدد الف ثانی حضرت شیخ قدس سرہٗ کا قائمقام ہے، اور حضرت شیخ کی نیابت اور قائم مقامی سے یہ معاملہ مجدد الف ثانی رحمہ کے ساتھ والبستہ ہے، جیسے کہتے ہیں، نُورُ الْقَمَرِ مُسْتَفَادٌ مِّنْ نُّوْرِ الشَّمْسِ، کہ چاند کا نور سورج کے نور ہی سے حاصل ہوتا ہے، لہٰذا دونوں حکموں میں کسی قسم کا اختلاف

Marfat.com

باقی نہیں رہا، انتہیٰ (دفتر سوم مکتوب ۱۲۳)

اس سے یہ ثابت ہوا، کہ حضرت غوث اعظمؒ کا فیضان حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو پہنچا، اور اب جبتک کہ فیضان کے وسیلہ کا سلسلۂ جاری ہے، فیضان غوثیہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے توسّل اور توسط ہی سے حاصل ہوسکتا ہے،

نغمۂ محبّت

سر وہ ہے جس میں کہ سودا ترا آباد رہے
دل وہ ہے دل کہ سدا جس میں تری یاد رہے

دُور بغداد سے گر شائق بغداد رہے
سو بلاؤں میں پھنسے مفت میں برباد رہے

گر سنیں وصفِ قد حضرت غوث الثقلین
جدرہیں سَرو ہے سکتہ میں شمشاد رہے

خواہش خلدِ بریں ہے نہ طلب حوروں کی
یا خدا پیش نظر روضۂ بغداد رہے

آپکا بندہ ہوں بیکس ہوں ثناگر ہوں میں
مہر کی مجھ پہ نظر والیٔ بغداد رہے

میں ہوں شیدائے قدِ حضرت غوث الثقلین
بعد مُردن مرا لاشہ تہِ شمشاد رہے

سینکڑوں شائقِ بغداد تو پہنچے بغداد
اور مٹی مری یوں ہند میں برباد رہے

اب تو بغداد بلا لیجئے مجھکو بھی حضور
دُور کب تک درِ اقدس سے یہ ناشاد رہے

ہجر میں آپ کے بیچین ہوں غوث الاعظم
روز و شب لب پہ نہ کیوں نالہ و فریاد رہے

ترانۂ عقیدت

مجھے اپنے در پر بلا غوث اعظم
جمالِ منوّر دکھا غوث اعظم

میں ہوں مبتلائے بلا غوث اعظم
مجھے قیدِ غم سے چھڑا غوث اعظم

شراب محبت پلا غوث اعظم
مجھے مست و بیخود بنا غوث اعظم

دکھا کر تو آئینۂ رخ کو اپنے
مجھے محوِ حیرت بنا غوث اعظم

پلا ساغر عشق تو مجھکو ایسا
کہ تیرا رہوں مبتلا غوث اعظم

شرف مجھ کو حاصل ہو دیدارِ حق کا
جو پاؤں میں تیرا لقا غوث اعظم

تصور سے تیرے نہ کیوں دل ہو روشن   تو ہے نورِ ذاتِ خدا غوث اعظم
اُتر آئے اس خانۂ دل میں گر تو   تو ہو جاؤں میں باخدا غوث اعظم
یہ ناچیز دل میرا ہو تجھ پہ قربان
ہو جاں میری تجھ پہ فدا غوث اعظم
تو چاہے تو پہنچائے دم میں خدا تک   تو ہے قدرتِ کبریا غوث اعظم
تو ہے مظہرِ ہمتِ مصطفائی   تو ہے قوتِ مرتضےٰ غوث اعظم
تیرا عشق عشقِ حبیبِ خدا ہے
رضا تیری حق کی رضا غوث اعظم

منقبت

کسی مقبول کی تم سے سوا کیا دلربائی ہو   کہ محبوبِ خدا ہو اور مقبولِ خدائی ہو
کرم میں فیض میں، جود و سخا میں دلربائی پر   غرض ہر آن میں محبوب شانِ کبریائی ہو
یہ سر ہو یا الٰہی اور ہو "بغداد" کا رستہ   یہ دل ہو اور اسمیں انکی الفت کی سمائی ہو
تمہاری چاہ ہو خواہش ہو الفت ہو تمنا ہو   جگر ہو سوز ہو آتش ہو دل ہو مبتلائی ہو
غلاموں میں اگر احقر کو اپنے لیجئے شاہا
بھلا اس سے بھلی پھر کون سی مجھکو بھلائی ہو

زمزمۂ شوق

خدا کے عشق میں سرشار یا محبوب سبحانی   ہے تم پر رحمتِ غفار یا محبوب سبحانی
منور تم سے ہے گھر بار یا محبوب سبحانی   میسر ہو ہمیں دیدار یا محبوب سبحانی
گل باغ حسن ہو ثمرہ نخل حسینی ہو   علی کے ہو دُرِ شہوار یا محبوب سبحانی
تمہارے رتبۂ عالی کی کیا تعریف لکھوں میں   مدح خواں سارے ہیں ابرار یا محبوب سبحانی

Marfat.com

قطعۂ تاریخ

انطباع کتاب مستطاب سیرت غوث اعظمؒ

از کلک جواہر سلک سخنور شہیر جناب ابوالقاسم میر کرامت اللہ صاحب میرؔ سکریٹری انجمن رفیق الاسلام
وسابق پروفیسر سیونسپل بوڈ کالج خلف جناب میر اسد اللہ صاحب مرحوم آنریری مجسٹریٹ امرتسر

لِلّٰہِ الحمد اندریں ایام بہجت انضمام
طبع گردیدہ کتابے مستطابے بے بہا

از تصانیف منیف بوالبیاں معجز رقم
نورِ چشم، نورِ احمد، مظہرِ نورِ خدا

سیرتِ پاک جنابِ غوث اعظم ایں چنیں
از خردِ جستم کسے کردہ؟ بگفتا لا، فلا

قولِ انصار و مہاجر، اصفیاء تابعین
با حوالہ در نظائر منضبط شد جا بجا

اے مصنف! بیّناتِ محکمات آوردہ
سعی تو مشکور بادا! مرحبا صد مرحبا

چوں نمودم سر بجیب فکر بہر سال بیر
ہاتفے در تعمیہ و تخرجہ کردہ ندا

بے مثال و بے نظیر و بے عدیل و لاجواب
سیرت غوث اعظم آمد باخج ایں برملا

لہ (۱۲ + ۱۱۴ + ۱۱۶۰ + ۵۷۱) - (۳۱۸۷ + ۱۴)

= ۱۸۵۷ - ۳۲۰۱ =

= ۱۳۴۴

اللّٰھم اغفر لکاتبتھا (ز-خ) واقض حوائجھما ویسّر لہٗ امورھا

۲- حضرت مجدد (رحمۃ اللہ علیہ) اور انکے ناقدین

مؤلفہ

حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی مدظلہ

(زیر طبع) قیمت ۔/۲۴ روپے

Marfat.com

چند ضروری گزارشات

برائے

تاجران وخریداران کتب مکتبہ سراجیہ

۱- مکتبہ سراجیہ اپنے ہر مستقل خریدار کو ۳۳ فی صد کی رعایت دیتا ہے۔
مستقل خریدار بننے کیلئے ۵۰/- روپے پیشگی جمع کرانا ضروری ہے جسکی مطبوعہ رسید دی جاتی ہے۔ جب بھی مستقل خریدار اپنی رکنیت ختم کرنا چاہے رسید جمع کرانے پر زرِ ضمانت واپس کر دیا جاتا ہے۔
ہر کتاب کے طبع ہوتے ہی مستقل خریدار کو فوراً اطلاع دیجاتی ہے اور پندرہ روز بعد کتاب وی پی کر دی جاتی ہے، وی پی نہ چھڑانے کی صورت میں وی پی اور پیکنگ کا خرچہ مستقل خریدار کے زرِ ضمانت سے مجرا کیا جاتا ہے۔

۲- تاجران کتب خط وکتابت کر کے معاملہ طے فرمائیں، معاملہ طے ہونے کے بعد ایک ثلث (۱/۳) رقم کا پیشگی آنا ضروری ہے۔

۳- ایک ساتھ سو روپے کی کتابیں منگوانے پر ہر خریدار کو ۳۳ فی صد اور مستقل خریدار کو ۴۰ فیصد رعایت دی جاتی ہے۔ غیر مستقل خریدار کو ایک ثلث رقم بھیجنا ضروری ہے۔

۴- تبلیغی مقصد کیلئے کتب تقسیم کرنیوالے افراد، مساجد کے خطباء و ائمہ، اسلامی مدارس، سرکاری سکولوں اور کالجوں کے اساتذہ کرام اور طلباء کو خصوصی رعایت دی جاتی ہے۔ ایک پوسٹ کارڈ (جوابی) ارسال کرنے پر خصوصی رعایت کی شرح معلوم کی جاسکتی ہے۔

۵- ہر قسم کی کاروباری پیچیدگیوں اور نزاع وخلاف کی صورت میں ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی عدالتیں ہی فیصل ہونگی۔

المخلص:

خاکسار محمد سعد سراجی عرف مرشد بابا

Marfat.com

رسالہ

انسیہ

سلوک و تصوف پر ایک اہم دستاویز

تالیف

حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ العزیز

تصحیح و ترجمہ و مقدمہ

محمد نذیر رانجھا

مکتبہ سراجیہ خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان (پاکستان)

قیمت - /۲۱ روپے

Marfat.com

فہرست مطبوعات مکتبہ سراجیہ

- **علامہ ابن تیمیہ اور ان کے ہمعصر علماء**
تالیف حضرت مولانا شاہ ابوالحسن زید
فاروقی مدظلہ العالی قیمت -/۲۱ روپے

- **تذکرہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رح**
ترتیب و تالیف مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ،
مدیر الفرقان لکھنؤ (انڈیا)
قیمت مجلد ۳۶ روپے، غیر مجلد ۲۷ روپے

- **تجلیات ربانی** (اردو تلخیص مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی رح)
تلخیص و ترجمہ مولانا نسیم احمد فریدی امروہوی مدظلہ
قیمت -/۱۸ روپے

- **مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رح**
تلخیص و ترجمہ مولانا نسیم احمد فریدی امروہوی مدظلہ
قیمت -/۱۵ روپے

- **سیرت غوث اعظم** (قدس سرہ)
تالیف لطیف مولانا ابوالبیان محمد داؤد
فاروقی رح (مرحوم) قیمت -/۲۴ روپے

- **کمال احمدی ترجمہ وصال احمدی رح**
حالات وصال حضرت مجدد الف ثانی رح تالیف
لطیف مولانا بدرالدین سرہندی خلیفہ مجاز
حضرت مجدد الف ثانی (رحمۃ اللہ علیہما)
ترتیب و ترجمہ محمد سعد سراجی مرشد بابا (زیر طبع)

- **اثبات المولد والقیام** (عکسی عربی)
عکس مبنی بر خود نوشتہ نسخہ خطی مصنف مخزونہ
در کتاب خانہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف تصنیف حضرت
قبلہ شاہ احمد سعید مجددی دہلوی ثم مدنی رح مقدمہ
پروفیسر محمد اقبال مجددی۔ قیمت -/۳ روپے

- **سلسلۃ الذہب** یعنی سلسلہ سراجیہ مجددیہ
از قلم حضرت قبلہ الحاج مولانا محمد اسمٰعیل سراجی مجددی
مدظلہ العالی سجادہ نشین دربار عالیہ موسیٰ زئی شریف
قیمت -/۴ روپے

- **حسنات الحرمین** مشتمل بر ملفوظات حضرت خواجہ
محمد معصوم سرہندی جامع ملفوظات (عربی) حضرت
مروج الشریعت محمد عبید اللہ رح مترجم (فارسی) محمد شاکر
سرہندی رح ترجمہ (اردو) ترتیب و تحقیق پروفیسر
محمد اقبال مجددی مدظلہ۔ قیمت ۳۶ روپے

- **مقامات عثمانیہ** (مختصر) مشتمل بر حالات حضرت خواجہ
محمد عثمان دامانی رح تالیف
(فارسی) سید اکبر علی شاہ رح۔ ترتیب و ترجمہ محمد سعد سراجی
مرشد بابا۔ قیمت -/۳ روپے

- **الاوراد** تالیف راس المحققین حضرت مولانا
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح ترجمہ محمد سعد سراجی مرشد بابا
(زیر طبع)

- **النسیہ** تصنیف مولانا یعقوب چرخی رح
ترتیب و تحشیہ ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا
قیمت -/۱۲ روپے

Marfat.com

Marfat.com